

رسائل ابن مريم

تالیف: ابن مریحی الدین ابی زکریا محمد بن یوسف نووی

مترجم: مولانا شمس الدین صاحب

عالم عرب میں مقبول ترین مجموعہ احادیث

ریاض الصالحین



تالیف: ابن ماجہ الدین بن ماجہ بن عبد اللہ بن یوسف بن شہر بن یوسف

مترجم: مولانا سید الدین عظیمی
صدر مدارس دارالعلوم المدینہ چنیوٹ

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان صاحب

ساتر

۱۸۔ اردو بازار لاہور۔ پاکستان

فون: 7211788-7231788

مکتبہ المسلم

فہرست

۱۹	تمام ظاہری و باطنی اعمال اور اقوال و احوال میں حسن نیت اور اخلاص کو پیش نظر رکھنے کا بیان	۱: باب
۲۵	توبہ کا بیان	۲: باب
۲۰	صبر کا بیان	۳: باب
۵۶	سچائی کا بیان	۴: باب
۵۸	مراقبہ کا بیان	۵: باب
۶۵	تقویٰ کا بیان	۶: باب
۶۷	یقین و توکل کا بیان	۷: باب
۷۳	استقامت کا بیان	۸: باب
۷۵	اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوقات میں غور و فکر کرنے کی فائدہ آخرت کی ہولناکیوں اور ان کے دیگر معاملات اور نفس کی کوتاہیوں اور اس کی تہذیب اور استقامت پر اس کو آمادہ کرنا	۹: باب
۷۶	نیکیوں میں جلدی کرنا اور جو آدمی کسی خیر کی طرف متوجہ ہو اس کو چاہیے کہ بلا تردد خیر کی طرف کوشش سے متوجہ رہے	۱۰: باب
۷۹	مجاہدہ کا بیان	۱۱: باب
۸۷	آخری عمر میں زیادہ نیکیاں کرنے کی ترغیب	۱۲: باب
۹۰	بھلائی کے راستے بے شمار ہیں	۱۳: باب
۱۰۰	اطاعت میں میاں روی	۱۴: باب
۱۰۸	اعمال کی حفاظت و نگہبانی	۱۵: باب
۱۰۹	سنت اور اس کے آداب کی حفاظت و نگہبانی	۱۶: باب
۱۱۵	اللہ کے حکم کی اطاعت ضروری ہے اور جس کو اللہ کے حکم کی طرف بلایا جائے یا امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کہا جائے وہ کیا کہے؟	۱۷: باب
۱۱۷	بدعات اور نئے نئے کاموں کے ایجاد کی ممانعت	۱۸: باب
۱۱۸	جس نے کوئی اچھا یا برا طریقہ جاری کیا	۱۹: باب
۱۲۰	خیر کی طرف راہنمائی اور ہدایت و گمراہی کی طرف بلانا	۲۰: باب
۱۲۲	نیکی و تقویٰ میں تعاون	۲۱: باب
۱۲۳	خیر خواہی کرنا	۲۲: باب

۱۲۳	۲۳: باب	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان
۱۳۲	۲۴: باب	جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے مگر اس کا فعل، قول کے خلاف ہو اس کی سزا سخت ہے
"	۲۵: باب	امانت کی ادائیگی کا حکم
۱۳۸	۲۶: باب	ظلم کی حرمت اور مظالم کے لوٹانے کا حکم
۱۴۵	۲۷: باب	مسلمانوں کے حرمت کی تعظیم اور ان کے حقوق اور ان پر شفقت و رحمت
۱۵۱	۲۸: باب	مسلمانوں کی پردہ پوشی کا حکم اور بلا ضرورت ان کے عیوب کی اشاعت کی ممانعت
۱۵۲	۲۹: باب	مسلمانوں کی ضروریات کی کفالت
۱۵۳	۳۰: باب	شفاعت کا بیان
"	۳۱: باب	لوگوں کے درمیان اصلاح
۱۵۶	۳۲: باب	فقراء، گمنام اور کمزور مسلمانوں کی فضیلت
۱۶۱	۳۳: باب	یتیم اور بیٹیوں اور سب داروں اور مساکین و درماندہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور ان پر احسان و شفقت کرنا اور ان کے ساتھ تواضع اور عاجزی کا ملکہ کرنا
۱۶۶	۳۴: باب	عورتوں کے متعلق نصیحت
۱۶۹	۳۵: باب	خاوند کا بیوی پر حق
۱۷۲	۳۶: باب	اہل و عیال پر خرچ
۱۷۳	۳۷: باب	پسندیدہ اور عمدہ چیزیں خرچ کرنا
۱۷۵	۳۸: باب	اپنے گھر والوں اور باعقل اولاد اور اپنے تمام ماتحتوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دینا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت سے روکنا واجب ہے اور ممنوع کاموں کے ارتکاب کی حالت میں ان کی تادیب کرنا اور مخالفت سے ان کو منع کرنا ضروری ہے
۱۷۷	۳۹: باب	پرہیزی کا حق اور اس کے ساتھ حسن سلوک
۱۷۹	۴۰: باب	والدین سے احسان اور رشتہ داروں سے حسن سلوک
۱۸۹	۴۱: باب	قطع رحمی اور نافرمانی کی حرمت
۱۹۱	۴۲: باب	ماں، باپ کے دوستوں اور رشتہ داروں اور بیوی اور تمام وہ لوگ جن کا اکرام مستحب ہے
۱۹۳	۴۳: باب	رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کا اکرام اور ان کی فضیلت
۱۹۶	۴۴: باب	علماء، بڑوں اور فضیلت والے لوگوں کی عزت کرنا اور ان کو دوسروں سے مقدم کرنا اور ان کو اونچے مقام پر بٹھانا اور ان کے مرتبے کا پاس کرنا
۲۰۰	۴۵: باب	نیک لوگوں کی ملاقات اور ان کے پاس بیٹھنا اور ان سے ملنا اور ان سے دعا کرنا
۲۰۷	۴۶: باب	اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کی فضیلت اور اس کی ترغیب اور جس سے محبت ہو اس کو بتلانا اور آگاہی کے کلمات
۲۱۰	۴۷: باب	بندے سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت اور ان علامات کو حاصل کرنے کی ترغیب و کوشش
۲۱۲	۴۸: باب	صلی، ضعفاء اور مساکین کو ایذا سے باز رہنا چاہیے

۲۱۳	احکام کو لوگوں کے ظاہر کے مطابق جاری کریں گے باطن اللہ کے سپرد ہوں گے	۳۹: باب
۲۱۶	خشیت الہی کا بیان	۵۰: باب
۲۲۳	(امید و رجاء کا بیان	۵۱: باب
۲۳۹	رب تعالیٰ سے اچھی توقع رکھنے کی فضیلت	۵۲: باب
۲۴۰	رب تعالیٰ سے خوف و امید (دونوں چیزیں) رکھنے کا بیان	۵۳: باب
۲۴۲	اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی ملاقات کے شوق میں رونا	۵۴: باب
۲۴۵	دنیا میں بے رغبتی اور اس کو کم حاصل کرنے کی ترغیب اور فقر کی فضیلت	۵۵: باب
۲۵۷	بھوک، سختی، کھانے پینے اور لباس میں تھوڑے پر اکتفا اور اسی طرح دیگر مرغوب نفس اشیاء چھوڑنے کی فضیلت	۵۶: باب
۲۷۵	قناعت و میاند روی کا حکم اور بلا ضرورت سوال کی مذمت	۵۷: باب
۲۸۱	بغیر سوال اور جھانٹنے کے لینے کا جواز	۵۸: باب
۲۸۲	کما کر کھانے کی ترغیب اور سوال اور تعریف سے بچنے کی تاکید	۵۹: باب
۲۸۳	اللہ پر اعتماد کر کے بھلائی کے اعمال پر خرچ کرنا	۶۰: باب
۲۸۹	بخل کی ممانعت	۶۱: باب
۲۹۰	ایشاء و ہمد رنی	۶۲: باب
۲۹۲	آخرت کے معاملات میں باہمی مقابلہ اور متبرک پیر کو زیادہ طلب کرنا	۶۳: باب
۲۹۳	شکر گزار غنی کی فضیلت اور وہ وہ ہے جو مال کو جائز طریقے سے لے لے اور مناسب مقامات پر خرچ کرے	۶۴: باب
۲۹۵	موت کی یاد اور تمناؤں میں کمی	۶۵: باب
۲۹۹	مردوں کے لیے قبروں کی زیارت مستحب ہے اور زیارت کرنے والا کیا ہے؟	۶۶: باب
۳۰۰	کسی جسمانی تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا مکروہ ہے مگر دین میں فتنہ کے خوف سے کوئی حرج نہیں	۶۷: باب
۳۰۱	پرہیزگاری اختیار کرنا اور شہامت کا چھوڑنا	۶۸: باب
۳۰۲	لوگوں اور زمانے کے بگاڑ، دین میں فتنہ اور حرام میں مبتلا ہونے کے خوف کے وقت علیحدگی اختیار کرنا بہتر ہے	۶۹: باب
۳۰۶	لوگوں کے ساتھ میل جول، جمعہ اور جماعتوں میں شرکت، ذکر اور بھلائی کے مقالت پر حاضری، بیماروں کی عیادت، جنازوں میں حاضر ہونا، محتاج کی خبر گیری، ناواقف کی راہنمائی اور دیگر بھلے کاموں میں شرکت کرنا جو آدمی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر سکتا ہے اور ایذا سے اپنے نفس کو روک سکتا ہے اور دوسروں کی ایذا پر صبر کر سکتا ہے، ان سب کی فضیلت	۷۰: باب
۳۰۷	تواضع اور مؤمنوں کے ساتھ نرمی کا سلوک	۷۱: باب
۳۰۹	تکبر اور خود پسندی کی حرمت	۷۲: باب
۳۱۲	اعلیٰ اخلاق کا بیان	۷۳: باب
۳۱۵	حوصلہ نرمی اور سوچ سمجھ کر کام کرنا	۷۴: باب

۳۱۸	عفو اور جملاء سے درگزر	۷۵: باب
۳۲۰	تکالیف اٹھانا	۷۶: باب
۳۲۱	دین کی بے حرمتی پر غصہ اور دین کی مدد و حمایت	۷۷: باب
۳۲۲	حکام کو رعایا پر شفقت و نرمی کرنی چاہیے، ان کی خیر خواہی مد نظر ہو، ان پر سختی، ان کے حقوق سے غفلت اور ان کے ساتھ فریب کاری نہ کرنی چاہیے	۷۸: باب
۳۲۵	عادل حکمران	۷۹: باب
۳۲۶	جائز کاموں میں حکام کی اطاعت کا لازم ہونا اور گناہ میں ان کی اطاعت کا حرام ہونا	۸۰: باب
۳۳۰	عمدے کا سوال ممنوع ہے جب عمدہ اس کے لیے متعین نہ ہو تو عمدہ چھوڑ دینا چاہیے اسی طرح ضرورت کے وقت بھی عمدہ چھوڑ دینا چاہیے	۸۱: باب
۳۳۱	بادشاہ اور قضاة کو نیک و بر مقرر کرنا چاہیے اور بڑے ہم مجلسوں سے بچنا چاہیے	۸۲: باب
۳۳۲	ایسے آدمی کو حکومت و قضاة عمدہ دینا ممنوع ہے جو اسکے حصول کیلئے حرص رکھتا ہو یا تعریض کرے	۸۳: باب
<div style="border: 1px solid black; border-radius: 15px; padding: 5px; display: inline-block;"> <p>کتاب الادب</p> </div>		
"	حیاء اور اس کی فضیلت اور اسے اپنانے کی ترغیب	۸۴: باب
۳۳۳	بھید کی حفاظت	۸۵: باب
۳۳۶	وعدہ وفا کرنا	۸۶: باب
۳۳۷	جس کا خیر کی عادت ہو اس کی پابندی کرنا	۸۷: باب
۳۳۸	ملاقات کے وقت خوش کلامی اور خندہ پیشانی پسندیدہ ہے	۸۸: باب
"	مخاطب کے لیے بات کی وضاحت اور تکرار تاکہ وہ بات سمجھ جائے، مستحب ہے	۸۹: باب
۳۳۹	ہم مجلس کی بات پر توجہ دینا جب تک کہ وہ حرام نہ ہو اور حاضرین مجلس کو عالم و واعظ کا خاموش کرانا	۹۰: باب
"	وعظ و نصیحت میں میانہ روی	۹۱: باب
۳۴۱	وقار و سیکند	۹۲: باب
"	نماز و علم اور دیگر عبادات کی طرف وقار و سکون سے آنا	۹۳: باب
۳۴۲	مسمان کا اکرام کرنا	۹۴: باب
۳۴۳	بھلائی پر مبارکباد و خوشخبری مستحب ہے	۹۵: باب
۳۴۹	دوست کو الوداع کرنا اور سفر کیلئے جدائی کے وقت اس کیلئے ڈعا کرنا اور اس سے ڈعا کروانا	۹۶: باب
۳۵۱	استحارہ اور مشورہ	۹۷: باب
۳۵۲	عید، عیادت، مریض، حج، غزوہ وغیرہ کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے لوٹنا تاکہ عبادت کے مواقع زیادہ ہوں	۹۸: باب
۳۵۳	ہر معزز کام میں دائیں ہاتھ کو مقدم رکھنا	۹۹: باب

کتاب آصاب الطعام

۳۵۵	کھانے کے آغاز میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہنا	۱۰۰: باب
۳۵۸	کھانے کے عیب نہ نکالے بلکہ تعریف کرے	۱۰۱: باب
"	روزہ دار کے سامنے کھانا آئے اور وہ روزہ افطار نہ کرے تو کیا کہے؟	۱۰۲: باب
"	جب مدعو (کھانے پر بلائے گئے) کے ساتھ اور آدمی (بن بلائے) چلا جائے تو وہ کیا کہے؟	۱۰۳: باب
۳۵۹	اپنے سامنے سے کھانا اور نامناسب انداز سے کھانے والے کو تادیب و نصیحت	۱۰۴: باب
"	اجتماعی کھانے میں دو سردوں کی رضامندی کے بغیر دو کھجوروں وغیرہ کو ملا کر کھانا منع ہے	۱۰۵: باب
۳۶۰	دو کھا کر سیر نہ ہوتا ہو وہ کیا کہے اور کیا کرے؟	۱۰۶: باب
"	پیالے کی ایک طرف سے کھانا اور درمیان سے کھانے کی ممانعت	۱۰۷: باب
۱۰۸	ٹیک لگا کر کھانا مکروہ	۱۰۸: باب
"	تین انگلیوں سے کھانا اور انگلیاں چائنا مستحب ہے اور چائنے سے پہلے پونچھنا مکروہ ہے، گرے ہوئے لقمے کو صاف کر کے کھانا اور انگلیاں چائنے کے بعد کلائی و قدم پر ملنا	۱۰۹: باب
۳۶۳	کھانے پر ہاتھوں کا اضافہ	۱۱۰: باب
۳۶۴	پینے کے آداب، برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لینا مستحب ہے اور برتن میں سانس لینا مکروہ ہے اور برتن دائیں سے شروع کر کے دائیں ہی طرف بڑھاتے جانا	۱۱۱: باب
۳۶۵	مشک وغیرہ کو منہ لگا کر پینا مکروہ تنزیہی ہے، تحریمی نہیں	۱۱۲: باب
۳۶۶	پانی میں پھونک مارنا مکروہ ہے	۱۱۳: باب
"	کھڑے ہو کر پینا جائز ہے مگر بیٹھ کر پینا افضل ہے	۱۱۴: باب
۳۶۷	پلانے والا سب سے آخر میں پئے	۱۱۵: باب
۳۶۸	تمام پاک برتنوں سے سوائے سونا چاندی کے پینا جائز ہے اور سرد وغیرہ سے بغیر برتن منہ لگا کر پینے کا جواز اور چاندی اور سونے کے برتن کھانے پینے اور طہارت میں استعمال کرنا بھی حرام ہے	۱۱۶: باب

کتاب اللباس

۳۶۹	سفید کپڑا مستحب ہے البتہ سرخ، سبز، زرد، سیاہ رنگ کے کپڑے جو کپاس، السی، پالوں اور اون وغیرہ کے ہوں	۱۱۷: باب
۳۷۲	جائز ہیں، سوائے ریشم	۱۱۸: باب
۳۷۳	قیص کا پیننا مستحب ہے	۱۱۹: باب
۳۷۴	قیص، آستین، چادر اور گیزی کے کنارے کی لبائی اور تکبیر کے طور پر ان میں سے کسی بھی چیز کو لٹکانا حرام اور بغیر تکبیر کے مکروہ	۱۲۰: باب
۳۷۸	تواضع کے طور پر اعلیٰ لباس چھوڑ دینا مستحب ہے	۱۲۰: باب

- ۱۲۱: بابے لباس میں میانہ روی اختیار کرنا بہتر ہے مگر ایسا لباس بغیر کسی شرعی ضرورت کے نہ پہنے جو اس کی شخصیت کو
غیب دار کرے
- ۱۲۲: بابے مردوں کو ریشمی لباس اور ریشم کے گدے پر بیٹھنا اور تکیہ لگانا حرام ہے البتہ عورتوں کے لیے جائز ہے
- ۳۸۰ ۱۲۳: بابے خارش والے کو ریشم پہننا جائز ہے
- ۱۲۴: بابے پتھے کی کھال پر بیٹھنے اور اس پر سوار ہونے کی ممانعت
- ۱۲۵: بابے جب نیا کپڑے پہنے تو کیا دعا پڑھے؟
- ۳۸۱ ۱۲۶: بابے پہننے میں دائیں جانب مستحب ہے

کتاب آداب النوم

- ۱۲۷: بابے سونے، لیٹنے، بیٹھنے، مجلس، ہم مجلس اور خواب کے آداب
- ۳۸۲ ۱۲۸: بابے چیت لینا اور ٹانگہ، ٹانگہ رکھنا، شریک ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو اور چوکڑی مار کر اور اکڑوں بیٹھ کر ٹانگوں کے
گرد بازوؤں کا حلقہ بنا کر کھینا جائز ہے
- ۳۸۳ ۱۲۹: بابے مجلس اور ہم مجلس کے آداب
- ۳۸۷ ۱۳۰: بابے خواب اور اس کے متعلقات

کتاب السلام

- ۳۸۹ ۱۳۱: بابے سلام کی فضیلت اور اس کے پھیلانے کا حکم
- ۳۹۱ ۱۳۲: بابے سلام کی کیفیت
- ۳۹۳ ۱۳۳: بابے آداب سلام
- ۳۹۴ ۱۳۴: بابے سلام کا اعادہ کرنا اس پر جس کو ابھی مل کر اندر گیا پھر باہر آیا یا ان کے درمیان رعیت حاکم ہو اور غیرہ
- " ۱۳۵: بابے گھر میں داخلے کے وقت سلام مستحب ہے
- ۳۹۵ ۱۳۶: بابے بچوں کو سلام
- " ۱۳۷: بابے بیوی اور محرم عورت کو سلام کرنا اور اجنبیہ کے متعلق فقہ کا خطرہ نہ ہو تو سلام کرنا
- ۳۹۶ ۱۳۸: بابے کافر کو سلام میں ابتداء حرام ہے، اس کو جواب دینے کا طریقہ اور مشترک مجلس کو سلام
- ۳۹۷ ۱۳۹: بابے مجلس سے اٹھتے اور اجنباب سے جدائی کے وقت سلام
- " ۱۴۰: بابے اجازت اور اس کے آداب
- ۳۹۸ ۱۴۱: بابے اجازت لینے والے سے جب پوچھا جائے تو اس کو اپنا نام یا کنیت بتانی چاہیے؟
- ۳۹۹ ۱۴۲: بابے چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہنا اور چھینک و جملائی کے آداب
- ۴۰۱ ۱۴۳: بابے ملاقات کے وقت مصافحہ اور خندہ پیشانی سے پیش آنا، نیک آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینا، بچے کو چومنا اور سفر سے
آنے والے سے معافقہ، جھک کر ملنے کی کراہت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرضِ ناشر

حضور نبی کریم، رؤف رحیم، خاتم المعصومین، علیہ التحیۃ والتسلیم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ: ”میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔“ کیونکہ بنی اسرائیل کے علماء شریعت کی وضاحت و تشریح کا فریضہ سرانجام دیتے تھے اور یہی ذمہ داری امت مسلمہ کے علماء پر ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی وفات سے لے کر آج تک ہر دور کے علماء نے شریعت مطہرہ کی وضاحت اور حفاظت کے لیے قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔

امام نووی رحمہ اللہ بھی انہی عظیم المرتبت محدثین صحیحہ میں سے ہیں جنہوں نے حفاظت و اشاعت حدیث کے سلسلہ میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ کتاب ”ریاض الصالحین“ بھی اسی کا نور بلند پایہ علمی شاہکار ہے جس سے لاتعداد انسانوں نے علم کا نور حاصل کیا۔ پھر اس کی بے شمار تشریحات و تراجم ہوئے۔ اردو زبان میں بھی اس کے تراجم ہوئے اور علوم نبوت کے پیارے اس سے سیراب ہوتے رہے۔ مگر جدت (Innovation) کے اس دور میں وہ تراجم اب اپنی زبان کی وضاحت و قدامت کے باعث استفادہ کرنے والوں کے لیے مشکل کا باعث بن رہے تھے۔ ادھر ”مکتبۃ العلم“ کے قیام کے ساتھ ہی میری شدید خواہش تھی کہ میں اس کے لیے شبانہ روز اللہ کے حضور دعا گو تھا کہ مجھے اس علمی ذخیرہ کو نئی نسل تک جدید انداز میں پہنچانے کی سعادت سے نوازے، مگر اس کام کے پیدا کرنے اور اس کی اشاعت کے لیے اسباب و وسائل بہت عرصہ تک سوچ و پکار کا سبب بنے رہے۔

اللہ رب العالمین نے اپنے بندہ ضعیف و ناتواں کو اپنی رحمت و شفقت سے نوازا اور اس کا پڑیرائی بخشی اور پھر شبانہ روز کی محنت شاقہ سے اس علمی ورثہ کو عریض و اردو میں منتقل کیا اور بفضل الہی کتاب معنوی اعتبار سے ایک لاجواب کتاب بن گئی۔

کتاب کے ترجمہ کے بعد جب نظر ثانی کا مرحلہ آیا تو اس کے لیے محترم جناب حافظ محبوب احمد خاں (ایم۔ اے عربی و اسلامیات) نے اس کتاب میں رنگ بھرا اور حتی المقدور کوشش کی کہ اس کتاب کے ترجمہ میں کوئی سقم نہ رہے مگر انسان (جو خطا و نسیان کا پتلا ہے) اسے غلطی سرزد ہو جانا بعید نہیں۔ اس سلسلہ میں میں اپنے ذی وقار قارئین سے درخواست کروں گا کہ دوران مطالعہ اگر وہ کسی مقام پر غلطی محسوس کریں، تو ادارہ کو مطلع فرمائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔

اس موقع پر اللہ کے حضور سجدہ شکر ادا کرتے ہوئے ان تمام احباب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس علمی خزانے کو آپ تک منتقل کرنے میں میری کسی طرح بھی جوصلہ افزائی اور رہنمائی کی اور میں اس کتاب کے مطالعہ کرنے والے صاحب فہم و بصیرت قارئین سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی دعاؤں میں میرے والدین (جو اس کار خیر میں میرے لیے راہنما بھی ہیں اور بہت افزائی کا باعث بھی) کیلئے میرے لیے میرے اساتذہ اور رفقاء ادارہ کے لیے خاتمہ بالآخر اور نیکی میں استقامت کی دعا فرمائیں۔

والسلام! خالد مقبول

تعارف مترجم

اس علمی ذخیرہ کو اردو میں منتقل کرنے میں حضرت مولانا شمس الدین مدظلہ العالی کی شفقت ہی میرے لیے سب سے بڑا سبب بنی۔

مولانا شمس الدین مدظلہ کا تعلق اس علمی خانوادے سے ہے، جس کے ایک چشم و چراغ امت مسلم کے محسن، سفیر ختم نبوت، مناظر اسلام، حضرت مولانا متقی الرحمان (مرحوم) چنیوٹی دامت برکاتہم ہیں۔ جو مولانا شمس الدین صاحب چنیوٹی کے پھوپھی زاد ہیں اور وادی علم میں ان دونوں بزرگوں نے بیک وقت قدم رکھا۔

مترجم کتاب مولانا شمس الدین مدظلہ العالی نے ابتدائی تعلیم دارالعلوم المدینہ میں استاذ العماء حضرت مولانا عبد الوارث مدظلہ سے حاصل کی اور پھر دورہ حدیث آسان علم کے درخندہ ستاروں استاذ الكل فی الكل، جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث مولانا رسول اللہ مدظلہ استاذ الحدیثین شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی مدظلہ اور مفتی اعظم مولانا مفتی جمیل احمد مدظلہ ایسے نابغہ عصر بزرگوں کی زیر نگرانی مکمل کیا۔

علوم قرآنی اور تفسیر کے لیے آپ نے اپنے وقت کے جلیل القدر استاذہ سے کسب فیض کیا جن میں علوم قرآنی کے اسرار و رموز سے آگاہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں مس سرہ، حافظ الحدیث و استاذ التفسیر حضرت مولانا عبد اللہ درخوآسی مدظلہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد حسین نیلوی مدظلہ جیسے ائمہ ہیں۔

تدریسی زندگی کے لیے اپنے استاذ مرحوم کے ادارہ دارالعلوم المدینہ، چنیوٹ کے لیے آپ نے اپنی زندگی وقف کر دی۔ جہاں سے سینکڑوں علماء آپ کی شاگردی کے اعزاز سے سرفراز ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس علم و عرفان کے چشمہ صافی کو مزید برکات سے نوازے، آمین

ادارہ مکتبۃ العلم لاہور کی درخواست پر آپ نے کمال شفقت و مہربانی کرتے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ کی علمی وراثت ”ریاض الصالحین“ کو اردو کے جدید سلیبس اور آسان قالب میں منتقل کیا۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور ادارہ کے کارکنان آپ کی علمی و روحانی ترقی کے لیے دعا ہی کر سکتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حضرت مولانا شمس الدین مدظلہ العالی آئندہ بھی ہماری علمی سرپرستی فرمائیں گے۔

خالد مقبول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف کتاب کا نام و نسب : امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام اس طرح ہے : ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جعد بن حزام۔ اپنی جائے پیدائش نوی کی طرف نسبت کی وجہ سے النووی کہلاتے ہیں اور یہ بستی دمشق کے قریب حوران نامی مقام کے متصل (Near) ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد حزام سے سکونت ختم کر کے یہاں آکر رہائش پذیر ہوئے۔

والدیت : امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اسی علاقے نوی میں ۶۳۱ھ میں ہوئی۔ ان کے والد محترم نے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام اپنی خاص توجہ سے کیا اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے والد خود بھی ایک نیک بزرگ تھے اور انہوں نے اپنے پس میں خداداد ذہانت و قابلیت کے جوہر نمایاں ہوتے اس کی اوائل عمر میں پرکھ لیے تھے۔

ابتدائی تعلیم : امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو رب ذوالجلال والا کرام نے تین چیزیں یکجا کر کے ودیعت کی تھیں ان میں : (۱) علم اور اس پر صحیح عمل، (۲) کامل زہد، (۳) آمر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ایک اعلیٰ اخلاق کا نمونہ تھے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق شیخ یاسین یوسف مراکشی کہتے ہیں کہ میں نے امام نووی کی پہلی مرتبہ اُس وقت دیکھا جب وہ دس سال کی عمر کے ہوں گے۔ امام رحمۃ اللہ علیہ کو دوسرے بچے اپنے ساتھ کھلانے پر بضد تھے اور وہ ان سے درگزر کر کے کتراتے تھے لیکن بچے مسلسل اصرار کر کے تنگ کر رہے تھے اور یہ بچہ (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ) رو رہے تھے اور اس حالت میں بھی وقفہ وقفہ سے تلاوت قرآن کو رو زبان بنائے ہوئے تھے۔ ان کی قرآن سے یہ محبت دیکھ کر میں ششدر رہ گیا اور ان کے استاد محترم کے پاس جا کر کہا کہ اس بچے پر خصوصی توجہ دیجئے۔ انہوں نے کہا کیا تو نجومی (Astrologer) قسم کی کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا : ہرگز نہیں..... یہ الفاظ تو شاید اللہ نے ہی

مجھ سے آپ کے سامنے کھلوائے ہیں۔ اُستادِ محترم نے اُن کے والد سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے اس نچے (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ) کو دین ہی کے لیے وقف کر دیا۔ بلوغت سے پہلے ہی قرآن مجید ناظرہ ختم کیا اور آگے پڑھنے کی لگن اس عرصے میں بڑھتی رہی۔

اپنی آپ بیتی میں لکھتے ہیں کہ میری عمر جب اُنیس برس کی تھی **راہِ علم کے تکالیف و الآلام:** تو میرے والد مجھے دمشق لے آئے اور آنے کا مقصد صرف

اور صرف تحصیل علم ہی تھا۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے -

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو!

کتاب خواں ہے، مگر صاحب کتاب نہیں

شاید امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی اس اوائلی عمری ہی میں اسی بات کا سراغ پا گئے تھے کہ علم کے بغیر زندگی لایعنی و بے معنی ہے۔ خود ہی فرماتے ہیں کہ میں مدرسہ رواجیہ میں رہنے لگا دو سال ایسے گزارے کہ تھکن سے چور ہونے کے باوجود ایک پل بھی آرام نہ کیا۔ مدرسہ کو روکھی سوکھی روٹی پر بخوشی گزارا کرتا اور تنبیہ جیسی کتب میں نے تقریباً ساڑھے چار ماہ میں یاد کر لی اور میں نے منہ بولے کلمات کا چوتھائی حصہ بھی یاد کر لیا پھر میں شیخ اسحاق مغربی کے پاس رہ کر شرح و تصحیح کتب (نظر ثانی) کا کام کرنے لگا اور ان کے پاس دلجمعی سے کام کیا۔

خود ہی فرماتے ہیں کہ اللہ نے میرے اوقاتِ کار میں اہل برکت دی تھی اور میں نے بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے بہتر سے بہتر طریقے پر استعمال (Utilize) کیا۔ آپ نے فرمادے ہیں کہ امام صاحب نے مجھے بتایا کہ میں بارہ سبق پڑھتا تھا۔ دو سبق ویسٹ کے، ایک سبق منہ بولے، ایک سبق جمع بین الصحیحین کا اور ایک سبق صحیح مسلم کا اور ایک سبق علم نحو میں ابن جنی کی لمح کا اور ایک سبق ابن سکیت کی اصلاہ منطلق کا اور ایک سبق صرف کا اور ایک سبق اصول فقہ کا۔ کبھی ابو اسحاق کی لمح کا اور کبھی فخر الدین رازی کی منتخب کا اور ایک سبق اسماء الرجال کا اور ایک سبق اصول دین کا اور میں ان تمام کتب کے متعلقات (یعنی مشکلات کی شرح اور عبارت کی توضیح اور ضبط لغت کے بارہ میں نوٹ یا حواشی) لکھتا۔ شاید امام رحمۃ اللہ علیہ کی اسی عادت نے اُن کی تحریرات کو اتنا مدلل بنا دیا کہ اُن پر تنقید کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہو گیا۔ فرماتے ہیں کہ مجھے علم طب سیکھنے کا بھی شوق پیدا ہوا لیکن بعد میں اپنی طبیعت کا میلان دین ہی کی طرف دیکھ کر کچھ عرصہ اس شعبے میں سرکھپانے کے بعد واپس اپنی اصل کی طرف آ گیا۔

ابو ابراہیم اسحاق بن احمد مغربی، ابو محمد عبدالرحمن بن نوح المقدسی، ابو حفص عمر بن اسعد **اشیوخ و الاساتذہ:** الرابعی الدرہلی، ابو الحسن سلار بن حسن الدرہلی، ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ المرادی، ابو

البقا خالد بن یوسف النابلسی، سنیاء بن تمام الحنفی، ابو العباد احمد بن سالم الحمصری، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن مالک الجبالی، ابو الفتح عمر بن نندر، ابو اسحاق ابراہیم بن علی الواسطی، ابو العباس احمد بن سالم المصری، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ

بن مالک الجبالی، ابو الفتح عمر بن نندر، ابو اسحاق ابراہیم بن علی الواسطی، ابو العباس احمد بن عبدالداؤد المقدسی، ابو محمد اسماعیل بن ابی الیسر التوتخی، ابو محمد عبدالرحمن بن سالم الانباری، ابو عبدالرحمن بن محمد بن قدامہ القدسی، ابو محمد عبدالعزیز بن محمد الانصاری اس کے علاوہ بھی ان کا ذوق و شوق دیکھتے ہوئے امید واثق ہے کہ مشائخ کی تعداد بے شمار ہوگی لیکن تاریخ اس تفصیل سے خاموش ہے۔

شاکر دار و تلامذہ : عطاء الدین، عطار ابو العباس احمد بن ابراہیم بن مصعب، ابو العباس احمد بن محمد الجعفری، ابو العباس احمد بن فرج الاشیلی، الرشید اسماعیل بن المعلم الخفنی، ابو

عبداللہ محمد بن ابی الفتح الخنبلی، ابو العباس احمد الضریر الواسطی، جمال الدین سلیمان بن عمر الدرعی، ابو الفرج عبدالرحمب بن محمد القدسی، البدر محمد بن ابراہیم بن جماعت، الشمس محمد بن ابی بکر بن النقیب، الشہاب محمد بن عبدالخالق الانصاری، اشرف بہ اللہ بن عبدالرحیم البزاز، ابو الحجاج یوسف بن عبدالرحمن نمری۔ اس کے علاوہ شاگردان رشید کی اتنی تعداد ہے کہ قلم لکھنے سے قاصر ہے۔

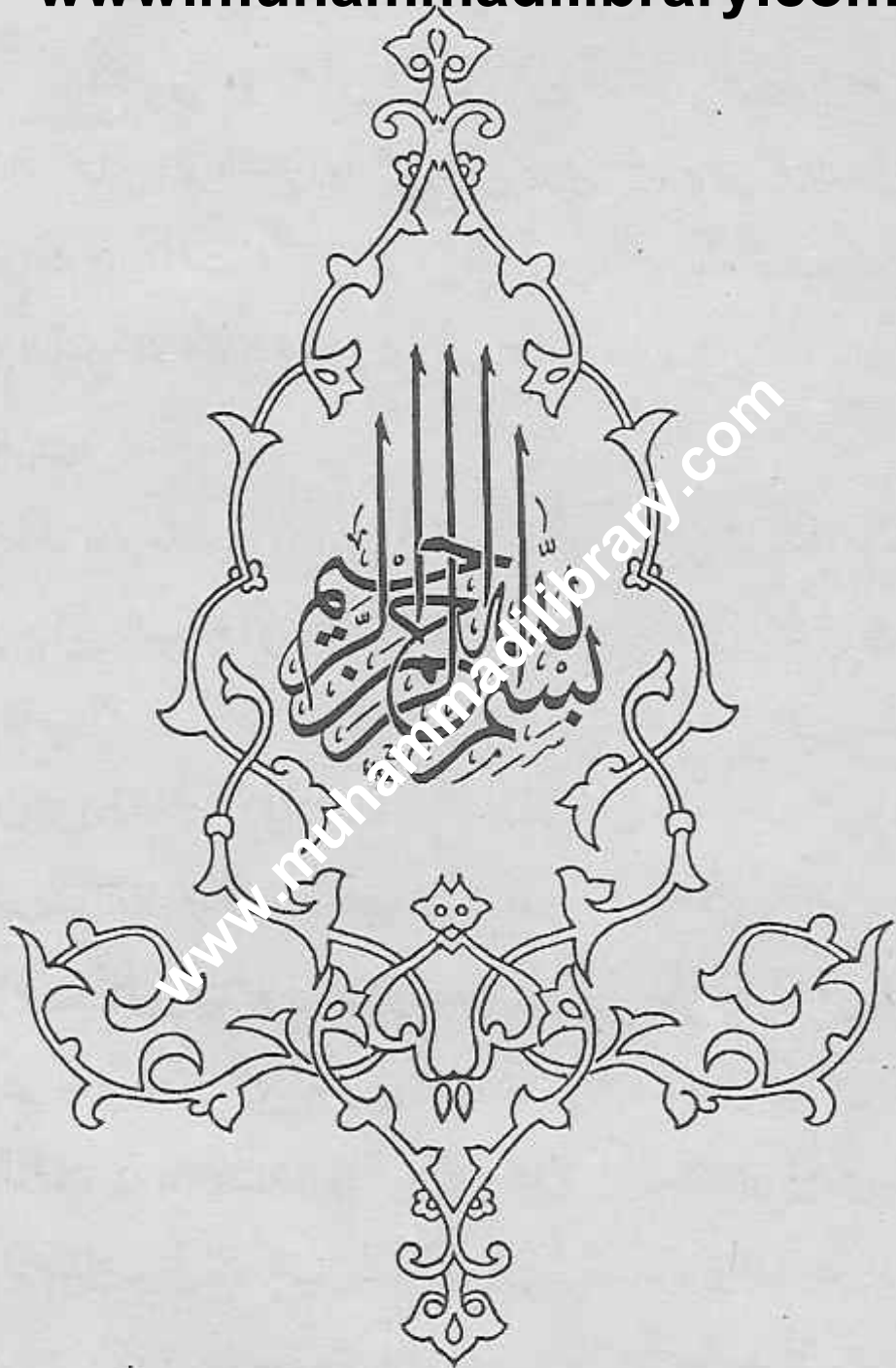
علمی خدمات : جیسا کہ امام صاحب اپنی آہِ بیتی میں خود لکھ چکے ہیں کہ مجھے اساتذہ سے اسباق لیتے وقت ان پر اپنی رائے حواشی (Foot Note) کی صورت میں لکھنے کی عادت تھی اسی سے اندازہ

لگایا جاسکتا ہے کہ کم ہی ایسے طالب علم ہو گئے جو علم کے شان و شوکت کو اور ایسے تو شاذ ہی ہوں گے کہ جو زمانہ طالب علمی ہی میں تحقیق و جستجو کے میدان میں اتر پڑھیں اسی پیمانے پر پرکھ سکیں کہ ان کی تصانیف کس پایہ کی ہوں گی۔ ان کتب میں سے صحیح مسلم کی شرح، تمذیب الاسماء واللغات، کتاب الاذکار اور ریاض الصالحین جیسی نہایت اہم کتب شامل ہیں ان سے ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ فیض یاب ہو رہے ہیں۔ حالات و قرآن یہ کتابیں ہیں کہ امام صاحب کے علمی شوق کی وجہ سے انہوں نے دیگر تصانیف بھی لکھی ہوں گی اگرچہ جو نام ہم نے درج کیا ہے اس کے علاوہ بھی کچھ کے نام معلوم ہیں مگر مرور زمانہ اور اشاعت (Publishing) کی آج جیسی سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے جہاں دیگر علماء کرام کی کئی کتب ناپید ہو گئیں وہیں امام صاحب کی کچھ کتب کے متعلق بھی یہ شبہ ظاہر کیا جاتا ہے۔

موت العالم موت العالم : امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی آمد کے بعد ۲۸ سال دمشق میں گزارنے کے بعد اپنے

مولد نوی میں واپس تشریف لے گئے تاکہ اپنے آبائی وطن میں رہنے والوں کو راہ ہدایت سے فیض یاب کر سکیں اور ان کی صحیح راہنمائی کریں۔ کچھ عرصہ بعد ہی مختصر سی بیماری کے بعد ۶۷ھ میں انتقال ہوا۔ جنازہ میں اتنی کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے کہ بقول شخصے : اس سے پہلے اتنے اشخاص کی کسی جنازے کے موقع پر اکٹھے ہونے کی نظیر کم ہی ملتی ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمة الكتاب

تمام تعریفوں کا حق دار وہ اکیلا زبردست، غالب و بخشش کرنے والا ہی ہے جو رات کو دن میں اس لئے داخل کرنے والا ہے تاکہ اہل قلب و نظر اور عقل و دانش کے لئے یادداشت اور عبرت و نصیحت کا باعث ہو۔ اسی ذات ہی نے اپنے بندوں میں سے بعض کے دلوں کو بیدار کر کے بچن لیا اور ان کو اس دنیا سے بے رغبتی عنایت فرما کر ہمیشہ ذکر و فکر اور غور و تدبیر کی نگہبانی میں مشغول و مصروف کر دیا اور ان کو اپنی اطاعت گزاری اور دارِ آخرت کی تیاری کی توفیق بخشی اور ساتھ ساتھ اپنی ناراضگی اور جہنم کے اسباب سے محتاط رہنے کی ہمت دی اور حالات کی تبدیلی کے باوجود ان کو اس پر ثابت قدم رہنے کی قوت و طاقت عنایت فرمائی۔

میں اس کی پاکیزہ ترین و بلیغ ترین حمد کرتا ہوں۔ ایسی حمد جو تمام صفات کمال کو شامل اور خوب نصیحت کنی ہو۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو احسان کرنے والا سخی نرمی کرنے والا مہربان ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کے ظلیل و حبیب ہیں جو سیدھے راستے کے راہنما اور مضبوط دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام آپ پر اور تمام انبیاء (علیہم السلام اور ان کی آل) اور تمام نیک بندوں پر ہوں۔

حمد و صلوة کے بعد! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِي﴾ (الذاریات) ”میں نے جن و انس کو اس لئے پیدا کیا تاکہ وہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے کچھ رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْعَزِيزِ الْعَفَّارِ مَكْسُورِ اللَّيْلِ عَلَى النَّهَارِ تَذَكِّرَةٌ لِأَوْلَى الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ وَتَبَصْرَةٌ لِدَوَى الْأَلْبَابِ وَالْأَعْيَابِ الَّذِي أَنْقَضَ خَلْقَهُ مِنْ اصْطِفَاؤِهِ فَرَهَدَهُمْ فِي هَذِهِ الدَّارِ وَمَعَالِمِهِمْ بِسَمَرَاتِهِ وَإِدَامَةَ الْأَفْكَارِ وَمُلَازِمَةَ الْإِتْعَاطِ وَالْإِدْكَارِ وَوَفَّقَهُمْ لِلذَّابِ فِي طَاعَتِهِ وَالتَّاهِبِ لِدَارِ الْقَرَارِ وَالْحَذَرِ مِمَّا يُسْحَطُهُ وَيُوجِبُ دَارَ الْبَوَارِ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى ذَلِكَ مَعَ تَغْيِيرِ الْأَحْوَالِ وَالْأَطْوَارِ

أَحْمَدُهُ أَبْلَغَ حَمْدٍ وَأَزْكَاهُ وَأَشْمَلَهُ وَأَتَمَّهُ

وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْبَرُّ الْكَرِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَحَبِيبُهُ وَخَلِيلُهُ الْهَادِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَالِدَاعِي إِلَى دِينٍ قَوِيمٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَآلِ كُلِّ وَسَائِرِ الصَّالِحِينَ

أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ

چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔“ یہ آیت واضح دلیل ہے کہ انس و جن کی تخلیق عبادت کے لئے ہے۔ پس ان کو اپنے مقصد تخلیق کی طرف توجہ دینی لازم ہے اور دنیا کی لذات و تعیشات سے زہد و تقویٰ کے ذریعہ اعراض کریں۔ کیونکہ دنیا فناء کا گھاٹ ہے۔ قیام کی جگہ نہیں اور یہ گزرنے کی سواری ہے۔ سرور و خوشی کی منزل نہیں اور انقطاع کا مقام ہے دوامی کارگاہ نہیں۔

فلہذا اس کے بندوں میں عبادت گزار ہی فی الحقیقت بیدار ہیں۔ زہد و تقویٰ والے ہی سب سے بڑے عقلاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا: ﴿انما مثل الحیوة الدنیا.....﴾ (یونس) ”بے شک دنیا کی زندگی کی مثال آسمان سے اترنے والے پانی جیسی ہے۔ پس اس کے ساتھ سبزہ ہلا ملا نکلا۔ جس کو آدمی اور جانور کھاتے ہیں۔ یہاں کہ وہ زمین سبز سے خوبصورت اور مزین ہو گئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ اس پیداوار پر قابو پالیں گے۔ تو اچانک رات یا دن ہمارا عذاب والا حکم پہنچا تو ہم نے اسے کاٹ کر اس طرح کر دیا گویا کل وہاں کچھ ہی رہا۔ غور و فکر کرنے والوں کے لئے ہم نے نشانیوں کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ اس سلسلہ کی آیات بہت ہیں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

- (۱) بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے سمجھدار بندے ہیں جنہوں نے دنیا کو طلاق دے دی اور دنیا کی فتنہ سامانیوں سے ڈر گئے۔
- (۲) انہوں نے دنیا میں غور کیا جب یقین سے یہ جان لیا کہ یہ کسی زندہ کے لئے وطن نہیں ہے۔
- (۳) تو انہوں نے اس کو گہرا سمجھنا شروع کیا اور دے کر نیک اعمال کو اس کے لئے کشتیاں بنا لیا۔

جب دنیا کی حالت یہی ہے جو میں نے بیان کی اور ہمارا مقصود جس کے لئے ہم بنائے گئے وہ ہے جو میں نے پہلے ذکر کیا ﴿وما خلقت الجن والانس.....﴾ (الذاریات) تو ہر مکلف کی ذمہ داری ہے کہ

يُطْعَمُونَ ﴿الذاریات: ۶-۷﴾ [وہذا تصریح بانہم خلِقُوا للعبادة، فحقّ علیہم الاعتناء بسا خلقوا له والأعراض عن حظوظ الدنیا بالزہادة، فانہا دار نقاد لا محلّ اخلاذ، ومركب غیور لا منزل حیور، ومشرع انقسام لا موطن دوام فلہذا كان الابقاظ من اہلہا هم العباد، واعقل الناس فیہا هم الزہاد، قال اللہ تعالیٰ: ﴿انما مثل الحیوة الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض ممّا یأکل الناس والامم حتی اذا اخذت الارض زحرفہا وازیت ووطن اہلہا انہم قادرون علیہا اتاہا امرنا لئلا یرہار فجعناہا حصیدا کان لم تغن بالامس کذلک نفضل الایت لقوم بتفکرون﴾ (یونس: ۲۴) والایات فی ہذا المعنی کثیرة. ولقد احسن القائل:

ان لئله عبادا فطنا
طلقوا الدنيا وحافوا الفتنا
نظروا فيها فلم اعلموا
انها ليست لحي وطنا
جعلوها لحة واتخذوا
صالح الاعمال فيها سفنا

فاذا كان حالها ما وصفته، وحالنا وما خلقنا له ما قدمته، فحق على المكلف ان يذهب بنفسه مذهب الاخيار، ويسلك

نیک لوگوں کے راستہ کو اختیار کرے اور اہل عقل و بصیرت کی راہ پر گامزن ہو اور جس طرف میں نے اشارہ کیا اس کی تیاری کرے اور جس کے متعلق میں نے خبردار کیا اس کا اہتمام کرے اور اس کے لئے سب سے زیادہ صحیح راستہ اور راہوں میں رشد و ہدایت کی راہ ان احادیث سے راہنمائی حاصل کرنا ہے جو سید الاولین والاخرین سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہیں۔ ہمارے پیغمبر تمام سابقین اگلے پچھلے لوگوں سے زیادہ مکرم و معزز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَيَّ الْبِرَّ وَالتَّقْوَىٰ﴾ (المائدہ) ”نیک اور تقویٰ میں تعاون کرو“۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ ((وَاللَّهِ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ.....)) ”اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے“ اور یہ بھی فرمایا کہ ((مَنْ دَعَا لِي.....)) ”جو کسی کی بھلائی کی طرف راہنمائی کرے اس کو کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے اور یہ فرمایا: ((مَنْ دَعَا إِلَيَّ هُدًى.....)) ”جس نے ہدایت کی طرف راہنمائی کی اس کو ان سب کے برابر اجر ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور یہ چیز ان کے اجر میں سے کچھ کم نہ کرے گی“ اور آپ نے ہدایت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: ((فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ)) ”قسم بخدا! اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک آدمی کو ہدایت دے دے وہ سرخ اونٹوں سے بہت بہتر ہے“۔

پس ان روایات کی بناء پر میں نے خیال کیا کہ احادیث صحیحہ کا ایک مختصر مجموعہ میں مرتب کروں۔ جو ایسی باتوں پر مشتمل ہو جو پڑھنے والے کے لئے آخرت کا راستہ بتائے اور ظاہری اور باطنی آداب کے حصول کا ذریعہ ثابت ہو اور اس میں ترغیب و ترہیب اور آداب سالکین کی تمام اقسام پائی جائیں۔ یعنی زہد اور ریاضت نفس کی روایات اور تہذیب اخلاق اور طہارتِ قلوب اور اس کے معالجات اور انسانی اعضاء کی حفاظت اور ان کے ٹیڑھے پن کا ازالہ وغیرہ جو کہ مقاصد عارفین میں سے ہے۔

مَسْلُكٌ أَوْلَى السُّبُلِ وَالْأَنْصَارِ وَيُنَاقِبُ لِمَا اشْرَفَ إِلَيْهِ وَيَهْتَمُّ بِمَا يَهْتَمُّ عَلَيْهِ وَأَضْرِبُ طَرِيقَ لَهُ فِي ذَلِكَ وَأَرْشُدُ مَا بَسَلُكَهُ مِنَ الْمَسَالِكِ: التَّادِبُ بِمَا صَحَّ عَنْ نَبِيِّنَا سَيِّدِ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخِرِينَ وَالْحَكِيمِ السَّابِقِينَ وَاللَّاحِقِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ. وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَيَّ الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ﴾ (المائدہ: ۲) وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((وَاللَّهِ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)) وَأَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ دَعَا لِي خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أُجْرِ فَاعِلِهِ)) وَأَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ دَعَا إِلَيَّ هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورٍ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا)) وَأَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ))

فَرَأَيْتُ أَنْ أَجْمَعَ مُخْتَصَرًا مِنَ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ مُشْتَمِلًا عَلَيَّ مَا يَكُونُ طَرِيقًا لِصَاحِبِهِ إِلَى الْأُخْرَةِ وَمُخْتَصَرًا لِأَذَابِهِ الْبَاطِنَةَ وَالظَّاهِرَةَ جَامِعًا لِلتَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ وَسَائِرِ أَنْوَاعِ آدَابِ السَّالِكِينَ: مِنَ الْأَحَادِيثِ الزُّهْدِ وَرِيَاضَاتِ السُّفُوسِ وَتَهْذِيبِ الْأَخْلَاقِ وَطَهَارَاتِ الْقُلُوبِ وَعِلَاجِهَا وَصِيَانَةِ الْجَوَارِحِ وَازَالَةِ اغْوِجَاجِهَا وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ

مقاصد العارفين.

والتزم فيه ان لا اذكر الا حديثا
صحيحاً من الواضحات، مضافاً الى
الكتب الصحيحة المشهورات، وأصدر
الأبواب من القرآن العزيز بآيات كريمات،
وأوضح ما يحتاج الى ضبط أو شرح معني
خفي بنفائس من التبيّهات. وإذا قلت
آخر حديث: متفق عليه، فمعناه: رواه
البخاري ومسلم.

وارجوا ان تم هذا الكتاب ان يكون
سائقاً للمعنى به الى الخيرات، حاجزاً له
عن انواع القبائح والمهلكات. وأنا سائل
أخا انتفع بشيء منه أن يدعولي، ولوالدي،
ومشايخي، وسائر أحبائنا، والمسلمين
أجمعين، وعلى الله الكريم اعتمادى،
واليه تفويضى واستنادى، وحسبى الله
ونعم الوكيل، ولا حول ولا قوة الا بالله
العزيز الحكيم.

(۱) میں نے اس میں التزام کیا کہ صرف ایسی صحیح اور واضح
روایات ذکر کروں گا جو مشہور کتب احادیث کی طرف منسوب ہوں گی
اور ابواب کی ابتداء قرآن مجید کی آیات سے کروں گا۔ جو لفظ لفظی ضبط
یا معنی کی وضاحت کا محتاج ہو گا۔ نفیس تبيہات سے ان کی تشریح
کروں گا۔

(۲) جب میں کسی حدیث کے آخر میں ”متفق علیہ“ کا لفظ
لکھوں گا تو اس سے مراد بخاری و مسلم ہوں گے۔

مجھے یہ ہے کہ اگر یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچ گئی تو توجہ کرنے
والے اے لئے نیو کی طرف راہنمائی ہوگی اور مختلف برائیوں اور تباہ
کن گناہوں سے رکاوٹ کا فائدہ دے گی۔ میں اس بھائی سے
درخواست کرتا ہوں جو اس سے چاہے بھی فائدہ حاصل کرے کہ میرے
لئے اور میرے والدین میرے شیوخ اور ہمارے تمام احباب خصوصاً
اور عامۃ المسلمین کے لئے عموماً دعا گو رہے۔ اللہ کریم کی ذات پر میرا
اعتماد ہے اور میں نے اپنے تمام کاموں کو اسی کے سپرد کیا اور اسی پر میرا
بھروسہ ہے۔ وہ میرے لئے کافی ہے اور بہت خوب کارساز ہے۔
برائی سے حفاظت اور نیکی پر قوت و طاقت اس کی مدد کے بغیر حاصل
نہیں ہو سکتی جو بڑا زبردست اور حکمتوں والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب : تمام ظاہری و باطنی اعمال اور اقوال و احوال میں
حسن نیت اور اخلاص کو پیش نظر رکھنے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور ان کو اسی بات کا حکم دیا گیا کہ وہ اخلاص کے ساتھ یکسو ہو کر اللہ کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور یہی مضبوط دین ہے۔“ (البینہ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اللہ تعالیٰ کو ہرگز ان کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔“ (الحج)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”فرمادیجئے اگر تم اپنے سینوں میں چھپاؤ (کوئی بات) ظاہر کرو۔ اللہ اس کو جانتے ہیں۔“

(آل عمران)

۱: حضرت امیر المؤمنین ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ ہر ایک کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کے حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کے لئے ہوگی تو اس کی ہجرت انہی مقاصد کے لئے شمار ہوگی۔

متفق علیہ روایت ہے اس کو امام الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن منبرہ بن بردزبہ جعفی بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں اور امام ابو حسین مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم

۱: بَابُ الْإِخْلَاصِ وَإِحْصَارِ النَّيَّةِ فِي جَمِيعِ الْأَعْمَالِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَمْرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ﴾
[البينة: ۵] وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَنْ يَنْجُو إِلَهُكُمْ عَنْهُمَا وَلَا دِمَاؤُهُمْ وَلَكِنَّ بِنَاؤُهُمْ تَقْوَىٰ مِنْكُمْ﴾
[الحج: ۱۷۳] وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ إِنْ تَحْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يُعَلِّمَهُ اللَّهُ﴾

[آل عمران: ۱۹۲]

۱: وَعَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزِيِّ بْنِ رِيَاحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطُطِ بْنِ رَزَّاحِ بْنِ عَبْدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى: فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَىٰ مَا هَاجَرَ إِلَيْهَا، مُتَّفَقٌ عَلَىٰ صِحَّتِهِ. رَوَاهُ إِمامُ مَا الْمُحَدِّثِينَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

میں ذکر فرمایا ہے۔ یہ دونوں کتابیں (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قرآن مجید کے بعد کتب احادیث میں سب سے زیادہ صحیح کتابیں ہیں۔

۲: حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر حملہ آور ہوگا جب وہ بیدار (ہموار زمین) میں پہنچے گا تو اس لشکر کے اول سے آخری آدمی تک تمام کوزمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا ان کے اول و آخر کو دھنسا دیا جائے گا حالانکہ ان میں ان کے عام لوگ اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے اول و آخر کو دھنسا دیا جائے گا۔ پھر اپنی بیوی کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے۔ بالفاظ بخاری (متفق علیہ) ۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔ جب تم کو جہاد کی طرف دعوت دی جائے تو فوراً نکل جاؤ۔ (متفق علیہ) (مراد یہ ہے کہ ہجرت لازم نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔ پھر جب تمہیں جہاد کی طرف دعوت دی جائے تو فوراً نکل کھڑے ہو)۔

۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں آنحضرت ﷺ کی معیت میں تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”بلاشبہ مدینہ میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جتنا تم نے سفر کیا اور وادیاں طے کیں وہ تمہارے ساتھ اجر میں شریک ہیں۔ ان کو بیماری نے آنے سے روک دیا۔“ ایک روایت میں شَرُّكُمْ فِي الْأَجْرِ کے لفظ بھی ہیں۔ (مسلم) بخاری میں حضرت انس کی روایت اس طرح ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک سے لوٹ رہے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پیچھے مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ ہم جس گھاتی یا وادی میں سفر کریں وہ ہمارے ساتھ اجر میں شریک

الْمُغِيرَةَ بْنِ بَرْذَبَةَ الْجَعْفِيُّ الْبَحَارِيُّ
وَأَبُو حَسَنِ مُسْلِمٌ بْنُ حَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ
الْقَشِيرِيُّ النَّيْسَابُورِيُّ فِي كِتَابَيْهِمَا الَّذِينَ
هُمَا أَصْحُ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ.

۲: وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
يَغْزُونَ حَيْشَانَ الْكَعْبَةِ فَإِذَا كَانُوا بَيْنْدَاءَ مِنَ
الْأَرْضِ يُنْحَسَفُ بِأَوْلِيهِمْ وَآخِرِهِمْ. قَالَتْ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُنْحَسَفُ بِأَوْلِيهِمْ
وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَأُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟
قَالَ يُنْحَسَفُ بِأَوْلِيهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُعْتَوْنَ عَلَى
نِيَابَتِهِمْ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. هَذَا لَفْظُ الْبَحَارِيِّ.

۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلَكِنْ
جِهَادٌ وَنَيْتٌ. وَإِذَا اسْتَفْرَنْتُمْ فَاغْزُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَمَعْنَاهُ: لَا هَجْرَةَ مِنْ مَكَّةَ لِأَنَّهَا صَارَتْ دَارَ
إِسْلَامٍ.

۴: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ
النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ: إِنَّ بِالْمَدِينَةِ
لِرِجَالًا مَا سَبَرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَاذْيَا إِلَّا
كَانُوا مَعَكُمْ حَبْسَهُمُ الْمَرَضُ، وَفِي رِوَايَةٍ:
”إِلَّا شَرُّكُمْ فِي الْأَجْرِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -
وَرَوَاهُ الْبَحَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:
إِنَّ أَقْوَامًا خَلَفْنَا بِالْمَدِينَةِ مَا سَلَكْنَا سَبْعًا وَلَا

ہیں۔ ان کو عذر نے ہمارے ساتھ آنے سے روک دیا۔

۵: حضرت ابو یزید معن بن یزید بن اخص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار صدقہ کی نیت سے الگ نکال کر ایک آدمی کو مسجد میں دیئے۔ میں مسجد میں آیا اور اس آدمی سے وہ دینار لے لئے اور والد کے پاس لے آیا۔ اس پر انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنا جھگڑا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اے یزید! تیرے لئے تیری نیت کا ثواب ہے اور اے معن تو نے جو دینار لئے وہ تیرے ہیں۔ (صحیح بخاری)

۶: حضرت ابوالحسن بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جو ان دس صحابہ میں سے ہیں جن کو (دنیا میں اکٹھی) جنت کی خوشخبری دی گئی۔ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس حجۃ الوداع والے سال عیادت کیلئے تشریف لائے کیونکہ میں شدید درد میں مبتلا تھا۔ میں نے عرض کیا آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرا درد کس قدر شدید ہے اور میں مالدار ہوں اور میری وارث صرف ایک بیٹی ہے۔ کیا میں مال کا دو تہائی صدقہ کر دوں؟ ارشاد فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھا مال یا رسول اللہ؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تیسرا حصہ یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: تیسرا اور تیسرا حصہ بہت یا بڑا ہے اگر تم اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ کر جاؤ یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم ان کو تنگ دست و محتاج چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے خرچ کرو گے اس پر اجر پاؤ گے حتیٰ کہ وہ لقمہ بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا تم ہرگز پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ گے (اگر ایسا ہوا تو اس میں تمہارے لئے بہتری ہے) جو عمل بھی ان کے بعد تم اللہ کی رضا مندی کیلئے کرو گے۔ اس سے تمہارے درجہ اور مرتبہ میں اضافہ ہوگا اور شاید تمہیں پیچھے رہنے کا

وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا، حَيْثُ هُمُ الْعُدْرُ.

۵: وَعَنْ أَبِي يَزِيدَ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَخْنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَهُوَ وَ أَبُوهُ وَ جَدُّهُ صَحَابِيُّونَ، قَالَ: كَانَ أَبِي يَزِيدَ أَخْرَجَ ذَنَابِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجَحْتُ فَأَخَذْتُهَا فَاتَيْتُهُ بِهَا. فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا آتَاكَ أَرْدُثٌ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: "لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ، وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶: وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَمَالِكِ بْنِ أَهْبَبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كَلَّابِ بْنِ مِرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِ الْقُرَشِيِّ الرَّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَحَدِ الْعَشْرَةِ الْمَشْهُودِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. قَالَ: "جَاءَ نَبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعُوذُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوُدَاعِ مِنْ وَجَعِ اسْتَدْبَيْتَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ بَلَغْتُ مِنْ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرْتَسِي إِلَّا ابْنَةُ لِي فَأَتَصَدَّقُ بِبُلْغِي مَالِي؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَالْشَطْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ لَا قُلْتُ؟ فَالْتُّكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الشُّلْتُ وَالتُّلْتُ كَثِيرًا أَوْ كَثِيرًا. إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَزْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلَ فِي فِي أَمْرَاتِكَ قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْلَفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَحْلَفَ

موقعہ ملے۔ یہاں تک کہ اس سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو فائدہ جَماعاً اور دوسروں (کافروں) کو نقصان پہنچے (پھر دعا فرمائی) اے ابی بصرہ! میرے صحابہ کیلئے ان کی ہجرت کو پورا فرما اور ان کو نامراد واپس نہ توڑ دے۔ لیکن قابل رحم سعد بن خولہ ہے کہ جن کیلئے رحمت و ہمدردی کی یقیناً دعا اللہ کے رسول فرما رہے ہیں۔ کیونکہ ان کی وفات مکہ میں ہو گئی تھی (وہ ہجرت نہ کر سکے)۔ (متفق علیہ)

۷: حضرت ابو ہریرہ عبد الرحمن بن سحر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور شکلوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں (اور اعمال) کو دیکھتے ہیں۔

(صحیح مسلم)

۸: حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو بہرہ ریزی کی خاطر لڑے اور غیرت کی خاطر لڑے اور ریا کاری کے لئے لڑے۔ ان میں کون سا اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس لئے لڑائی کی تاکہ اللہ کی بات بلند ہو جائے وہ صرف اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔

(متفق علیہ)

۹: حضرت ابوبکرہ نضیح بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان تلوار کے ساتھ ایک دوسرے کا سامنا کرتے ہیں تو قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قاتل کا جہنمی ہونا تو سمجھ آتا ہے۔ مگر مقتول کا کیا معاملہ ہے؟ ارشاد فرمایا وہ بھی اپنے مسلمان ساتھی کو قتل کرنے کا حریص تھا۔ (متفق علیہ)

۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا آدمی کی جماعت والی نماز، بازار یا گھر میں پڑھی جانے

فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أزدَدَتْ بِهِ ذَرْجَةً وَرَفْعَةً، وَلَعَلَّكَ أَنْ تَخْلُفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَضُرَّ بِكَ آخَرُونَ. اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هَجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ "يَرْتَبِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ الشَّلَاةُ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِهِمْ، وَلَا إِلَى صُورِهِمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِهِمْ، وَأَهْلُهَا مُسْلِمَةٌ.

۸: وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُنِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيْ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ قَاتَلَ لِنُكُونِ كَلِمَةِ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نَضِيعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ. قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي

والی نماز سے بیس اور کچھ اوپر درجہ رکھتی ہے اور یہ اس لئے کہ جب کوئی اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر نماز ہی کے ارادہ سے مسجد میں آتا ہے اور اس کو نماز ہی ادھر اٹھا کر لاتی ہے تو وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس کے بدلہ میں ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ مٹتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو جب تک اس کو نماز روکے رکھتی ہے وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے اور نمازی جب تک اپنی نماز والی جگہ نہیں رہتا ہے فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں اور اس طرح کہتے ہیں: اے اللہ اس پر رحم فرما۔ اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما (یہ دعائیں جاری رکھتے ہیں) جب تک کہ کسی کو ایذا نہ پہنچائے۔ جب تک بے وضو نہ ہو۔

(متفق علیہ)

یہ مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں۔

لفظ: يَنْهَئُهُ اِحْتِجَاجُهُ: نکالے۔ اٹھالے۔

۱۱: حضرت ابو العباس سیدنا عبد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب تعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں اور پھر ان کی وضاحت فرمائی کہ جو آدمی کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر اس کو کر نہیں پاتا اللہ تعالیٰ اس کی ایک کامل نیکی لکھ دیتے ہیں اور اگر ارادہ کر کے اس کو کر گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیاں اس کی لکھ دیتے ہیں اور اگر وہ برائی کا ارادہ کرتا ہے مگر اس کو کرنا نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی بھی ایک کامل نیکی لکھ لیتے ہیں اور اگر ارادہ کر کے اس کو کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک برائی لکھ دیتے ہیں۔

(متفق علیہ)

۱۲: حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے

كُرِّمَتْ حَمَاعَةٌ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ وَيَتَّبِعُهُ لَدُنَّ بَضْعًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ أَنْ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَا يَنْهَئُهُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْسِبُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الدُّعَاءُ عَلَى فِيهِ يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَقَوْلُهُ صَلَّى عَلَيْهِ: ”يَنْهَئُهُ هُوَ“

بِفَتْحِ الْيَاءِ وَالْيَاءِ وَالزَّيِّ: أَي يُخْرِجُهُ وَيَنْهَضُهُ.

۱۱: وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسِ

بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ

بَيَّنَ ذَلِكَ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا

كَتَبَهَا اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عِنْدَهُ حَسَنَةً

كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عَشْرَ

حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ

كَثِيرَةٍ، وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ

تَعَالَى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا

فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم سے پہلی امتوں کے تین آدمی سفر کر رہے تھے۔ رات گزارنے کے لئے ایک غار میں داخل ہوئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر نے لڑھک کر غار کے منہ کو بند کر دیا۔ انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا کہ اس پتھر سے ایک ہی صورت میں نجات مل سکتی ہے کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرو۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہ پلاتا تھا۔ ایک دن لکڑی کی تلاش میں میں بہت دور نکل گیا جب شام کو واپس لوٹا تو وہ دونوں سوچکے تھے۔ میں نے ان کے لئے دودھ نکالا اور ان کی خدمت میں لے آیا۔ میں نے ان کو سویا ہوا دودھ پلایا۔ میں نے ان کو جگانا پسند سمجھا اور ان سے پہلے اہل و عیال و خدانے دودھ دینا بھی پسند نہ کیا۔ میں پیالہ ہاتھ میں لئے ان کے جاگنے کے انتظار میں طلوع فجر تک ٹھہرا رہا۔ حالانکہ بچے میرے قدموں میں بھوک سے بلبلاتے تھے۔ اسی حالت میں فجر طلوع ہو گئی۔ وہ دونوں بیدار ہوئے اور ناشام کے حصہ والا دودھ نوش کیا۔ اے اللہ اگر یہ کام میں نے تیری رضا مندی کی خاطر کیا تو تو اس چٹان والی مصیبت سے نجات عنایت فرما۔ چنانچہ چٹان تھوڑی سی اپنی جگہ سے سرک گئی۔ مگر ابھی غار سے نکلنا ممکن نہ تھا۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ میری ایک چچا زاد بہن تھی۔ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب تھی جتنی کسی بھی مرد کو کوئی عورت ہو سکتی ہے۔ میں نے اس سے اپنی نفسانی خواہش پورا کرنے کا اظہار کیا مگر وہ اس پر آمادہ نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ قحط سالی کا ایک سال پیش آیا جس میں وہ میرے پاس آئی۔ میں نے اس کو ایک سو میں دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اپنے نفس پر مجھے قابو دے گی۔ اس نے آمادگی ظاہر کی اور قابو دیا۔ دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ میں جب اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا

عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنِّي أَتَيْتُ ثَلَاثَةَ نَهْرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى آوَيْتُهُمُ الْمَيْبِطَ إِلَى غَارٍ فَذَخَلُوهُ فَأَنحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ . فَقَالُوا : إِنَّهُ لَا يُنَجِّبُكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ . قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ : اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبُوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَكُنْتُ لَا أَدْرِي قَلْبَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَأَنَى بِي طَلَبَ الشَّجَرِ يَوْمًا فَمَ أُرِحَ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَكَبْتُ لَهُمَا غُبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَاتَمِينَ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَإِنْ أَعْبَقَ قَلْبُهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا ، فَلَبِثْتُ ، وَالْقَدْحُ عَلَى يَدِي . أَنْتَظِرُ اسْتِيقَا ظُهُمَا حَتَّى يَبْرُقَ الْفَجْرُ . وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاعُونَ عِنْدَ قَدَمِي . فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غُبُوقَهُمَا : اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ ، فَانْفَرَجَتْ شَيْنًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهُ - قَالَ الْآخَرُ : اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَفِي رِوَايَةٍ : كُنْتُ أَحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجَالُ النِّسَاءَ فَأَرَدْتُهَا عَلَى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السَّنِينَ فَجَاءَتْ تَبِي فَأَعْطَيْتُهَا عَشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ ، حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا وَفِي رِوَايَةٍ :

تو اس نے کہا تو اللہ سے ڈر! اور اس مہر کو ناحق و ناجائز طور پر مت توڑ۔ چنانچہ میں اس فعل سے باز آ گیا حالانکہ مجھے اس سے بہت محبت بھی تھی اور میں نے وہ سونا اس کو بہہ کر دیا۔ یا اللہ اگر میں نے یہ کام تیری خالص رضا جوئی کے لئے کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عنایت فرما جس میں ہم مبتلا ہیں۔ چنانچہ چٹان کچھ اور سرک گئی۔ مگر ابھی تک اس سے نکلنا ممکن نہ تھا۔ تیسرے نے کہا: یا اللہ میں نے کچھ مزدور اجرت پر لگائے اور ان تمام کو مزدوری دے دی۔ مگر ایک آدمی ان میں سے اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کاروبار میں لگا دی۔ یہاں تک کہ بہت زیادہ مال اس سے جمع ہو گیا۔ ایک عرصہ کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے بندے میری مزدوری مجھے عنایت کر دو۔ میں نے کہا تم اپنے سامنے چٹان، اونٹ، گائیں، بکریاں، غلام دیکھ رہے ہو یہ تمام کی تمام تیری مزدوری ہے۔ اس نے کہا اے اللہ کے بندے میرا مذاق مت اڑا۔ میں نے کہا میں تم سے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ سارا مال لے گیا اور اس میں سے ذرا بھی نہ چھوڑا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ تیری رضا مندی کے لئے کیا تو تو اس کی مصیبت سے جس میں ہم مبتلا ہیں۔ ہمیں نجات عطا فرما۔ پھر کیا تھا وہ چٹان ہٹ گئی اور وہ باہر نکل آئے۔ (متفق علیہ)

باب : توبہ کا بیان

علماء نے فرمایا ہر گناہ سے توبہ فرض ہے۔ پھر اگر گناہ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ کسی بندہ کا حق اس سے متعلق نہیں تو اس سے توبہ کی تین شرائط ہیں : (۱) گناہ کو ترک کرنا، (۲) گناہ پر شرمسار ہونا، (۳) آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا۔ اگر ان میں سے ایک شرط معدوم ہوگی تو پھر توبہ صحیح نہ ہوگی اور گناہ کا تعلق کسی بندہ کے حق سے ہے۔ تو پھر اس کی چار شرائط ہیں۔ تین مذکورہ بالا اور چوتھی یہ ہے کہ حق والے کے حق سے بری الذمہ ہو۔ اگر وہ حق مال وغیرہ کی قسم

فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا قَالَتْ : اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْضُضِ الْحَايِمَ إِلَّا بِحَقِّهِ ، فَأَنْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أُعْطِيْتُهَا : اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ ، فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَأَنْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا . وَقَالَ الثَّالِثُ : اللَّهُمَّ اسْتَأْجَرْتُ أَجْرَاءَ وَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَلِكَ ، فَتَمَرَّتْ أَجْرُهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَ نِعْمَ عَبْدُ جِبْنٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي فَقُلْتُ : كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ . فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي ! فَقُلْتُ : لَا اسْتَهْزِئُ بِكَ ، فَآخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَأْفَقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا : اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَأَنْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲ : بَابُ التَّوْبَةِ

قَالَ الْعُلَمَاءُ : التَّوْبَةُ وَاجِبَةٌ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَإِنْ كَانَتْ الْمَعْصِيَةُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَتَعَلَّقُ بِحَقِّ آدَمِي فَلَهَا ثَلَاثَةُ شُرُوطٍ : أَحَدُهَا أَنْ يُقْلَعَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَالثَّانِي أَنْ يَنْدَمَ عَلَى فِعْلِهَا ، وَالثَّلَاثُ أَنْ يَعْزِمَ أَنْ لَا يَعُودَ إِلَيْهَا أَبَدًا ، فَإِنْ فُقِدَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ لَمْ تَصِحَّ تَوْبَتُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ الْمَعْصِيَةُ تَتَعَلَّقُ بِآدَمِي فَشُرُوطُهَا أَرْبَعَةٌ

سے ہے تو اس کو واپس کرے۔ اگر وہ بندہ کا حق تہمت وغیرہ کی قسم سے ہے تو اس کو اپنے اوپر اختیار دے یا اس سے معافی مانگے اور اگر غیبت وغیرہ ہو تو پھر بھی اس سے معافی مانگے۔ تمام گناہوں سے توبہ واجب ہے۔ اگر اس نے بعض گناہوں سے توبہ کی تو اہل حق کے نزدیک اس گناہ سے اس کی توبہ تو درست شمار کر لی جائے گی اور باقی گناہ اس کے ذمہ رہیں گے۔ توبہ کے لزوم پر کتاب و سنت اور اجماع امت کے بہت سے دلائل ہیں۔ چند ارشادات الہی پیش کر رہے ہیں: فرمان خداوندی ہے:

”اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

فرمان خداوندی ہے: ”اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔“

فرمان خداوندی ہے: ”اے ایمان والو! اللہ کی بارگاہ میں خالص توبہ کرو۔“

۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے ایک ایک دن میں ستر ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

۱۴: حضرت اغرب بن یسار المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! اللہ کی بارگاہ میں تم توبہ و استغفار کرو۔ میں دن میں سو سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔“ (صحیح مسلم)

۱۵: حضرت انس بن مالک انصاری خادم رسول روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے کہیں اس سے بھی بڑھ کر خوش ہوتے ہیں۔ جتنا وہ آدمی جس نے بیابان میں اپنے اونٹ کو گم گشتہ ہونے کے بعد پالیا،“ (متفق علیہ) صحیح مسلم کی

هَذِهِ الشَّلَاةُ وَإِنْ يَسْرًا مِنْ حَقِّ صَاحِبِهَا ، فَإِنْ كَانَتْ مَالًا أَوْ نَحْوَهُ رَدَّهٖ إِلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَ حَدٌّ قَذْفٍ وَنَحْوَهُ مَكَّنَهُ مِنْهُ أَوْ طَلَبَ عَفْوَهُ ، وَإِنْ كَانَ غِيْبَةً اسْتَحْلَلَهُ مِنْهَا . وَيَجِبُ أَنْ يَتُوبَ مِنْ جَمِيعِ الذُّنُوبِ ، فَإِنْ تَابَ مِنْ بَعْضِهَا صَحَّحَتْ تَوْبَتُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ مِنْ ذَلِكَ الذَّنْبِ وَيَقْسَى عَلَيْهِ الْبَاقِي . وَقَدْ تَطَاهَرَتْ دَلَائِلُ الْكِتَابِ ، وَالسُّنَّةِ ، وَاجْتِمَاعِ الْأُمَّةِ عَلَى وَجُوبِ التَّوْبَةِ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ [النور: ۱۳] قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ﴾ [هود: ۳] قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا ﴾ [التحریم: ۸]

۱۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ” وَاللَّهِ إِنِّي لَا اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً “ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۴ : وَعَنْ الْأَعْرَابِيِّ يَسَارِ الْمَزْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ” يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ “ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۵ : وَعَنْ أَبِي حَمْرَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ” اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ

روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے جبکہ وہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرے کہیں اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جتنا وہ آدمی کہ جس نے کسی صحرا میں اپنی سواری کو گم کر دیا۔ وہ سواری اسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی جبکہ اس کا کھانا اور پینا اس پر لدا ہوا تھا۔ وہ شخص اس کی تلاش میں مایوس ہو کر ایک درخت کے سایہ کے نیچے آ کر لیٹ گیا۔ اسی دوران وہ سواری اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی اور وہ اس کی ٹیل کو تھام کر انتہائی خوشی میں یوں کہہ اٹھتا ہے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ كَمَا أَنَّ اللَّهَ تَوْبَتِي وَأَنَا عَبْدُهُ

تیرا رب۔ گویا خوشی کے جوش میں وہ غلطی کر گیا۔

۱۶: حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ دن میں گناہ کرنے والا رات کو توبہ کرے اور دن کو اپنا دست لٹکاتے ہیں تاکہ رات کو گناہ کرنے والا دن کو توبہ کرے۔ (یہ بات کا سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا) یہاں تک کہ (قرب قیامت) مغرب سے سورج طلوع ہو۔“ (صحیح مسلم)

۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی سورج کے مغرب سے نکلنے سے پہلے پہلے توبہ کرے اس کی توبہ قبول ہو جائے گی۔

(صحیح مسلم)

۱۸: حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتے ہیں جب تک عالم نزع اس پر طاری نہ ہو۔“

(ترمذی حدیث حسن)

۱۹: زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں موزوں پر مسح کرنے کے متعلق مسئلہ پوچھنے کیلئے حضرت صفوان بن عسال کی خدمت میں آیا تو آپ نے

أَصَلَّهُ فِي أَرْضِ قَلَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ: ”اللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلِيٌّ رَاحِلَهُ بِأَرْضِ قَلَاةٍ فَأَنْفَلَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَايَسَ مِنْهَا فَاتَى شَجْرَةً فَاصْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا وَقَدْ آيَسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَانِمَةٌ عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخَطْمِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ، أَخْطَأُ مِنْ سَيِّئَاتِي الْفَرَحَ.“

۱۶: وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ”قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرَغْ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۹: وَعَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: آتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ

فرمایا: اے زر! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا حصولِ علم کیلئے۔ تو فرمایا: فرشتے طالبِ علم کی اس طلب پر خوش ہو کر اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا پیشاب پاخانہ کے بعد موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ میرے دل میں کھلتا ہے۔ آپ چونکہ صحابی رسول ہیں۔ لہذا میں یہ مسئلہ دریافت کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ کیا آپ نے اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کو کچھ فرماتے سنا؟ فرمایا: جی ہاں۔ آنحضرت ہمیں حکم فرماتے کہ جب ہم سفر میں ہوتے یا مسافر ہوتے کہ تین دن رات تک اپنے موزوں کو نہ اتاریں۔ البتہ جنابت کی حالت میں اتار دیں۔ لیکن پیشاب پاخانہ نیند کی حالت میں نہ اتاریں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے محبت کے متعلق حضور کو کچھ فرماتے سنا۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔ ہم آنحضرت کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہمارا موجودگی میں ایک بدو (دیہاتی آدمی) آیا اور بلند آواز سے یا محمد کہہ کر اڑی۔ آپ نے بھی بلند آواز سے اس کو جواب دیتے ہوئے فرمایا ادھر اُدھر میں نے اس دیہاتی کو کہا افسوس ہے تم پر۔ تم اپنی آواز کو پست کرو کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ہو اور اس طرح آواز بلند کرنے سے روکا گیا ہے۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں تو آواز پست نہ کروں گا۔ پھر اس دیہاتی نے کہا حضرت! اگر کوئی شخص کسی گروہ سے محبت کرتا ہو مگر ابھی ان کے ساتھ نہ ملا ہو تو؟ آپ نے فرمایا آدمی قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔ آپ گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے ایک دروازہ کا ذکر فرمایا جو مغرب کی جانب واقع ہے۔ اس دروازے کی چوڑائی میں ایک سوار چالیس یا ستر سال چلتا رہے۔ حضرت سفیان جو اس روایت کے رواۃ میں سے ایک ہیں فرماتے ہیں کہ وہ دروازہ شام کی طرف ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو آسمان وزمین کی پیدائش کے وقت سے پیدا فرما کر توبہ کیلئے کھول دیا ہے اور وہ اس وقت تک کھلا رہے گا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (ترمذی حدیث حسن صحیح)

عَلَى الْخَفِيِّينَ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا زُرُّ؟
فَقُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ
اجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ
فَقُلْتُ: إِنَّهُ قَدْ حَكَّ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ
عَلَى الْخَفِيِّينَ بَعْدَ الْعَابِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتُ أَمْرًا
مَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ
سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ
يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا. أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ
حِفَافًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ حَمَانَةٍ لَكِنْ
مِنْ غَابِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَهُ
يَذْكُرُ فِي الْهَوَى شَيْئًا؟ قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ
نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٌّ: يَا مُحَمَّدُ
فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمُ
فَقُلْتُ لَهُ: وَيَحْكُ أَغْضُضُ مِنْ صَوْتِكَ
فَأَنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا!
فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَغْضُضُ. قَالَ الْأَعْرَابِيُّ:
الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى ذَكَرَ بَابًا مِنَ الْمَغْرِبِ
مَسِيرَةٌ عَرَضِيَّةٌ أَوْ يَسِيرُ الرَّابِكُ فِي عَرَضِهِ
أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ غَامًا قَالَ سُفْيَانُ أَحَدُ
الرُّوَاهِ فِي الشَّامِ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ خَلَقَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ
حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ" زَوَاةُ التَّرْمِذِيِّ
وغيره وقال: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص نے ننانوے قتل کئے۔ پھر علاقہ کے کسی بڑے عالم کے متعلق دریافت کیا۔ اس کو ایک راہب کا پتہ بتایا گیا۔ وہ اسکے پاس پہنچا اور کہا کہ اس نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا اسکی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ اس نے اسے قتل کر کے سو کی تعداد مکمل کر دی۔ پھر علاقہ کے بڑے عالم کا پتہ دریافت کیا۔ اس کو ایک عالم کا پتہ بتایا گیا۔ اس نے اس سے عرض کیا کہ اس نے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ کیا اسکی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ اللہ اور اسکے بندے کی توبہ کے درمیان کون رکاوٹ ڈال سکتا ہے؟ تم فلاں علاقہ میں جاؤ۔ وہاں کچھ لوگ اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں۔ تم بھی انکے ساتھ عبادت میں شامل ہو جاؤ اور اپنے علاقے کی طرف واپس مت جاؤ کیونکہ وہ برا علاقہ ہے چنانچہ وہ چل دیا۔ ابھی وہ کچھ راستے میں پہنچا تھا کہ اسے موت آ گئی۔ اسکے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ دل سے اے اب ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہوا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے ایک بھی بھلائی کا کام نہیں کیا۔ ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں انکے پاس آیا۔ انہوں نے اسے اپنے مابین فیصل مقرر کر لیا۔ اس نے کہا زمین کے دونوں حصوں کی پیمائش کرو۔ دونوں میں سے جس حصہ کے زیادہ قریب ہو گا وہی اس کا حکم ہو گا۔ جب انہوں نے پیمائش کی تو اسے اس زمین کے زیادہ قریب پایا جس طرف کا ارادہ کئے ہوئے تھا چنانچہ رحمت کے فرشتوں نے اسے لے لیا۔ (متفق علیہ) صحیح کی روایت میں یہ بھی ہے: ”وہ نیک بستی کی طرف ایک بالشت زیادہ قریب نکلا تو اللہ نے اسے ان نیکوں کے ساتھ کر دیا۔“ اور بخاری کی ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ”اللہ نے اس زمین کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور دوسری کو فرمایا تو قریب ہو جا اور فرمایا انکے درمیان پیمائش کرو چنانچہ اسکو (صالحین) کی زمین کے ایک بالشت

۲۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ سِنَانِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدَلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَتَأْتَاهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ فَكَبَّلَ بِهِ مِائَةً، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدَلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ أَنْطَلِقَ إِلَى أَرْضٍ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بَهَا أَتَانَا يَعْْبُدُونَ اللَّهَ تَعَالَى فَاغْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوءٍ، فَاَنْطَلِقْ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَانْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ: إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَاتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ، أَيْ حَكَمًا فَقَالَ قَيْسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيْتَهُمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَغَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَالِي هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي وَقَالَ: قَيْسُوا مَا

قریب پایا۔ اس بنا پر اسے بخش دیا گیا“ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ”وہ اس زمین کی طرف اپنے سینے کے ساتھ تھوڑا سا دور ہوا“۔

۲۱: جناب عبد اللہ جو اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نابینا ہو جانے کے بعد ان کے راہبر تھے وہ اپنے والد کعب کا واقعہ جو غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جانے کے سلسلہ میں پیش آیا خود ان کی اپنی زبان سے بیان کرتے ہیں۔ کعب کہتے ہیں کہ میں کسی غزوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا۔ سوائے غزوہ تبوک کے۔ البتہ غزوہ بدر میں میں پیچھے رہا۔ مگر اس غزوہ میں کسی بھی پیچھے رہ جانے والے پر عتاب نازل نہیں ہوا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان قریش کے قافلہ کا قصد کر کے نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بغیر کسی قول و قرار کے ان لوگوں کے دشمنوں کے ساتھ جمع کر دیا۔ بیعت عقبہ ثانیہ کی رات جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام پر عہد و پیمانہ باندھا تو میں اس میں موجود و حاضر تھا اور مجھے تو بدر کی حاضری سے بڑھ کر وہ حاضر نہیں ہے اگرچہ لوگوں میں تذکرہ و شہرت غزوہ بدر کی زیادہ ہے۔ میرا اتنے کچھ اس طرح ہے جبکہ میں غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گیا۔ میں پہلے کبھی اتنا تو مند اور خوشحال نہ تھا جتنا کہ اس غزوہ کے وقت تھا جس میں کہ پیچھے رہ گیا۔ اللہ کی قسم! اس سے پہلے دو ہوا ریاں بھی میرے ہاں اکٹھی نہ ہوئی تھیں جبکہ اس غزوہ میں میرے پاس دو سواریاں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ جس غزوہ کے لئے تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ کے سلسلہ میں تو یہ فرماتے۔ مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ غزوہ فرمایا تو وہ سخت گرمی کا زمانہ تھا اور سفر بھی دور دراز اور بیابانوں کا درپیش تھا اور بہت زیادہ تعداد والے دشمن کا سامنا تھا۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے سامنے وضاحت سے بیان فرما دیا تاکہ وہ اچھی طرح

بَيْنَهُمَا. فَرَجَدُوهُ إِلَىٰ هَذِهِ أَقْرَبَ بِشَيْبٍ فَغَفِرَ لَهُ وَفِي رَوَايَةٍ: ”فَنَأَىٰ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا“.

۲۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ بَنِيهِ جِئْتُ عَمِي قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِهِ جِئْتُ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. قَالَ كَعْبُ: لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهُ، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ غَيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّىٰ جَمَعَ اللَّهُ تَعَالَىٰ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَىٰ غَيْرِ مِيعَادٍ. وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ جِئْتُ تَوَاقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَا أَحْبَبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، وَكَانَ مِنْ خَيْرِي جِئْتُ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَىٰ وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي جِئْتُ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا زَاجِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّىٰ جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةَ إِلَّا وَرَدَىٰ بِغَيْرِهَا حَتَّىٰ كَانَتْ تِلْكَ

اس غزوہ کے سلسلہ میں تیاری کر لیں۔ اسی طرح آپ نے اس جانب کی بھی وضاحت فرمادی جس کا ارادہ آپ رکھتے تھے۔ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کثیر تعداد میں تھے اور ان کے ناموں کو محفوظ کرنے والے اوراق اور کتب بھی نہ تھیں۔ مراد رجسٹر ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص لڑائی سے غائب رہنے کا ارادہ بھی کرتا تو وہ یہ گمان کرتا کہ اس کا معاملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر منحصر رہے گا۔ جب تک کہ اس کے متعلق اللہ کی طرف سے کوئی وحی نہ اترے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ غزوہ اس موسم میں فرمایا جب پھل پک چکے تھے اور سائے پسند آنے لگے تھے اور میرا میلان طبعی ان کی طرف تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے آپ ﷺ کے ساتھ تیاری کی۔ میں صبح سویرے تیاری کے لئے آتا مگر بغیر کچھ تیاری کئے واپس لوٹ جاتا اور اپنے دل میں یوں کہتا کہ میں جب چاہوں گا ایسا کر لوں گا۔ کیونکہ مجھے پورا پورا قابو حاصل ہے۔ سو یہ تاخیر مجھ پر کچھ اسی قدر طاری رہی اور لوگوں جہاد کی تیاری میں مسلسل مصروف رہے۔ یہاں تک کہ ایک صبح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان غزوہ پر روانہ ہو گئے اور میں نے اپنا سامان اس تک بالکل تیار نہ کیا۔ پھر میں صبح سویرے آتا اور بغیر تیاری واپس لوٹ جاتا۔ یہ تاخیر مجھ پر طاری رہی اور مسلمانوں نے جلدی کی اور جہاد کا معاملہ آگے بڑھ گیا۔ میں نے کوچ کا ارادہ بھی کیا تاکہ ان کو جالوں۔ کاش کہ میں ایسا کر لیتا۔ مگر میں ایسا نہ کر سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں لوگوں میں نکلتا تو یہ دیکھ کر غمگین ہوتا کہ میرے سامنے جو نمونہ آتا وہ یا تو نفاق سے تہمت یافتہ ہوتا یا پھر وہ شخص جس کو اللہ کی طرف سے بوجہ ضعف و کمزوری کے معذور قرار دیا جا چکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک پہنچ کر میرا تذکرہ فرمایا جبکہ آپ ﷺ صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ کہ کعب بن مالک نے کیا

الْغَزْوَةُ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفْرًا بَعِيدًا وَحِثَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدَدًا كَثِيرًا، فَجَلَسِي لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ "يُرِيدُ بِذَلِكَ الَّذِينَ" قَالَ كَعْبٌ فَقُلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذَلِكَ سَيَخْفِي بِهِ مَا لَمْ يَنْزَلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللَّهِ، وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الشَّمَارُ وَالظَّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَضَعُرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُوا لِكِي أَتَجَهَّزَ مَعَهُ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ: فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَادِي بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جِهَازِي شَيْئًا ثُمَّ عَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَادِي بِي حَتَّى اسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَجِلَ فَأَدْرِكُهُمْ فَيَأْتِيَنِي فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدِّرْ ذَلِكَ لِي فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزَنُنِي أَنِّي لَا أُرَى لِي أُسْوَةَ

کیا؟ بنی سلمہ قبیلہ کے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس کی دونوں چادروں اور اپنے دونوں کندھوں کی طرف نگاہ ڈالنے نے روک دیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے بہت بری بات کہی۔ تم بخدا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے اس میں بھلائی ہی دیکھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ اسی دوران ایک سفید پوش آدمی ریگستان میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوخیثمہ ہو؟ تو وہ واقعی ابوخیثمہ انصاری تھے۔ یہ وہی صحابی ہیں جنہوں نے ایک صاع کھجور صدقہ کی تو منافقین نے ان پر طعنہ زنی کی تھی۔ کعب کہتے ہیں کہ جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لارہے ہیں تو مجھ پر غم چھا گیا اور جھوٹے بہانے ذہن میں لانے لگا اور کہنے لگا کہ کس طرح کل آپ ﷺ کی ناراضی سے نکلوں۔ اس سلسلہ میں اپنے اقارب میں سے سب رائے افراد سے (مشورہ میں) مدد طلب کی۔ جب یہ اطلاع ملی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہنچنے والے ہیں تو میرے دماغ سے تمام جھوٹے بہانے والا خیال نکل گیا۔ میں نے جان لیا کہ میں ان میں سے کسی چیز میں نہیں بچ سکتا۔ چنانچہ میں نے بچ بولنے کا فیصلہ کر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ پھر لوگوں کی ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوتے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو پیچھے رہ جانے والے قسمیں اٹھا کر معذرتیں پیش کرنے لگے۔ ان کی تعداد اتنی سے زیادہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ظاہری عذر کو قبول فرما کر ان سے بیعت لے لی اور ان کے لئے استغفار بھی فرما دیا اور ان کے باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا۔ میں نے حاضر ہو کر جب سلام عرض کیا تو آپ نے ناراضگی بھرا تبسم فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا

الْأَرْجُلَا مَغْمُوضَا فِي النَّقَاقِ أَوْ رَجُلَا مَمَّنْ
عَدَرَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الضَّعْفَاءِ وَلَمْ يَذْكَرْنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ
تَبُوكَ : فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ
بِتَبُوكَ : مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟ فَقَالَ
رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلْمَةَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ
بُرْدَاهُ وَالنَّظْرُ فِي عَطْفِيهِ . فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ
جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : بَسْ مَا قُلْتَ ! وَاللَّهِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَنْهُ إِلَّا خَيْرًا
فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَيْنَا هُوَ عَلِيٌّ ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا مُّيْبِطًا
يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ فَإِذَا هُوَ
أَبُو خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ
بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنافِقُونَ قَالَ
كَعْبٌ : فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ
خَضِرْنِي بَنِي فَطَفِقْتُ اتِّذَكُرُ الْكُذِبَ
وَأَقُولُ : بِمِ أَخْرَجُ مِنْ سَخِطِهِ عَدَا
وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِّنْ
أَهْلِي ' فَلَمَّا قَبِلَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاغَ عَنِّي الْبَاطِلُ
حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَمْ أَنْجُ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا
فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا ' وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ
سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكِعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

آگے آ جاؤ! میں آگے بڑھتے بڑھتے آپ کے سامنے جا بیٹھا۔ آپ نے فرمایا تم کیوں پیچھے رہ گئے؟ کیا تم نے اپنی سواری نہ خرید لی تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! اگر میں کسی دنیا دار کے سامنے ہوتا تو کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے نکل سکتا تھا۔ مجھے بات کرنے کا اچھی طرح سلیقہ ہے۔ لیکن واللہ مجھے اس بات کا یقینی طور پر علم ہے کہ اگر میں نے کوئی جھوٹی بات کہی جس سے آپ مجھ پر راضی ہو جائیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ پر ناراض کر دیں گے اور اگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچی بات کہی اگرچہ وقتی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر ناراض ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے اس پر بہتر انعام کی توقع ہے۔ واللہ! مجھے کوئی عذر نہ تھا۔ بخدا! میں اتنا صحت مند اور خوش حال پہلے کبھی نہیں ہوا تھا اس وقت تھا جبکہ میں آپ ﷺ سے پیچھے رہ گیا۔ کعب کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے یقیناً سچ کہا ہے۔ جاؤ! یہاں تک کہ تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما دے۔ خاندان بنی سلمہ کے لوگ مجھے پیچھے آ کر ملے اور کہنے لگے ہمیں تو آج تک تمہارا کوئی گناہ معلوم نہیں مگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ایسا عذر پیش کر کے سے قاصر رہے۔ جو پیچھے رہ جانے والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ تیرے اس گناہ کی معافی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار فرما دینا کافی تھا۔ واللہ وہ مجھے مسلسل ملامت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس جا کر اپنی بات کی تکذیب کر دینے کا ارادہ کر لیا۔ مگر پھر میں نے ان کو کہا کہ کیا ایسا معاملہ میرے علاوہ اور بھی کسی کے ساتھ پیش آیا۔ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ تمہارے جیسا معاملہ دو اور آدمیوں کو بھی پیش آیا اور انہوں نے بھی وہی کہا جو تم نے کہا اور ان دونوں کو وہی کہا گیا جو تمہیں کہا گیا۔ میں نے پوچھا وہ دونوں کون

جلس للناس فلما فعل ذلك جاءه
المخلفون بغدرون اليه ويخلفون له
وكانوا بضعا وثمانين رجلا فقبل منهم
غلابتهم وبياعتهم واستغفر لهم واكل
سر آسرهم الى الله تعالى حتى جئت فلما
سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال :
تعالى فجئت أمشي حتى جلست بين
يديه فقال لي ما خلفك؟ ألم تكن قد
ابتعت ظهرك قال قلت : رسول الله
أنى والله لو جلست عند غيرك لكان
الدنيا لرأيت أنى سأخرج من سخطك
بغدر! لقد أعطيت جدلا وكفى والله لقد
علمت لئن حدثتكم اليوم حديث كذب
ترضى به عنى ليوشكن الله يسخطك
على وان حدثتكم حديث صدق تجذ
على فيه أنى لأرجوا فيه عفى الله
عز وجل والله ما كان لى من عذر! والله
ما كنت قط أقربى ولا أيسر منى حين
تخلفت عنك قال فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم : أما هذا فقد صدق فقم
حتى يقضى الله فىك . وسار رجال من
بنى سلمة فأتبعونى فقالوا لى : والله ما
علمناك أذنبت ذنبا قبل هذا لقد عجزت
فى أن لا تكون اعتذرت الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم بما اعتذر به
المخلفون فقد كان كافيك ذنبك

میں؟ انہوں نے کہا کہ وہ مرارہ بن الربیع العامری اور بلال بن امیہ الواقفی ہیں۔ کعب کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے سامنے ایسے دو نیک انسانوں کا ذکر کیا جو بدر میں شریک ہوئے تھے اور ان میں میرے لئے نمونہ تھا چنانچہ ان کا تذکرہ سن کر میں اپنی بات پر پختہ ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تین افراد کے ساتھ گفتگو کرنے سے لوگوں کو منع فرما دیا۔ لوگ ہم سے بدل گئے یا گریز کرنے لگے۔ یہاں تک کہ میرے دل میں تو یہ یہ جگہ بھی ناواقف اور اوپری بن گئی۔ گویا یہ وہ جگہ نہ تھی جس کو میں پہچانتا تھا۔ اسی حالت میں پچاس راتیں گزر گئیں۔ میرے ساتھی تو تھک ہار کر گھروں میں بیٹھ رہے اور شب و روز گریہ و زاری میں گزرتا۔ مگر میں ان تمام میں جوان اور مضبوط تھا۔ میں باہر نکلتا، نمازوں میں لوگوں کے ساتھ شریک ہوتا اور بازاروں میں چکر لگاتا۔ مگر میرے ساتھ کوئی کلام تک نہ کرتا اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کرتا جبکہ نماز کے بعد آپ ﷺ اپنی مجلس میں بہتے میں اپنے دل میں کہتا کہ دیکھوں کہ آیا آپ کے نبی مبارک میرے سلام کے جواب میں حرکت میں آئے یا نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو کر نماز پڑھتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظریں چرا کر دیکھتا۔ جب میں اپنی نماز میں مشغول ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف نگاہ فرماتے اور جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف سے توجہ ہٹا لیتے۔ مسلمانوں کی طرف سے یہ بے رغبتی بہت طویل ہو گئی۔ میں ایک دن حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھانڈ کر اندر گیا میں نے ان کو سلام کیا۔ قسم بخدا! انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے ان کو کہا اے ابو قتادہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تو میرے متعلق جانتا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ وہ خاموش

استغفارَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤْتُونَنِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْذَبَ نَفْسِي، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا: نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ وَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَامِرِيُّ، وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ، قَالَ: فَذَكَرُوا رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أُسُوءَ الْمَلَأُ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي. وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ: فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ، أَوْ قَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا. حَتَّى تَنَكَّرْتُ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً. فَأَمَّا صَاحِبَانِي فَاسْتَكْنَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشْبُ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَكَ شَفْتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأَسْرِفُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرْتُ إِلَيْهِ وَإِذَا انْفَضَّتْ

رہے۔ میں نے ان کو دوبارہ قسم دے کر پوچھا وہ پھر بھی جواب میں خاموش رہے۔ میں نے تیسری مرتبہ ان کو قسم دے کر دریافت کیا تو انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول اس کو بہتر جانتے ہیں۔ اس پر میری آنکھیں بہہ پڑیں۔ میں انہی قدموں پر دیوار پھاند کر واپس لوٹ آیا۔ اسی دوران جبکہ میں مدینہ کے بازار میں پھر رہا تھا۔ شام کے علاقہ کا ایک بھٹی شخص جو مدینہ میں اپنا غلہ فروخت کرنے آیا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ مجھے کعب بن مالک کے متعلق کون بتلائے گا؟ لوگ میری طرف اشارہ کرنے لگے۔ وہ میرے پاس آیا اور حسان کے بادشاہ کا ایک خط میرے حوالہ کیا۔ میں چونکہ لکھنا پڑھنا جانتا تھا۔ میں نے جب اسے پڑھا تو اس میں لکھا تھا۔ اما بعد! ہمیں اطلاع ملی کہ تمہارے آقائے تم پر زیادتی کی اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلت کے تمام میں نہیں رکھا اور نہ ہی ضائع ہونے کے لئے بنایا۔ تم ہمارے پاس آ جاؤ۔ ہم تیرے ساتھ ہمدردی کریں گے۔ میں نے جب اس کو پڑھا تو کہا یہ تم اور آزمائش ہے۔ میں نے اس کو لے کر تنور کا قصد کیا اور اس کو آگ کے حوالہ کر دیا۔ اسی حالت پر چالیس دن گزر گئے اور وحی کا سلسلہ میرے بارے میں بند تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد میرے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا تمہیں حکم ہے کہ اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرو۔ میں نے پوچھا کیا میں اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا اس سے علیحدگی اختیار کرو اور اس کے قریب مت جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی پیغام بھیجا۔ میں نے اپنی بیوی کو کہا کہ اپنے خاندان والوں کے ہاں چلی جاؤ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کا فیصلہ فرما دے۔ ہلال بن امیہ کی بیوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ انتہائی درجہ بوڑھے ہیں اور ان کا کوئی خادم بھی نہیں کیا آپ کو ناپسند ہے اگر میں ان کی خدمت کروں؟ ارشاد فرمایا نہیں۔ لیکن وہ تمہارے قریب ہرگز نہ جائیں۔

نَحْوَهُ اَعْرَضَ عَنِّي، حَتَّى اِذَا طَالَ ذَلِكِ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ غَمِي وَاحِبُ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَا اللّٰهَ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ. فَقُلْتُ لَهُ : يَا اَبَا قَتَادَةَ اَتَشُدُّكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ. فَقَالَ : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ بِمَا حَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ اَنَا اَنَا اَمَشِي فِي سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبِطِي مِنْ نَبِطِ اَهْلِ الشَّامِ مَمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ : مَنْ يَدُلُّ عَلَيَّ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُوْنَ لَهُ اِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فَدَفَعَ اِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ عَسَانَ، وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَاِذَا فِيْهِ : اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغْنَا اَنْ صَاحِبِكَ قَدْ حَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مُضْنِيْعَةٍ فَالْحَقُّ بِنَا نُوَ اسْكُ فَقُلْتُ جِئِنِ قَرَأْتَهَا : وَهَذِهِ اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّوْرَ فَسَجَرْتُهَا، حَتَّى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَاسْتَلَبْتُ الْوَحْيَ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِنِي فَقَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزَلَ اَمْرًا تَكُ ، فَقُلْتُ : اَطْلِقْهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ فَقَالَ : لَا بَلِ اَعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْنَهَا

اس نے عرض کیا حضرت ان میں تو کسی چیز کی طرف حرکت کرنے کی سکت بھی نہیں۔ وہ تو اللہ کی قسم! اس وقت سے جب سے یہ معاملہ پیش آیا۔ زار و قطار رو رہے ہیں اور اب تک یہی حال ہے۔ میرے بعض قریبی رشتہ داروں نے کہا کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کے متعلق اجازت طلب کرتے تو مل جاتی جس طرح ہلال بن امیہ کو خدمت کی اجازت مل گئی۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب نہ کروں گا۔ کیا معلوم آپ ﷺ مجھے کیا جواب مرحمت فرمائیں جب میں اجازت مانگوں۔ میں تو جواں سال آدمی ہوں۔ اسی طرح مزید دس راتیں گزر گئیں۔ ہمارے ساتھ گفتگو کی ممانعت سے لے کر اب تک پچاس راتوں کا عرصہ گزر چکا تھا۔ میں نے فجر کی نماز پچاسویں صبح کو اپنے مکان کی چھت پر ادا کی۔ میں اس حال میں بیٹھا ہوا تھا جس کا تذکرہ باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں: ﴿فَصَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحَبَتْ﴾ میرا جان بھی مجھ پر تنگ ہو گئی اور زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہو گئی۔ میں نے کوہ سلح پر چڑھ کر کسی آواز دینے والے کو بلند آواز سے یہ کہتے ہوئے مانا۔ اے کعب بن مالک خوشخبری ہو۔ میں فوراً سجدہ ریز ہو گیا۔ میں نے اس وقت جان لیا کہ اللہ کی طرف سے کشادگی آ گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا۔ لوگ ہمیں مبارک باد دینے لگے۔ میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی خوشخبری دینے والے گئے اور میری طرف ایک آدمی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور بنو اسلم قبیلہ کا ایک شخص میرے پاس دوڑ کر آیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اس کی آواز گھوڑے پر سوار ہو کر آنے والے سے جلد پہنچ گئی۔ جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی میں نے آواز سنی تھی تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر اس کو خوشخبری کے انعام میں پہنا دیئے۔ اللہ کی قسم! اس دن میں اس جوڑے کے علاوہ کسی اور جوڑے کا

وَأَرْسَلْ إِلَىٰ صَاحِبِي بِمَثَلِ ذَلِكَ فَقُلْتُ
لَا مَرَاتِي: الْحَقِّي بِأَهْلِكَ فَكُونِي عِنْدَهُمْ
حَتَّىٰ يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَجَاءَتْ
امْرَأَةٌ هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ
شَيْخٌ صَانِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ
أَخْدَمَهُ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ لَا يَقْرَبُكَ
فَقَالَتْ: إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ مِنْ حُرُوكَةٍ إِلَىٰ شَيْءٍ
وَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا
كَانَ إِلَىٰ يَوْمِهِ هَذَا. وَقَالَ لِي بَعْضُ أُمَّلِي:
لَوْ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أُذِنَ لَامْرَأَةِ هَلَالِ
بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدَمَهُ؟ فَقُلْتُ: لَا اسْتَأْذِنُ فِيهَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا
يُذَرِّيَنِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتَهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ
شَابٌّ، فَلَبِثْتُ بِذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمَلْتُ
لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَىٰ عَنْ كَلَامِنَا
ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ
لَيْلَةً عَلَىٰ ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا، فَبَيْنَا أَنَا
جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَىٰ مِنَّا
قَدْ صَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَصَاقَتْ عَلَيَّ
الْأَرْضُ بِمَا رَحَبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ
أَوْفَىٰ عَلَيَّ سَلَعٌ يَقُولُ بِأَعْلَىٰ صَوْتِهِ يَا
كَعْبُ بْنُ مَالِكِ أَبْشِرْ، فَحَرَزْتُ سَاجِدًا
وَعَرَفْتُ أَنَّهُ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ، فَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ

مالک نہ تھا۔ میں نے کسی دوسرے آدمی سے عاریتا دو کپڑے پہننے کیلئے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہوا لوگ جوق در جوق مجھے مل رہے تھے اور میری توبہ پر مبارک باد پیش کر رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ تمہیں مبارک ہو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ چلتے چلتے میں مسجد میں داخل ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد لوگ بیٹھے تھے۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور قدم بڑھا کر مجھے مبارک پیش کی اور مصافحہ کیا۔ اللہ کی قسم مہاجرین میں سے کوئی بھی ان کے علاوہ نہ اٹھا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھنے والے تھے۔ کعب کہتے ہیں کہ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے ٹٹمٹما رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اس مبارک ترین دن کی خوشخبری ہو جو ان ایام میں سب سے بہتر ہے۔ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ خوشخبری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اللہ جل شانہ کی طرف سے ہے۔ روئے نور اس وقت اس طرح چمکتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے اور ہم آپ کی خوشی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے پہچان لیتے۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھ گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری توبہ کا حصہ یہ بھی ہے کہ میں اپنے سارے مال کو اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں بطور صدقہ پیش کر دوں اور اس سے الگ ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے پاس کچھ مال رکھ لینا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنا خیر والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ بِتُوبَةِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْنَا حِينَ صَلَوَةِ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا ' فَذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبِي مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَى رَجُلٍ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مَنِ اسْلَمَ قَبْلِي وَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ ' فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَ نِسِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثُوبِي فَكَسَوْتُهُمَا إِنَاءَهُ بِبُشْرَاهُ وَاللَّهُ مَا أَمْلَكَ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ ' وَاسْتَعْرَبْتُ تَوْبَتِي فَلَبِسْتُهُمَا وَأَنْطَلَقْتُ أَتَانِمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَانِي النَّاسُ فَوَجَا فَوَجَا يَهْتَنُونَ بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ لِي : لَتَهَيْكَ تُوبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ ' فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُهْرَوُلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَسْأَلُهَا لَطْلَحَةَ . قَالَ كَعْبٌ : فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَسْرُقُ وَجْهَهُ مِنَ الشَّرُورِ : أَبَشِّرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُذْ وَلَدْتُكَ أُمَّكَ فَقُلْتُ : أَيْمَنَ عِنْدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟ قَالَ : لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ' وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَسَارَ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَ وَجْهَهُ قِطْعَةَ قَمَرٍ

نے مجھے سچ کی بدولت نجات دی اور بیشک میری توبہ کا یہ بھی حصہ ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں گا سچ ہی بولوں گا۔ اللہ کی قسم جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اس وقت سے مجھے معلوم نہیں کہ کسی مسلمان کو اتنے اعلیٰ انعام سے نوازا گیا ہو۔ جتنا بڑا انعام مجھے سچ بولنے کے عوض میں ملا اور اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک میں نے جان بوجھ کر ایک جھوٹ بھی نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ بقیہ زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ فرمائیں گے۔ کعب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ﴾ ”تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر اور ان مہاجرین و انصار پر رجوع فرمایا جنہوں نے تنگی کے وقت میں آپ کی پیروی و اتباع کی“۔ یہ آیت انہوں نے ﴿إِنَّهُ بِهِمْ رُؤُفٌ رَحِيمٌ﴾ تک تلاوت فرمائی اور ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ تک تلاوت فرمائی اور ان تینوں پر رجوع فرمایا جن کے معاملہ کو ملتوں سے دیا گیا۔ یہاں تک کہ ان پر زمین باوجود وسیع ہونے کے تنگ ہو گئی۔ اور خود ان کے اپنے نفس بھی ان پر تنگ ہو گئے اور انہوں نے یقین کر لیا کہ ان کو اللہ سے کوئی بچانے والا نہیں ہے سوائے اس اللہ تعالیٰ کی ذات کے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر رجوع فرمایا تاکہ وہ توبہ کریں یقیناً اللہ تعالیٰ بہت رجوع کرنے والا نہایت مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بچو کا ساتھ دو۔ کعب کہتے ہیں کہ جب سے اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت سے نوازا ہے اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو انعامات فرمائے ہیں ان میں سب سے بڑا انعام میرے نزدیک یہ ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سچ بولا جھوٹ نہیں بولا۔ ورنہ جھوٹ بولنے والوں کی طرح میں بھی ہلاک ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق جب وحی نازل فرمائی تو سب سے زیادہ سخت بات جو کسی کو کہی جاتی

وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَالْيَاسِرِ رَسُولُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. فَقُلْتُ: إِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصَّدَقِ وَإِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا بَقِيْتُ، فَوَلَّى اللَّهُ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَاَنِي اللَّهُ تَعَالَى وَاللَّهُ مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبًا مُنْذُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ تَعَالَى فِيمَا بَقِيَ قَالَ: فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ حَتَّى بَلَغَ: إِنَّهُ بِهِمْ رُؤُفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ حَتَّى بَلَغَ: اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ قَالَ كَعْبٌ: وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ

ہے وہ ان کو فرمائی ﴿سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ﴾ الایہ کہ عنقریب جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو وہ قسمیں اٹھائیں گے تاکہ تم ان سے تعرض نہ کرو۔ آپ ان سے اعراض فرمائیں کیونکہ وہ پلید ہیں۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ان کی بد اعمالیوں کی وجہ سے وہ تمہارے سامنے قسمیں اٹھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی بھی ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان فاسقوں سے راضی نہ ہوں گے۔ کعب کہتے ہیں ہم تینوں کا معاملہ پیچھے چھوڑ دیا گیا تھا۔ ان لوگوں سے جنہوں نے قسمیں اٹھائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کو قبول فرمایا اور ان سے بیعت لے لی اور ان کے لئے استغفار بھی فرمادیا۔ مگر ہمارے معاملے کو ملتوی کر دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فیصلہ فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا﴾ الایہ اس آیت میں ﴿خَلَفُوا﴾ کا لفظ ذکر فرمایا ہے۔ اس سے ہمارا معاملہ سے پیچھے رہنا مراد نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے معاملہ کو اٹھ کرنا اور پیچھے چھوڑنا مراد ہے۔ ان لوگوں سے جنہوں نے قسمیں اٹھائی اور معذرت کر دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی معذرت کو قبول فرمایا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عروہ بن مسعود کے لئے جمعرات کو روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن سفر کے لئے نکلنا عموماً پسند فرماتے اور ایک روایت کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ آپ سفر سے عموماً چاشت کے وقت تشریف لاتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے اور پھر مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔

۲۲: حضرت ابو نعیم عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جبینہ قبیلہ کی ایک عورت جو زنا سے حاملہ تھی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ میں حد کی مستحق ہو چکی ہوں۔ اس کو مجھ

کما هلك الذين كذبوا ان الله تعالى قال للذين كذبوا حين انزل الوحي شر ما قال لاحد فقال الله تعالى : ﴿سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ اذ انقلبتم اليهم لتعرضوا عنهم فاغرضوا عنهم انهم رجس و ماؤهم جهنم جزاء بما كانوا يكسبون يخلفون بالله لكم ليرضوا عنهم فان تعرضوا عنهم فان الله لا يرضى عن القوم الفاسقين﴾ قال كعب : كنا خلفنا ايها الثلاثة من امر اولئك الذين قبل منهم رسول الله ﷺ حين حلفوا له فبايعهم واستغفر لهم و ازجأ رسول الله ﷺ صلى الله عليه وسلم امرنا حتى قضى الله تعالى فيه بذلك قال الله تعالى : ﴿وعلى الثلاثة الذين خلفوا﴾ وليس الذي ذكر مما خلفنا تخلفنا عن الغزو وانما هو تخليفه ايانا و ازجأوه امرنا عن حلف له واعتذر اليه فقبل منه متفق عليه . وفي رواية ان النبي ﷺ خرج في غزوة تبوك يوم الخميس وكان يجب ان يخرج يوم الخميس وفي رواية : وكان لا يقدم من سفر الا نهارا في الضحى فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه .

۲۲: وَعَنْ أَبِي نُجَيْدٍ "بِصَمِّ النَّوْنِ وَفَتَحَ الْجَنِيمَ" عُمَرَانُ بْنُ الْحَصِينِ الْخَزَاعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ آتَتْ

پر قائم فرمادیں۔ آپ ﷺ نے اس کے وارث کو بلایا اور اس کو فرمایا کہ اسے اپنے ہاں اچھے طریقے سے رکھو! جب بچہ پیدا ہو جائے تو پھر اس کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اس نے اسی طرح کیا۔ آپ ﷺ نے اس عورت کے متعلق حکم فرمایا کہ اس کے کپڑوں کو اس کے جسم پر باندھ دو اور اس کو رجم کر دو۔ چنانچہ وہ رجم کر دی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خدمت اقدس میں عرض کیا۔ اس نے زنا کیا ہے؟ کیا پھر بھی آپ ﷺ اس پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو ان کی بخشش کے لئے کفایت کر جائے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی بات ہے کہ اللہ کی خاطر اس نے اپنی جان قربان کر دی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کو ایک وادی سونے کی مل جائے تو وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں۔ اس کے منہ کوہ کا مٹی ہی بھرے گی اور توبہ کرنے والے کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔ (متفق علیہ)

۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنسیں گے (یہ ہنسنا جیسا اس کی ذات کے لائق ہے) کہ ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں اور جنت میں جاتے ہیں۔ ایک اللہ کی راہ میں لڑتا ہے اور قتل کیا جاتا ہے پھر قاتل پر اللہ رجوع فرماتے ہیں وہ مسلمان ہو کر شہید ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

باب: صبر کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”اے ایمان والو! صبر کرو اور دشمن کے مقابلہ میں ڈٹے رہو“۔ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اور ضرور بضرور ہم تم کو آزمائیں گے کچھ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزَّوْجِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ خَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فِدْعَانِي اللَّهُ ﷻ وَلِيهَا فَقَالَ: أَحْسِنُ لَهَا فَإِذَا وَضَعْتَ فَاتِنِي فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷻ فَشَدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرَجَمَتْ دُونَ صَلَى عَلَيْهَا. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ زَنَتْ؟ قَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قَسِمَتْ بَيْنَ سَاعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسَّعَتْ لَهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ قَالَ: لَوْ أَنَّ لِبْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابَ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيَّ مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ قَالَ: يَضْحَكُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى إِلَيَّ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ إِلَى الْقَاتِلِ فَيَسْلِمُ فَيَسْتَشْهَدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳: بَابُ الصَّبْرِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا﴾ [آل عمران: ۲۰۰] وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ

خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ساتھ اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے رہے ہیں۔“ (البقرہ)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”بلاشبہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بلا حساب دیا جائے گا۔“ (الزمر)

الْخُوفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصِ مِنَ الْأَمْوَالِ
وَالْأَنْفُسِ وَالْثَّمَرَاتِ وَيَشْرِ الضَّيْرِينَ ﴿١٠٣﴾
الْبَقْرَةَ: ١٠٣ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَنَّمَا يُوفَى
الضَّيْرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠٤﴾
الزُّمَرِ: ١٠٠ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ
وَعَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿١٠٥﴾
الشُّورَى: ٤٣ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اسْتَعِينُوا
بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ
الضَّيْرِينَ ﴿١٠٦﴾ الْبَقْرَةَ: ١٥٣ وَقَالَ تَعَالَى:
﴿وَلَسَلْبُوْنَكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ
وَالضَّيْرِينَ ﴿١٠٧﴾ وَالْآيَاتِ فِي الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ
وَبَيَانِ فَضْلِهِ كَثِيرَةٌ مَعْرُوفَةٌ.

۲۵: وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ
الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ”الطَّهْوَرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ تَمَلُّا الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ تَمَلُّانِ . أَوْ تَمَلُّا . مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ
بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْفُرْقَانُ حُجَّةٌ
لَكَ أَوْ عَلَيْكَ - كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَاعَ
نَفْسَهُ فَمُعْتَقُهَا أَوْ مُؤَبِّقُهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ
سِنَانِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَاسًا
مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ
حَتَّى نَقِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ جِئِنِ أَنْفَقَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور البتہ جس نے صبر کیا اور بخش دیا۔ بیشک یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔“ (الشوری)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”تم صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔“ (البقرہ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور ضرور بضرور ہم تم کو آزمائیں گے۔ حتیٰ کہ ہم ظاہر کر دیں تم میں سے مجاہدین کو اور صبر کرنے والوں کو۔“ (محمد)

آیات صبر کے حکم اور فضیلت میں بہت کثرت سے معروف ہیں

۲۵: حضرت ابو مالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزگی اور طہارت ایمان کا حصہ ہے اور الحمد للہ ان عمل کو بھردیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ میزان کو بھردیتے ہیں۔ تَمَلُّانِ كَالْفِظْرِ مَا يَأْتِي تَمَلُّا مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ کے لفظ فرماتے آسمان و زمین کے مابین خلا کو بھردیتے ہیں) نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں حجت ہے یا تمہارے خلاف۔ ہر شخص صبح سویرے اپنے نفس کو بیچنے والا ہے اور پھر اس کو آزاد کرنے والا یا ہلاک کرنے والا ہے۔ (رواہ مسلم)

۲۶: حضرت ابوسعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے آپ سے کچھ سوال کیا۔ آپ نے ان کو دے دیا۔ انہوں نے پھر سوال کیا۔ آپ نے پھر ان کو دے دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا اور ہر چیز جو آپ کے ہاتھ میں تھی وہ خرچ ہو گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”میرے پاس جو کچھ ہوتا ہے اس کو میں تم سے ہرگز جمع کر کے نہیں رکھتا اور جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ اسے پچا لیتے ہیں اور جو بے نیازی طلب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بے نیاز کر دیتے ہیں جو صبر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صبر عطا کرتے ہیں اور صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع تر عطیہ کسی کو نہیں دیا گیا۔“ (متفق علیہ)

۲۷: ابو یحییٰ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کہ مؤمن کا سارا معاملہ ہی عجیب ہے کہ اس کے تمام کام اس کے لئے خیر ہیں۔ مؤمن کے سوا اور کسی کو یہ چیز حاصل نہیں۔ اگر اس کو خوشحالی میسر آتی ہے تو شکر کرتا ہے تو یہ شکر کرنا اس کے لئے بہتر ہے اور اگر اس کو تنگ دستی آجائے تو صبر کرتا ہے تو یہ صبر کرنا اس کے لئے بہتر ہے۔“ (مسلم)

۲۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کی طبیعت زیادہ بوجھل ہو گئی اور بے چینی نے ڈھانپ لیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ابا جان کی بے چینی! آپ نے فرمایا کہ تمہارے دن کے بعد تمہارے باپ پر بے چینی نہ ہوگی۔ جب آپ نے وفات پائی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آہ! میرے ابا جان جنہوں نے اپنے رب کے بلاوے کو قبول کر لیا۔ اے میرے ابا! جنت الفردوس جن کا ٹھکانہ ہے۔ اے میرے ابا! جن کی موت کی اطلاع ہم جبریل کو دیتے ہیں۔ جب آپ دفن کر دیئے گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمہارے دلوں نے یہ بات گوارا کر لی کہ تم رسول اللہ کے جسم مبارک پر مٹی ڈالو۔ (بخاری)

۲۹: حضرت ابو زید اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما یہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام اور آپ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے ہیں روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت کی ایک بیٹی نے آپ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ ان کا بیٹا قریب المرگ ہے۔ آپ تشریف لائیں۔ آپ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں

كُلُّ شَيْءٍ بِيَدِهِ : ”مَا يَكُنْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْحِرَهُ عَنْكُمْ ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعْفِقْهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ . وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۷ : وَعَنْ أَبِي يَحْيَى صُهَيْبِ بْنِ سَنَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ ! إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ . وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۸ : وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : وَاکْرَبْ ابْتَاهُ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيَّ ابْنِكَ كَرَبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ : يَا ابْتَاهُ أَجَابَ رَبِّيَا وَعَاهُ ، يَا ابْتَاهُ جَنَّةَ الْفَرْدُوسِ مَا وَاهُ يَا ابْتَاهُ السِّي جَبْرِيْلُ نَعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَطَابَتْ أَنْفُسَكُمْ أَنْ تَخْشَوْا عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابُ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۹ : وَعَنْ أَبِي زَيْدِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبِّهِ وَابْنِ جِبِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَرْسَلْتُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنِي قَدْ احْتَضَرَ فَأَشْهَدْنَا .

کہ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ اللہ کے لئے ہے جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا۔ ہر ایک چیز کا ایک وقت مقرر ہے اور ہر چیز کی ایک مقدار مقرر ہے تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو! بیٹی نے پھر پیغام بھیجا۔ وہ آپ کو قسم دے کر کہہ رہی تھیں کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضوان اللہ علیہم اجمعین کچھ اور آدمی بھی تھے۔ بچے کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کو اپنی گود میں بٹھایا اور بچہ اس وقت اضطراب و بے چینی میں تھا۔ چنانچہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ سعد بن عبادہ نے عرض کی کہ رسول اللہ یہ آنسو کیسے؟ آپ نے فرمایا یہ رحمت (کے آنسو ہیں) اس رحمت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھ دیا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اپنے بندوں کے دلوں میں سے جس میں چاہا رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں رحم کرنے والوں پر رحمت فرماتے ہیں۔ (صحیح علیہ)

تَقَعَّقَ : مضطرب اور بے چین ہونا اور ایک معنی میں حرکت کرنا کے بھی ہیں۔

۳۰: حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا۔ اس کا ایک جادوگر تھا۔ جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ کو کہا میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ میرے پاس ایک لڑکا بھیجو جس کو میں جادو سکھا دوں۔ اس نے ایک لڑکا بھیج دیا۔ جس کو وہ جادو سکھانے لگا۔ اس لڑکے کے راستہ پر ایک راہب رہتا تھا۔ یہ لڑکا اس کے پاس بیٹھا اور اس کی گفتگو سنی تو اس کو اس کی گفتگو پسند آئی۔ وہ لڑکا جب بھی ساحر کے پاس جاتا تو وہ اس راہب کے پاس بیٹھتا۔ جب وہ ساحر کے پاس جاتا وہ اس لڑکے کو مارتا اس لڑکے نے راہب کو شکایت کی تو راہب نے کہا۔ جب ساحر کا ڈر ہو تو کہنا میرے گھر والوں نے روک لیا اور جب گھر

فَارَسَلُ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ : اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْسِبِ؟ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِيَاْتِيَنَهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَابِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَرَفَعَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ فَاَقْعَدَهُ فِي حَجْرٍ مِنْ نَفْسِهِ تَقَعَّقَ فَقَاَصَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا؟ فَقَالَ : هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالَى فِي قُلُوْبِ عِبَادِهِ وَفِي رِوَايَةٍ : فِي قُلُوْبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ مُتَقَقِّعٍ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَى ”تَقَعَّقَ“ تَتَحَرَّكُ وَتَضْطَرِبُ.

۳۰: وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَانَ مَلِكٌ فَيَمُنُ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبُرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّي قَدْ كَبُرْتُ فَاَبْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اَعْلَمُهُ السَّحْرَ : فَبِعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعْلَمُهُ وَكَانَ فِي طَرِيقِهِ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَاَعْتَجَبَهُ وَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ . فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ : اِذَا خَشِيتُ

والوں کا ڈر ہو تو کہنا مجھے ساحر نے روک لیا۔ معاملہ اسی طرح چلتا رہا تا آنکہ اس لڑکے کا گزر ایک دن ایک بڑے جانور پر ہوا جس نے لوگوں کا راستہ روکا ہوا تھا۔ لڑکے نے (دل میں) کہا آج میں معلوم کروں گا کہ ساحر افضل ہے یا راہب؟ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور اس طرح کہا: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ: ”اے اللہ اگر آپ کو جادوگر سے راہب کا معاملہ زیادہ پسند ہے تو اس جانور کو اس پتھر سے ہلاک کر دے“ تاکہ لوگ گزر سکیں۔ چنانچہ اس نے پتھر مارا اور اس کو ہلاک کر دیا اور لوگ گزر گئے۔ پھر وہ راہب کے پاس آیا اور اس کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ راہب نے اسے کہا اے بیٹے آج تو مجھ سے افضل ہے۔ تیرا معاملہ جہاں تک پہنچ گیا میں اس کو دیکھ رہا ہوں۔ تمہیں عنقریب آزمائش دینا پڑے گا اگر تمہیں آزمائش میں ڈالا جائے تو میری اطلاع نہ دینا اور یہاں تک کہ مادرزادانہ سے اور کوڑھی کو (بحکم خدا) درست کرتا اور لوگوں کی تمام بیماریوں کا علاج کرتا۔ بادشاہ کا ایک ہم مجلس اندھا ہو چکا تھا۔ وہ اس لڑکے کے پاس بہت سے عطیات لے کر آیا اور کہنے لگا۔ اگر تو نے مجھے شفا بخش دی تو تمام عطیات تمہارے ہیں۔ لڑکے نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دیتا۔ شفا اللہ دیتے ہیں۔ اگر تم اللہ پر ایمان لاؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا وہ تمہیں شفا دے گا۔ چنانچہ وہ اللہ پر ایمان لے آیا۔ اللہ نے اس کو شفا دے دی۔ وہ بادشاہ کے پاس آیا اور اسی طرح بیٹھ گیا۔ جس طرح پہلے بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے کہا تمہاری بیٹائی تمہیں کس نے واپس کی؟ اس نے کہا میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا کیا میرے علاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے جواب دیا میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اس کو سزا دیتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اس لڑکے کا پتہ بتلا دیا۔ لڑکے کو لایا گیا بادشاہ نے کہا اے بیٹے تیرا جادو یہاں تک پہنچ گیا کہ تو مادرزادانہوں اور کوڑھیوں کو درست کرتا ہے اور فلاں

السَّاحِرِ فَقُلْ: حَسْبِيَ اَهْلِيْ وَاِذَا خَشِيتُ اَهْلَكَ فَقُلْ: حَسْبِيَ السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى ذٰبَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَسِبَتِ النَّاسَ فَقَالَ: الْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمْ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ؟ فَاخَذَ حَجْرًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمُضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَاقْتُلَهَا وَمَضٰى النَّاسُ فَاتٰى الرَّاهِبَ فَاخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَيُّ بَنِيْ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ اَمْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاَنْتَ سَتَبْتَلٰى فَاِنْ اَبْتَلَيْتَ فَلَا تَدُلْ عَلٰى: وَكَانَ الْعِلَامُ يَبْرٰى الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَابِرِ الْاَذْوَاء فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهٰنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِيْ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ: فَاَمَّنَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فَشَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاتٰى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ. فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ؟ قَالَ: رَبِّيْ قَالَ اَوْلَكَ رَبُّ غَيْرِيْ؟ قَالَ: رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ. فَاخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يَعْذِبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلٰى الْعِلَامِ فَجِيءَ بِالْعِلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: اَيُّ بَنِيْ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرٰى الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ

فلاں کام کرتا ہے۔ اس نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دیتا۔ بے شک میرا اللہ شفا دیتا ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو سزا دیتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے راہب کا پتہ بتا دیا۔ پھر راہب کو لایا گیا اور اس کو کہا گیا کہ تو اپنے دین سے پھر جا۔ مگر اس نے انکار کیا۔ بادشاہ نے آرا منگوا کر اس کے سر کو آرے سے دو حصوں میں کاٹ دیا۔ پھر بادشاہ کے ہم مجلس (وزیر) کو لایا گیا۔ اس کو کہا گیا کہ تو اپنے دین سے پھر جا۔ اس نے انکار کر دیا پس آرا اس کے سر پر رکھ کر اس کو چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا۔ چنانچہ اس کے دونوں ٹکڑے ادھر ادھر گر پڑے۔ پھر لڑکے کو لایا گیا۔ اس کو بھی کہا گیا کہ تو دین سے پھر جا۔ اس نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اس کو اپنے مصاحبین کی ایک جماعت کے سپرد کر کے حکم دیا کہ اس کو پہاڑ پر چڑھاؤ۔ جب تم پہاڑ پر چڑھو تو پہنچ جاؤ پھر اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو بہتر ورنہ اس کو بھینک دو۔ وہ لوگ اس کو لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا۔ اس لڑکے نے دعا کی: ”اے اللہ جس طرح آپ چاہیں ان کے مقابلہ میں مجھے کافی ہو جائیں۔“ پہاڑ پر لرزہ طاری ہوا جس سے وہ تمام لوگ گر پڑے اور لڑکا تن سلامت چلتا ہوا بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا اللہ میری طرف سے ان کیلئے کافی ہو گیا۔ اس نے پھر اس کو اپنی ایک خصوصی جماعت کے سپرد کیا اور ان کو ہدایت کی کہ اس کو کشتی میں سوار کرو اور سمندر کے درمیان میں لے جا کر پوچھو! اگر یہ دین سے پھر جائے تو بہتر ورنہ سمندر میں پھینک دو۔ چنانچہ وہ اس کو لے گئے۔ اس لڑکے نے دعا کی: ”اے اللہ جس طرح آپ چاہیں ان کے مقابلہ میں میرے لئے کافی ہو جائیں۔“ چنانچہ کشتی اُلٹ گئی اور وہ سب ڈوب کر مر گئے۔ لڑکا پھر چلتا ہوا بادشاہ کے پاس واپس پہنچ گیا۔ بادشاہ نے سوال کیا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا معاملہ ہوا۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ ان تمام کیلئے میری طرف سے کافی ہو گیا۔ پھر اس نے

فَقَالَ: اِنِّي لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى. فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِئَءَ بِالرَّاهِبِ فَقَبِلَ لَهُ: اَرْجِعْ عَنِ دِيْنِكَ فَاَبِيْ فِدَعَا بِالْمُنْشَارِ فَوَضَعَ الْمُنْشَارُ فِيْ مَفْرِقِ رَاسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ ثُمَّ جِئَءَ بِجَلِيْسِ الْمَلِكِ فَقَبِلَ لَهُ: اَرْجِعْ عَنِ دِيْنِكَ فَاَبِيْ فَوَضَعَ الْمُنْشَارُ فِيْ مَفْرِقِ رَاسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ ثُمَّ جِئَءَ بِالْعَلَامِ فَقَبِلَ لَهُ: اَرْجِعْ عَنِ دِيْنِكَ فَاَبِيْ فَدَفَعَهُ اِلَى سَرِيْسِيْنِ اَصْحَابِهِ فَقَالَ: اَذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوْا بِهٖ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذُرُوْتَهُ فَاِنْ رَجَعَ عَنِ دِيْنِهِ وَاِلَّا فَاَطْرَحُوْهُ. فَذْهَبُوْا بِهٖ فَصَعَدُوْا بِهٖ الْجَبَلَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَكْفِيْنِيْهِمْ بِمَا سَأَلْتُ فَرَجَفَ بِهَيْمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَجِءَءَ يَمْسِيْ اِلَى الْمَلِكِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَدَفَعَهُ اِلَى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ: اَذْهَبُوْا بِهٖ فَاَحْمِلُوْهُ فِيْ قُرْقُوْرٍ وَتَوَسَّطُوْا بِهٖ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ عَنِ دِيْنِهِ وَاِلَّا فَاَقْدِفُوْهُ. فَذْهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَكْفِيْنِيْهِمْ بِمَا سَأَلْتُ فَاَنْكَفَاثَ بِهَيْمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجِءَءَ يَمْسِيْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ لِلْمَلِكِ: اِنَّكَ لَنْتَ بِسَاتِيْلِيْ حَتَّى تَفْعَلَ مَا اَمْرُكَ بِهٖ

بادشاہ کو مخاطب ہو کر کہا تو مجھے ہرگز قتل نہیں کر سکتا، جب تک کہ وہ طریقہ نہ اختیار کرے جو میں کہتا ہوں، بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا تو تمام لوگوں کو وسیع میدان میں جمع کر۔ پھر مجھے سولی دینے کیلئے ایک کھجور کے تنے پر چڑھاؤ اور ایک تیر میرے تھیلے میں سے لے کر اس کو کمان میں رکھ کر اس طرح کہو: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِ

”میں اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے تیر مارتا ہوں۔“ پھر مجھے تیر مارو جب تم اس طرح کرو گے تو مجھے قتل کر سکو گے پس بادشاہ نے لوگوں کو ایک وسیع میدان میں جمع کیا اور تیر لے کر تیر کو کمان میں رکھا۔ پھر کہا: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِ اور تیر اس کی طرف پھینک دیا۔ تیر اس لڑکے کی کپٹی میں جا لگا۔ لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کپٹی پر رکھا اور مر گیا۔ لوگ اس پر پکار اٹھے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کو بادشاہ کے پاس لایا گیا اور بادشاہ کو بتلایا گیا کہ جس چیز سے خطرہ محسوس کرتا تھا وہ خطرہ تجھ پر منڈلانے لگا۔ لوگ تو ایمان لے آئے۔ چنانچہ بادشاہ نے حکم دیا کہ گلیوں کے کناروں پر خندقیں کھودی جائیں۔ وہ کھودی گئیں اور ان خندقوں میں آگ بھڑکا دی گئی۔ بادشاہ نے حکم دے دیا کہ جو اپنے دین سے نہ پھرے اس کو آگ میں جھونک دیا جائے یا اس کو کہا جائے کہ تو اس آگ میں گھس جا۔ پھر انہوں نے اسی طرح کیا۔ حتیٰ کہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کا بچہ تھا۔ وہ آگ میں گرنے سے کچھ بچکپائی۔ لڑکے نے اس کو آواز دی اے اماں! تو صبر کر تو حق پر ہے۔ (مسلم)

ذُرَّةُ الْجَبَلِ : پہاڑ کی بلندی۔

الْقَرْقُورُ : ایک قسم کی کشتی۔

الصَّعِيدُ : کھلی جگہ، چٹیل۔

الْأَخْدُودُ : کھائی، تالہ۔

أَضْرَمَ : بھڑکا دی گئی۔

تَفَاعَسَتْ : توقف کیا، بزدلی دکھائی۔

قال : ما هو؟ قال تجتمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهمًا من كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب العالم. ثم ازميني فانك اذا فعلت ذلك قتلتني، فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم اخذ سهمًا من كنانته ثم وضع السهم في كبد القوس ثم قال : بسم الله رب العالم ثم رماه فوق السوء في صدغه فوضع يده في صدغه فمات فقال الرسول : آمنًا برب العالم فأتى الملك فقيل له أرايت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرک، قد آمن الناس. فأمر بالأخذود بأفواه السكك فحدث وأضرم فيها النيران وقال : من لم يرجع عن دينه فأحمره فيها أو قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتفاعست أن تقع فيها، فقال لها الغلام : يا أمه اصبري فانك على الحق، رواه مسلم.

”ذُرَّةُ الْجَبَلِ“ : آغلاہ وھی

بکسر الدال المعجمة وضمها. و

”الْقَرْقُورُ“ : بضم القاتین نوع من السفن.

و ”الصَّعِيدُ“ : هنا : الأرض البارزة و

”الْأَخْدُودُ“ الشقوق في الأرض كالنهر

الصغير و ”أضرم“ أوقد و ”انكفات“ أى :

انْقَلَبَتْ وَتَقَاعَسَتْ“ : تَوَقَّفَتْ وَجَبْنَتْ .

۳۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ : ”اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي“ فَقَالَتْ : إِلَيْكَ عَنِّي ؛ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبِّ بِمُصِيبَتِي ، وَلَمْ تُعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا : إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْ بِابِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَائِينَ فَقَالَتْ لَمْ أُعْرِفْكَ فَقَالَ : إِنَّمَا الصَّبْرُ عَلَى الصَّدْمَةِ الْأُولَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَفِي رِوَايَةٍ لَدَيْهِمْ : تَبْكِي عَلَى ضَيْبِي لَهَا .

۳۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى : ”مَا لِعِبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَضَيْتُ صَفِيَّةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ اخْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۳۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونَ ، فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مَنْ يَشَاءُ ، فَجَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ فِي الطَّاعُونَ فَيَمُوتُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلَ أَجْرِ الشَّهِيدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۳۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ

۳۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا مجھ سے ہٹ جاؤ! تمہیں میرے والی مصیبت نہیں پہنچی اور نہ تم اس کو جانتے ہو۔ اس عورت نے آپ ﷺ کو نہ پہچانا۔ جب اس کو بتلایا گیا کہ وہ آنحضرت ﷺ تھے تو وہ آنحضرت ﷺ کے دروازہ پر حاضر ہوئی اور وہاں کسی دربان کو نہ دیکھا تو کہنے لگی میں نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ صبر (جو قابل اجر ہے) وہی ہے جو تکلیف کے آغاز میں کیا جائے۔ (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: وہ اپنے بچے کی قبر پر رو رہی تھی۔

۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے اس مؤمن بندے کے لئے جس کی دنیا میں سب سے زیادہ محبوب چیز میں لے لوں پھر وہ اس پر نیک نیت کرے اس کا بدلہ سوائے جنت کے اور کچھ نہیں ہے۔ (بخاری)

۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا جس پر اللہ تعالیٰ چاہتا اس کو مسلط کرتا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان والوں کے لئے رحمت بنا دیا جو مؤمن طاعون میں مبتلا ہو اور وہ اپنے شہر میں صبر و ثواب سے ٹھہرا رہے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اس کو وہی پہنچے گا جو اس کے نصیب میں لکھا جا چکا تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ (بخاری)

۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ جب میں اپنے بندے کو

اس کی دو محبوب چیزوں کے بارے میں بتلا کر دوں اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلہ میں جنت عنایت فرمائیں گے۔
مراد دو محبوب چیزوں سے اس کی دو آنکھیں ہیں۔ (بخاری)

۳۵: حضرت عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک جنتی عورت دکھاؤں؟ میں نے عرض کی جی ہاں؟ انہوں نے فرمایا یہ کالی کلوٹی عورت آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی حضرت! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میرا جسم برہنہ ہو جاتا ہے۔ آپ دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو اس تکلیف پر صبر کر تو تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہتی ہے تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں کہ اللہ تمہیں اس سے عافیت عنایت فرمائیں۔ اس نے عرض کی میں صبر کروں گی۔ پھر اس نے عرض کیا میں برہنہ ہو جاتی ہوں۔ آپ دعا فرمائیں کہ برہنہ نہ ہوں۔ آپ نے دعا فرمادی۔ (متفق علیہ)

۳۶: حضرت عبد الرحمن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ بیان کرتے سامنے دیکھ رہا ہوں کہ جس کو ان کی قوم نے مار کر لہولہان کر دیا اور اپنے چہرے سے خون کو صاف کر کے یوں فرما رہے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ لِقَوْمِيْ فَانَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ : ”اے اللہ میری قوم کو بخش دے وہ نہیں جانتے۔“ (بخاری و مسلم)

۳۷: حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، غم، رنج، دکھ اور تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ وہ کاٹنا بھی جو اس کو چبھتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی غلطیاں معاف فرماتے ہیں۔ (متفق علیہ)

اَلْوَصْبُ : بیماری

۳۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : اِذَا اُبْتَلِيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبْرٌ عَوَّضَتْهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةُ ' يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ ' رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ .

۳۵: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَّاحٍ قَالَ : قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَلَا اُرِيْكَ امْرَاةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ : بَلَى قَالَ : هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّوْدَاءُ اَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : اِنِّيْ اُصْرَعُ وَاِنِّيْ اَتَكْشِفُ فَاذَعُ اللهُ تَعَالَى قَالَ : اِنْ شِئْتَ صَبْرْتُ وَلَكَ الْجَنَّةُ ' وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللهُ تَعَالَى اَنْ يُعَاقِبَكَ " فَقَالَتْ : اَصْبِرْ . فَقَالَتْ : اِنِّيْ اَتَكْشِفُ ' فَاذَعُ اللهُ اَلَا اَتَكْشِفُ فَاذَعَا لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۶: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : كَانَتْنِيْ اَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَانَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۷: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حَزَنٍ وَّلَا اَذَى وَّلَا غَمٍّ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُهَا اَلَا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ حَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

و "اَلْوَصْبُ" : الْمَرَضُ .

۳۸: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کو بخار تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو سخت بخار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس لئے کہ آپ ﷺ کو اجر بھی دو ملتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ یہ اسی طرح ہے جس مسلمان کو کوئی کانٹا یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس کا گناہ مٹاتے ہیں اور اس کے گناہ اس سے اس طرح گرتے ہیں جس طرح درخت اپنے پتے گراتا ہے۔ (متفق علیہ)

الْوَعْكَ : بخار کی تکلیف یا بخار

۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو اللہ تعالیٰ میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

لفظ دونوں کا معنی ہے: يُصَبُّ

۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تکلیف میں مبتلا ہونے کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے اگر اسے کرنا ہی ہو تو یوں کہے: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّي: اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میں میرے لئے خیر ہے اور مجھے موت دے جب موت میں میرے لئے بہتری ہو۔ (متفق علیہ)

۴۱: حضرت ابو عبد اللہ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں شکایت کی جبکہ آپ ﷺ بیت اللہ کے سایہ میں ایک چادر کا ٹکڑی بنا کے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کیا! آپ ﷺ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیوں نہیں فرماتے۔ ہمارے لئے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ آپ ﷺ نے

ذَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ وَهُوَ يُوعَكُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوعَكُ وَغَمًا شَدِيدًا قَالَ أَجَلُ انْسِي أُوْعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ" قُلْتُ : ذَلِكَ أَنْ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ أَجَلُ ذَلِكَ كَذَلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ بِهَا سِنَانِيهِ ' وَحُطَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا مُتَفَقِّ عَلَيْهِ.

و"الْوَعْكَ": مَغَثُ الْحُمَى قِيلَ : الْحُمَى.

۳۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ خَيْرًا يُصَبِّ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَصَبَّطُوا "يُصَبُّ": بِفَتْحِ الصَّادِ وَكَسْرِهَا.

۴۰: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لُصْرٍ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعْلَا فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّي ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا نَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ قَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ يُؤَخِّدُ الرَّجُلُ

ارشاد فرمایا تم سے پہلے لوگوں کو زمین میں گڑھا کھود کر اس میں گاڑ دیا جاتا۔ پھر آرائے کر اس کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا اور لوہے کی کنگھیوں سے اس کے گوشت اور ہڈیوں کے اوپر والے حصے کو چھیدا جاتا مگر یہ تمام تکالیف اس کو دین سے نہ روک سکتیں۔ قسم بخدا! اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور غالب فرمائے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک اکیلا سفر کرے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈرنہ ہوگا اور نہ بھیڑے گا ڈر ہوگا اپنی بریوں پر۔ لیکن اے میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) تم جلدی سے کام لیتے ہو۔ ایک روایت میں مَسْوَسَةٌ بَرْدَةٌ لَحْ، کہ آپ چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور ہمیں مشرکین کی طرف سے (ان دنوں) تکالیف پہنچ رہی تھیں۔ (بخاری)

۴۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسین کا دن تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم غنائم میں کچھ لوگوں کو ترجیح دی۔ اقرع بن حابس کو سواونٹ عنایت فرمائے۔ عیینہ بن حصن بھی اتنے ہی عنایت فرمائے اور عرب کے بعض دیگر سرداروں کو بھی اتنی ہی عنایت دیتے اور ان کو تقسیم غنائم میں ترجیح دی۔ ایک آدمی نے کہا قسم بخدا! ایسی تقسیم ہے جس میں عدل نہیں کیا گیا اور نہ اللہ کی رضامندی پیش نظر رکھی گئی ہے۔ میں نے کہا کہ میں اللہ کے رسول کو ضرور اس کی خبر دوں گا۔ چنانچہ میں نے حاضر خدمت ہو کر اس شخص کی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں نقل کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک یہ سن کر متغیر ہو گیا۔ گویا کہ وہ سرخ رنگ کی طرح ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ اور اس کا رسول عدل نہ کرے تو اور کون عدل کرے گا۔ نیز فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے ان کو اس سے زیادہ تکالیف پہنچائی گئیں اور انہوں نے صبر کیا۔ میں نے (دل میں کہا) کہ یقیناً میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک آئندہ کوئی بات نہ پہنچاؤں گا۔ (متفق علیہ)

فِيحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا ثُمَّ يُوتَى بِالْمُنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نَصْفَيْنِ، وَيُمَشَّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ مَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيُتَمَنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكْبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتٍ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذَّنْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رَوَايَةٍ: وَهُوَ مَسْوَسَةٌ بَرْدَةٌ رَمَاهَا لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً.

۴۲: وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال: لما كان يوم حنين أثار رسول الله ﷺ ناسا في القسمة: فأعطى الأقرع بن حابس مائة من الإبل، وأعطى عيينة بن حصن مثل ذلك، وأعطى ناسا من أشرف العرب وأثرهم يومئذ في القسمة. فقال رجل: والله إن هذه قسمة ما عدل فيها وما أريد فيها وجه الله فقلت: والله لأخبرن رسول الله ﷺ فأتيته فأخبرته بما قال، فتغير وجهه حتى كان كالصرف. ثم قال: فمن يعدل إذا لم يعدل الله ورَسُولُهُ؟ ثم قال يرحم الله موسى قد أودى بأكثر من هذا فصبر. فقلت: لا جرم لا أرفع إليه بعدها حديثنا متفق عليه.

وقوله "كالصرف" هو بكسر الصاد

کَالصَّرْفِ : سرخ

۴۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو دنیا میں بھی گناہ کی سزا جلد دے دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو گناہ کے باوجود سزا کو روک لیتے ہیں تاکہ پوری سزا قیامت کے دن دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑا بدلہ بڑی آزمائش کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند فرماتے ہیں تو ان کو ابتلاء میں ڈال دیتے ہیں جو اس ابتلاء پر راضی ہو اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضگی ہے۔ (ترمذی)

۴۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا بیمار تھا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کام کاج کے لئے گئے تو بچہ فوت ہو گیا۔ جب واپس آئے تو پوچھا میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ بچے کی ماں کو سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا وہ پہلے سے زیادہ آرام میں ہے۔ بیوی نے ان کے ساتھ رات کا کھانا کھایا۔ انہوں نے نوش کیا۔ پھر بیوی سے ہم بستری کی۔ جب فارغ ہوئے تو بیوی نے کہا بچہ کو دفن کر آؤ۔ جب صبح ہوئی تو ابو طلحہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس بات کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کیا تم نے رات کو ہم بستری کی؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهَا. اے اللہ ان دونوں کو برکت عنایت فرما۔ اللہ تعالیٰ نے بیٹا عنایت فرمایا۔ مجھے ابو طلحہ نے کہا اس کو اٹھا کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ اور اس کے ساتھ چند کھجوریں بھی بھیجیں۔ آپ نے استفسار فرمایا کیا کوئی چیز اس کے ساتھ ہے؟ اس نے کہا ہاں! چند کھجوریں ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو لیا اور اپنے منہ مبارک میں ان کو چبا کر ان کو نکالا اور بچے کے منہ میں ڈال دیا۔ پھر اس کو گھٹی دی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا (متفق علیہ) بخاری کی

المُهْمَلَةِ : وَهُوَ صِنَعٌ أَحْمَرٌ

۴۳: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدَهُ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدَهُ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَفَّى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . وَقَالَ النَّبِيُّ : إِنَّ عَظَمَ الْحَزَاءِ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ ، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّحَاةُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّوَابِقُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۴۴: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ ابْنُ لَابِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَشْتَكِي ، فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَنَقِضَ الصَّبِيَّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ : مَا فَعَلَ ابْنِي ؟ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ وَهِيَ أُمُّ الصَّبِيِّ : هُوَ اسْكُنَ مَا كَانَ فَفَرَّغَتْ لَهُ الْعِشَاءَ فَتَعَشَى ثُمَّ أَصَابَ مِثْمَا فَلَمَّا فَرَّغَ قَالَتْ : وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ آتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاخْبَرَهُ . فَقَالَ أَعْرَسْتُمْ اللَّيْلَةَ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهَا ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا ، فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ : اِحْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِي بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَبَعَثَ مَعَهُ بِتَمْرَاتٍ . فَقَالَ : أَمَعَهُ شَيْءٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ تَمْرَاتٌ ، فَاخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ، ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَفِي رِوَايَةٍ

روایت میں ہے: ابن عیینہ نے کہا ایک انصاری نے کہا اس نے ابی اصفیٰ
 عبد اللہ کے نو (۹) بیٹے دیکھے۔ تمام کے تمام قرآن مجید کے قاری۔ اَللّٰہی کُنْ
 یعنی عبد اللہ کے بیٹے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ ام سلیم کے بطن سے اَلْمَخَاضُ
 پیدا ہونے والا ابو طلحہ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا تو ام سلیم نے کہا ابو طلحہ نے اُمّی
 بیٹے کے متعلق کوئی بات نہ کرنا۔ جب تک میں کوئی بات نہ کروں۔ یہ اَلْمَخَاضُ
 ابو طلحہ آئے ام سلیم نے کھانا پیش کیا۔ انہوں نے کھایا یا پھر پہلے۔ اَخْتَمَ
 زیادہ بن سنور کر ان کے پاس آئیں۔ انہوں نے ان سے ہمبستر
 کی۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ خوب سیر ہو گئے اور ہمبستری کر لی
 ام سلیم کہنے لگیں۔ اے ابو طلحہ تم بتلاؤ! اگر کچھ لوگ کسی گھر والوں
 کوئی چیز عاریتہ دے دیں۔ پھر وہ اپنی عاریتہ کی چیز طلب کریں
 کیا ان گھر والوں کو اس عاریتہ کے روکنے کا حق ہے؟ انہوں نے کہ
 نہیں۔ تو اس پر ام سلیم نے کہا۔ اپنے بیٹے کے متعلق ثواب کی امید
 کر۔ وہ اس پر ناراض ہوئے اور پھر کہا تو نے مجھے چھوڑے رکھا۔
 جب میں آئی تو اب میرے بیٹے کے متعلق تو اطلاع دیتی
 ہے۔ اس پر وہ چلے گئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت
 اقدس میں حاضری دی اور آپ کو اس صورت حال کی اطلاع دی۔
 آنحضرت نے دعا فرمائی: **بَارِكْ لِلّٰہِ فِی لَیْلَتِکُمَا**: اللہ تمہاری
 رات میں برکت عنایت فرمائیں وہ حاملہ ہو گئیں۔ حضرت انس کہتے
 ہیں کہ رسول اللہ ایک سفر میں تھے اور یہ (ام سلیم) بھی اس سفر میں
 آپ کے ساتھ تھیں۔ آنحضرت جب مدینہ تشریف لائے تو رات کو
 تشریف نہ لاتے۔ جب قافلہ مدینہ کے قریب ہوا تو ام سلیم کو درد
 ولادت شروع ہو گیا۔ اس لئے ابو طلحہ وہیں رک گئے اور آنحضرت
 نے اپنا سفر جاری رکھا۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ ابو طلحہ آئے اور اس
 طرح دعا کی: **اِنَّکَ لَتَعْلَمُ یَارَبِّ اے اللہ آپ جانتے ہیں کہ**
 مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے نکلتا پسند ہے جب آپ
 مدینہ سے نکلیں اور داخل ہونا پسند ہے جب آپ مدینہ میں داخل

الْبَحَارِی: قَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ
 الْاَنْصَارِ فَرَأَيْتُ تِسْعَةَ اَوْلَادٍ کُلُّهُمْ قَدْ
 قَرَّوْا الْقُرْآنَ. یَعْنِی مِنْ اَوْلَادِ عَبْدِ اللّٰہِ
 الْمَوْلُودِ. وَفِی رِوَایَةِ لِمُسْلِمٍ: مَاتَ ابْنُ
 لَآبِی طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سَلِیْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا: لَا
 تُحَدِّثُوْا اَبَا طَلْحَةَ بِاَبْنِہِ حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا
 اَحَدُہُ، فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ اِلَیْہِ عِشَاءً فَاَکَلَ
 وَشَرِبَ، ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَہٗ اَحْسَنَ مَا کَانَتْ
 تَصْنَعُ قَبْلَ ذَلِکَ فَوَقَعَ بِہَا، ثُمَّ اَنَّ رَاثَ
 اَنِّہُ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْہَا قَالَتْ یَا اَبَا
 طَلْحَةَ اَرَايْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارَوْا عَارِیْتَهُمْ
 اَهْلَ بَیْتٍ، فَطَلَبُوْا عَارِیْتَهُمْ، اَللّٰہُ اَنْ
 یَّمْسَعُوْہُمْ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَتْ: فَاحْتَسِبِ
 اِبْنِکَ، قَالَ: فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ: تَرَکْتِنِیْ
 حَتّٰی اِذَا تَلَطَّحْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِیْ فَاَبْنِیْ،
 فَاَنْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَاحْبَرَهُ
 بِمَا کَانَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَارِکْ
 لِلّٰہِ فِی لَیْلَتِکُمَا قَالَ: فَحَمَلَتْ، قَالَ:
 وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی سَفَرٍ وَہِیَ مَعَہُ،
 وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَتٰی الْمَدِیْنَةَ مِنْ
 سَفَرٍ لَا یَطْرُقُہَا طُرُقًا فَدَنُوْا مِنَ الْمَدِیْنَةِ
 فَضْرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْبَسَ عَلَیْہَا اَبُو
 طَلْحَةَ وَاَنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ یَقُوْلُ
 اَبُو طَلْحَةَ: اِنَّکَ لَتَعْلَمُ یَارَبِّ اَنِّہُ یُعْجِبُنِیْ
 اَنْ اُخْرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِذَا خَرَجَ،
 وَاَدْخَلَ مَعَہُ اِذَا دَخَلَ، وَقَدْ اَحْبَسْتُ بِمَا

ہوں۔ اے اللہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں تو رک گیا۔ امّ سلیم کہتی ہیں اے ابو طلحہ مجھے وہ درد اب نہیں جو پہلے محسوس ہو رہا تھا۔ آپ روانہ ہو جائیں۔ ہم وہاں سے مچل پڑے۔ جب مدینہ منورہ پہنچ گئے تو ان کو دوبارہ دردِ شروع ہوا اور لڑکا پیدا ہوا۔ امّ سلیم کہنے لگیں اے انس! اس کو کوئی اس وقت تک دودھ نہ پلائے۔ جب تک کہ تم اس کو حضور اکرم کی خدمت میں پیش نہ کرو۔ جب صبح ہوئی تو میں اس کو اٹھا کر آنحضرت کی خدمت میں لایا اور مکمل روایت آگے بیان کی۔

۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مضبوط وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے۔ مضبوط وہ ہے جو اپنے آپ پر غصہ کے وقت کنٹرول کرے۔ (متفق علیہ)

الصُّرْعَةُ: جاء پریش اور راء پر زبر۔ عربوں میں بول چال میں اسے کہتے ہیں جو لوگوں کو بہت پچھاڑے۔

۳۶: حضرت سلمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ دو آدمی گالم گلوچ کر رہے تھے۔ ایک کا پتھر سرخ ہو رہا تھا اور اس کی رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسی بات جانتا ہوں اگر یہ اس کو کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔ اگر یہ کہے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔ لوگوں نے اسے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کر۔

(متفق علیہ)

۳۷: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غصہ کو پی لیا۔ باوجودیکہ وہ اس کو نافذ کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو تمام انسانوں کے سامنے بلائیں گے اور اسے فرمائیں گے کہ وہ

تروی! تَقُولُ اَمْ سُلَيْمٍ: يَا اَبَا طَلْحَةَ! مَا اَجِدُ
الَّذِي كُنْتُ اَجِدُ. اَنْطَلِقُ، فَاَنْطَلِقْنَا وَصَرَبْنَا
الْمَحَاضِ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا. فَقَالَتْ
لِيْ اُنْسِي: يَا اُنْسُ لَا يَرْضِعُهُ اَحَدٌ حَتَّى تَعْدُو
بِهٖ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا اَصْبَحَ
اِخْتَلَمَتْهُ فَاَنْطَلَقْتُ بِهٖ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ
ﷺ. وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ.

۴۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَبَسَ الشَّدِيْدُ
بِالصُّرْعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِي يَمْلِكُ
نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

و "الصُّرْعَةُ" بِضَمِّ الصَّادِ وَفَتْحِ الرَّاءِ
وَأَصْلُهُ عِنْدَ الْعَرَبِ مَنْ يَضْرَعُ النَّاسَ كَثِيْرًا.

۴۶: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ
وَرَجُلَانِ يَسْتَبَانُ، وَأَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَ
وَجْهَهُ، وَانْتَفَحَتْ اُودَاجُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ: اِبْنِيْ لَا عَلَمَ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ
مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ. فَقَالُوا لَهُ: اِنَّ
النَّبِيَّ قَالَ: تَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَهُوَ
قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاءُ اللّٰهِ سُبْحٰنَهُ
وَتَعَالٰى عَلٰى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

حورین میں سے جس کو چاہے چن لے۔ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا غصہ مت کیا کرو۔ اس نے دوبارہ یہی گزارش کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: لَا تَغْضَبْ۔ (بخاری)

۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن مرد و عورت کی جان اولاد اور مال پر آزمائش آتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصن ایک امیر اور اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس مہمان بنے۔ یہ حر ان لوگوں میں سے تھ جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قرب حاصل تھا۔ قراء حضرت عمر کے علم اور مشورہ والے تھے۔ خواہ نوجوان تھے یا بوڑھے۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے کو کہا کہ تمہارا اس امیر کے ہاں مرتبہ ہے۔ میرے لئے ان سے ملاقات کی اجازت طلب کرو۔ چنانچہ حر نے اجازت مانگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی۔ جب عیینہ آپ کے پاس آئے تو کہنے لگے۔ اے ابن خطاب قسم بخدا! تو نے ہمیں زیادہ عطیات دیتا ہے اور نہ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غصہ آیا یہاں تک کہ اس کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ حر نے کہا اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ ”آپ غفور و درگزر سے کام لیں اور بھلائی کا حکم دیں اور جاہلوں سے اعراض فرمائیں“ اور یہ جاہلوں میں سے ہے جب یہ آیت خر نے تلاوت کی تو حضرت عمر رضی اللہ

حَتَّى يُخَيَّرَهُ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ مَا شَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۴۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْصِنِي. قَالَ: لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مَرَارًا قَالَ: لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ زَاهٍ أَوْ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۰: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحَرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمُشَاوَرِيهِ - كَهَوْلًا كَانُوا أَوْ شَبَابًا - فَقَالَ عَيْنَةُ لَابْنِ أَخِيهِ ابْنِ أَحِي: لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَاذِنْ لِي عَلَيْهِ فَاسْتَاذَنَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: هِيَ يَا ابْنَ الْحَطَّابِ! فَوَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزَلَ وَلَا تَحْكُمُ فِينَا بِالْعَدْلِ! فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ بِهِ. فَقَالَ لَهُ الْحَرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾. وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ وَاللَّهِ

تعالیٰ عنہ اس سے ذرا بھی آگے نہ بڑھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر رک جانے والے تھے۔ (بخاری)

۵۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد ترجیح ہوگی اور ایسے معاملات پیش آئیں گے جن کو تم عجیب سمجھو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ اس حالت میں آپ ﷺ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم وہ حق ادا کرو جو تم پر لازم ہے اور اللہ سے وہ مانگو جو تمہارا اپنا حق ہے۔ (متفق علیہ)

الأثرۃ: کسی ایسی چیز سے کسی کو خاص کرنا جس میں اس کا حق ہو۔

۵۲: حضرت ابو یحییٰ اسید بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عامل کیوں نہیں بناتے جس طرح فلاں کو بنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں میرے بعد ترجیح کا سامنا کرنا پڑے گا تم صبر کرنا۔ یہاں تک کہ مجھے تم حوض پر ملو۔ (متفق علیہ)

أسید: حَضِيرٌ کا وزن یہ ہے۔

۵۳: حضرت ابوالبراء ایم عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دشمن کے ساتھ ایک لڑائی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتظار کیا۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا اے لوگو! دشمن کے مقابلہ کی تمنا نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو اور جب دشمن سے سامنا ہو جائے تو جیسے رہو اور یقین کر لو کہ جنت تلو اوروں کے سایہ کے نیچے ہے۔ پھر یہ دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَمُنْجِي السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَاَنْصُرْنَا عَلَيْهِ. اے اللہ کتاب کے اتارنے والے بادلوں

مَا جَاوَزَهَا غَمْرٌ حِيْنَ تَلَاَهَا، وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِي اَثَرَةٌ وَاُمُوْرٌ تُتَكَرَّرُ فِيْهَا! قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ. وَاِلْتِرَافٌ بِالشَّيْءِ عَمَلٌ لِّهٖ فِيْهِ حَقٌّ.

۵۲: وَعَنْ اَبِيْ يَحْيٰى اَسِيْدِ بْنِ حَضِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ فَقَالَ: اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتٰى تَلْقَوْنِيْ عَلٰى الْحَوْضِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ، وَاَسِيْدٌ، بِصَمِّ الْهَمْزَةِ. وَحَضِيْرٌ: بِحَاءٍ مُّهْمَلَةٍ مُّضْمُوْمَةٍ وَضَادٍ مُّعْجَمَةٍ مُّفْتُوحَةٍ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۵۳: وَعَنْ اَبِيْ اِبْرٰهِيْمَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ اَنْتَظِرَ حَتٰى اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيْهِمْ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَحْتَمُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاَسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاَعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّيُوفِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے دوڑانے والے اور اعداء اسلام کے مختلف گروہوں کو شکست دینے والے ان کافروں کو شکست دے اور ان کے مقابلہ میں ہماری امداد فرما۔ (متفق علیہ) وباللہ التوفیق

باب: سچائی کا بیان

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو۔ (التوبہ)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں۔ (الاحزاب) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اگر وہ اللہ سے سچ بولتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔ (محمد)

احادیث ملاحظہ ہوں:

۵۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والی ہے اور نیکی جنت لے جانے والی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے اور بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیقین میں لکھا جاتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ گناہ کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جانے والا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۵: حضرت ابو محمد حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ باتیں یاد ہیں: "دَعُ مَا يَرِيئُكَ إِلَى مَا يَرِيئُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ، وَالْكَذِبَ رَيْبَةٌ" جو بات شک میں مبتلا کرے اس کو چھوڑ اور اس کو اختیار کر جو شک میں نہ ڈالے۔ سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے۔ (ترمذی)

يُسْرِيئُكَ: جس کے حلال ہونے میں شک ہو اس کو چھوڑ دو

الْكِتَابِ وَمُجْرِي السَّحَابِ وَهَارِمِ الْأَحْزَابِ أَهْرَمَهُمْ وَأَنْصَرْنَا عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَاللَّهُ التَّوْفِيقُ.

۴: بَابُ الصِّدْقِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿[التوبة: ۱۱۹]﴾
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ﴾
[الاحزاب: ۳۵] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهُ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ﴾ [محمد: ۲۱].
وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ - فَلَاوَل:

۵۴: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَصْدُقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُسْجُورِ، وَإِنَّ الْفُسْجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَكْذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الثَّانِي:

۵۵: عَنِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ سِوَا اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: دَعُ مَا يَرِيئُكَ إِلَى مَا يَرِيئُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ، وَالْكَذِبَ رَيْبَةٌ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ. قَوْلُهُ: "يُرِيئُكَ" هُوَ بَفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّهَا: وَمَعْنَاهُ أَتْرُكُ مَا لَا

اور اس کی طرف جھک جاؤ جس میں شک نہ ہو۔

تَشْكُ فِي جِلْدِهِ وَأَعْدِلْ إِلَى مَا تَشْكُ فِيهِ.

الثَّالِثُ :

۵۶: حضرت ابوسفیان صحز بن حرب رضی اللہ عنہ اپنے اس طویل بیان میں جو ہرقل کے قصہ میں مذکور ہے کہتے ہیں کہ ہرقل نے کہا وہ پیغمبر تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا وہ کہتے ہیں کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور جو تمہارے باپ دادا کہتے ہیں اس کو چھوڑ دو۔ وہ ہمیں نماز کا حکم دیتے ہیں اور سچ بولنے اور پاک دامنی اور صلہ رحمی اختیار کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۵۶: عَنْ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ الطَّوِيلِ فِي قِصَّةِ هِرْقُلَ قَالَ هِرْقُلُ: فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قُلْتُ: يَقُولُ اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرَكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ. وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالْعَقَابِ وَالصَّلَاةِ تَمَقُّ عَلَيْهِ.

الرَّابِعُ :

۵۷: حضرت ابو ثابت اور بعض نے کہا ابوسعید اور بعض نے کہا ابوالولید سہل بن حنیف بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سچے دل کے ساتھ شہادت مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مراتب میں پہنچا دیں گے۔ خواہ اس کی موت اپنے بستر پر ہو۔ (مسلم)

۵۷: عَنْ أَبِي ثَابِتٍ وَقَيْلِ أَبِي سَعِيدٍ وَبَعْضِ أَبِي الْوَلِيدِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ وَهُوَ بَدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الْحَامِسُ :

۵۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ایک پیغمبر جہاد کیلئے نکلے۔ انہوں نے اپنی قوم کو فرمایا میرے ساتھ ایسا کوئی آدمی نہ نکلے جس نے نئی نئی شادی کی ہو اور وہ اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ رکھتا ہو اور ابھی تک ہمبستری نہ کی ہو اور نہ ہی وہ جس نے مکان بنایا ہو مگر ابھی تک اس کی چھت نہ ڈالی ہو اور نہ ہی وہ آدمی جس نے بکریاں یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہوں اور ان کے بچے جننے کا منتظر ہو۔ چنانچہ وہ پیغمبر جہاد پر روانہ ہو گئے اور اس شہر میں عصر کی نماز کے وقت یا عصر کے قریب اس شہر میں پہنچے۔ پس انہوں نے سورج کو خطاب کر کے فرمایا: اے سورج تو بھی اللہ کی طرف سے

۵۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتَّبِعَنِي رَجُلٌ مَلَكَ لُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي بِهَا وَلَمَّا بَيْنَ بَيْتِهَا، وَلَا أَحَدٌ بَنَى بَيْتًا لَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا، وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلْقَابًا وَهُوَ يَنْتَظِرُ أَوْلَادَهَا. فَعَزَا فَدَنَا مِنَ الْقُرْبَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: أَنْكِ

مامور ہے اور میں اللہ کی طرف سے مامور ہوں۔ اے اللہ! سورج کو ہمارے لئے روک دے۔ چنانچہ سورج کو روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ شہر فتح کر دیا پھر انہوں نے غنائم کو جمع فرمایا۔ آسمان سے آگ ان کو جلانے کیلئے آئی مگر آگ نے اس کو نہ کھایا اور نہ جلایا۔ انہوں نے فرمایا تمہارے اندر مال غنیمت میں خیانت پائی جاتی ہے۔ ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ ایک آدمی کا ہاتھ ان میں سے آپ کے ہاتھ سے چٹ گیا۔ آپ نے فرمایا تمہارے قبیلہ میں خیانت ہے۔ تمہارا قبیلہ میری بیعت کر لے۔ چنانچہ دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چٹ گئے۔ آپ نے فرمایا خیانت تم میں ہے۔ پھر وہ ایک سونے کا سر لائے جو گائے کے سر کے برابر تھا۔ جب اس کو مال غنیمت میں رکھا۔ اسی وقت آگ اتری اور اس مال کو کھا گئی (پھر آنحضرتؐ نے فرمایا ہماری شریعت سے پہلے غنائم کا مال کسی کیلئے استعمال کرنا جائز نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے غنائم کو حلال کر دیا۔ جب ہماری کمزوری اور عجز ہی کو دیکھا۔ (متفق علیہ)

الْخَلْفَاتُ مَعَ خَلْفَةٍ جَاهِلِيٍّ

۵۹: حضرت ابو خالد حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فروخت کنندہ اور خریدار کو اختیار ہے جب تک وہ اس مجلس سے جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں نے حقیقت کو نہ چھپایا اور بیچ بولا تو ان کی بیچ میں برکت ڈال دی جائے گی اور اگر حقیقت کو چھپایا اور جھوٹ بولا تو بیچ کی برکت ختم کر دی جائے گی۔ (متفق علیہ)

باب: مراقبہ کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہ ذات جو تمہیں دیکھتی ہے جب تم اٹھتے ہو اور سجدہ کرنے والوں میں آتے جاتے ہو۔ (الشعراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ (اپنی قدرت و علم سے) تمہارے

مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ. اللَّهُمَّ احْسِنْهَا عَلَيْنَا
فَحُيِّسَتْ حَتَّىٰ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَجَمَعَ
الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ - يَعْني النَّارَ - لِتَأْكُلَهَا
فَلَمْ تَطْعَمْهَا. فَقَالَ: إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا
فَلَيْسَ بِعَنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ. فَلَزَقَتْ يَدَ
رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: فِيكُمْ الْغُلُولُ. فَلَيْسَ بِعَنِي
قَبِيلَتِكَ. فَلَزَقَتْ يَدَ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ
فَقَالَ: فِيكُمْ الْغُلُولُ. فَجَاؤُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ
رَأْسِ بَقْرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ. فَرَضْنَا نَجَاءَتِ
النَّارِ فَكَانَتْهَا. فَلَمْ تَحَلِّ الْغَنَائِمَ لِأَحَدٍ مِنَّا.
ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ لَمَّا رَأَى ضَعْفَنَا
وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْخَلْفَاتُ“ بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ
وَكَسْرِ اللَّامِ: جَمْعُ خَلْفِهِ وَهِيَ النَّاقَةُ
الْحَامِلُ.

السادس:

۵۹: عن أبي خالد حكيم بن حزام رضى
الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:
”الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا. فَإِنْ صَدَقَا
وَبَيْنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا. وَإِنْ كَتَمَا
وَكَذَبَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵: بَابُ الْمُرَاقَبَةِ

قال الله تعالى: ﴿الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ
وَتَقْلُبُكَ فِي السَّجْدَيْنِ﴾ [الشعراء
: ۲۱۸-۲۱۹] وقال تعالى: ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ

ساتھ ہیں جہاں بھی تم ہو۔ (الحمدید)
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پر آسمان وزمین کی کوئی چیز مخفی
 اور چھپی ہوئی نہیں ہے۔ (آل عمران)
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک آپ کا رب گھات میں ہے۔ (الفجر)
 ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت کو جانتے ہیں اور
 جو سینوں میں مخفی باتیں ہیں ان کو بھی جانتے ہیں۔ (غافر)
 آیات اس سلسلہ میں معروف ہیں۔

احادیث ملاحظہ ہوں:

۶۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم
 ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ
 اچانک ایک آدمی جو انتہائی سفید کپڑوں اور انتہائی سیاہ بالوں والا تھا
 آیا۔ اس پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا اور ہم میں سے اس کو کوئی بھی نہ جانتا
 تھا۔ یہاں تک کہ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس اس طرح بیٹھا کہ اس
 نے اپنے کھٹے آپ کے گھٹنوں سے ملا لئے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی
 رانوں پر دراز کر لیں۔ کہنے لگا یا محمد (ﷺ) مجھے اسلام کے متعلق
 بتلاؤ۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو لا الہ
 الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے، اور نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ ادا
 کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور بشرط استطاعت بیت اللہ
 شریف کا حج کرے۔ اس نے یہ سن کر کہا تم نے سچ کہا۔ ہم نے تعجب
 کیا کہ خود ہی سوال کر رہا ہے اور خود ہی تصدیق کر رہا ہے۔ پھر اس
 نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتلاؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ پر
 ایمان لائے اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور آخرت
 کے دن پر ایمان لائے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔ اس نے
 کہا تم نے سچ کہا۔ پھر اس نے کہا مجھے احسان کے بارے میں بتلاؤ۔
 آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو! گویا کہ تم
 اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگرچہ تم اس کو واقعہ میں دیکھ نہیں رہے ہو۔ وہ تو

انما کنتم۔ | الحدید: ۴ | و قال تعالیٰ :
 ۱۰۰ | ان اللہ لا یخفی علی شیء فی الارض
 ولا فی السماء | آل عمران: ۵ | و قال
 تعالیٰ : ۱۰۱ | ان ربک لبا المرصاد |
 الفجر: ۴ | و قال تعالیٰ : ۱۰۲ | یعلم خائنة
 الاعین وما تخفی الصدور | غافر: ۱۶ |
 والآیات فی الباب کثیرة معلومة۔

و اما الاحادیث : فالاولیٰ

۶۰: عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
 قال : بينما نحن جلوس عند رسول اللہ
 ﷺ ذات یوم اذ طلع علينا رجل شدید
 بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یرى
 علیه اثر السفر ، ولا يعرفه منا احد حتى
 جلس الى النبی ﷺ فاسند ركبته الى
 ركبته ، ووضع كفيه على فخذيه وقال :
 يا محمد ، اخبرني عن الاسلام ، فقال
 رسول اللہ ﷺ : الاسلام ان تشهد ان لا
 اله الا الله وان محمدا رسول الله ، وتقيم
 الصلوة وتؤتي الزکوة ، وتصوم رمضان ،
 وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا .
 قال : صدقت . فعجبنا له يسأله ويصدقہ .
 قال : فاخبرني عن الايمان ؟ قال : ان
 تؤمن بالله ، وملائكته ، وكتبه ، ورسله ،
 والیوم الآخر ، وتؤمن بالقدر خيره وشره .
 قال : صدقت . قال : فاخبرني عن
 الاحسان ؟ قال : ان تعبد الله كأنک تراه ،

تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے قیامت کے متعلق خبر دو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ اس نے کہا تم مجھے اس کی کچھ علامات کے متعلق بتاؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوٹدی اپنی مالکہ کو جنے گی اور تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم، ننگ دست، بکریوں کے چرواہے بڑی بڑی عمارات بنائیں گے۔ پھر وہ چلا گیا میں کچھ دن ٹھہرا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک دن فرمایا: اے عمر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ سائل کون تھا؟ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔ (مسلم)

تَلِدُ الْأَمَّةُ رَبَّتَهَا. رَبَّتَهَا کا معنی مالکہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عمارتیں بہت ہو جائیں گی۔ یہاں تک کہ لوٹدی اپنے آقا کی بیٹی کو جنم دے گی اور آقا کی بیٹی آقا کے معنی میں ہے تو حاصل یہ ہوا کہ لوٹدی اپنے آقا کو جنم دے گی۔ بعض نے اور معانی بھی کئے ہیں۔ الْعَالَةُ: فقر و محتاج۔ طویل عرصہ اور یہ تین دن تھا۔ حدیث میں بھی اس سے مراد تین دن۔

فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ : قَالَ :
فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ. قَالَ : مَا الْمَسْئُولُ
عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ : فَأَخْبِرْنِي
عَنْ أَمَارَاتِهَا. قَالَ : أَنْ تَلِدَ الْأَمَّةُ رَبَّتَهَا
وَأَنْ تَرَى الْحِفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ
يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبَنِيَانِ. ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا
ثُمَّ قَالَ : يَا عُمَرُ ، أَتَدْرِي مِنَ السَّائِلِ ؟
قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : فَإِنَّهُ
جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ بِكُمْ. رَوَاهُ
مُسْلِمٌ.

وَمَعْنَى : "تَلِدُ الْأَمَّةُ رَبَّتَهَا" : أَيْ
سَيَلِدُهَا ؛ وَمَعْنَاهُ أَنْ تَكْتُمُ السَّرَارِي حَتَّى
تَلِدَ الْأَمَّةُ السَّرِيَّةَ بِنْتًا لِسَيِّدِهَا ، وَبِنْتُ
السَّيِّدِ فِي مَعْنَى السَّيِّدِ وَقِيلَ غَيْرَ ذَلِكَ .
وَالْعَالَةُ : الْفُقَرَاءُ. وَقَوْلُهُ "مَلِيًّا" أَيْ
زَمَانًا طَوِيلًا ، وَكَانَ ذَلِكَ ثَلَاثًا.

الثَّانِي :

۶۱: حضرت ابوذر جندب بن جنادہ اور عبد الرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو جہاں بھی تم ہو اور غلطی کے بعد نیکی کرو کیونکہ وہ نیکی اس غلطی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔

(ترمذی)

۶۱: عَنْ أَبِي ذَرِّ جُنْدَبِ بْنِ جُنَادَةَ وَأَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : اتَّقِ اللَّهَ
حَيْثُمَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّبِيلَ الْحَسَنَةَ
تَمْحُهَا: وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ" رَوَاهُ
الْبُرْهَانِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ.

الثَّالِثُ :

۶۲: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا۔ آپ

۶۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ : يَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے۔ میں تم کو چند باتیں سکھاتا ہوں: (۱) اللہ (کے حکم کی) حفاظت کرو۔ وہ تیری حفاظت کرے گا۔ (۲) اللہ تعالیٰ کے (حق کی) نگہبانی کر اس کو تو اپنے سامنے پائے گا۔ (۳) جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے کر۔ (۴) جب تو مدد مانگے تو اللہ ہی سے مانگ۔ (۵) اور یقین کر کہ اگر سارے لوگ کسی چیز سے تجھے نفع پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے۔ مگر اتنا جتنا اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا ہو۔ (۶) اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لئے تمام جمع ہو جائیں تو تمہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے مگر اتنا جتنا اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ قلم اٹھائے جا چکے۔ صحائف خشک ہو چکے۔ (ترمذی)

ترمذی کے علاوہ روایت میں یہ الفاظ ہیں اللہ کی حفاظت کر اے لوگو! سامنے پائے گا۔ اللہ کو خوشحالی میں پہچان وہ سختی میں تمہیں پہچانے گا اور یہی کر کہ جو تم سے چوک جائے (تمہارے ہاتھوں سے نکل جائے) وہ تمہیں ملے والا نہیں اور جو تم کو حاصل ہونے والا ہے۔ وہ تمہیں ملے بغیر رہ نہیں سکتا اور یقین کر مدد صبر کے ساتھ ہے اور کشادگی تکلیف کے ساتھ ہے اور بلاشبہ تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اے لوگو! آج کل تم بعض کاموں کو بال سے بھی زیادہ باریک اور حقیر اپنی نگاہوں میں قرار دیتے ہو۔ مگر ان کاموں کو ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہلاکت انگیز کاموں میں شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

المُؤَبَقَاتُ : مہلکات۔

۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتے ہیں اور اللہ کو غیرت دلانا یہ

عَلَامٌ أَنِّي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ : أَحْفَظُ اللَّهَ بِحِفْظِكَ أَحْفَظُ اللَّهَ تَحِذُهُ تَحَاكُ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنِ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَىٰ أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ ۚ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ ۚ وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ ۚ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رَفِعْتَ الْأَقْلَامَ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى : التِّرْمِذِيُّ : أَحْفَظُ اللَّهَ تَحِذُهُ أَمَامَكَ تَعْرِفُ إِلَى اللَّهِ فِي الرَّحَاءِ يَعْرِفُكَ فِي الشَّدَةِ ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيَصِيْبِكَ ۚ وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِنَكَ ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ ۚ وَإِنَّ الصَّرْحَ مَعَ الْكَرْبِ ۚ وَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا .

الرَّابِعُ :

۶۳ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَنْتُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَذْقُ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمُؤَبَقَاتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وقال : الْمُؤَبَقَاتُ : الْمَهْلِكَاتُ .

الخامس :

۶۴ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ يَغَارُ

ہے کہ آدمی اس کام کا ارتکاب کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہو۔ (متفق علیہ)

الْعَبْرَةُ: عین کے زبر کے ساتھ ہے جبکہ معنایاً اصل میں خودداری کو کہتے ہیں۔

۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کے تین آدمی کوڑھی، گنجا، اندھا کو اللہ تعالیٰ نے آزمانے کا ارادہ فرمایا۔ پس ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا تجھے کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے جواب دیا اچھا رنگ، خوبصورت جسم اور مجھ سے وہ تکلیف دور ہو جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا اس سے وہ تکلیف جاتی رہی۔ اس کی وجہ سے لوگ اس سے نفرت کرتے تھے۔ اس کو خوبصورت رہنے دیا گیا۔ پھر فرشتے نے کہا تمہیں کونسا مال تمام مالوں میں زیادہ پسند ہے۔ اس نے کہا اونٹ یا گائے (راوی کو اس میں شک ہے) چنانچہ اس کو دواہ ماہ کی گا بھن اونٹنی دے دی گئی۔ پھر فرشتے نے دعادی بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا اللّٰهُ تَعَالَى تمہیں اس میں برکت عنایت فرمائے۔ پھر وہ فرشتہ گنچے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا تجھے کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا اچھے بال اور یہ کہ مجھ سے یہ تکلیف دور ہو جائے۔ جس کی بنا پر لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ جس سے اس کا گنجا پن صحیح ہو گیا اور اس کو خوبصورت بال مل گئے۔ پھر فرشتے نے کہا تمہیں کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا گائے۔ اس کو ایک حاملہ گائے دے دی گئی۔ فرشتے نے اس کو دعادی: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس مال میں برکت دے۔ پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا تمہیں کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے۔ اس نے

وَعَبْرَةُ اللّٰهُ تَعَالَى اَنْ يَّاتِي الْمَرْءَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”وَالْعَبْرَةُ“ بِفَتْحِ الْعَيْنِ : وَاضْلُهَا الْاَلْفَةُ.

السَّادِسُ :

۶۵: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اِنْ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصٌ وَاَقْرَعٌ وَاَعْمَى اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَنْتَلِيَهُمْ فَبِعَثِّ إِلَيْهِمْ مَلِكًا فَاتَى الْاَبْرَصَ . فَقَالَ : اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : لَوْنٌ حَسَنٌ وَوَجَدَةٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَدَرَنِي النَّاسُ فَمَسْحَةٌ فَذَهَبَ عَنْهُ قَدْرُهُ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا فَقَالَ : فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْاَبْلُ - اَوْ قَالَ الْبَقْرُ - شَكَ الرَّاْوِي فَاُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرًا فَقَالَ : بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا . فَاتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ : اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدَرَنِي النَّاسُ فَمَسْحَةٌ فَذَهَبَ عَنْهُ وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا . قَالَ : فَايُّ الْمَالِ اَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : الْبَقْرُ فَاُعْطِيَ بَقْرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا : فَاتَى الْاَعْمَى فَقَالَ : اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : اَنْ يَرُدَّ اللهُ بَصْرِي فَاَبْصَرَ النَّاسُ فَمَسْحَةٌ فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ بَصْرًا . قَالَ : فَايُّ الْمَالِ اَحَبُّ إِلَيْكَ؟

کہا اللہ تعالیٰ میری نگاہ مجھے واپس کر دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ پھر فرشتے نے کہا تمہیں اموال میں سے کونسا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا بکریاں۔ اس کو ایک بچہ جننے والی بکری دے دی گئی۔ بس ان دو کے جانور بھی پھلے پھولے اور اس کی بکری نے بھی بچہ دیئے۔ پس ایک کے لئے اگر اونٹوں کی وادی تھی تو دوسرے کی گائیں وادی کو بھر دیتی تھیں اور تیسرے کی بکریاں بھی وادی کو پُر کرنے والی تھیں۔ پھر معاملہ یہ ہوا کہ وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس اسی شکل صورت میں گیا (کوڑھی کی شکل بنا کر) اور کہا میں ایک مسکین اور غریب آدمی ہوں میرے سفر کے تمام ذرائع مسدود ہو چکے۔ اب میرے لئے آج کے دن گھر پہنچنے کا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اور پھر تیرے سوا کوئی ذریعہ نہیں۔ اس لئے میں تم سے اس اللہ کے نام پر مال کرتا ہوں۔ جس نے تجھے اچھا رنگ اور خوبصورت کھال اور مال دیا ہے۔ میں تم سے ایک اونٹ مانگتا ہوں جس کے ذریعہ میں منزل تک پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا۔ میرے ذمہ بہت سے حقوق ہیں۔ فرشتے نے اسے کہا گویا میں تجھے پہچانتا ہوں۔ کیا تو وہی نہیں جس نے تم پر سفید برص کے داغ تھے لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور تو فقیر محتاج تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے مال سے نوازا۔ اس نے کہا یہ مال تو میں نے باپ دادا سے ورثہ میں پایا ہے۔ فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو تھا، پھر فرشتہ گنجے کے پاس اسی کی شکل و صورت میں گیا اور اس نے وہی کہا جو کوڑھی کو کہا تھا اور اس نے اسی طرح جواب دیا جس طرح اس نے جواب دیا تھا۔ اس پر فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے اسی طرح کر دے جس طرح پہلے تھا پھر اندھے کے پاس نابینا بن کر گیا اور کہا میں ایک مسکین اور مسافر ہوں اور سفر کے تمام ذرائع مسدود ہو گئے۔ اب منزل تک پہنچنا اللہ کی مدد اور پھر

قال: الغنم فأعطى شاةً والذئب فأنج هذاً وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من الغنم. ثم أتته اتي الأبرص في صورته وهيبته فقال: رجل مسكين قد انقطع بي الحال في سفرى، فلا بلاغ لي اليوم إلا بالله ثم بك أسألك بالذي أعطاك اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعيراً أتبلغ به في سفرى؟ فقال أحق فوق كنبرة فقال: كآنى اعرفك اللهم إني إبرص بقدرك الناس فقيراً فأعطاك الله؛ فقال: إنما ورثت هذا المال كآبراً عن كآبر فقال ان كنت كاذباً فصيرك الله الى ما كنت واتى الأقرع في صورته وهيبته فقال لدمثل ما قال لهذا ورد عليه مثل ما رد هذا. فقال: ان كنت كاذباً فصيرك الله الى ما كنت. واتى الأعمى في صورته وهيبته فقال: رجل مسكين وإن سبيل انقطع بي الحال في سفرى فلا بلاغ لي اليوم إلا بالله ثم بك أسألك بالذي رد عليك بصرك شاةً أتبلغ بها في سفرى؟ فقال: قد كنت أعمى فرد الله الى بصرى فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا أجهذك اليوم حتىء أخذته لله عز وجل. فقال: أمسك مالك فإنما ابتليتم، فقد رضى

تیرے سہارے کے سوا ممکن نہیں۔ میں تم سے اس اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس نے تیری نگاہ واپس کی۔ مجھے ایک بکری عنایت کر دو تا کہ میں اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکوں۔ اس نے کہا میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے بنا کر دیا میرے اس مال میں سے جو چاہتے ہو لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو۔ قسم بخدا اس میں سے آج تو جو اللہ کے لئے لے لے گا میں انکار نہ کروں گا۔ فرشتے نے کہا اپنے مال کو تم اپنے پاس ہی رکھو۔ بلاشبہ تمہاری آزمائش کی گئی جس میں اللہ تم سے راضی ہوا اور تمہارے دونوں ساتھیوں پر ناراض ہو گیا (متفق علیہ)

النَّاقَةُ الْعُشْرَاءُ : حَامِلَةٌ أَوْ ثَنِيَّةٌ - النَّاتِجُ وَنَتِجٌ : اس کے بچوں کا مالک بنا۔ النَّاتِجُ : اونٹنی کے بچے جنوانے والا جیسا قابلہ کا لفظ دایہ عورت کے لئے ہے۔ وَلَدٌ هَذَا : بکری کے بچوں کا مالک ہوا۔ یہ لفظ اونٹنی کے ہم معنی ہے اونٹنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسی لئے نَسِجٌ مُؤَلَّدٌ دایہ تینوں ہم معنی ہے۔ صرف انسان کے لئے قابلہ آتا ہے اور بقیہ حیوانات کے لئے آتے ہیں۔ انْقَطَعَتْ بَنِي الْجِبَالِ کا معنی اسباب کا منقطع ہونا : اَجْهَذَكَ : میں کسی چیز کی واپسی کی تکلیف نہ دوں گا۔ لَا أَحْمَذُكَ : تمہاری تعریف نہ کروں گا کسی ایسی چیز کے ترک پر جس کی تمہیں ضرورت ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسا کہ اہل عرب کا محاورہ ہے کہ زندگی کی درازی پر ملامت نہیں یعنی عمر کی لمبائی نہ ہونے پر ندامت نہیں۔

اللَّهُ عَنْكَ وَسَخَطَ عَلَيَّ صَاحِبِيكَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”وَالنَّاقَةُ الْعُشْرَاءُ“ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الشَّيْنِ وَبِالْمَدِّ : هِيَ الْحَامِلُ : قَوْلُهُ ”نَاتِجٌ“ وَفِي رِوَايَةٍ ”فَنَتِجٌ“ مَعْنَاهُ : تَوَلَّى نِتَاجَهَا وَالنَّاتِجُ لِلنَّاقَةِ كَالْقَابِلَةُ لِلْمَرَاةِ - وَقَوْلُهُ ”وَلَدٌ هَذَا“ هُوَ بِتَشْدِيدِ اللَّامِ : أَي تَوَلَّى وَلَا دَتَهَا وَهُوَ بِمَعْنَى نَاتِجٍ فِي النَّاقَةِ - فَالْمَوْلَدُ : وَالنَّاتِجُ : وَالْقَابِلَةُ بِدَوْنِ لَكِنْ هَذَا لِلْحَيَوَانَ وَذَلِكَ لِغَيْرِهِ . قَوْلُهُ ”انْقَطَعَتْ بَنِي الْجِبَالِ هُوَ - بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ : أَي الْأَسْبَابُ - وَقَوْلُهُ : لَا أَحْمَذُكَ“ مَعْنَاهُ : لَا أَشَقُّ عَلَيْكَ فِي رَدِّ شَيْءٍ تَأْخُذُهُ أَوْ تَطْلُبُهُ مِنْ مَالِي وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ : ”لَا أَحْمَذُكَ“ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمِيمِ وَمَعْنَاهُ : لَا أَحْمَذُكَ بِتَرْكِ شَيْءٍ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ كَمَا قَالُوا : لَيْسَ عَلَيَّ طَوْلُ الْحَيَاةِ نَدَمٌ : أَي عَلَى فَوَاتِ طَوْلِهَا .

السَّابِعُ :

٦٦ : عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ الْأَمَانِي . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ : قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا مِنَ الْعُلَمَاءِ :

٦٦: حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع رکھے اور موت کے بعد آنے والی زندگی کے لئے تیاری کرے اور بے وقوف وہ ہے جس نے خواہشات نفسانی کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ سے بڑی بڑی آرزوئیں اور تمنائیں کیں“۔ (ترمذی)

دَانَ نَفْسَهُ : نفس کا محاسبہ کیا۔

مَعْنَى دَانَ نَفْسَهُ حَاسَبَهَا.

الثَّامِنُ

۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آدمی کے اسلام کی خوبی اس کا بے فائدہ کاموں کو ترک کر دینا ہے۔“

۶۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”مَنْ حَسَنَ إِسْلَامَ السَّمْرِءِ تَرَكَهُ مَا لَا يُعِينُهُ“ حَدِيثٌ حَسَنٌ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ.

(ترمذی)

التَّاسِعُ

۶۸: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”آدمی سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ اس نے کس وجہ سے اپنی بیوی کو مارا“۔ (ابوداؤد)

۶۸: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ”لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ لِمَ ضَرَبَ امْرَأَتَهُ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ.

باب: تقویٰ کا بیان

۶: بَابُ فِي التَّقْوَى

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا تم سے ہے۔“ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس قدر تم اس سے استطاعت ہو۔“ یہ آیت پہلی آیت کا مطلب واضح کر رہی ہے۔ (الاحزاب) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچی اور درست بات کہو۔“ (الاحزاب) تقویٰ کے حکم سے متعلقہ آیات بہت اور معروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔“ (الطلاق) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک خاص امتیاز عطا فرمائے گا اور تمہارے گناہ تم سے زائل کر دے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل کا مالک ہے۔“ (الانفال)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ﴾ [آل عمران: ۱۰۳] وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ [التغابن: ۱۶] وَهَذِهِ الْآيَةُ مَبِينَةٌ لِلْمُرَادِ مِنَ الْأُولَى. وَقَالَ تَعَالَى : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ [الاحزاب: ۷۰] وَالْآيَاتُ فِي الْأَمْرِ بِالتَّقْوَى كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ. وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ [الطلاق: ۱-۲] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ [الانفال: ۲۹] وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

آیات اس سلسلہ کی بہت ہیں۔

احادیث درج ذیل ہیں:

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَلَا أَوْل:

۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو ان میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہو“۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا ہم اس کے متعلق آپ سے سوال نہیں کرتے۔ تو آپ نے فرمایا: ”پھر یوسف اللہ کے نبی باپ نبی دادا نبی پر دادا نبی خلیل اللہ ہیں“۔ صحابہ کرام رضوان اللہ نے عرض کیا ہم اس کے متعلق بھی سوال نہیں کر رہے۔ آپ نے فرمایا پھر عرب کے خاندانوں کے متعلق دریافت کر رہے ہو۔ ارشاد فرمایا: ”ان میں جو جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ پیدا کر لیں“۔ (متفق علیہ)

فَقُهِوْا: شریعت کے احکام جان لیں۔

۶۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: ”اتَّقَاهُمْ“ فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَيُؤَسِّفُ نَبِيَّ اللَّهِ بِنَبِيِّ اللَّهِ بْنِ نَبِيِّ اللَّهِ بْنِ خَلِيلِ اللَّهِ“ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ ”فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَنِي؟ حَيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ حَيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهِوْا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

و ”فَقُهِوْا“ بَضَمِ الْقَافِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَحُكِيَ كَسْرُهَا: أَيِ عِلْمُوا أَحْكَامَ الشَّرْعِ.

الثَّانِي:

۷۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ آنحضرت ﷺ سے فرمایا کہ بے شک دنیا میٹھی سرسبز ہے۔ اے نبی! اس میں تمہیں نائب بنانے والا ہے۔ پس وہ دیکھے گا کہ تم کس طرح کام کرتے ہو۔ پس تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے۔ کیونکہ بنی اسرائیل پہلی آزمائش عورتوں کے بارے میں تھی۔ (مسلم)

۷۰: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ حَضْرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِقُكُمْ فِيهَا“ فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ؛ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ نِيلَ كَاثَتِ فِي النِّسَاءِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الثَّالِثُ:

۷۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتَّقٰی وَالعَفَافَ وَالْغِنٰی: ”اے اللہ میں آپ سے ہدایت پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں“۔ (مسلم)

۷۱: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالعَفَافَ وَالْغِنَى“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الرَّابِعُ:

۷۲: حضرت ابو طریف عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو آدمی کسی

۷۲: عَنْ أَبِي طَرِيفٍ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمِ الطَّنَاطَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

بات پر قسم کھالے پھر اس سے زیادہ تقویٰ والی بات دیکھے تو اس کو چاہئے کہ وہ تقویٰ والی بات کو اختیار کرے۔“ (مسلم)

يَقُولُ: "مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى اتَّقَى
لِلَّهِ مِنْهَا فَلْيَبِاتِ التَّقْوَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الْحَامِسُ :

۷۳: حضرت ابوامامہ صدیق بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: "اے لوگو! اللہ سے ڈرو پانچوں نمازیں ادا کرو، مہینے کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حکام کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔" (ترمذی کتاب الصلوٰۃ کے آخر سے) اور کہا حدیث حسن ہے۔

۷۳: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ صَدِيقِ بْنِ عُثْمَانَ
الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ فَقَالَ: "اتَّقُوا اللَّهَ
وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا
زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَاطِيعُوا أَمْرَ آءَاءِكُمْ تَدْخُلُوا
جَنَّةَ رَبِّكُمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي خُرُوجِ كِتَابِ
الصَّلَاةِ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب: یقین و توکل کا بیان

۷: بَابُ فِي الْيَقِينِ وَالتَّوَكُّلِ

اللہ باری تعالیٰ ہے: "جب مومنوں نے کفار کے گروہوں کو دیکھا تو کہنے لگے یہ یہی ہے جس کا وعدہ ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا ہے اور اس کے رسول نے سچ فرمایا اس بات نے ان کے ایمان اور فرمانبرداری میں اضافہ کیا۔" (الاحزاب) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وہ لوگ جن کو لوگوں نے اپنے شک لوگ تمہارے لئے جمع ہو گئے ہیں۔ پس ان سے ڈرو تو ان کا ایمان بڑھ گیا اور کہنے لگے حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کہ ہمیں تو اللہ کافی ہے اور وہ خوب کارساز ہے۔ پس وہ اللہ کی طرف سے نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے اور ان کو ذرہ بھر تکلیف نہ پہنچی اور انہوں نے اللہ کی رضامندی کی اتباع کی اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں۔" (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور تم بھروسہ کرو اس زندہ ذات پر جس پر موت نہیں۔" (الفرقان) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اللہ ہی پر ایمان والوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔" (آل عمران) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "جب تم عزم کر لو تو پھر اللہ پر بھروسہ کرو۔" (آل عمران) توکل کے سلسلہ میں آیات بہت معروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے

قال الله تعالى: ﴿وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ
الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ،
وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا
وَتَسْلِيمًا﴾ [الاحزاب: ۲۲] وَقَالَ تَعَالَى:
﴿الَّذِينَ قَالُوا لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا
لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا
حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةِ
مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا
رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ﴾ [آل
عمران: ۱۷۳-۱۷۴] وَقَالَ تَعَالَى:
﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ﴾
[الفرقان: ۵۸] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَعَلَى اللَّهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ [آل عمران: ۱۶۰]
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى
اللَّهِ﴾ [آل عمران: ۱۵۹] وَالْآيَاتُ فِي الْأَمْرِ

وہ اللہ اُس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔“ (الطلاق) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”کہ بے شک مؤمن وہی ہیں جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل نرم پڑ جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ آیات ان کے ایمان میں اضافہ کر دیتی ہیں اور اپنے رب ہی پر وہ بھروسہ کرتے ہیں۔“ (الانفال)

توکل کی فضیلت پر آیات بہت معروف ہیں۔

احادیث یہ ہیں:

۷۴: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔ میں سے ایک پیغمبر کو دیکھا کہ ان کے ساتھ چھوٹی جماعت ہے اور ایک اور نبی ہیں اور ان کے ساتھ ایک اور دو آدمی ہیں اور ایک نبی ہیں کہ جن کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ اچانک میرے سامنے ایک بہت بڑا گروہ ظاہر ہوا۔ میں نے گمان کیا کہ وہ میری امت ہے۔ مجھے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم ہے۔ لیکن تم افق کی طرف دیکھو۔ میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑا گروہ نظر آیا۔ پھر مجھے کہا گیا دوسرے کنارے کو دیکھو میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا گروہ ہے۔ مجھے بتلایا گیا کہ یہ تیری امت ہے۔ ان کے ساتھ ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو جنت میں بلا حساب و عذاب داخل ہوں گے۔ پھر آپ اٹھے اور گھر تشریف لے گئے۔ لوگ ان کے متعلق گفتگو کرنے لگے جو جنت میں بلا حساب و عذاب داخل ہوں گے۔ بعض نے کہا شاید وہ لوگ ہیں جو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ بعض نے کہا شاید وہ لوگ ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے اور شرک نہیں کیا۔ اسی طرح کئی چیزوں کا لوگوں نے تذکرہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو فرمایا تم کس بحث میں مصروف ہو؟ انہوں نے اطلاع دی۔ پس آپ

بِالتَّوَكُّلِ كَثِيرَةٌ مَّعْلُومَةٌ۔ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ [الطلاق: ۳] أَى كَافِيهِ. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تَلَيَّتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ [الانفال: ۳] وَالْآيَاتُ فِي فَضْلِ التَّوَكُّلِ كَثِيرَةٌ مَّعْرُوفَةٌ.

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَلِأَوَّلِ:

۷۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”عَرِضْتُ عَلَى الْأُمَّةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ الرَّهِيظُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذَا رُفِعَ لِي سِوَادٌ عَظِيمٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي فَقِيلَ لِي: هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ وَلَكِنْ أَنْظُرْ إِلَى الْأَفْقِ فَظَنَرْتُ فَإِذَا سِوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي: أَنْظُرْ إِلَى الْأَفْقِ الْآخَرَ فَإِذَا سِوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي: هَذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ“ ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَخَاصَ النَّاسُ فِي أَوْلِيكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحَبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وَلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ - وَذَكَرُوا الشَّيْءَ - فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جو جھاڑ پھونک نہ خود کرتے ہوں اور نہ کسی سے کرواتے ہیں اور نہ ہی شگون لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر کامل بھروسہ کرتے ہیں۔ حضرت عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان میں سے ہے۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا۔ اس نے بھی عرض کی کہ میرے لئے بھی دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عکاشہ اس میں تم سے سبقت کر گئے۔ (متفق علیہ)

الرَّهِيْطُ : یہ رھط کی تصغیر ہے۔ دس سے کم پر بولا جاتا ہے۔
الْأَفْقُ : طرف و جانب۔
عُكَّاشَةُ : تشدید کے ساتھ زیادہ صحیح ہے۔

الَّذِي تَحْوِضُونَ فِيهِ؟ فَخَبَرُوهُ فَقَالَ : هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَنْطِيرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مُحْسِنٍ فَقَالَ : اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ : "أَنْتَ مِنْهُمْ" ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ : اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ : "سَبَقَكَ اللَّهُ بِهَا عَكَاشَةُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الرَّهِيْطُ" بِضَمِّ الرَّاءِ تَصْغِيرُ رَهِيْطٍ وَهُمْ دُونَ عَشْرَةٍ هُنَّ - "وَالْأَفْقُ" السَّاحِيَّةُ وَالْحَاجِبُ "وَعُكَّاشَةُ" بِسَمِّ الْعَيْنِ وَتَشْدِيْدُ الْكَافِ وَتَخْفِيْفُهَا وَالتَّسْلِيْمَةُ أَفْصَحُ.
الثَّانِي :

٤٥ : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ لَكَ اسْلَمْتُ وَبِكَ امْنْتُ ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، وَإِلَيْكَ ائْتَيْتُ ، وَبِكَ خَاصَمْتُ : اللَّهُمَّ ائْتِ بِعِزَّتِكَ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُصَلِّيَنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا تَمُوتُ وَالْجَنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَأَخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ.

الثَّالِثُ :

٧٦ : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَيْضًا قَالَ : حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ

٤٦ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یہ وہ کلمہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا جب ان کو آگ میں ڈالا گیا اور حضرت محمد ﷺ نے اس

وقت کہے جب لوگوں نے یہ کہا: اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ کہ مشرکین تمہارے لئے اکٹھے ہو چکے ہیں۔ پس تم ان سے ڈر جاؤ تو مسلمانوں کا ایمان بڑھ گیا اور انہوں نے کہا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (بخاری) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ان کی آخری بات یہ تھی: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ خوب کارساز ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالُوا اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَرَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - وَفِي رَوَايَةٍ لَّهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ اِحْرَ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

الرَّابِعُ:

۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں کچھ لوگ داخل ہوں گے جن کے دل پر ندوں جیسے ہوں گے۔ (مسلم) اس کا ایک معنی متوکل کیا ہے اور معنی نرم دل کیا ہے۔

۷۷: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَمٌّ اَفْسَدَتْهُمْ مِثْلُ اَفْتِدَةِ الطَّيْرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ - قِيلَ مَعْنَاهُ مَتَوَكِّلُونَ، وَقِيلَ قُلُوبُهُمْ رَقِيْقَةٌ.

الْحَامِسُ:

۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نجد کی جانب تک غزوہ میں شریک ہوئے۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے تو یہ بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹے۔ راستہ میں کانٹے دار درختوں کی ایک وادی میں نیند نے ان کو آ لیا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ یہاں اتر پڑے۔ درختوں کے سایہ کی تلاش میں صحابہ رضی اللہ عنہم بھی متفرق ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کیکر کے ایک درخت کے نیچے اترے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ ہم تھوڑی دیر کے لئے سو گئے۔ اچانک رسول اللہ ﷺ ہمیں آوازیں دے رہے تھے اور ایک بدو آپ کے پاس تھا۔ آپ نے فرمایا: اس نے میری تلوار مجھ پر سونت لی اس حال میں کہ میں سو رہا تھا۔ جب میں بیدار ہوا تو تلوار اس کے ہاتھ میں سونتی تھی اس نے مجھ سے کہا کہ کون تجھے مجھ سے بچائے گا میں نے تین مرتبہ کہا اللہ اللہ اللہ۔ آپ نے اس سے بدلہ نہ لیا اور وہ بیٹھ گیا۔ (متفق علیہ) ایک اور روایت میں یہ

۷۸: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ عَزَّامَعَ النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ لِحَدِيْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُمْ فَادْرَكَ كَتِفَهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَاِدٍ كَثِيْرٍ الْعَضَاهُ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالسَّجْرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ سَمَرٍ تَعْلَقُ بِهَا سَبْ لُوْنَمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: اِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقِظْتُ وَهُوَ فِي يَدِيْ صَلَّنَا قَالَ: مَنْ يُمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يَعْقِبْهُ وَحَلَسَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رَوَايَةٍ: قَالَ جَابِرٌ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِذَاتِ الرَّقَاعِ فَاِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ

الفاظ ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ جب ہم ایک گھنے سایہ دار درخت کے پاس آئے تو اس درخت کو نبی نے رسول اللہ کے لئے چھوڑ دیا۔ پس مشرکین میں سے ایک نے آیا اور آنحضرت کے لئے چھوڑ دیا۔ اس سے لگی ہوئی تلوار اس نے لے لی اور سونت کر کہنے لگا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے کہا اللہ۔ امام ابو بکر اسماعیلی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي. قَالَ اللَّهُ. اس پر تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ آپ نے وہ تلوار پکڑ کر فرمایا۔ تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ اس نے کہا تم بہتر تلوار پکڑنے والے بن جاؤ۔ آپ نے فرمایا: کیا تو لا إله إلا الله مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ کی دعا دیتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ لیکن میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ نہ میں آپ سے لڑوں گا اور نہ میں ان لوگوں کا ساتھ دوں گا جو آپ سے بدلتے ہیں۔ آپ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تمہارے پاس ایسے شخص کے ہاں سے آیا ہوں جو لوگوں میں سب سے بہتر ہے۔

قفل: لوثنا۔ العضاة: کا۔ دار درخت۔ السمرورة: کیکر کا درخت۔ یہ عضاة سے بڑا ہوتا ہے۔ اختسرت السيف: تلوار ہاتھ میں سونت لی۔ صلنا: سونتی ہوئی۔

۷۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”اگر تم اللہ پر توکل کرتے جیسے توکل کا حق ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تم کو اس طرح رزق عنایت فرماتے جیسا کہ پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح سویرے خالی پیٹ نکلتے اور شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔“ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

ترکناھا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ: تَخَافُنِي؟ قَالَ: لَا فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: اللهُ وَفِي رِوَايَةٍ اٰبِي بَكْرٍ الْاَسْمَاعِيْلِيُّ فِيْ صَحِيْحِهِ فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: اللهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ فَاخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقَالَ: كُنْ خَيْرًا اَحَدًا فَقَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاَنْسَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا وَكُنْ اَعَاهِدُكَ اَنْ لَا اُقَاتِلُكَ وَلَا اُحْرِمَنَّكَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ فَخَلَّى سَبِيْلَهُ فَاتَى اَصْحَابَهُ فَقَالَ: جَسْتُمْ مِّنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ قَوْلُهُ: ”قَفْلُ اٰی رَجْعٍ - ”وَالْعِضَاءُ“ الشَّجْرَةُ الَّذِيْ لَهُ شَوْكٌ - ”وَالسَّمْرَةُ“ بَفَتْحِ السِّينِ وَضَمِّ الْمِيمِ: الشَّجْرَةُ مِنَ الطَّلْحِ وَهِيَ الْعِظَامُ مِنْ شَجَرِ الْعِضَاءِ ”وَاخْتَرَطَ السَّيْفُ“: اٰی سَلَّهُ وَهُوَ فِيْ يَدِهِ: ”صَلْنَا“ اٰی مَسَلُوْا“ وَهُوَ بَفَتْحِ الصَّادِ وَضَمِّهَا.

السادس:

۷۹: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّكُمْ تَسُوْكَمُوْنَ عَلٰی اللهِ حَقَّ تَوْكَلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ حِمَاصًا وَتَرُوْحُ بَطَانًا“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وقال: حَدِيْثٌ حَسَنٌ - مَعْنَاهُ تَذَهَبُ

مطلب یہ ہے کہ شروع دن میں بھوک کی شدت کے باعث ان کے پیٹ سگڑے ہوتے ہیں اور دن کے آخر میں پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔

۸۰: حضرت ابوعمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ اے اللہ میں نے خود کو آپ کے سپرد کیا اور میں نے اپنا چہرہ آپ کی طرف کیا اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کیا اور تجھے اپنا پشت پناہ بنایا۔ رغبت کر کے یا ڈر کر تجھ سے۔ تیری پکڑ سے کوئی پناہ گاہ نہیں۔ نجات کی کوئی جگہ ہے۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے ان دنوں اور تیرے اس پیغمبر پر ایمان لایا جو آپ نے بھیجا۔“ (پھر آپ نے فرمایا) اگر تیری موت اس رات میں آگئی تو تیری موت فطرت اسلام پر آئی۔ اگر صبح کی تو تو نے خیر و بھلائی کو پالیا۔ (متفق علیہ) حضرت براء کی صحیحین الی روایت میں یہ الفاظ بھی زائد ہیں: ”آپ ﷺ نے مجھے فرمایا اے براء تم جب اپنے بستر پر جاؤ۔ تو نماز والا وضو کرو پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ اور اس طرح کہو آگے اوپر والے الفاظ نقل کئے۔ پھر آخر میں فرمایا کہ ان کلمات کو سب سے آخر میں کہو۔“

۸۱: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن لوی بن غالب قرشی التیمی رضی اللہ عنہ - جو خود اور ان کے والد اور والدہ سب صحابی ہیں رضی اللہ عنہم - سے روایت ہے کہ میں نے مشرکین کے قدم دیکھے جبکہ ہم غار میں تھے۔ وہ ہمارے سروں کے اوپر کھڑے تھے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر ان

أَوَّلَ النَّهَارِ حَمَاصًا: أَي ضَامِرَةَ الْبُطُونِ مِنَ الْجُوعِ وَتَرْجِعُ آخِرَ النَّهَارِ بَطَانًا: أَي مُمْتَلِنَةَ الْبُطُونِ.

السَّابِعُ:

۸۰: عَنْ أَبِي عَمْرَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا فَلَانُ إِذَا آدَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَالْبَطَانُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مُنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَبِانِكَ اِنْ مُتُّ مِنْ اَيْلَتِكَ مُتًّا عَلَيِ الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ خَيْرًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنِ الْبَرَاءِ: قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضَوِّءْ كَمَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَي سَيْفِكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ وَذَكَرْ نَحْوَهُ ثُمَّ قَالَ: وَاجْعَلْهُنَّ اِحْرَامًا تَقُوْلُ:

الْثَامِنُ:

۸۱: عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةِ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ الْقُرَشِيِّ وَالتَّيْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَهُوَ أَبُوهُ وَأُمُّهُ صَحَابَةٌ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ قَالَ: نَظَرْتُ إِلَى اِقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ

میں سے کوئی اپنے قدموں کی نچلی جانب دیکھے تو وہ ہمیں دیکھ لے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ابو بکر تیرا ان دو کے متعلق کیا گمان ہے کہ اللہ جن کا تیسرا ہے۔“ (متفق علیہ)

وَنَحْنُ فِي الْغَارِ وَهُمْ عَلَى رُءُوسِنَا فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرْنَا - فَقَالَ : مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بَاتْنَيْنِ اللَّهُ تَالِيَهُمَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ .

التاسع :

۸۲ : عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَسْمَاءِ هُنْدَ بِنْتِ أَبِي أُمَيَّةَ حَدِيقَةَ الْمُخَزُومِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ : قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا بِإِسْنَادٍ صَحِيحَةٍ - قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ .

العاشر :

۸۳ : عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”مَنْ قَالَ - يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ : بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ' يُقَالُ لَهُ : هُدَيْتَ وَكُفَيْتَ وَوُقِيْتَ ' وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ : حَدِيثٌ حَسَنٌ ' زَادَ أَبُو دَاوُدَ : فَيَقُولُ - يَعْنِي الشَّيْطَانُ - لِشَيْطَانٍ آخَرَ : كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَوُقِيَ وَوُقِيَ ؟

۸۲ : حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا جن کا نام ہند بنت ابی امیہ حدیقہ مخزومیہ ہے روایت کرتی ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ اپنے گھر سے تشریف لے جاتے تو نکلتے وقت یوں دعا کرتے : بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ ”میں اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلتا ہوں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اے اللہ میں اس بات سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں راستہ سے بھٹک جاؤں یا ہٹایا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلا یا جاؤں یا میں کسی پر ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا جہالت کا ارتکاب کروں یا مجھ سے جہالت والا سلوک آجائے۔“ (ابوداؤد ترمذی)

۸۳ : حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے : بِسْمِ اللَّهِ ”میں اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اور معصیت سے پھرنا اور نیکی پر قوت اللہ کی ہی مدد سے مل سکتی ہے۔“ تو اس کو کہہ دیا جاتا ہے تو نے ہدایت پائی اور کفایت کر دیا گیا اور بچا لیا گیا اور شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے۔ (ابوداؤد ترمذی) ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ ایک شیطان دوسرے شیطان کو کہتا ہے تیرا اس آدمی پر کس طرح قابو چلے گا جس کو ہدایت دی گئی اور وہ کفایت کر دیا گیا اور محفوظ کر دیا گیا۔

۸۴ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے۔ ایک ان میں سے آپ کی

۸۴ : وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ إِخْوَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ أَحَدُهُمَا

خدمت میں حاضر رہتا اور دوسرا کمائی کرتا۔ اس کمانے والے نے اپنے بھائی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شاید تمہیں اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہے۔ (ترمذی)

يَحْتَرِفُ : کمانا اور اسباب اختیار کرنا۔

باب : استقامت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”تم استقامت اختیار کرو جیسا تمہیں حکم ہوا“۔ (ہود) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر استقامت اختیار کی۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں یہ کہ تم ڈرو اور نہ غم کرو اور تمہیں جنت کی خوشخبری دے گی۔ جنت جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ہم تمہارے دوست ہیں دنیا ملی جائے گی میں اور آخرت میں۔ تمہارے لئے ہے جو تمہارے نفس چاہیں گے اور تمہیں ملے گا جو تم مانگو۔ یہ بخشنے والی اور رحم کرنے والی ذات کی طرف سے آیا ہے“۔ (حم السجدة) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر قائم رہے نہ ان پر خوف ہوگا اور نہ وہ گھبراہٹ ہوں گے وہ لوگ جنتی ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے“۔ (الاحقاف)

۸۵: حضرت ابو عمر و اور بعض نے کہا ابو عمرہ سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے اسلام کے متعلق ایسی بات بتائیں کہ اور کسی سے آپ کے علاوہ میں سوال نہ کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو اَمِنْتُ بِاللّٰهِ کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو“۔ (مسلم)

۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے رہو اور یقین کر لو کہ تم میں سے کوئی شخص صرف اپنے عمل سے نجات نہیں پاسکتا۔

بَنَاتِي النَّبِيُّ ﷺ وَالْآخِرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمَحْتَرِفُ اِخَاهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : لَعَلَّكَ تَرِزُقُ بِهِ“ رواه الترمذی باسناد صحيح على شرط مسلم.

”يَحْتَرِفُ“ يَكْتَسِبُ وَيَتَسَبَّ.

۸ : بَابُ فِي الْاِسْتِقَامَةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ فَاسْتَقِمُّ كَمَا اُمِرْتُ ﴾ [۱۱۲:۵] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿ اِنَّ الدّٰىنَ قَالُوْا رَبَّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَسْوَلْ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ لَا تَحَافُوا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْشُرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ تَحْنُ اَوْلِيَاءُكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدْعُوْنَ نَزَّلَا مِنْ غُفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۰﴾ [۳۱:۳۰] وَقَالَ تَعَالٰى ﴿ اِنَّ الدّٰىنَ قَالُوْا رَبَّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا حَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ [۱۴:۱۳]

۸۵ : وَعَنْ اَبِيْ عُمَرَ وَقِيلَ اَبِيْ عُمَرَ سَفِيَّانُ بِنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ لِيْ فِى الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْأَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَيْرَكَ - قَالَ : ” قُلْ : اَمِنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمُّ“ رواه مسلم.

۸۶ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ” قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا“ وَاَعْلَمُوْا اَنْهُ لَنْ يَنْجُوْا اَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ قَالُوْا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا آپ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں بھی نہیں! مگر اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت و فضل سے ڈھانپ لیں گے۔ (مسلم)

الْمُقَارَبَةُ: میانہ روی جس میں کسی طرف کمی و اضافہ نہ ہو یعنی راہ اعتدال۔ السَّدَاذُ: استقامت و درستگی۔

يَتَعَمَّدُنِي: مجھے ڈھانپ لیں گے۔

استقامت کا مطلب علماء کی رائے میں یہ ہے اللہ کی اطاعت کو لازم پکڑنا۔ یہ آپ ﷺ کے جوامع الکلم میں سے ہے اور معاملات میں انتظام کی جڑ ہے۔ (وباللہ التوفیق)

باب: اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوقات میں غور و فکر کرنا

دنیا کی فنا، آخرت کی ہولناکیاں

اور

دیگر معاملات اور نفس کی کوتاہیاں

اور اس کی تہذیب اور استقامت پر اس کو آمادہ کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بیچکار میں تمہیں ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لئے کھڑے جاؤ دو دو اور ایک ایک پھر غور و فکر کرو۔“ (سبا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن رات کے آنے جانے میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور کروٹ کے بل لیٹے ہوئے اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (پھر بے اختیار بول اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب ہمارے تو نے ان کو بے کار نہیں بنایا تو پاک ہے۔“ (آل عمران)

وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ

”وَالْمُقَارَبَةُ“ الْقَصْدُ الَّذِي لَا غُلُوفَ فِيهِ وَلَا تَفْصِيرَ - ”وَالسَّدَاذُ“ الْإِسْتِقَامَةُ وَالْأَصَابَةُ. ”وَيَتَعَمَّدُنِي“ يَلْبَسُنِي وَيَسْتُرُنِي - قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى الْإِسْتِقَامَةِ لِرُؤْمِ طَاعَةِ اللَّهِ تَعَالَى قَالُوا: وَهِيَ مِنْ جَوَامِعِ الْكَلِمِ وَهِيَ نِظَامُ الْأُمُورِ، وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ

۹: بَابُ فِي التَّفَكُّرِ فِي عَظِيمِ

مَخْلُوقَاتِ اللَّهِ تَعَالَى وَفَنَاءِ الدُّنْيَا وَأَهْوَالِ الْآخِرَةِ وَسَائِرِ أُمُورِهِمَا وَتَقْصِيرِ النَّفْسِ وَتَهْذِيبِهَا وَحَمْلِهَا عَلَى الْإِسْتِقَامَةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا أَعْطَكُم بَٰرِئَةً أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مَشْئِيًّا وَفَرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا﴾ [سبأ: ۴۶] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالاختلافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقَعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ﴾ [آل عمران]

[۱۹۰-۱۹۱]

الآيات

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا

وقال تعالى: ﴿أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ

کئے گئے اور آسمان کو کہ کس طرح بلند کئے گئے اور پہاڑوں کو کہ کس طرح گاڑ دیئے گئے اور زمین کو کس طرح بچھا دی گئی۔ آپ نصیحت فرمائیں آپ نصیحت کرنے والے ہیں۔“ (الغاشیہ) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ دیکھیں۔“ (محمد) الایہ۔

آیات اس سلسلہ میں بہت ہیں۔

باقی احادیث تو گزشتہ باب والی روایت ”الکَیْسُ مَنْ دَانَ

نَفْسَهُ“ اس کے مناسب ہے۔

باب: نیکوں میں جلدی کرنا اور جو آدمی کسی خیر

کی طرف متوجہ ہو اس کو چاہئے کہ

بلا تردد خیر کی طرف کوشش سے متوجہ رہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”بھلائی کے کاموں میں سبقت

کرو۔“ (البقرۃ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور تم اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی

طرف جلدی کرو جس کی جوڑائی آسمان و زمین ہے۔ وہ متیقن کے

لئے تیار کی گئی ہے۔“ (آل عمران)

۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیک اعمال میں جلدی کرو۔ عنقریب

فتنے آنے والے ہیں جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں

گے۔ صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مومن ہوگا اور

صبح کو کافر۔ دنیا کے معمولی سامان کے بدلے اپنا ایمان بیچ

ڈالے گا۔“ (مسلم)

۸۸: حضرت ابوسرورہ عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ میں نے

كَيْفَ خُلِقَتْ وَاللَّيْلِ السَّمَاءَ كَيْفَ رُفِعَتْ

وَاللَّيْلِ الْجِبَالَ كَيْفَ نَصَبَتْ وَاللَّيْلِ الْأَرْضَ

كَيْفَ سَطَّحَتْ فَذَكَرَ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكَّرٌ ﴿١٧﴾

[الغاشیة: ۱۷-۲۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿١٧﴾ أَفَلَمْ

يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا ﴿١٨﴾ [محمد: ۱۰]

الآیة: وَالآیَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ - وَمِنْ

الْأَحَادِيثِ الْحَدِيثُ السَّابِقُ - الْكَيْسُ مَنْ

دَانَ نَفْسَهُ.

۱: بَابٌ فِي الْمُبَادَرَةِ إِلَى الْخَيْرَاتِ

وَحَثٌّ مَنْ تَوَجَّهَ لِخَيْرٍ عَلَى الْإِقْبَالِ

عَلَيْهِ بِالْجِدِّ مِنْ غَيْرِ تَرَدُّدٍ!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ﴿١٤٨﴾

[البقرۃ: ۱۴۸] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَسَارِعُوا إِلَى

مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ

وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٣﴾ [آل

عمران: ۱۳۳]

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَلِأَوَّلٍ:

۸۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ”بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ

الصَّالِحَةِ فَسَتَكُونُونَ فَتَنَ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلَمِ

يُضْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا،

وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُضْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ

بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الثَّانِي:

۸۸: عَنْ أَبِي سُرُورَةَ ”يَكْسِرُ الْبَيْنَ

آنحضرت ﷺ کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز ادا کی۔ آپ نے نماز سے سلام پھیرا۔ پھر جلدی کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کو عبور کرتے ہوئے کسی زوجہ محترمہ کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ کی اس تیزی سے لوگ گھبرا گئے۔ پھر آپ نکل کر باہر تشریف لائے۔ پس آپ نے اندازہ فرمایا کہ لوگ آپ ﷺ کی اس تیزی پر حیران ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے یاد آیا کہ میرے پاس چاندی یا سونے کا ٹکڑا ہے۔ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ یہ ٹکڑا میرے پاس رکھا رہے۔ اب میں انکی تقسیم کا حکم دے کر آیا ہوں۔“ (بخاری) دوسری روایت کے الفاظ کہ میں گھر میں صدقہ کی چاندی سونے کا ایک ٹکڑا چھوڑ آیا تھا۔ میں نے رات کو اس کا گھر میں رکھا رہنا پسند کیا۔

التَّبْرُ: سونے چاندی کا ٹکڑا۔

الْمُهْمَلَةُ وَفَتْحُهَا“ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى وَرَأَى النَّبِيَّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَحَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجَبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ: ”ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تَبْرٍ عُنْدَنَا فَكْرَهُتُ أَنْ يَخْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ”كُنْتُ خَلَفْتُ لِي النَّبِيَّ تَبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكْرَهُتُ أَنْ أُبَيْتَهُ“

”التَّبْرُ“ قِطْعٌ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ.

الثَّالِثُ:

۸۹: جابر سے روایت ہے کہ اُحد کے دن ایک شخص نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ اگر میں کافروں کے ہاتھ سے مارا جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں“۔ اس نے اپنی ہاتھ والی کھجوریں پھینک دیں پھر لڑ کر شہید ہو گیا۔ (متفق علیہ)

۸۹: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ ”فِي الْجَنَّةِ“ فَالْقَى تَمْرَاتٍ كُنَّ فِيهِ يَدُهُ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الرَّابِعُ:

۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس صدقہ کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو صدقہ ایسے وقت میں تم کرو جب کہ تم تندرست ہو اور مال کی حرص دل میں ہو اور فقر کا خطرہ ہو اور مال داری کی آس لگائے ہوئے ہو۔ صدقہ کرنے میں اتنی تاخیر نہ کرو یہاں تک کہ روح حلق تک پہنچ جائے تو اس وقت کہنے لگو فلاں کو اتنا۔ فلاں کو اتنا حالانکہ وہ مال تو فلاں (وارثوں) کا ہو چکا۔“ (متفق علیہ)

۹۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْبَرُ أَجْرًا؟ قَالَ: ”أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْغِنَى وَلَا تُسْمَهُلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ ”كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ”الْحُلُقُومُ“ مَجْرَى النَّفْسِ - وَ”الْمَرِيُّ“ مَجْرَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

الْحُلُقُومُ: سَأَسُ كِي نَالِي - الْمَرِيُّ: كِهَانِي أَوِ پَانِي كِي نَالِي۔

الخامس :

۹۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُحد کے دن رسول اللہ نے ایک تلوار پکڑ کر فرمایا: ”یہ تلوار کون لے گا؟“ ہر ایک نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اور کہا: ”میں، میں“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کون اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا؟“ یہ سن کر لوگ رکے۔ تو حضرت ابو دجانہ نے عرض کی میں اس کو اس کے حق کے ساتھ لوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اس تلوار کو لیا اور اس سے مشرکین کی کھوپڑیاں پھاڑ ڈالیں۔ (مسلم) ابو دجانہ کا نام سماک بن خرشہ ہے۔

أَحْجَمَ الْقَوْمَ : رَكْنَا -

فَلَقَ بِهِ : پھاڑ ڈالا۔

هَامَ الْمُشْرِكِينَ : مشرکین کے سر۔

۹۱ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ : مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هَذَا؟ فَيَسْطُرُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ : أَنَا أَنَا قَالَ : فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ؟ فَاحْجَمِ الْقَوْمَ فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَا أَخُذُهُ بِحَقِّهِ فَاحْزَمَهُ ففَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

اسمُ أَبِي دُجَانَةَ سَمَاكُ بْنُ خَرِشَةَ قَوْلُهُ

”أَحْجَمَ الْقَوْمَ“ ائى تَوَقَّفُوا - وَ”فَلَقَ بِهِ“ ائى شَقَّ ”هَامَ الْمُشْرِكِينَ“ ائى رَأَى وَسَهَمَهُ .

السادس :

۹۲: حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج کی طرف سے جو تکلیف پہنچی تھی ان سے اس کی شکایت کی تو اس پر انہوں نے فرمایا: ”صبر کرو کیونکہ جو زمانہ ابھی آ رہا ہے۔ وہ پہلے سے بدتر ہے۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملو“۔ یہ بات تمہارے پیغمبر ﷺ سے سنی ہے۔ (بخاری)

۹۲ : عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَكَّرْنَا إِلَيْهِ مَا نُلْقَى مِنَ الْحِجَاكِ - فَقَالَ : اضْبُرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقُوا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

السابع :

۹۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا سات چیزوں سے پہلے اعمال میں جلدی کرو (۱) کیا تم کو ایسے فقر کا انتظار ہے جو بھلا دینے والا ہو (۲) ایسی مالداری کے منتظر ہو جو سرکشی میں مبتلا کرنے والی ہے (۳) ایسے مرض کے منتظر ہو جو بگاڑ دینے والا ہے (۴) ایسے بڑھاپے کا انتظار ہے جو عقل کو زائل کر دینے والا ہے (۵) یا ایسی موت کا انتظار رہے جو تیار کھڑی ہے (۶) یا دجال کا انتظار ہے جو کہ عاقب شر ہے (۷) یا قیامت کا انتظار ہے وہ تو بہت

۹۳ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ غِنًى مُطْغِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفِيدًا أَوْ مَوْتَ مُجْهَرًا أَوْ الدَّجَالَ فَشَرُّ غَائِبٍ بَيْنَ نَظَرٍ أَوْ السَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :

بڑی مصیبت اور بہت ہی کڑوی ہے۔ (ترمذی)

حدیث حسن

الثامن :

۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: ”میں یہ جہنم ایک ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور یہ قلعہ اللہ اس کے ہاتھوں فتح فرمائیں گے۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے امارت کی کبھی تمنائے کی، مگر اس دن۔ میں اٹھ اٹھ کر جھانکتا اس امید پر کہ مجھے آواز دی جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ جہنم ان کو عنایت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ جہنم اے کرسا منے چلتے جاؤ اور کسی طرف توجہ مت کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تیرے ہاتھ پر اس کو فتح کر دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے عرض کیا کہ میں کس بات پر لوگوں سے قتال کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ان سے لڑو یہاں تک کہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ کی گواہی دیں جب وہ ایسا کر گزریں تو انہوں نے اپنے خونوں کو تم سے محفوظ کر دیا اور مالوں کو محفوظ کر لیا مگر اس کے ساتھ پھر ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔“ (مسلم)

فَتَسَاوَرْتُ : اٹھ اٹھ کر جھانکتا۔

باب : مجاہدہ کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وہ لوگ جو ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں۔ ہم ضرور ان کی اپنے راستوں کی طرف راہنمائی کرتے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ نیکوں کا روں کے ساتھ ہے۔“ (عنکبوت) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تو اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔“ (النحل) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اپنے رب کا نام یاد کر اور اس کی طرف یکسو ہو جائیسی ہر طرف سے تعلق توڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو۔“ (الزلزل) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو آدمی ذرہ بھر بھی

۹۴: عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَا أُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ - قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءً أَنْ أُدْعَى لَهَا: فَقَدَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ: امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ“ فَسَمِعَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: قَاتِلَهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابَتِهِمْ عَلَى اللَّهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: "فَتَسَاوَرْتُ" هُوَ بِالسَّيْنِ

الْمُهْمَلَةِ أَيْ وَثَبْتُ مُتَطَلِّعًا.

۱۱: بَابُ فِي الْمُجَاهَدَةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ [عنکبوت: ۶۹] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ [الحج: ۹۹] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَادْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتَلًا﴾ [الزمر: ۸] أَيْ انْقَطِعْ إِلَيْهِ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا۔ (الزلزال) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو کچھ بھلائی تم اپنے نفسوں کے لئے آگے بھیجو۔ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں تم پا لو گے وہ بہت بہتر اور اجر میں بہت بڑھ کر ہے۔“ (المزمل) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور مال میں جو بھی تم خرچ کرو پس اللہ تعالیٰ اس کو جاننے والا ہے۔“ (البقرہ) آیات اس باب میں بہت کثرت سے ہیں۔

احادیث یہ ہیں:

۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ فرماتے ہیں جو میرے لئے کسی سے دشمنی کرے میں اس سے اعلان جنگ کر دیتا ہوں اور بندے پر جو چیزیں میں نے فرض کی ہیں۔ ان سے بڑھ کر کوئی چیز بھی بندے کو میرے قریب کرنے والی نہیں۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ کچھ مالا ہے تو میں دیتا ہوں اور اگر وہ کسی چیز سے پناہ طلب کرے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔“ (بخاری) اذنتہ: میں اس کو خبردار کرتا ہوں کہ میں اس کا مقابل ہوں۔

استعاذنی: یہ استعاذی بھی مروی ہے۔

۹۶: حضرت انسؓ آنحضرتؐ سے آپؐ کا وہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو آپ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جب بندہ میری طرف ایک باشت قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔“ (بخاری)

خیراً تیرہ [الزلزال: ۷] وقال تعالیٰ: ﴿فَمَا تَقَدَّمُوا لَأَنفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا﴾ [الزمر: ۲۰] وقال تعالیٰ: ﴿وَمَا تَسْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ۲۷۳] وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ:

۹۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ إِذَا مَلَئَ مِنْ عَادِي لِي وَلِيًّا وَقَدْ أَذْنَتْهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ إِفْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّىٰ أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ وَلَئِنْ أَسْتَعَاذَنِي لِأَعِيذَنَّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”أَذْنَتْهُ“ أَعْلَمْتُهُ بِأَنِّي مُحَارِبٌ لَهُ-

”اسْتَعَاذَنِي“ رَوَى بِاللُّغَةِ بِالْبَاءِ.

الثَّانِي:

۹۶: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرُوهُ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا آتَانِي يَمْشِي آتَيْتُهُ هَزْوَلَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الثالث :

۹۷ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”دونعمتین ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کے متعلق خسارے میں مبتلا ہیں: (۱) صحت (۲) فراغت“۔ (بخاری)

۹۷ : عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : بَعْمَتَانِ مُغْبُونَ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ : الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

الرابع :

۹۸ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ رات کو قیام فرماتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک پھٹ جاتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اس طرح کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں اس کا شکر گزار نہیں جاؤں۔ (بخاری)

۹۸ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَنْفَطِرَ قَدَمَاهُ فَقُلْتُ لَهُ : لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذُنُوبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ : أَفَلَا أَحَبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ - هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَنَسْخُوهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ الْمُعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ .

اس طرح کی روایت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے صحیحین میں بھی مروی ہے۔

الخامس :

۹۹ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب بیداری فرماتے اور گھر والوں کو جگاتے اور خوب کوشش فرماتے اور کمر کس لیتے۔ (متفق علیہ)

۹۹ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَانْقَطَعَ أَهْلُهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمُنْزَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

مراد رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہے۔ المیزر : چادر۔ یہ عورتوں سے علیحدگی اختیار کرنے سے کنایہ ہے۔ مقصد اس سے عبادت کی پوری تیاری ہے۔ جیسا کہ محاورہ عرب ہے : شَدَّدْتُ لِهَذَا الْأَمْرِ مِيزْرِي : میں نے اس کام کے لئے پوری تیاری کر لی اور فارغ کر لیا۔

”وَالْمِرَادُ“ : الْعَشْرُ الْوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ - ”وَالْمُنْزَرُ“ الْأَزَارُ وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنِ اعْتِزَالِ النِّسَاءِ - وَقِيلَ : الْمِرَادُ تَشْمِيرُهُ لِلْعِبَادَةِ يُقَالُ : شَدَّدْتُ لِهَذَا الْأَمْرِ مِيزْرِي : أَيْ تَشْمَرْتُ وَتَفَرَّغْتُ لَهُ .

السادس :

۱۰۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۰۰ : عن أبي هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ :

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”طاقتور مؤمن زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے کمزور مؤمن سے۔ مگر ہر ایک میں بہتری اور خیر ہے اور تم اس چیز کی حرص کرو جو تمہیں فائدہ دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور ہمت نہ ہارو اور اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچے تو یہ مت کہو کہ میں ایسا کر لیتا اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا ہو جاتا البتہ یہ کہو اللہ کی تقدیر یہی تھی اور جو اس نے چاہا وہ کیا۔ کیونکہ ”اگر“ کا لفظ شیطان کے عمل کا دروازہ کھولتا ہے۔“ (مسلم)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ آخِرٌ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعْنِ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ - وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

السابع:

۱۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ جہنم کو شہوات سے ڈھانپ دیا گیا اور جنت کو ناپسندیدہ ناگوار کاموں سے ڈھانپ دیا گیا۔ (متفق علیہ)

مسلم کی روایت ہے۔ حُفَّتْ: مگر دونوں کا معنی ایک ہے یعنی آدن اور اس کے درمیان یہ حجاب اور رکاوٹ ہے جب وہ اس کو کر لیتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

۱۰۱: عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ" وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "حُفَّتْ" بَدَلُ "حُجِبَتْ" وَهُوَ بِمَعْنَاهُ: أَي بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا هَذَا الْحِجَابُ فَإِذَا فَعَلَهُ دَخَلَهَا

الثامن:

۱۰۲: حضرت ابو عبد اللہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔ آپ نے سورہ بقرہ شروع فرمائی میں نے دل میں کہا کہ آپ سو آیات پر رکوع فرمائیں گے۔ مگر آپ نے تلاوت جاری رکھی۔ میں نے سوچا کہ اس سورت سے ایک رکعت ادا فرمائیں گے لیکن آپ نے سورہ نساء شروع کی اور اس کو مکمل پڑھا۔ پھر آل عمران شروع کی اور اس کو مکمل پڑھا۔ آپ کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر تھی۔ جب آپ کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح باری تعالیٰ ہوتی تو تسبیح فرماتے اور جب سوال والی آیت سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب استعاذہ اور پناہ والی آیت پر گزر ہوتا تو اللہ سے پناہ طلب کرتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو اس میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھی۔ آپ کا

۱۰۲: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُهُ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْتَحَ الْبُقْرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّيْ بِهَا فِي رُكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا فِي رُكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُرْسَلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ تَعَوَّذَ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِمَّنْ قِيَامُهُ ثُمَّ قَالَ: "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ"

رکوع قیام کے برابر تھا پھر آپ ﷺ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے ہوئے کھڑے ہوئے اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا اور اتنا ہی طویل قومہ فرمایا جتنا کہ رکوع۔ پھر سجدہ کیا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھا۔ آپ ﷺ کا سجدہ قریباً قیام کے برابر تھا۔ (مسلم)

۱۰۳: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے اتنا طویل قیام فرمایا کہ میں نے برے کام کا ارادہ کر لیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ نے کس چیز کا ارادہ فرمایا تھا؟ جواب دیا میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں بیٹھ جاؤں اور نماز چھوڑ دوں۔ (متفق علیہ)

۱۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ تین چیزیں میت کے پیچھے جاتی ہیں: (۱) اس کے گھر والے۔ (۲) اس کا مال۔ (۳) اس کا عمل۔ پس دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں اور ایک باقی رہ جاتی ہے اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس آ جاتا ہے اور اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۰۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”جنت تمہارے لئے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح جہنم بھی اتنی ہی قریب ہے۔“ (بخاری)

۱۰۶: حضرت ابو فراس ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ جو آنحضرت ﷺ کے خدام اور اصحاب صفہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ رات گزارتا اور ان کے لئے لوٹا اور ضرورت کی چیزیں مہیا کرتا۔ (ایک رات آپ ﷺ نے فرمایا) مجھ سے

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ فَكَانَ سُجُودَهُ قَرِيبًا مِّنْ قِيَامِهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

التَّاسِعُ:

۱۰۳: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرٍ سَوْءٍ قِيلَ: وَمَا بِهِ؟ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَذْعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الْعَاشِرُ:

۱۰۴: عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ: يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الْحَادِي عَشَرَ:

۱۰۵: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الثَّانِي عَشَرَ:

۱۰۶: عَنْ أَبِي فَرَّاسِ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ”كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاتَّبَعَهُ بِوَضُوءِهِ وَحَاجَتِهِ“

مانگ لو۔ میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے علاوہ کچھ اور؟“ میں نے کہا فقط یہی۔ پھر ارشاد فرمایا: ”تم میری اس سلسلہ میں کثرت سجود سے معاونت کرو۔“ (مسلم)

۱۰۷: حضرت ابو عبد اللہ بعض نے کہا ابو عبد الرحمن ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”اے ثوبان تم کثرت سے سجدے کیا کرو اس لئے کہ جو سجدہ بھی اللہ کے لئے کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ اس کی وجہ سے مٹا دے گا۔“ (مسلم)

۱۰۸: حضرت ابوصفوان عبد اللہ بن بسر اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے بہتر آدمی وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو۔“ (ترمذی) اور انہوں نے کہا حدیث حسن ہے۔
بُسْر: یہ لفظ بنا کے ضمہ ہے۔

۱۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نصرؓ غزوہ بدر میں موجود نہ تھے۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں اس غزوہ سے جو آپ نے مشرکین کے خلاف کیا غیر حاضر رہا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین سے قتال کا موقعہ عنایت فرمایا تو وہ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ جب اُحد کا دن آیا تو مسلمان (دوسرے مرحلہ میں) منتشر ہو گئے۔ تو اللہ کی بارگاہ میں اس طرح عرض پیرا ہوئے: اَللّٰهُمَّ اَعْتَبِرْ اَلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ وَاَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ۔ اے اللہ ساتھیوں نے جو کچھ کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے

فَقَالَ: ”سَلِّبِي“ فَقُلْتُ: اَسْأَلُكَ مِرَافِقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ: اَوْ غَيْرَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ قَالَ: فَاَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الثالث عشر:

۱۰۷: عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ؛ فَاِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا حَطِيْبَةٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الرابع عشر:

۱۰۸: عَنْ اَبِي صَفْوَانَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بَسْرٍ الْاَسْلَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.
”بُسْر“: بِضَمِّ الْبَاءِ وَبِالْتَسِيْنِ الْمُتَهَمَلَةِ.

الخامس عشر:

۱۰۹: عَنْ اَنَسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّصْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتُ الْمُشْرِكِيْنَ لِنِى اللّٰهُ اَشْهَدْنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَتَرِيْنَ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ اُحُدٍ اَتَكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعْتَبِرْ اَلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ - يَعْنِيْ اَصْحَابَهُ - وَاَبْرَأُ

معذرت خواہ ہوں۔ اور ان مشرکین نے جو کچھ کیا اس سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ پھر آگے بڑھے تو ان کا سامنا حضرت سعد بن معاذؓ سے ہوا۔ تو ان سے کہنے لگے اے سعد بن معاذ میں تو جنت کا طالب ہوں۔ رب کعبہ کی قسم! میں اس کی خوشبو اُحد سے اس طرف پارہا ہوں۔ سعد کہتے ہیں جو انہوں نے کیا میں وہ نہ کر سکا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ان کے جسم پر اسی سے زیادہ تلوار نیزے اور تیروں کے زخم پائے۔ ہم نے ان کو اس حال میں مقتول پایا کہ مشرکین نے ان کا مثلہ کر دیا تھا۔ ان کو اس حالت میں کسی نے نہ پہچانا۔ فقط ان کی بہن نے انگلی کے پوروں سے پہچانا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہمارا خیال یا گمان تھا کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے دوسرے ایمان والوں کے بارے میں نازل ہوئی: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾ ایمان والوں میں کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے وہ عہد سچا کر دیا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے باندھ رکھا تھا۔ (متفق علیہ)

لَيَرَيْنَ اللَّهَ: اللہ لوگوں کے سامنے یہ ظاہر فرمادے گا۔

لَيَرَيْنَ ضُرُورًا لِّلَّهِ دَكِيحًا

۱۱۰: حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی تو اس وقت ہم اپنی کمروں پر بوجھ اٹھاتے تھے۔ چنانچہ ایک شخص آیا اور بہت کچھ مال خرچ کیا۔ منافقین نے کہا یہ دکھلاوا کرنے والا ہے۔ ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے ایک صاع کھجور صدقہ کی تو منافقین کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ اس صاع کھجور سے بے نیاز ہے۔ چنانچہ یہ آیت اتری: ﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ وہ لوگ جو خوشی سے صدقہ کرنے والے مؤمنین کو طعنہ زنی کرتے ہیں اور ان لوگوں پر بھی عیب لگاتے ہیں جو اپنی

الْبِكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ : يَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذِ الْجَنَّةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّي أَحَدٌ رِيحُهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ - قَالَ سَعْدٌ : فَمَا اسْتَطَعْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسٌ : فَوَجَدْنَا بِهِ بَضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمِيَّةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمِثْلُ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتَهُ بِنَاتِهِ - قَالَ أَنَسٌ : كُنَّا نَرَى أَوْ تَلَايْنَا هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ : ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾ إِلَى آخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ : "لَيَرَيْنَ اللَّهَ" رُوِيَ بِصَمِّ الْبَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ : أَي لَيُظْهِرَنَّ اللَّهُ ذَلِكَ لِلنَّاسِ رُوِيَ بِفَتْحِهِمَا وَمَعْنَاهُ ظَاهِرٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

السادس عشر:

۱۱۰: عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نَحَامِلُ عَلَى ظُهُورِنَا فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ فَقَالُوا : مُرَاءٍ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرَ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ صَاعٍ هَذَا! فَنَزَلَتْ ﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ الْآيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مزدوری کے سوا اور کوئی چیز نہیں پاتے۔ (متفق علیہ)

نُحَاصِلُ: پشت پر بوجھ اٹھا کر صدقہ کرنے کے لئے مزدوری کرنا۔

۱۱۱: حضرت ابو ذر جناب بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک و تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اس ظلم کو تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے۔ پس تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو اور اے میرے بندو! تم سب راہ سے بھٹکے ہوئے ہو۔ مگر وہ جس کو میں ہدایت دوں۔

پس مجھ ہی سے ہدایت طلب کرو۔ میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر وہ جس کو میں کھلاؤں۔ پس مجھ سے کھانا مانگو اور میں تم کو کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر وہ جس کو میں پہناؤں۔ پس مجھ سے لباس مانگو میں تم کو لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرے والا ہوں۔ پس مجھ سے گناہوں کی معافی مانگو۔ میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! اگر تم ہرگز میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے ہو کہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ۔ اور تم میرے نفع کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے ہو کہ تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے اور تمہارے انس و جن تمام اس طرح ہو جائیں جس طرح سب سے زیادہ تقویٰ والے شخص کا دل ہوتا ہے تو اس سے میری مملکت میں ذرہ بھر اضافہ نہ ہو گا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور جن و انس قاجر ترین دل والے انسان کی طرح بن جائیں تو اس سے میری مملکت میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں پڑے گا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اولین و آخرین اور جن و انس تمام کے تمام ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں پھر مجھ سے سوال

”وَنُحَامِلُ“ بِضَمِّ النُّونِ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: اِنِّ يَحْمِلُ اَحَدُنَا عَلٰى ظَهْرِهِ بِالْاُخْرَةِ وَيَتَصَدَّقُ بِهَا.

السَّابِعُ عَشَرَ:

۱۱۱: عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي اِذْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرِّ جَنْدَبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرَوِي عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي ائْتِيَا مَنَ الظُّلْمِ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مَتْرُكًا أَفَلَا تَتَّظَالِمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ صَالٌّ إِلَّا مَن هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَن أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعَمَكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَن كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسِكُمْ يَا عِبَادِي ائْتِيَا تَخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي ائْتِيَا لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَيَّ اتَّقَى قَلْبَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَنِي ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَيَّ أَفْجَرَ قَلْبَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ

کریں اور میں ہر انسان کو اس کے سوال کے مطابق عنایت کر دوں۔ اس سے میری ملکیت میں اتنی بھی کمی نہ ہوگی۔ جتنی سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے ہوتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لئے شمار کر کے رکھتا ہوں۔ پھر اس پر پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو آدمی کوئی بھلائی پائے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو آدمی اس کے علاوہ کو پائے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔ سعید کہتے ہیں جب ابو ادریس اس حدیث کو بیان فرماتے تو اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔ (مسلم) امام احمد نے فرمایا اہل شام کے لئے ان کی روایات میں اس سے زیادہ اعلیٰ و اشرف کوئی روایت نہیں۔

باب: آخری عمر میں زیادہ

نیکیاں کرنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں نصیحت حاصل کر کے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا“۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر محققین فرماتے ہیں کہ اس کا معنی ہے کہ کیا ہم نے تمہیں ساٹھ سال کی عمر نہیں دی۔ اس معنی کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو ہم عنقریب ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ اور بعض نے کہا اس کا معنی اسی سال اور بعض نے کہا چالیس سال ہے یہ حسن، کلبی، مسروق، ایک ابن عباس کا بھی قول ہے۔ نقل کیا گیا کہ جب مدینہ والوں میں سے کسی کی عمر چالیس سال کی ہو جاتی تو وہ اپنے آپ کو عبادت کے لئے فارغ کر لیتا۔ بعض نے کہا بلوغت کی عمر مراد ہے۔ جَاءَ كُمْ السَّيِّئُ: ابن عباس اور جمہور کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد ہے۔ عکرمہ اور ابن عیینہ کے نزدیک بڑھاپا مراد ہے۔ واللہ اعلم

احادیث ذیل میں ہیں:

وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مِّنْأَلْتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمَخِيطُ إِذَا أُذْجِلَ الْبُخْرُ يَا عِبَادِيَ إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ أَوْ فَيْكُمْ يَاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُؤْ مِنْ الْإِنْفَسَةِ قَالَ سَعِيدُ كَمَا أَبُو أَدْرِيسٍ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَنَّا عَلَى رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَيْنَا عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: (لَا هَلْ الشَّامُ حَدِيثٌ أَشْرَفَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ

۱۲: بَابُ الْحَبِّ عَلَى الْإِزْدِيَادِ

مِنَ الْخَيْرِ فِي أَوَاخِرِ الْعُمُرِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿أَوَلَمْ نَعْمَرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَ كُمْ النَّذِيرُ﴾ [فاطر: ۳۷] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمُحَقِّقُونَ مَعْنَاهُ أَوْلَمْ نَعْمَرْكُمْ سِتِينَ سَنَةً وَيُؤَيِّدُهُ الْحَدِيثُ الَّذِي سَنَدُ كَرُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَقِيلَ: مَعْنَاهُ ثَمَانِي عَشْرَةَ سَنَةً وَقِيلَ: أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَهُ الْحَسَنُ وَالْكَلْبِيُّ وَمَسْرُوقٌ وَنَقَلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا - وَنَقَلُوا أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ كَانُوا إِذَا بَلَغَ أَحَدُهُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً تَفَرَّغَ لِلْعِبَادَةِ - وَقِيلَ: هُوَ الْبُلُوغُ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَجَاءَ كُمْ السَّيِّئُ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْجَمْهُورُ: هُوَ الشُّؤْمُ وَالشُّبُّ قَالَهُ عِكْرَمَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ:

۱۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیا جس کی عمر ساٹھ سال کو پہنچ گئی۔“ (بخاری)

علماء رحمہم اللہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اس کو اتنی مہلت دے دی تو اس کے لئے کوئی عذر نہیں چھوڑا۔ عرب کہتے ہیں اَعْدَرَ الرَّجُلُ: جب وہ انتہائی عذر کو پیش کر دے۔

۱۱۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: "أَعْدَرَ اللَّهُ إِلَىٰ أَمْرِي ۖ أَخْرَجْتُهُ حَتَّىٰ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَاهُ: لَمْ يَتْرِكْ لَهُ عُدْرًا إِذْ أَمَهَلَهُ هَذِهِ الْمُدَّةَ يُقَالُ: أَعْدَرَ الرَّجُلُ إِذَا بَلَغَ الْعَايَةَ فِي الْعُدْرِ.

الثَّانِي:

۱۱۳: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ مجھے بدری بزرگوں کے ساتھ بٹھاتے۔ بعض اپنے دل میں یہ بات محسوس فرماتے ہوئے کہہ دیتے کہ یہ تو جوان ہمارے ساتھ مجلس میں کیونکر بیٹھتا ہے؟ حالانکہ ہمارے بھی اس جیسے بیٹے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرمایا۔ ابن عباس کے مرتبے اور حیثیت کو تم جانتے بھی ہو۔ چنانچہ ایک دن مجھے بلایا اور ان شیوخ بدریین کے ساتھ بٹھایا اور میرے خیال یہ تھیں کہ مجھے اس دن صرف اس لئے بلایا تا کہ ان پر میرا مرتبہ ظاہر کریں۔ حضرتؓ نے اہل مجلس سے فرمایا تم ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ کے متعلق کہتے ہو؟ بعض نے کہا اس میں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اللہ کی حمد کریں اور اس سے استغفار کریں جبکہ مد فتح ہمیں حاصل ہو جائے۔ بعض بالکل خاموش رہے۔ پھر مجھے فرمایا کیا تم بھی اسی طرح کہتے ہو اے ابن عباس! میں نے کہا نہیں۔ فرمایا تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا اس سے مراد آنحضرتؐ کی وفات ہے۔ اللہ نے آپ کو بتلایا کہ جب فتح و نصرت حاصل ہو جائے تو یہ تمہاری وفات کی علامت ہے۔ پس آپ اپنے رب کی تسبیح اس کی خوبیوں کے ساتھ کریں اور اس سے استغفار کریں۔ بیشک وہ رجوع فرمانے والا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اس کے بارے میں وہی جانتا ہوں جو تم کہتے ہو۔ (بخاری)

۱۱۳: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْخُلُنِي مِنَ الشَّيَاحِ يَنْدِرُ فَكَانَ بَعْضُهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ: إِذَا يَدْخُلُ هَذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءُ مِثْلَهُ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَانِي ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَنِي مَعَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَمْرُنَا نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ إِذَا نَصَرْنَا وَفَتَحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا - فَقَالَ لِي: أَكْذَلِكَ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ: لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ: قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِبَهُ لَهُ قَالَ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ وَذَلِكَ عِلْمٌ أَجَلِكُمْ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ: رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ﴾ اترنے کے بعد جو نماز بھی ادا فرمائی۔ اس میں یہ کلمات ضرور فرمائے: سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي (متفق علیہ) بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع و سجود میں اکثر پڑھتے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي: اس طرح قرآن پر عمل کرتے يتَاوَلُ الْقُرْآنَ کا معنی یہ ہے کہ اس آیت میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے۔ اس کی عملی تصویر پیش فرماتے یعنی ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ﴾۔ مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ وفات سے قبل ان کلمات کو آپ کثرت سے پڑھتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا کلمات ہیں جن کو اکثر پڑھتے ہوئے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا۔ میری امت میں ایک علامت مقرر کی گئی کہ جب میں اس کو دیکھو تو یہ کلمات پڑھوں۔ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ﴾۔ مسلم کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ یہ کلمات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے پڑھتے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دیکھتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات بہت پڑھتے ہیں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے مجھے بتلایا۔ جب یہ علامت میں اپنی امت میں دیکھوں تو ان کلمات کو کثرت سے پڑھوں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔ میں نے اس علامت کو دیکھ لیا ہے۔ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾۔ یعنی فتح مکہ اور ﴿رَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا﴾۔ لوگوں کا فوج

۱۱۴: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْهَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَاوَلُ الْقُرْآنَ - مَعْنَى: يَتَاوَلُ الْقُرْآنَ إِذَا يَعْمَلُ مَا أَمَرَ بِهِ فِي الْقُرْآنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ﴾ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ - قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحَدَثْتَهَا تَقُولُهَا؟ قَالَ: جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتَهَا قُلْتُهَا: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلٍ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلٍ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرِي عَلَامَةً فِي أُمَّتِي فَإِذَا رَأَيْتَهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلٍ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتَهَا: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

در فوج اسلام میں داخلہ۔ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ کے مطابق کثرت سے تسبیح و تہلیل و استغفار کرتا ہوں۔

وَالْفَتْحُ ﴿ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ﴾

الرَّابِعُ :

۱۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر وفات سے پہلے مسلسل وحی نازل فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات کے وقت وحی کا نزول آپ ﷺ پر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ تھا۔ (متفق علیہ)

۱۱۵ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تُوَفِّيَ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

الخَامِسُ :

۱۱۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ہر بندے کو قیامت کے دن اسی پر اٹھایا جائے گا جس کی موت آئی۔“ (مسلم)

۱۱۶ : عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ”يَبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا فَاتَهُ عَلَيْهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

باب: بھلائی کے راستے

بے شمار ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو تم بھلائی کرو اللہ تعالیٰ اس کو جاننے والے ہیں۔“ (البقرة)

۱۳ : بَابٌ فِي بَيَانِ كَثْرَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴾ [البقرة: ۲۱۵] وَقَالَ تَعَالَى :

﴿ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ ﴾

[البقرة: ۱۹۷] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ فَمَنْ يَعْمَلْ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴾ [الزلزال: ۷] وَقَالَ

تَعَالَى : ﴿ مَنْ عَمِلْ صَالِحًا

فَلْيَنْفَسْهُ ﴾ [الحج: ۱۵] وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ

كَثِيرَةٌ .

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا وَهِيَ غَيْرُ

مُنْحَصِرَةٍ فَنَذَكُرُ طَرَفًا مِنْهَا الْأَوَّلُ :

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”جو بھی تم بھلائی کا کام کرو اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں۔“ (البقرة)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھلائی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا۔“ (الزلزال)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”جس نے کوئی نیک عمل کیا پس وہ اس کے اپنے نفس کیلئے ہے۔“ (الجالثیہ) آیات اس سلسلہ میں بہت ہیں۔

احادیث بھی بہت زیادہ ہیں۔

چند یہاں مذکور ہیں:

۱۱۷: حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل زیادہ

۱۱۷ : عَنْ أَبِي ذَرِّ جَنْدَبِ بْنِ جِنَادَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ

فضیلت والا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد“۔ میں نے عرض کیا کون سا غلام آزاد کرنا زیادہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ”جو مالک کے ہاں سب سے اعلیٰ ہو اور سب سے زیادہ قیمتی ہو“۔ میں نے عرض کیا اگر میں نہ کر سکوں؟ ارشاد فرمایا: ”تم کسی نیک کرنے والے کا ہاتھ بٹاؤ یا بد سلیقہ کا کام کر دو“۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کیا حکم ہے اگر میں ان میں سے بعض کاموں سے عاجز رہوں؟ ارشاد فرمایا: ”پھر تو لوگوں کو اپنے شر سے بچا کر رکھو کیونکہ یہ بھی تمہارا اپنے نفس پر صدقہ ہے“۔ (متفق علیہ)

و الصَّانِعُ اِیْکَ رَوَاہُ یُنْفِقُ فِی سَبْعِ اَشْهُورٍ مِّمَّا کَسَبَ مِنْ سَبْعِ اَشْهُورٍ
وَجِبَ مِنْهُ سَبْعُ اَشْهُورٍ مِّمَّا کَسَبَ مِنْ سَبْعِ اَشْهُورٍ

و الصَّانِعُ اِیْکَ رَوَاہُ یُنْفِقُ فِی سَبْعِ اَشْهُورٍ مِّمَّا کَسَبَ مِنْ سَبْعِ اَشْهُورٍ
وَجِبَ مِنْهُ سَبْعُ اَشْهُورٍ مِّمَّا کَسَبَ مِنْ سَبْعِ اَشْهُورٍ

۱۱۸: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے ایک صدقہ لازم ہے۔ پس ہر تسبیح صدقہ ہے۔ ہر تحمید صدقہ ہے۔ ہر لا الہ الا اللہ صدقہ ہے۔ ہر تکبیر صدقہ ہے۔ امر بالمعروف صدقہ ہے اور چاشت کے وقت کی دو رکعتیں ان تمام کی جگہ کام آنے والی ہیں“۔ (مسلم)

السَّلَامِیُّ : جَوْرٌ

۱۱۹: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کے اچھے اور برے عمل مجھ پر

الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهِ - قُلْتُ اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْفُسَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَكْثَرُهَا ثَمَنًا قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ تَعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لَاخْرَجَ - قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ تَكْفُفُ شَرَكٌ عَنِ النَّاسِ فَانْهَآ صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الصَّانِعُ“ بِالصَّادِ الْمُهْمَلِ هَذَا هُوَ الْمَشْهُورُ وَرَوَى ”صَانِعًا“ بِالْمُعْجَمَةِ اَلْاَخْرَجَ دَا صِيَاغَ مَنْ فَقِرَ اَوْ عِيَالٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ ”وَالْاَخْرَجَ“ الَّذِي لَا يَتَّقَنُ مَا يَحَاوِلُ فِعْلَهُ.
الثَّانِي :

۱۱۸ : عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَيْضًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : ”يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سَلَامِيٍّ مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَامْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَنُجْرِيٌّ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرَكْعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”السَّلَامِيُّ“ بِصَمِّ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَتَخْفِيْفِ اللَّامِ وَفَتْحِ الْمِيْمِ : الْمِفْضَلُ.

الثَّالِثُ :

۱۱۹ : عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ”عَرَضْتُ عَلٰى اَعْمَالِ اُمَّتِيْ حَسَنَهَا وَسَيِّئَهَا

پیش کئے گئے تو ان کے اچھے اعمال میں تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا بھی پایا گیا اور ان کے برے اعمال میں ریشٹھ کو پایا جو مسجد میں کیا جائے اور اس کو دفن نہ کیا گیا ہو۔

(مسلم)

۱۲۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مالدار لوگ تو زیادہ اجر لے گئے۔ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور وہ اپنے زائد اموال میں سے صدقہ کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ”کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایسی چیزیں نہیں بنائیں کہ جن سے تم صدقہ کرو۔ (پھر فرمایا) بیشک ہر تسبیح کرتا ہے ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر لا الہ الا اللہ صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے اور اپنی شرم گاہ کی نکلت بھی صدقہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہم میں سے ایک آدمی اپنی جنسی خواہش پوری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی اجر ہے؟ ارشاد فرمایا: ”تم یہ بتلاؤ اگر وہ اپنی شہوت کو حرام مقام پر پوری کرے؟ کیا اس کا گناہ ہوتا؟ پس اسی طرح جب اس نے اس کو حلال طریقہ سے پورا کیا تو اس کو اجر ملے گا۔“ (مسلم)

الدُّنُورُ: اس کا واحد دُنُورٌ: مال و خزانہ

۱۲۱: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ مجھے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کسی نیکی کو ہرگز حقیر نہ سمجھو خواہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ہی ملو۔“ (مسلم)

۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

فَوَجَدَتْ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ
عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدَتْ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا
السُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَذْفَنُ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ.

الرَّابِعُ:

۱۲۰: عَنْهُ أَنْ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
ذَهَبَ: أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا
نُصَلِّي وَيُصُومُونَ كَمَا نُصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ
بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: أَوَلَيْسَ لِكُلِّ
لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ: أَنْ يَكُلَّ سَبِيحَةً
صَدَقَةٌ وَكُلَّ تَكْبِيرَةً صَدَقَةٌ وَكُلَّ تَحْمِيدَةً
صَدَقَةٌ وَكُلَّ تَهْلِيلَةً صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ
بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ
وَفِي بَضْعٍ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ آيَاتِي أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟
قَالَ: ”أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ
عَلَيْهِ وَزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي
الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”الدُّنُورُ“ بِالشَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ: الْأَمْوَالُ

وَاحِدُهَا دُنُورٌ.

الْخَامِسُ:

۱۲۱: عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ”لَا
تُخْفِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى
أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِيقٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

السَّادِسُ:

۱۲۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں کے ہر جوڑ کی طرف سے ایک صدقہ ہر دن میں لازم ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ دو آدمیوں میں انصاف کر دینا بھی صدقہ ہے، کسی دوسرے آدمی کو بٹھانا بھی صدقہ ہے یا اس کے سامان کو اٹھا کر رکھوانے میں اس کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے، ہر قدم جو مسجد کی طرف جائے وہ بھی صدقہ ہے، راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی صدقہ ہے۔“ (متفق علیہ) مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کو روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”ہر انسان کی پیدائش ۳۶۰ جوڑوں پر ہوئی ہے جس نے اللہ اکبر، الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور سُبْحَانَ اللَّهِ اور أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ کہا یا راستہ سے کسی پتھر کو ہٹایا یا کوئی کانٹا یا ہڈی لوگوں کے راستہ سے دور کر لیا، یا معروف یا نہی عن المنکر کیا تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ تو وہ اس حالت میں شام کرنے والا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو آگ سے دور کر دیا۔“

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "كُلُّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ: تَعْدُلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتَعِينُ الرَّجُلَ فِي ذَاتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَتَسْبِيحُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَقَلْبَمِائَةِ مَفْصَلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَهَلَّلَ اللَّهَ وَسَبَّحَ اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ وَعَزَلَ حَجْرًا عَنِ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنِ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنِ مُنْكَرٍ عَدَدَ السَّبْعِينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ فَسَأَنَّهُ يَوْمَئِذٍ يُؤْمِنُهُ وَقَدْ رَزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ."

السابع:

۱۲۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو آدمی مسجد کی طرف صبح یا شام کو گیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر صبح و شام کو مہمانی تیار کرتا ہے۔“ (متفق علیہ)

النُّزُلُ: خوراک، رزق اور جو کچھ مہمان کے لئے تیار کیا جائے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۳: عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ إِذْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ تَوْرًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"النُّزُلُ" الْقُوتُ وَالرِّزْقُ وَمَا يُهَيَّأُ لِلضَّيْفِ.

الثامن:

۱۲۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے مسلمان عورتو! ہرگز تم اپنی پڑوس کو حقیر نہ سمجھنا (اس کا ہدیہ

۱۲۴: عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَخْفِرْنَ جَارَةَ لِحَارَتِهَا

قبول کرنا) خواہ وہ بکری کا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو۔

الْفِرْسِينُ: اصل میں اونٹ کے کھر کے لئے خاص ہے جیسے کہ حافر جانور کے لئے البتہ بکری کے لئے بعض اوقات استعارۃ استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایمان کے ساٹھ یا اس سے کچھ اوپر یا ستر اور اس سے کچھ اوپر شعبے ہیں ان میں سب سے افضل لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور سب سے کم درجہ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کا اٹھانا ہے اور حیاہ ایمان کا شعبہ ہے۔“ (متفق علیہ)

الْبِضْعُ: تین سے نو تک عدد پر بولا جاتا ہے۔
الشُّعْبَةُ: کلمۃ حصہ۔

۱۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی راستے پر چلا جا رہا تھا۔ اس کو سخت پیاس لگی اس نے ایک کتا کھانا چنانچہ اس نے اتر کر اس میں سے پانی پیا۔ پھر باہر نکلا تو ایک کتا ہارپا رہا تھا اور پیاس سے گیلی مٹی کھا رہا تھا۔ اس آدمی نے کہا یہ کتا پیاس کی اسی شدت کو پہنچ چکا ہے جس کو میں پہنچا تھا۔ چنانچہ وہ کنویں میں اتر اور اپنے موزے کو پانی سے بھرا پھر اپنے منہ میں پکڑ کر اوپر چڑھ آیا اور کتے کو پلایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کی قدر فرمائی اور اس کو بخش دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا۔ کیا حیوانات کے سلسلہ میں بھی اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہر تر جگر والے میں اجر ہے۔ (متفق علیہ) بخاری کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر فرما کر اس کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل فرما دیا اور مسلم و بخاری کی روایت میں ہے کہ اسی دوران ایک کتا کنویں کے گرد گھوم رہا تھا کہ

وَلَوْ فَرَسُنُ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قال الجوهري: الفرس من البعير كالحافر من الدابة قال وربما استعير في الشاة.
التاسع:

۱۲۵: عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بَضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَذْنَاهَا أَمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَمْدُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْبِضْعُ“ مِنْ ثَلَاثَةِ إِلَى تِسْعَةٍ بِكسْرِ الْبَاءِ وَقَدْ تَفْتَحُ - ”وَالشُّعْبَةُ“: الْقِطْعَةُ.
العاشر:

۱۲۶: عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِنَاءً فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الشَّرْبَ مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الْبَدْيِ كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِنَاءَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً أَنْتُمْ أَمْسَكْتُمْ بِنَفْسِهِ حَتَّى رَفَعِي فَسَقَمِي الْكَلْبُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ

اس کو بنی اسرائیل کی ایک بدکارہ عورت نے دیکھا۔ پس اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس سے کتے کے لئے پانی کھینچا اور اس کو پلایا۔ پس اسی عمل کی برکت سے اس کی بخشش کر دی گئی۔

الْمَوْقُ: موزہ۔ يُطِيفُ: گھومنا۔ رَكِيَّةٌ: کنواں۔

بَعِيَ مَنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مَوْقَهَا
فَاسْتَفَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ فَعَفَرَ لَهَا بِهِ.

”الْمَوْقُ“: ”الْحَفْ“: ”وَيُطِيفُ“

يَدْوُرُ حَوْلَ رَكِيَّةٍ ”وَهِيَ الْبُيْرُ“

الْحَادِي عَشْرُ:

۱۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے ایک آدمی کو جنت میں چلتے پھرتے دیکھا جس نے راستہ سے ایسے درخت کو کاٹ دیا تھا جو مسلمانوں کو ایذا دیتا تھا۔“ (مسلم) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ایک آدمی کا گزر درخت کی ایسی ٹہنی کے پاس سے ہوا جو راہ گزر پر واقع تھی۔ اس نے دل میں کہا میں اس ٹہنی کو ضرور بھڑور دوں گا تاکہ یہ مسلمانوں کو ایذا نہ پہنچائے۔ پس اس کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔ بخاری و مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ایک آدمی راستہ پر جا رہا تھا۔ اس نے راستہ پر ایک کانٹے دار ٹہنی پائی۔ پس اس کو ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر فرما کر اسے بخش دیا۔

۱۲۷: عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ

رَجُلًا يَنْقَلِبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ

ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ تُؤَذَى الْمُسْلِمِينَ زَوَاهُ

مُسْلِمٌ: وَفِي رَوَايَةٍ - مَسَّ رَجُلٌ بَعْضَ

شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا

نَحِينُ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤَذِيهِمْ فَاجْتَنَبْتُ

الْجَنَّةَ وَفِي رَوَايَةٍ لَهُمَا: بَيْنَهُمَا رَجُلٌ يَمْشِي

بِطَرِيقٍ وَحَدَّ غَضَنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ

فَأَحْرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَعَفَرَ لَهُ.

الثَّانِي عَشْرُ:

۱۲۸: عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

”مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ

فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ

الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ“ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا

فَقَدْ لَعَنَ“ زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الثَّالِثُ عَشْرُ:

۱۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا پھر جمعہ کے لئے آیا اور کان لگا کر خاموشی سے خطبہ سنا۔ اس کے اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں بلکہ تین دن زائد کے بھی بخشے جاتے ہیں جس نے نکریوں کو چھوا اس نے لغو حرکت کی۔“ (مسلم)

۱۲۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب مومن بندہ وضو کرتا ہے پس اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرہ سے پانی کے استعمال کے ساتھ ہی یا آثری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں۔ جو اس نے اپنی آنکھوں سے کئے

۱۲۹: عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِذَا

تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ“ أَوْ الْمُؤْمِنُ فَعَسَلَ

وَجْهَهُ حَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا

بِعَيْنِهِ مَعَ الْمَاءِ“ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ“ فَإِذَا

تھے۔ پھر جب ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے پانی کے استعمال کے ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے اپنے ہاتھوں کو استعمال کر کے کئے۔ پس جب وہ اپنے پاؤں دھو رہے تو اس پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے پاؤں سے چل کر کئے۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔“ (مسلم)

۱۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک درمیان کے تمام گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔“ (مسلم)

۱۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تم کو ایسے اعمال نہ بتلاؤں جن سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹاتے اور درجات کو بلند کرتے ہیں؟“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ ارشاد فرمایا: ”ناگوانوں کے باوجود کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر آنا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا پس یہ سرحد پر پہرہ دینے کی طرح ہے۔“ (مسلم)

۱۳۲: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے جنت میں جائے گا۔“ (متفق علیہ)

الْبُرْدَانِ : صبح و عصر کی نماز

۱۳۳: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ

غَسَلَ يَدَيْهِ حَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلَّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشْتَهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ * أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذَّنُوبِ * فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَسَّتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذَّنُوبِ * رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الرَّابِعُ عَشْرُ :

۱۳۰ : عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : "الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ * وَرَمَضَانَ مَكْفَرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا أَحْتَسَبْتِ الْكِبَائِرَ" * رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الْحَامِسُ عَشْرُ :

۱۳۱ : عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟" قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : "إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ : وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ مِنَ الرِّبَاطِ" * رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

السَّادِسُ عَشْرُ :

۱۳۲ : عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : "مَنْ صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ" * مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْبُرْدَانِ" : الصُّبْحُ وَالْعَصْرُ.

السَّابِعُ عَشْرُ :

۱۳۳ : عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے لئے اسی طرح کے عمل لکھ دیئے جاتے ہیں جو وہ اقامت یا صحت کی حالت میں کرتا تھا۔“ (بخاری)

۱۳۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر بھلائی صدقہ ہے۔“ (بخاری)

مسلم نے اس کو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔

۱۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے۔ اس میں سے جو کچھ لیا جاتا ہے وہ اس لگانے والے کے لئے صدقہ بن جاتا ہے جو اس میں سے خر لیا جاتا ہے وہ اس کیلئے صدقہ ہے اور جو کوئی اس کو نقصان پہنچاتا ہے اس کیلئے صدقہ ہے۔“ (مسلم)

مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ کون مسلمان درخت لگاتا ہے اور اس سے کوئی حیوان یا انسان یا پرندہ کھاتا ہے تو قیامت تک کیلئے وہ صدقہ بن جاتا ہے اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ مسلمان جو کوئی درخت لگاتا ہے اور کوئی بھیجتی ہشت کرتا ہے۔ پس اس سے کوئی انسان اور جانور اور کوئی دوسری چیز اس کو استعمال کر لیتی ہے تو وہ اس کیلئے صدقہ ہے۔ یہ تمام کی تمام روایات حضرت انسؓ سے ہی مروی ہیں۔

يُرَزَّوْهُ: کم کرنا۔

۱۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الثامن عشر:

۱۳۴: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ" زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ زَوَايِهِ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

التاسع عشر:

۱۳۵: عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا سَرَقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَزُرُّهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ: "فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا ضَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ: لَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا وَلَا تَزُرُّ زُرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ" وَرَوَاهُ جَمِيعًا مِنْ زَوَايِهِ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

قَوْلُهُ "يُرَزَّوْهُ" أَي يَنْقُضُهُ.

العشرون:

۱۳۶: عَنْهُ قَالَ: أَرَادَ بَنُو سَلْمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَسْقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ يَا

جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں رہو۔ تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ ”ہر قدم پر درجہ ہے“۔ بخاری نے اسی سے ہم معنی روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے۔

بَنُو سَلْمَةَ: انصار کا مشہور قبیلہ ہے۔
اَثَارُهُمْ: قدم۔

۱۳۷: حضرت ابوالمزہر ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی تھا میں نہیں جانتا کہ کسی اور کا گھر مسجد سے اتنا دور ہو گا اس کا تھا، مگر اس سے کوئی نماز (جماعت) سے نہ چھوٹی تھی۔ ان سے کہا گیا میں نے خود ان کو کہا تم اندھیرے اور گرمی کی تمازت میں سفر کے لئے کہہ کر خرید لو تا کہ اس پر سوار ہو کر آسکو۔ اس پر اس نے جواب دیا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا مکان مسجد کے ایک جانب ہوتا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرا چلنا اور واپس لوٹنا جبکہ میں واپس گھر لوٹ کر آؤں (تو اس میں) لکھا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے یہ تمام جمع کر دیا ہے“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”تیرے لئے وہ سب کچھ ہے جس کے ثواب کی تو نے نیت کی ہے“۔

الرَّمْضَاءُ: سخت گرم زمین۔

رَسُولُ اللَّهِ قَدْ ارْدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ: ”بَنِي سَلْمَةَ دِيَارُكُمْ تَكْتُبُ اَثَارَكُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ: ”اِنَّ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ: اِنَّ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَيْضًا بِمَعْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ اَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- وَبَنُو سَلْمَةَ بِكَسْرِ اللّامِ قَبِيلَةٌ مَعْرُوفَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَاَثَارُهُمْ خَطَاؤُهُمْ.

الحادى والعشرون :

۱۳۷: عَنْ اَبِي الْمُنْذِرِ اَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ”كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُحِطُّهُ صَلَاةٌ فَقِيلَ لَهُ اَوْ فَقُلْتُ لَهُ: لَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرَكَيْتَهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ؟“ فَقَالَ: مَا يُسْرِنِي اَنْ مَسْرَلِي اِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّي اُرِيدُ اَنْ يَكْتُبَ لِي مِمَّا سَأَى اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَجُوعِي اِذَا رَجَعْتُ اِلَى اَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ- وَفِي رِوَايَةٍ: ”اِنَّ لَكَ مَا احْتَسِبْتَ“

”الرَّمْضَاءُ“: الْاَرْضُ الَّتِي اَصَابَهَا الْحَرُّ

الشَّدِيدُ.

الثانى والعشرون :

۱۳۸: حضرت ابو محمد عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”چالیس اچھی عادات میں سب سے اول عادت دودھ والی بکری کسی کو دینا ہے۔ کوئی عمل کرنے

۱۳۸: عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”اَرْبَعُونَ خَصْلَةً اَعْلَاهَا

والا ان خصلتوں میں سے کوئی خصلت اگر ثواب کے وعدہ کو سمجھ کر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرما دے گا۔ (بخاری)

الْمَنِحَةُ: دودھ دینے والا جانور کسی کو دودھ کے استعمال کے لئے دے دینا۔

مَنِحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ غَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءً ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”الْمَنِحَةُ“: أَنْ يُعْطِيَهُ إِيَّاهَا لِیَأْكُلَ لَبَنَهَا ثُمَّ يَرُدُّهَا إِلَيْهِ.

الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ:

۱۳۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا: ”اے لوگو! آگ سے بچو خواہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو۔“ (متفق علیہ) بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس سے اس کا رب کلام نہ فرمائے گا جبکہ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی جمان نہ ہوگا۔ پس اس وقت انسان اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو اسے آگے بھیجے ہوئے عمل کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا اور بائیں طرف دیکھے گا تو پہلے سے بدتر دیکھے گا۔ سوائے اپنے عمل کے کچھ نہ دیکھے گا اور اپنے اس دیکھے گا تو اپنے چہرے کے سامنے آگ پائے گا۔ پس آگ سے بچو خواہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ جو یہ نہ پائے تو وہ اچھی بات کہہ دے۔“

۱۳۹: عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لُهُمَا عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِي كَلِمَةٍ طَيِّبَةً“.

الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ:

۱۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتے ہیں جو کھانا کھا کر اللہ کا اس پر شکر ادا کرتا ہے یا پانی کا گھونٹ پی کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے۔ (مسلم)

۱۴۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيُحَمِّدُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيُحَمِّدُهُ عَلَيْهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

و ”الْأَكْلَةُ“ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ: وَهِيَ الْعَدْوَةُ أَوْ الْعَشْوَةُ.

الْأَكْلَةُ: صَحَّ يَأْكُلُ كَالْكَهَانِ.

الخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ:

۱۴۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد

۱۴۱: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

نقل کرتے ہیں کہ ”ہر مسلمان پر ایک صدقہ لازم ہے۔“ کسی نے عرض کیا حضرت! اگر صدقہ میسر نہ ہو؟ آپ نے جواباً فرمایا: ”اپنے ہاتھ سے اس کا کوئی کام کر کے اس کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ کرے۔“ عرض کیا گیا اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو؟ ارشاد فرمایا: ”ضرورت مند مظلوم کی مدد کرے۔“ عرض کیا گیا حضرت! اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو؟ ارشاد فرمایا: ”بھلائی یا خیر کا حکم دے۔“ عرض کیا گیا اگر ایسا بھی نہ کر سکتا ہو؟ ارشاد فرمایا: ”برائی سے باز رہے بس یہی صدقہ ہے۔“ (متفق علیہ)

باب: اطاعت میں میانہ روی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”طلہ۔ ہم نے تم پر قرآن کو اس لئے نہیں اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔“

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ فرماتے ہیں اور تنگی کا ارادہ نہیں فرماتے۔“

۱۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ ان کے ہاں تشریف لائے اور ان کے پاس ایک عورت بیٹھی تھی۔ آپ نے پوچھا یہ کون ہے، انہوں نے جواب دیا یہ فلاں عورت ہے جس کی نماز کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”بس ٹھہرو! تم وہ چیز لازم پکڑو جس کی تمہیں طاقت ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے بلکہ تم اکتا جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ اطاعت زیادہ محبوب ہے جس کو کرنے والا اس پر مداومت اختیار کرے۔“

مَنْ: یہ ڈانٹ و توبیخ کے الفاظ ہیں۔ لَا يَمَلُّ اللَّهُ: اس کا ثواب تم سے منقطع نہیں فرماتے اور نہ ہی تمہارے اعمال کی جزاء منقطع کرتے ہیں بلکہ تم سے مالی معاملہ جیسا معاملہ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ تم اکتا کر چھوڑ نہ دو۔ پس مناسب یہ ہے کہ تم وہ اختیار کرو جس کی تم دواماً طاقت رکھتے ہو تاکہ اس کا ثواب اور فنیلت بھی دواماً تمہارے لئے ہو۔

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ" قَالَ: "أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ؟" قَالَ: "يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ" قَالَ: "أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟" قَالَ: "يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَسْهُوفَ" قَالَ: "أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟" قَالَ: "يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ" قَالَ: "أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟" قَالَ: "يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴: بَابُ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الطَّاعَةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿طَلٰهُ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى﴾ [طہ: ۲۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يُرِيذُ اللّٰهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيذُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ [البقرة: ۱۸۵]

۱۴۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: هَذِهِ قَلَانَةٌ تُذَكِّرُ مِنْ صَلَاحِهَا قَالَ: "مَنْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَ اللَّهُ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا" وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَمَنْ" كَلِمَةٌ نَهَى وَرَجَحَ - وَمَعْنَى "لَا يَمَلُّ اللَّهُ" "لَا يَقْطَعُ ثَوَابَهُ عَنْكُمْ وَجَزَاءُ أَعْمَالِكُمْ وَيُعَامِلُكُمْ مُعَامَلَةَ الْمَالِ حَتَّى تَمَلُّوا فَتَسْرُكُوا فَيَسْبَغِي لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مَا تُطِيقُونَ الدَّوَامَ عَلَيْهِ لِيَدْوَمَ ثَوَابُهُ لَكُمْ وَفَضْلُهُ عَلَيْكُمْ."

۱۳۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تین آدمی ازواجِ مطہرات رضوان اللہ علیہن کے گھر پر آئے اور ان سے آنحضرت ﷺ کی عبادت کے متعلق سوال کیا۔ جب ان کو اطلاع دی گئی تو انہوں نے اس کو بہت قلیل سمجھا اور کہنے لگے ہم کہاں اور اللہ کے رسول ﷺ کہاں۔ آپ کے تو اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ میں تو ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور درمیان میں افطار نہ کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کروں گا اور کبھی صحبت نہ کروں گا۔ آنحضرت ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا تم وہ لوگ ہو جنہوں نے اس اس طرح کہا؟ ”خبردار اللہ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ اس کا ڈر رکھنے والا ہوں۔ لیکن میں نماز پڑھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں اور نماز پڑھتا اور سوتا ہوں اور عورتوں سے ہمبستری کرتا ہوں۔ پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔“ (متفق علیہ)

۱۳۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دین میں بے جا تشدد کرنے والے ہلاک ہو گئے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ (مسلم)

الْمُتَنَطِعُونَ : تعق اور بے جا تشدد والے۔

۱۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دین آسان ہے اور جو کوئی بے جا تشدد دین میں اختیار کرتا ہے دین اس پر غالب آجاتا ہے پس تم میانہ درست راستہ پر ہو۔ میانہ روی اختیار کرو اور خوش ہو جاؤ اور صبح و شام اور رات کو کچھ حصہ کی عبادت سے مدد حاصل کرو۔“ (بخاری) بخاری کی دوسری روایت میں ہے: ”سیدھے راستہ پر چلو!

۱۴۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهَطًا إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوا بِسَالُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَهُمْ تَقَالُوهَا وَقَالُوا ابْنِ نَسْحَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ - قَالَ أَحَدُهُمْ : أَمَا أَنَا فَأُصَلِّي اللَّيْلَ ابْدًا وَقَالَ الْآخَرُ : وَأَنَا أَصُومُ الذَّهْرَ ابْدًا - وَلَا أَفْطِرُ وَقَالَ الْآخَرُ : وَأَنَا أَتَزَوُّجُ النِّسَاءِ فَلَا أَتَزَوُّجُ ابْدًا - فَجَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ : "أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًا وَكَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أُخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتَّقَاكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأَفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأُزَوِّجُ وَأَتَزَوُّجُ النِّسَاءِ فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي فَلَيسَ مِنِّي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۴: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "هَلَكَ الْمُتَنَطِعُونَ" قَالَهَا ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الْمُتَنَطِعُونَ : الْمُتَعَمِّقُونَ الْمُشَدِّدُونَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ التَّشَدِيدِ.

۱۴۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَأَسْتَعِينُوا بِالْعَدْوَةِ وَالرُّوْحَةِ وَشَىءٍ مِّنَ الدَّلْجَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَعْدُوا وَرُوحُوا وَشَىءٌ

اعتدال برتو۔ صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کے لئے چلو تم اصل مقصود تک پہنچ جاؤ گے۔“ اَلدِّينُ : یہ نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور منصوب بھی آیا ہے۔ لَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ الدِّينُ : یعنی دین اس پر غالب آجائے گا اور وہ تشدد دین کا مقابلہ کرنے سے عاجز رہے گا کیونکہ دین کے اعمال تو بے شمار ہیں۔ اَلْغَدْوَةُ : صبح کا چلنا۔ الرُّوحَةُ : شام کا چلنا۔ اَلدَّلْجَةُ : رات کا آخری حصہ۔ یہ استعارہ اور تمثیل ہے اس کا معنی یہ ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اعمال کے ذریعہ اس وقت مدد حاصل کرو جبکہ طبیعت میں نشاط اور دلوں کو فراغت میسر ہو۔ اس طرح تمہیں عبادت میں لذت حاصل ہوگی اور تم نہ اکتاؤ گے اور اپنے مقصد کو پا لو گے۔ جس طرح کہ سمجھ دار مسافران اوقات میں چلتا ہے اور اس کا جانور دوسرے اونٹوں میں آرام کرتا ہے اور بلا مشقت مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔

مَنْ الدَّلْجَةُ : اَلْفَصْدُ اَلْقَصْدُ تَبَلَّغُوا قَوْلَهُ "الدِّينُ" هُوَ مَرْفُوعٌ عَلَى مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ - وَرَوَى مَنْصُوبًا وَرَوَى : لَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ وَقَوْلُهُ ﷺ : "إِلَّا غَلَبَهُ" الدِّينُ وَعَجَزَ ذَلِكَ الْمَشَادُّ عَنْ مُقَاوَمَةِ الدِّينِ لِكثْرَةِ طُرُقِهِ وَالْغَدْوَةُ : سِيرٌ أَوَّلُ النَّهَارِ وَ"الرُّوحَةُ" آخِرُ النَّهَارِ - "وَالدَّلْجَةُ" آخِرُ اللَّيْلِ - وَهَذَا اسْتِعَارَةٌ وَتَمَثِيلٌ وَمَعْنَاهُ : اسْتَعِينُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْأَعْمَالِ فِي وَقْتِ نَشَاطِكُمْ وَفَرَاغِ قُلُوبِكُمْ بِحَيْثُ تَسْتَلِدُونَ الْعِبَادَةَ وَلَا تَسَامُونَ وَتَبَلَّغُونَ مَقْصُودَكُمْ كَمَا أَنَّ الْمَسَافِرَ الْحَادِقَ يَسِيرُ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ وَيَسْتَرِيحُ هُوَ وَذَائِبَةٌ فِي غَيْرِهَا فَيُصَلِّ الْمَقْصُودَ بِغَيْرِ تَعَبٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دوستوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی پائی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ رسی کیسی ہے؟ انہوں نے بتلایا یہ زنب کی رسی ہے۔ جب تھک جاتی ہے تو اس سے لٹک جاتی ہے (سہارا لیتی ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو کھول ڈالو ہر کوئی طبیعت کے نشاط کی حالت میں نماز پڑھے جب سستی پیدا ہو تو سو جائے۔" (متفق علیہ)

۱۴۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ : مَا هَذَا الْحَبْلُ؟ قَالُوا : هَذَا حَبْلٌ لَزَيْنٌ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَبْرُقْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جب تم میں سے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے اُدگھ آجائے اس کو چاہئے کہ وہ سو جائے۔ یہاں تک کہ نیند اس سے دُور ہو جائے کیونکہ جب وہ ایسی حالت میں نماز پڑھے گا کہ وہ اُدگھ رہا ہوگا تو اس

۱۴۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَلْيَبْرُقْهُ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّهُ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعَسٌ

کو خبر نہ رہے گی کہ آیا وہ استغفار کر رہا ہے یا اپنے آپ کو گالیاں دے رہا ہے۔ (مسلم)

۱۳۸: حضرت ابو عبد اللہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور آپ ﷺ کا خطبہ بھی درمیانہ۔ (مسلم)

قصداً: درمیانہ نہ لمبانہ مختصر۔

۱۳۹: حضرت ابو حنیفہ وہب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے سلمان و ابودرداء کو بھائی بنایا تھا۔ حضرت سلمان نے ایک دن حضرت ابودرداء سے ملاقات کی اور یہ دیکھا کہ ام درداء میلے کپڑے کپڑوں میں ملبوس ہیں۔ سلمان سے کہا تمہیں کیا ہو گیا؟ تو ام درداء نے کہا کہ تمہارا بھائی تو دنیا سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔ ابودرداء آئے تو ام درداء نے ان کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب ان کو کہا گیا کہ کھانا کھاؤ تو ابودرداء نے کہا میں تو روزہ سے ہوں۔ سلمان نے کہا میں اس وقت تک نہیں کھاتا جب تک تم نہ کھاؤ۔ چنانچہ انہوں نے کھانا کھالیا۔ جب رات ہوئی ابودرداء قیام کے لئے تیار ہوئے۔ سلمان نے ان کو کہا تم سو جاؤ وہ سوئے پھر وہ اٹھنے لگے تو سلمان نے کہا تم سو جاؤ۔ جب رات کا پچھلا حصہ ہوا تو سلمان نے کہا اب اٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو۔ پھر دونوں نے نماز ادا کی۔ پس سلمان نے ان کو کہا بے شک تمہارے رب کا تم پر حق ہے اور تمہاری ذات کا تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے۔ ہر حق والے کو اس کا حق ادا کرو۔ پھر وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ کیا تو آنحضرت نے فرمایا: ”سلمان نے سچ کہا“۔ (بخاری)

۱۵۰: حضرت ابو محمد عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو میرے متعلق بتلایا گیا کہ میں کہتا

لا یندری لعلہ ینذهب ینستغفر فیسب نفسہ“
متفق علیہ۔

۱۴۸: وعن ابی عبد اللہ جابر ابن سمرۃ رضی اللہ عنہما قال: کُنْتُ أَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قُضَا وَخُطْبَتُهُ قُضَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

قَوْلُهُ: ”قُضَا“: أَي بَيْنَ الطَّرِيقِ

وَالْقَصْرِ۔

۱۴۹: وعن ابی حنیفہ وہب ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: اخبرنی ابی سلمان بن سلمان و ابی الدرداء قزار سلمان ان الدرداء فرأى أم الدرداء مُتَبَدِّلَةً فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ لَهُ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ: مَا أَنَا بِكَاكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ: نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: فَمَ الْآنَ فَصَلِّيًا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلَا هَلْكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَاعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ”صَدَقَ سَلْمَانُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۵۰: وعن ابی مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخْبَرَ النَّبِيَّ

ہوں کہ اللہ کی قسم! میں دن کو روزہ رکھوں گا اور جب تک زندہ رہوں گا رات کو قیام کروں گا۔ رسول اللہ نے مجھے فرمایا: ”تم نے یہ باتیں کہی ہیں؟“ میں نے آپ سے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یقیناً یہ باتیں میں نے کہی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم ان کی طاقت نہ رکھ سکو گے۔ اس لئے تم کبھی روزہ رکھو اور کبھی چھوڑو۔ اسی طرح سوجاؤ اور کچھ قیام کرو اور مہینے میں تین دن روزے رکھو اس لئے کہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے پس یہ روزے ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرح ہو جائیں گے۔“ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن افطار کیا کرو۔“ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب سے زیادہ معتدل روزے ہیں۔“ اور ایک روایت میں ہے ”یہ افضل ترین روزے ہیں۔“ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”اس سے زیادہ کوئی افضل نہیں۔“ حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ کاش میں ہر ماہ میں تین دن کے روزے قبول کر لئے ہوتے جو آپ نے فرمائے تو یہ مجھے اہل و عیال اور مال سے زیادہ محبوب تھا اور ایک روایت میں ہے کہ کیا مجھے یہ نہیں بتلایا گیا کہ ”تم دن کو روزہ رکھتے اور رات کو نوافل پڑھتے ہو؟“ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: ”اس طرح مت کرو۔ روزہ رکھو اور افطار کرو۔ سوا اور قیام کر کیونکہ تیرے جسم کا تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے۔ تمہارے لئے یہ کافی ہے کہ تم ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھو۔ پس تمہیں ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا۔ چنانچہ یہ ہمیشہ کے روزے ہوں گے۔“ میں نے سختی کی تو مجھ پر سختی کر دی گئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ کی طاقت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ : وَاللَّهِ لَا صُومَ مِنَ النَّهَارِ وَلَا قُومَ مِنَ اللَّيْلِ مَا عَشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ؟ فَقُلْتُ لَهُ : قَدْ قُلْتُهُ بِسَابِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : فَأَنْتَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَتَمَّ وَقَمَّ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بَعَشْرَ امْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ النَّهْرِ - قُلْتُ : فَأَنَّى أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ : فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ : لِمَ أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ : فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَحَدُ الصِّيَامِ وَفِي رِوَايَةٍ : ”هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ“ فَقُلْتُ : فَأَنَّى أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَنْ أَكُونَ قَبْلُكَ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ النَّاسِ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي“ وَفِي رِوَايَةٍ أَلَمْ أَحْزِرْ أَنْكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ“ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : فَلَا تَفْعَلْ : صُمْ وَأَفْطِرْ وَتَمَّ وَقَمَّ فَإِنَّ لَجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ امْثَالِهَا فَإِذَا ذَلِكَ صِيَامٌ

رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تم اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو اور اس پر اضافہ مت کرو۔“ میں نے عرض کیا وہ داؤد علیہ السلام کے روزے کیا ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: ”آدھی زندگی۔“ حضرت عبد اللہ بڑھاپے میں کہا کرتے تھے کاش میں حضور ﷺ کی رخصت کو قبول کر لیتا اور ایک روایت میں ہے کہ ”مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور ہر رات کو ایک قرآن پڑھتے ہو؟“ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ یا رسول اللہ! میں نے اس سے بھلائی ہی کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”تو اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام کے روزے رکھ۔ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے اور ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھ۔“ میں نے عرض کیا اے اللہ کے پیغمبر میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا: ”بیس دن میں ایک قرآن پڑھو۔“ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”بیس دن میں ایک قرآن پڑھو۔“ میں نے گزارش کی یا نبی اللہ ﷺ میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ہر سات دن میں ایک قرآن پڑھو اور اس پر اضافہ مت کرو۔“ حضرت عبد اللہ کہتے ہیں میں نے سختی کی مجھ پر سختی کر دی گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”تمہیں کیا معلوم کہ شاید یہی عمر طویل ہو۔“ چنانچہ اب میں اس عمر کو پہنچ گیا جو آپ نے فرمائی تھی۔ اب جبکہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ کاش میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت کو قبول کر لیا ہوتا اور ایک روایت میں ہے: ”تمہاری اولاد کا تم پر حق ہے“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”اس کا روزہ نہیں جس نے ہمیشہ روزہ رکھا۔“ یہ تین مرتبہ فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو تمام نمازوں میں محبوب ترین نماز داؤد علیہ السلام کی ہے۔ وہ آدھی رات سوتے اور رات کا تیسرا حصہ قیام فرماتے اور چھٹا حصہ آرام فرماتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور

الدَّهْرَ“ فَشَدَّدْتُ فُشِدَّةً عَلَى قُلْتِ :
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي أَجِدُ قُوَّةَ قَالَ : صُمْ صِيَامَ
 نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ وَلَا تَرُدْ عَلَيْهِ“ قُلْتُ : وَمَا
 كَانَ صِيَامَ دَاوُدَ؟ قَالَ : ”نَصْفَ الدَّهْرِ“
 فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبُرَ يَا لَيْتَنِي
 قُلْتُ رُحْصَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ - وَفِي رِوَايَةٍ : ”الْمُ أَحْبَبُ أَنْكَ
 تَصُومَ الدَّهْرَ وَتَقْرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ“
 فَقُلْتُ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَمْ أَدْرِكْ
 إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ : فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ
 فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ وَأَفْرَأَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ
 شَهْرٍ قُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ
 ذَلِكَ؟ قَالَ : فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عَشْرِينَ“
 قُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ
 ذَلِكَ؟ قَالَ : فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عَشْرِ“ قُلْتُ يَا
 نَبِيَّ اللَّهِ أَنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ :
 فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَرُدْ عَلَى ذَلِكَ
 فَشَدَّدْتُ فُشِدَّةً عَلَى وَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْكَ لَا تَذَرُنِي لَعَلَّكَ
 يَطْوُلُ بِكَ عُمُرٌ قَالَ : فَصَرْتُ إِلَى الدِّي
 قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَلَمَّا
 كَسَرْتُ وَدَدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبْلْتُ رُحْصَةَ نَبِيِّ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَفِي رِوَايَةٍ
 ”وَأَنَّ لَوْلَاكَ عَلَيْكَ حَقًّا“ وَفِي رِوَايَةٍ :
 ”لَا صَامَ مِنْ صَامِ الْآبِدِ“ ثَلَاثًا - وَفِي رِوَايَةٍ
 ”أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى صِيَامُ دَاوُدَ“

وَاحِبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى صَلَاةَ دَاوُدَ :
 كَانَ يَصَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ
 سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا
 يَقْرَأُ إِذَا لَاقَى وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ : انْكَحَنِي ابْنِي
 امْرَأَةَ ذَاتِ حَسَبٍ وَكَانَ يَتَعَاضَدُ كَنْتَهُ "ابن
 امْرَأَةِ وَلَدِهِ" فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْضِهَا فَيَقُولُ لَهُ :
 نَعَمْ الرَّحْلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَّالْنَا فِرَاشًا وَلَمْ
 يَنْفَسْ لَنَا كِنْفًا مُنْذُ اتَيْنَاهُ. فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ
 عَلَيْهِ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ - فَقَالَ : "الْقِنِي بِهِ" فَكَبَّتُهُ بَعْدَ
 فَقَالَ : "كَيْفَ تَصُومُ؟" قُلْتُ : كُلَّ يَوْمٍ قَالِ
 "وَكَيْفَ تَخْتِمُ؟" قُلْتُ : كُلَّ لَيْلَةٍ وَذَكَرْتُ نَحْوَ
 مَا سَبَقَ. وَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبْحَ
 الَّذِي يَقْرَأُهُ يَعْزُضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ أَحْفَ
 عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَإِذَا ارَادَ أَنْ يَقْرَأَ أَفْطَرَ إِنَّمَا
 وَأَحْصَى وَصَامَ مِثْلَيْنِ كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَرَكَ
 شَيْئًا فَارَقَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ - كُلَّ حَذِهِ الرِّوَايَاتِ صَحِيحَةٌ
 مُعْظَمُهَا فِي الصَّحِيحَيْنِ وَقَلِيلٌ مِمَّا فِي
 أَحَدِهِمَا.

۱۵۱ : وَعَنْ ابْنِ رُبَيْعٍ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ
 الْأَسَدِيِّ الْكَاتِبِ أَحَدِ كُتَّابِ رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ قَالَ : لَقِيَ ابْنَ رُبَيْعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 فَقَالَ : كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةَ؟ قُلْتُ : نَافِقٌ
 حَنْظَلَةَ! قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ؟ قُلْتُ :
 نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالْحَبْنَةِ

جب دشمن سے سامنا ہوتا تو نہ بھاگتے اور ایک روایت میں ہے کہ
 میرے والد نے میرا نکاح ایک خاندانی عورت سے کر دیا اور میرے
 والد اپنی بہو کا بہت خیال کرتے تھے اور اس سے اس کے خاوند کے
 متعلق پوچھتے رہتے تھے تو وہ ان کو کہتی وہ آدمیوں میں اچھے آدمی
 ہیں۔ انہوں نے ہمارا بستر نہیں روندنا اور ہمارے پردے والی چیز کو
 نہیں ٹولا جب سے ہم اس کے ہاں آئے ہیں۔ جب اس بات کا
 تذکرہ بہت مرتبہ ہو چکا تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت اقدس میں اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "اس کو
 مجھ سے ملو او"۔ چنانچہ اس کے بعد میں آپ کو ملا تو آپ نے فرمایا:
 "تم کیسے روزہ رکھتے ہو؟" میں نے عرض کیا ہر روز۔ آپ نے
 فرمایا: "تم قرآن مجید کیسے ختم کرتے ہو؟" میں نے عرض کیا ہر
 رات اور اسی طرح ذکر کیا جیسے پہلے گزرا۔ حضرت عبد اللہ اپنے بعض
 گھر والوں کو قرآن کا وہ حصہ دن میں سناتے جو رات کو تلاوت
 کرتے تاکہ صبح کو پڑھنا آسان ہو جائے اور جب قوت حاصل کرنا
 چاہتے تو کئی روز روزانہ چھوڑ دیتے اور ان کو شمار کر لیتے اور پھر اتنے
 روزے بعد میں رکھ لیتے کہ وہ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی چیز ان میں
 سے رہ جائے (جس پر وہ پہلے سے مل کر تے چلے آ رہے ہیں) جب
 سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جدا ہوئے۔ یہ تمام روایات
 صحیحین کی ہیں ان میں سے کم حصہ کسی دوسری روایت سے لیا گیا
 ہے۔

۱۵۱ : حضرت ابوربیع حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ عنہ جو رسول
 اللہ ﷺ کے ایک کاتب ہیں روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابو بکر رضی
 اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے پوچھا حنظلہ تم کیسے ہو؟ میں نے کہا حنظلہ
 منافق ہو گیا۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ تم کیا کہتے
 ہو؟ میں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں
 اور آپ ﷺ ہمارے سامنے جنت اور دوزخ کا اس طرح ذکر

فرماتے ہیں کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے باہر نکل آتے ہیں اور بیوی بچوں اور دنیا کے کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں تو ان میں سے بہت سی چیزیں بھول جاتے ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم اس جیسی باتیں تو ہمیں بھی پیش آتی ہیں۔ چنانچہ میں اور ابو بکر چل دیے۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ پھر میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنظلہ منافق ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ کیا بات ہے؟“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے جنت اور دوزخ کا تذکرہ فرماتے ہیں تو گویا ان کو ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے نکل کر جاتے ہیں اور ہم بیوی بچوں اور دنیا کی کاروبار میں مشغول ہو کر بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری زبان ہے۔ اگر تم ہمیشہ اسی حالت پر رہو جس میں تم میرے پاس ہوتے اور نہ کر میں (ہر وقت) مشغول رہو تو فرشتے تم سے تمہارے بستروں اور رانوں میں مصافحہ کریں۔ لیکن اے حنظلہ وقت وقت کی بات ہے“ اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائی۔ (مسلم)

رَبِيعِيُّ : الْأَسِيدِيُّ :

عَاقَسْنَا : كَامِ كَاجٍ أَوْ كَهَيْلٍ فِي مَصْرُوفٍ هُوَ نَا -

الصَّيِّعَاتُ : كَزُرُوقَاتِ كَسَبَابٍ -

۱۵۲: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا ہے تھے۔ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ ایک کھڑے آدمی پر پڑی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پوچھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے بتلایا کہ یہ ابواسرائیل ہے۔

وَالسَّارِ كَمَا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَاقَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالصَّيِّعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا فَإِن تَطَلَّقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ نَافِقٌ حَنظَلَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : " وَمَا ذَاكَ ؟ " قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تَذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ إِنَّا رَأَى الْعَيْنِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَاقَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالصَّيِّعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدْرُفُونَ عَلَيَّ مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذَّكْرِ لَصَافِحَتِكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَيَّ فَرُشِكُمْ وَفِي طَرْفِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنظَلَةُ سَاعَةٌ وَسَاعَةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ " رَبِيعِيُّ " بِكَسْرِ الرَّاءِ

" وَالْأَسِيدِيُّ " بِضَمِّ الهمزة وَفَتْحِ السِّينِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُشَدَّدَةٌ مَكْسُورَةٌ وَقَوْلُهُ :

" عَاقَسْنَا " هُوَ بِالْعَيْنِ وَالسِّينِ الْمُهْمَلَتَيْنِ :

أَيَّ عَالَجْنَا وَلَا عَبْنَا . " وَالصَّيِّعَاتُ " الْمَعَايِشُ .

۱۵۲ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ : بَيْنَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَامٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا

أَبُو اسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ فِي الشَّمْسِ وَلَا

جس نے نذر مانی ہے کہ وہ دھوپ میں کھڑا رہے گا اور بیٹھے گا نہیں اور نہ سایہ لے گا اور نہ گفتگو کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”اس کو کہہ دو کہ وہ بات کر لے اور سایہ میں ہو جائے اور بیٹھ جائے اور روزہ کو مکمل کرے۔“ (بخاری)

باب: اعمال کی حفاظت و نگہبانی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ وہ اللہ کی یاد کے لئے اور اللہ تعالیٰ نے جو حق کی باتیں اتاری ہیں ان کے لئے ان کے دل جھک جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتابیں دی گئیں اور ان پر زمانہ طویل گزرا تو ان کے دل سخت ہو گئے۔“ (الحمدید) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہم نے ان کو پیچھے بیسی بن مریم کو بھیجا اور ان کو انجیل دی اور ان کے لوگوں کے دلوں کو جنہوں نے ان کی اتباع کی شفقت و رحمت ڈال دی اور رہبانیت جس میں وہ نہ ہوں نے خود گھڑ لیا تھا۔ ہم نے ان پر لازم نہ کی تھی مگر اللہ تعالیٰ کی رضا دی کو حاصل کرنے کے لئے پھر انہوں نے اس کا اس طرح خیال نہیں رکھا جس طرح خیال رکھنے کا حق تھا۔“ (الحمدید) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم اس عورت کی طرح مت بنو جس نے نہایت محنت سے کاتے ہوئے سوت کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔“ (النحل) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور تو اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔“ (الحجر)

۱۵۳: اس سلسلہ کی احادیث میں سے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔ كَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ جَوْزِ شَتِّ بَابٍ فِي مِيزَانِ رِيءِ -

۱۵۴: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ جو شخص اپنے رات کے وظیفے سے یا اس کے کچھ حصے سے سو جائے اور وہ اسے فجر سے لے کر ظہر کی نماز کے

يَقْعُدُ وَلَا يَسْطَلُ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَيَصُومُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلَا يَسْطَلْ وَلَا يَقْعُدْ وَلْيَتِمَّ صَوْمُهُ“ رواه البخاري.

۱۵: بَابُ فِي الْمَحَافَظَةِ عَلَى الْأَعْمَالِ

قال الله تعالى: ﴿الْمُ يَأْتِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ﴾ [الحديد: ۱۶] وقال تعالى: ﴿وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهَابِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَنْ رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ [الحديد: ۲۷] وقال تعالى: ﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَقِضَتْ عُزْلَهُمْ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا﴾ [النحل: ۹۲] وقال تعالى: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ [الحجر: ۹۹]

۱۵۳: وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَمِنْهَا حَدِيثُ عَائِشَةَ ”وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ“ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

۱۵۴: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ“

وقت کے درمیان میں پڑھ لے تو اس کے لئے لکھ لیا جاتا ہے کہ گویا اس نے رات ہی میں پڑھا۔ (مسلم)

۱۵۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے عبداللہ تو فلاں کی طرح مت ہو وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔“ (متفق علیہ)

۱۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب درد وغیرہ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز جاتی رہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کو بارہ رکعات ادا فرمالتے تھے۔ (مسلم)

باب: سنت اور اس کے آداب کی حفاظت و نگہبانی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ تم کو جو کچھ دیں وہ لے لو اور جس سے منع کیا میں اس سے رک جاؤ۔“ (الحشر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”آپ ﷺ کو خواہش سے نہیں بولتے وہ تو وحی ہے جو ان کی طرف اتار دی جاتی ہے۔“ (الجم) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”آپ ﷺ فرمادیں اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے گناہوں کو بخش دیں گے۔“ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”البتہ تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں عمدہ نمونہ ہے۔ اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو۔“ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور تیرے رب کی قسم ہے وہ لوگ مؤمن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ اپنے باہمی جھگڑوں میں آپ کو اپنا حکم و فیصلہ نہ مان لیں پھر تمہارے فیصلہ پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی بھی محسوس نہ کریں اور پورے طور پر اسے تسلیم کر لیں۔“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر کسی چیز کے متعلق تمہارا باہمی جھگڑا ہو جائے تو تم اسے اللہ اور اس

ما بین صلوة الفجر و صلوة الظهر كتب له
كانما قرأه من الليل“ رواه مسلم.

۱۵۵: وعن عبد الله بن عمرو بن العاص
رضي الله عنهما قال لي رسول الله ﷺ:
”يا عند الله لا تكن مثل فلان كان يقوم
الليل فترك قيام الليل“ متفق عليه.

۱۵۶: وعن عائشة رضي الله عنها قالت:
كان رسول الله ﷺ إذا فاتته الصلوة من
الليل من ورجع أو غيره صلى النهار ثنتي
عشرة ركعة“ رواه مسلم.

۱۶: بَابُ فِي الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَأَدَابِهَا

قال الله تعالى: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ
فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا﴾ [الحج: ۱] و
وقال تعالى: ﴿وما ينطق عن الهوى إن هو
إلا وحي يوحى﴾ [الشع: ۳] وقال تعالى:
﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ
اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ [آل عمران: ۳۱]
وقال تعالى: ﴿لقد كان لكم في رسول
الله أسوة حسنة لمن كان يرجوا الله
واليوم الآخر﴾ [الاحزاب: ۲۱] وقال
تعالى: ﴿فلا وربك لا يؤمنون حتى
يحكمموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا
في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا
تسليما﴾ [النساء: ۶۵] وقال تعالى: ﴿فإن
تنازعتهم في شيء فرددوه الى الله والرسول

کے رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ علماء نے فرمایا اس کا معنی کتاب و سنت کی طرف لوٹانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی“۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بیشک آپ ان کی راہنمائی صراطِ مستقیم کی طرف کرتے ہیں یعنی اللہ کا راستہ“۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ ان کو کوئی آزمائش آئے یا ان کو کوئی دردناک عذاب پہنچے“۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور تم یا کرو جو اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت کی باتیں تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں“۔
آیات اس باب میں بہت ہیں۔
احادیث درج کی جاتی ہیں۔

۱۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو باتیں میں تمہیں بیان کرنے سے چھوڑ دوں۔ ان باتوں کو مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ اس لئے کہ تم سے پہلے لوگوں کو کثرتِ سوال نے ہلاک کیا اور اپنے پیغمبروں سے وہ لوگ اختلاف کرتے تھے۔ اس لئے جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم اس سے پرہیز کرو اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اسے اپنی طاقت کے مطابق انجام دو“۔ (متفق علیہ)

۱۵۸: حضرت ابونجیح عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت موثر وعظ فرمایا جس سے دل ڈر گئے اور آنکھیں بہہ پڑیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو گویا الوداعی وعظ ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وصیت فرمادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور بات کو سننے اور ماننے کا حکم دیتا

ان کُنتُمْ تُوْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ﴿النِّسَاءُ: ۵۹﴾ قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَاهُ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ﴾ [النِّسَاءُ: ۸۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ [الشُّوْرَى: ۵۲-۵۳] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ يُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [النُّوْرُ: ۶۳] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ [الاحْرَابُ: ۳۴] وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ. وَاَمَّا الْاِحَادِيْثُ فَاَلْوَلُ:

۱۵۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”دَعُوْنِيْ مَا تَرَكَتُكُمْ، اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثِيْرَةً سُوْالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ— فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاَجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاَتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
الثَّانِي:

۱۵۸: عَنْ اَبِيْ نَجِيْحِ الْعَرَبِيْضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ”وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعِيُوْنُ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَتْهَا مَوْعِظَةٌ مَّوَدِعَ فَاَوْصِنَا— قَالَ: ”اَوْصِيْكُمْ بِتَقْوٰى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

ہوں۔ خواہ تم پر کسی حبشی غلام کو امیر مقرر کیا جائے اور ثانی یہ ہے کہ جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا پس تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی سنت کو لازم پکڑو۔ اس سنت کو کچلیوں (سامنے کے دو دانت) سے مضبوط پکڑو اور دین میں نئے نئے کام ایجاد کرنے سے بچو۔ اس لئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

النَّوَاجِدُ: کچلیاں یا ڈاڑھیں۔

وَأَنَّ تَأْمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، وَأَنَّ مِنْ يَعِشَ مِنْكُمْ فَسِيرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بَسْتِي وَسُنَّةَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ عَضُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ، وَإِنَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ بَدْعَةٍ ضَالَّةٌ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”النَّوَاجِدُ“ بِالذَّلَالِ الْمُعْجَمَةِ الْأَنْبَابِ وَقَبْلِ الْأَضْرَاسِ.

الثَّالِثُ:

۱۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ”میری امت سب کی سب جنت میں جائے گی مگر جس نے انکار کیا“۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کس نے انکار کیا؟ ارشاد فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا“۔ (بخاری)

۱۵۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى“ قِيلَ: وَمَنْ يَأْبَى يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ”مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الرَّابِعُ:

۱۶۰: حضرت ابو مسلم نے کہا ابویاس سلمہ بن عمرو بن الاکوع سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ نے فرمایا: ”دائیں ہاتھ سے کھاؤ“۔ اس نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: ”خدا کرے تجھے طاقت نہ رہے“۔ اس کو دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے سے صرف تکبر نے روکا تھا۔ پس اس کا ہاتھ منہ کی طرف پھر کبھی نہ اٹھا۔ (مسلم)

۱۶۰: عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ وَقِيلَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ سَلْمَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: ”كُلْ بِيَمِينِكَ“ قَالَ: لَا اسْتَطِيعُ قَالَ ”لَا اسْتَطِيعْتَ“ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا إِلَيَّ فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الْخَامِسُ:

۱۶۱: حضرت ابو عبد اللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا: ”تم اپنی صفوں کو ضرور سیدھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے مابین مخالفت پیدا فرمادے گا“۔ (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ ہماری صفوں کو اس

۱۶۱: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”لَتَسُونَنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيُخَالَفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ رُجُوهِكُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ

طرح سیدھا فرماتے گویا اس سے تیروں کو سیدھا کریں گے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے اندازہ فرمایا کہ ہم اس کو اچھی طرح سمجھ گئے ہیں۔ پھر ایک دن آپؐ تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے۔ اللہ اکبر کہنے ہی والے تھے کہ آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے نکلا ہوا ہے تو آپؐ نے فرمایا: ”اے اللہ کے بندو! تم اپنی صفیں درست کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔“

۱۶۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رات کو ایک مکان مکینوں سمیت مدینہ میں جل گیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق بتلایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ آگ تمہاری دشمن ہے، جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔“ (متفق علیہ)

۱۶۳: حضرت ابن عمرؓ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ہدایت اور علم کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس بارش جیوں سے جو زمین کو پہنچے۔ پس اس زمین کا کچھ حصہ تو زرخیز تھا جس نے پانی کو اپنے اندر جذب کیا اور گھاس اور بہت سا سبزہ اُگایا اور کچھ حصہ اس کا بنجر تھا۔ جس نے پانی روک لیا پھر اس پانی سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ لوگوں نے اس سے پانی پیا اور پلایا اور کھیتوں کو سیراب کیا اور وہ بارش زمین کے ایک اور حصہ کو پہنچی جو چنیل میدان تھا جس نے نہ پانی روکا اور نہ گھاس اُگائی۔ پس یہ مثال اس کی ہے جس نے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کی اور اس علم سے اللہ تعالیٰ نے اس کو نفع دیا۔ پس اس نے علم خود بھی حاصل کیا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور (دوسری) مثال اس شخص کی ہے جس نے اس کی طرف اپنا سر بھی نہیں اٹھایا اور نہ ہی اس نے اس ہدایت کو قبول کیا جو میں لے کر آیا ہوں۔“ (متفق علیہ)

لْمُسْلِمِ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْوَى صُفُوفَنَا حَتَّى كَانَمَا يَسْوَى بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمَافِقَامَ حَتَّى كَادَ أَنْ يُكْبَرَ فَرَأَى رَجُلًا بِأَدْيَا صَدْرُهُ فَقَالَ عِبَادَ اللَّهِ لَسُوْنَ صُفُوفِكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ“

السادس :

۱۶۲: عن ابى موسى رضى الله عنه قال : اخترق بيت بالمدينة على اهلام الليل فلما حدث رسول الله ﷺ بشانهم قال ان هذه النار عدو لكم فاذا نمتهم فاطفئوها عنكم“ متفق عليه

السابع :

۱۶۲: عنه قال قال رسول الله ﷺ ”ان مثل ما بعثنى الله به من الهدى والعلم كمثل غيث اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة : قبلت الماء فانبثت الكلا والعشب الكثير ، وكان منها اجادب امسكت الماء فنقع الله بها الناس فشربوها ومنها وسقوا وزرعوا ، واصاب طائفة منها اخرى انما هي قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلا . فذلك مثل من فقه فى دين الله ونفعه ما بعثنى الله به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك رأسا ولم يقبل هدى الله الذى ارسلت به“ متفق عليه

”فقه“ بضم القاف على المشهور وقيل

فَقَهَ : فقیہ بنا۔

بکسرہا : ائی صار فقیہا۔

التَّامِنُ :

۱۶۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میری اور تمہاری مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو آگ سے دور ہٹا رہا ہے۔ میں تمہیں تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں۔ لیکن تم میرے ہاتھوں سے چھوٹے جا رہے ہو۔“ (مسلم)

۱۶۴: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”مِثْلِي وَمِثْلُكُمْ كَمِثْلِ رَجُلٍ أَوْ قَدْ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا اخَذْتُ بِحُجْرَتِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْلَبُونَ مِنْ يَدِي“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

الْجَنَادِبُ : مڈی اور پروانے کی طرح کا کیڑا ہے یہ وہ معروف کیڑا ہے جو آگ میں گرتا ہے۔
الْحُجْرَةُ جَمْعُ حُجْرَةٍ : چادر و شلوار یا تہہ بند باندھنے کی جگہ۔

”الْجَنَادِبُ“ نَحْوُ الْجَرَادِ وَالْفَرَاشِ هَذَا هُوَ الْمَعْرُوفُ الَّذِي يَقَعُ فِي النَّارِ وَالْحُجْرَةُ جَمْعُ حُجْرَةٍ وَهِيَ مَعْقِدُ الْأَزَارِ وَالسَّرَاوِيلِ .

التَّاسِعُ :

۱۶۵: حضرت ابو بکر سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے انگلیاں اور پیالہ چاٹ لینے کا حکم دیا ہے اور فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے۔“ (مسلم) ایک اور روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے پکڑ لے اور اس پر جو مٹی وغیرہ لگی ہے اس کو صاف کر کے اس کو کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اپنے ہاتھ کو تولنے کے ساتھ نہ پونچھے۔ جب تک کہ وہ اپنی انگلیاں چاٹ نہ لے۔ اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ ”شیطان تمہاری اشیاء کے ہر موقع پر حاضر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ کھانے کے وقت میں بھی۔ پس جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس پر لگ جانے والی تکلیف وہ چیز کو دور کر کے اس کو کھا لے اور شیطان کے لئے اس کو نہ چھوڑے۔“

۱۶۵: عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بَلْعُقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّخْفَةَ وَقَالَ : ”إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّهَا الْبَرَكَةُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : ”إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ . وَلَا يَمْسُخْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعُقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ“ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : ”إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِمَّنْ شَأْبَهُ حَتَّى يَحْضُرَهُ طَعَامَهُ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللَّقْمَةُ فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى فَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ“ .

الْعَاشِرُ :

۱۶۶: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میں وعظ و نصیحت کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اے لوگو! تم اللہ کی بارگاہ میں ننگے پاؤں، ننگے بدن، غیر محتون جمع کئے جاؤ گے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا۔ ہم اسے دوبارہ لوٹائیں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے ہم یقیناً پورا کرنے والے ہیں۔ اچھی طرح سنو! بلاشبہ سب سے پہلے قیامت کے دن جسے لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ خبردار سنو! میری امت کے بعض لوگوں کو لایا جائے گا انہیں بائیں طرف پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ چنانچہ آپ کو کہا جائے گا۔ اے پیغمبر تجھے نہیں معلوم! انہوں نے تیرے بعد کیا کیا چیزیں ایجاد کیں۔ پس میں وہ کہوں گا جو عبد صالح (عیسیٰ بن مریم) نے کہا: ﴿كُنْتُمْ لَنَا كُفْرًا﴾ ان کے لئے موجود رہا۔ آپ نے یہ آیت ﴿إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ تلاوت فرمائی۔ پھر مجھے کہا جائے گا یہ اپنی ایڑیوں پر دین سے پھر گئے۔ جس سے تم ان سے جدا ہوئے۔ (متفق علیہ)

عُرْلًا: غیر محتون

۱۶۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى حُفَاةَ عُرَاةٍ عُرْلًا: كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدْنَا عَلَيْنا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلْقِ لَيُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا وَإِنَّهُ سِيحَاءُ بَرِّ جَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّمَالِ فَأَقُولُ: يَا أَيُّهَا أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ: كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ”وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ“ إِلَى قَوْلِهِ: ”الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ“ فَيُقَالُ لِي: ”إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَيَّ أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”عُرْلًا“: ائی غیر محتونین.

الْحَادِي عَشَرَ:

۱۶۷: حضرت ابوسعید عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری مارنے سے منع کیا اور فرمایا: ”یہ نہ تو شکار کو مارتی ہے اور نہ دشمن کو زخمی کرتی ہے البتہ یہ آنکھ پھوڑتی اور دانت کو توڑتی ہے۔“ (متفق علیہ) اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ عبد اللہ بن مغفل کے کسی قریبی رشتہ دار نے کنکری ماری تو حضرت عبد اللہ نے اس کو منع فرمایا اور فرمایا حضور اکرم ﷺ نے کنکری مارنے سے منع فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ نہ تو شکار کرتی ہے۔ اس نے پھر اس حرکت کا اعادہ کیا۔ عبد اللہ نے فرمایا میں تمہیں بتلا رہا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو دوبارہ کنکری

۱۶۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكُحُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ قَرِيْبًا لِابْنِ مَغْفَلٍ خَذَفَ فَهَاهُ وَقَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا“ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: أَحَدَيْتُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مار رہا ہے میں تم سے کبھی کلام نہ کروں گا۔ (کیونکہ تمہاری یہ حرکت قصداً مخالفت معلوم ہوتی ہے)۔

۱۶۸: حضرت عابس بن ربیعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔ اس وقت آپ یہ فرما رہے تھے میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ (متفق علیہ)

باب: اللہ کے حکم کی اطاعت ضروری ہے اور

جس کو اللہ کے حکم کی طرف بلایا جائے یا امر بالمعروف

یا نہی عن المنکر کہا جائے وہ کیا کہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”تمہارے رب کی قسم ہے وہ مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم اپنے باہمی جھگڑوں میں فیصلہ نہ مان لیں اور پھر تمہارے فیصلہ پر دلوں میں ذرہ بھر تنگی محسوس نہ کریں اور اس کو مکمل طور پر تسلیم کر لیں“۔ (النساء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مؤمنو! باہم ہے کہ جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم نے سنا اور مانا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں“۔ (النور)

اس باب سے متعلقہ روایات میں وہ حدیث ابو ہریرہ ہے جو

پہلے گزری اور دیگر روایات میں سے یہ ہے۔

۱۶۹: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا فِي السُّمُوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَان تَبَدُّوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخْفُوْهُ يُخٰسِكُمْ بِهٖ اللّٰهُ﴾ الآية استند ذلك على

وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ عُدَّتْ تَخَذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ ابَدًا.

۱۶۸: وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْبَلُ الْحَجَرَ يُعْنِي الْأَسْوَدَ وَيَقُولُ: أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷: بَابٌ فِي الْوُجُوبِ الْإِنْفِصَالِ لِلْحُكْمِ

اللَّهِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ دُعِيَ إِلَى ذَلِكَ

وَأَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٍ عَنْ مُنْكَرٍ!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا

يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ

وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [النساء: ۶۵] وَقَالَ

تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا

إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ يُحْكَمُ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا

سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

[النور: ۵۱] وَفِيهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ حَدِيثُ أَبِي

هُرَيْرَةَ الْمَذْكُورُ فِي أَوَّلِ الْبَابِ قَبْلَهُ وَغَيْرُهُ

مِنَ الْأَحَادِيثِ فِيهِ.

۱۶۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

الْاَرْضِ وَان تَبَدُّوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخْفُوْهُ

يُخٰسِكُمْ بِهٖ اللّٰهُ﴾ الْآيَةَ اسْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى

حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں کچھ ایسے اعمال کا ذمہ دار بنایا گیا ہے جن کی ہم طاقت رکھتے ہیں مثلاً نماز، جہاد، روزہ، صدقہ وغیرہ اور آپ پر یہ آیت اتری ہے اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ رسول اللہ نے فرمایا: ”کیا تم چاہتے ہو کہ تم اسی طرح کہو جس طرح تم سے پہلے اہل کتاب نے سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بلکہ تم یوں کہو سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا..... جب اس دعا کو صحابہ نے پڑھا اور ان کی زبانوں پر یہ رواں ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد یہ آیت نازل فرمائی: ﴿أَمِنَ الرَّسُولُ﴾ ﴿.....﴾ ”ایمان لائے رسول اس پر جو ان پر ان کے رب کی طرف سے اتارا گیا اور مؤمن بھی ایمان لائے۔ سب ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان (ایمان کے لحاظ سے) تفریق نہیں کرتے اور انہوں نے ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب ہم تیری بخشش کے طالب ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ جب انہوں نے ایسا کر لیا تو اللہ نے آیت کے اس حصہ کو منسوخ فرما دیا اور اس کی جگہ نازل فرمایا: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ﴾ اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جو اسے کام کرے گا اس کا فائدہ اسی کو پہنچے گا اور جو برے کام کرے گا اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ اے ہمارے رب! ہماری بھول اور غلطیوں پر ہماری گرفت نہ فرما۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملا۔ بہت اچھا۔ اے ہمارے رب! ہم پر اس طرح بوجھ نہ ڈال جس طرح تو نے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے۔ اللہ نے فرمایا ہاں اور ہمیں معاف فرما دے اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو یہی ہمارا کارساز ہے پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿.....﴾

(مسلم)

أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرُّكْبِ فَقَالُوا: أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيقُ: الصَّلَاةَ وَالْجِهَادَ وَالصِّيَامَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ أَنْزَلْتَ عَلَيْكَ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا نُطِيقُهَا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا؟ بَلْ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَلَمَّا أَفْتَرَاهَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي آيَتِهَا أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَيْكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفِرُّ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ نَسَخَهَا اللَّهُ تَعَالَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ”لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ تَقْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا“ قَالَ: نَعَمْ ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ قَالَ: نَعَمْ ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ قَالَ: نَعَمْ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انگلی اور درمیانی انگلی کو ایک دوسرے سے ملاتے اور فرماتے اہا بعد! بیشک بہترین بات کتاب اللہ ہے اور بہترین طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہے اور سب سے بدترین کام (دین میں) نئے نئے کام ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور آپؐ فرماتے ہیں میں ہر مؤمن پر اس کی جان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں جو شخص مال چھوڑ کر جائے وہ تو اس کے ورثاء کے لئے ہے اور جو آدمی قرض چھوڑ جائے یا کمزور اہل و عیال چھوڑ جائے وہ میرے پیردداری اور میری ذمہ داری میں ہے۔“ (مسلم) ۱۷۲: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت باب المحافظة علی السنة میں گزر چکی ہے۔

باب: جس نے کوئی اچھا
یا بُرا طریقہ جاری کیا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں ایسی دین دیا اور اولاد عطا فرما جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور ہمیں متیقن کاراہنما“۔ (الفرقان) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور ہم نے ان کو مقتدا بنایا“ ہمارے حکم کے ساتھ لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔“ (الانبیاء)

۱۷۳: حضرت ابو عمر و جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم دن کے شروع میں آنحضرتؐ کے پاس تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس کچھ ایسے لوگ آئے جو ننگے بدن تھے اون کی دھاری دار چادریں یا کبیل ڈالے اور تلواریں لٹکائے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت قبیلہ مصر سے بلکہ تمام کے تمام قبیلہ مصر سے تھے۔ جب رسول اللہ نے ان کی فاقہ کشی کو دیکھا تو آپؐ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ پس آپؐ گھر میں تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لائے۔ پھر آپؐ نے بلال کو اذان کا حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی اور آپؐ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر آپؐ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تم

ریاض الصالحین (علائقہ)
السَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَيَقُولُ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ
الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْأُمُورِ
مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ“ يَقُولُ: ”أَنَا
أُولَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهِ مَنِ تَرَكَ مَا لَا
فَلَاحِلَهُ أَوْ مَنِ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَالِيَّ
وَعَلَى“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۷۲: وَعَنْ الْعُرْبَانِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ حَدِيثُهُ السَّابَةِ فِي بَابِ
الْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ .

۱۹: بَابُ فِيمَنْ سَنَّ سُنَّةً
حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ
لَنَا مِنْ أَرْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ
وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ [الفرقان: ۲۴]
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاجْعَلْنَا هُمْ أئِمَّةً يَهْتَدُونَ
بِأَمْرِنَا﴾ [الانبیاء: ۷۳].

۱۷۳: وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُّجْتَابِي النَّمَارِ أَوْ الْعَبَاءِ
مُنْقَلِبِي السُّيُوفِ، عَامَتُهُمْ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ
مُضَرَ فَمَعَرَّوْهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ
ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَادَّانَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى ثُمَّ
خَطَبَ فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ

اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا۔ الایہ اور یہ آیت ﴿رَقِيبًا﴾ تک پڑھی۔ اور دوسری آیت جو حشر کے آخر میں ہے۔ تلاوت فرمائی ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ...﴾ ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو ہر شخص کو دیکھ لینا چاہئے کہ اس نے کل کے لئے کیا کچھ آگے بھیجا ہے۔“ ہر آدمی کو چاہئے کہ وہ درہم، دینار، کپڑے اور گندم کا صاع، کھجور کا صاع صدقہ کرے۔ آپ نے یہاں تک فرمایا کہ صدقہ کرو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ انصار میں سے ایک شخص تھیلی لایا جو اتنی بوجھل تھی کہ اس کے ہاتھ اٹھانے سے عاجز ہو رہے تھے بلکہ عاجز ہو ہی گئے۔ پھر لوگ مسلسل لاتے رہے یہاں تک کہ میں نے دو ڈھیر کپڑے اور خوراک کے دیکھے۔ میں نے آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک کو دیکھا کہ خوشی سے پھل پھل رہا تھا۔ گویا اس پر سونے کی چھال پھیر دی گئی ہے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: ”جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اس کے لئے اس کا اجر اور ان تمام لوگوں کا اجر ہے جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے۔“ انہیں اس بات کے کہ ان کے اجر میں کوئی کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کیا تو اس پر اس کے اپنے گناہوں کا بوجھ اور ان لوگوں کے گناہوں کا بوجھ ہوگا جو اس پر اس کے بعد عمل کریں گے۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں کے بوجھ میں کچھ کمی کی جائے۔“ (مسلم)

مُحْتَابِي النَّمَارِ: یہ نمر کی جمع ہے دھاری دار چادر۔

مُحْتَابِيهَا: پہننے والے۔ انہوں نے دو چادریں پھاڑ کر سروں پر ڈال رکھی تھیں۔

الْجَوْبُ: کاٹنا۔

اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿وَتَسْمُودَ الَّذِينَ جَانَبُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ﴾ یعنی: ان کو تراشا اور

کاٹا۔

الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ وَالْآيَةُ الْآخِرَىٰ الَّتِي فِي آخِرِ الْحَشْرِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ تَوْبِهِ مِنْ صَاعٍ بَرَهٍ مِنْ صَاعٍ تَمْرِهِ“ حَتَّىٰ قَالَ وَلَوْ بِشَقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَصْرَةً كَادَتْ كَفَّهُ تَعَجُّزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعِ النَّاسُ حَتَّىٰ رَأَيْتُ كَوْمِينَ مِنْ طَعَامٍ وَتِيَابٍ حَتَّىٰ بَدَأَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَضَ مِنْ أَجْزِهِمْ شَيْءٌ“ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وَزْرُهَا وَوَزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَضَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ ”مُحْتَابِي النَّمَارِ“ هُوَ بِالْجِيمِ وَبَعْدَ

الْأَلْفِ بَاءٌ مُّوَحَّدَةٌ وَالنَّمَارُ جَمْعُ نَمْرَةٍ وَهِيَ

كِسَاءٌ مِّنْ صُوفٍ مُّحَطَّطٌ وَمَعْنَى ”مُحْتَابِيهَا“

لَا يَسِيئُهَا قَدْ خَرَقُوهُمَا فِي رُؤُوسِهِمْ

”وَالْجَوْبُ“ الْقَطْعُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى:

﴿وَتَسْمُودَ الَّذِينَ جَانَبُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ﴾ أَيْ

نَحْنُوهُ وَقَطَعُوهُ - وَقَوْلُهُ ”تَمَعَرُ“ هُوَ بِالْعَيْنِ

تَمَعَّرَ: تبدیل ہوا۔

رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ: دو ڈھیر۔

كَانَهُ مُذْهَبَةً: یہ بقول قاضی عیاض ہے۔

امام حمیدی نے مُذْهَبَةً لکھا ہے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

دونوں صورتوں میں مراد اس سے چہرہ کی صفائی اور چمک

المُهملة: اى تَغَيَّرَ - وَقَوْلُهُ: "رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ" بِفَتْحِ الْكَافِ وَضَمِّهَا: اى ضَبْرَتَيْنِ - وَقَوْلُهُ: "كَانَهُ مُذْهَبَةً" هُوَ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَفَتْحِ الْهَاءِ وَالْبَاءِ وَالْمُوَحَّدَةِ قَالَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَعَبْرُهُ وَصَحَّفَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالَ: "مُذْهَبَةً" بِذَالٍ مُهْمَلَةٍ وَضَمِّ الْهَاءِ وَبِالنُّونِ وَكَذَا ضَبَطَهُ الْحَمِيدِيُّ وَالصَّحِيحُ الْمَشْهُورُ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْمُرَادُ بِهِ عَلَى الْوَجْهَيْنِ: الصَّفَاءُ وَالِاسْتِارَةُ.

۱۷۴: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ ذِمَّتِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲: بَابٌ فِي الدَّلَالَةِ عَلَى خَيْرٍ

وَالدُّعَاءِ إِلَى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ﴾

[الحج: ۷۶، القصص: ۸۷] وَقَالَ تَعَالَى:

﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ [النمل: ۱۲۵] وَقَالَ

تَعَالَى: ﴿وَتَعَانُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾

[المائدة: ۲] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَتَكُنَّ مِنْكُمْ

أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ﴾ [آل عمران: ۱۰۴].

۱۷۵: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَةَ ابْنِ عَمْرٍو

الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ

۱۷۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آ نحضرت ﷺ نے فرمایا: "جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے تو اس کے پہلے بیٹے پر اس کے خون ناحق کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل ناحق کا یہ طریقہ رائج کیا۔" (متفق)

باب خیر کی طرف راہنمائی اور

ہدایت و مری کی طرف بلانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تم اپنے رب کی طرف بلاؤ۔" (الحج، القصص)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تم اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور

موعظہ حسنہ سے بلاؤ۔" (النمل)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے سے تعاون

کرو۔" (المائدہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "چاہئے کہ تم میں ایک جماعت ایسی ہو جو بھلائی

کی طرف دعوت دینے والی ہو۔" (آل عمران)

۱۷۵: حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ ہیں،

سے روایت ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی بھلائی

کے کام کی طرف راہنمائی کی تو اس کو اس بھلائی کے کرنے والے کے

برابر اجر ملے گا۔“ (مسلم)

مثلاً اجر فاعلہ“ رواہ مُسَلِّمٌ

۱۷۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا" رَوَاهُ مُسَلِّمٌ.

۱۷۷: وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرٍ: "لَا أُعْطِينَ هَذِهِ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُمْ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا - فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوا أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟" فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ: فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ" فَاتَى بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبُرِيَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَاعْطَاهُ الرَّأْيَةَ - فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: "انْفُذْ عَلِيَّ رَسَلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَاخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ فَوَ اللَّهُ لَأَنْ يَخْرُجَ إِلَيْكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ

۱۷۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی کو ہدایت کی طرف بلایا تو اس کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جو اس کی پیروی کرنے والوں کو ملے گا اور اس سے ان کے اجر میں کوئی کمی نہ کی جائے گی اور جو کسی کو کسی گمراہی کی طرف بلائے گا اس پر ان تمام لوگوں کے گناہوں کا اتنا ہی وبال ہوگا جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کو گناہ کرنے کا وبال ہوگا اور وبال ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی کمی نہ کرے گا۔“ (مسلم)

۱۷۷: حضرت ابو العباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: ”میں یہ جھنڈا کل ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت لائے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا روالا اس سے محبت کرتا ہے پس لوگوں نے رات اس بحث میں گزاری کہ وہ کون ہوگا جس کو جھنڈا دیا جائے گا۔ جب صبح کے وقت آنحضرت ﷺ کی حالت میں لوگ حاضر ہوئے۔ تو ان میں سے ہر ایک امیدوار تھا کہ اس کو جھنڈا ملے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟“ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ ان کی آنکھیں خراب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کی طرف پیغام بھیجو۔“ جب ان کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں پر لگایا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ چنانچہ ان کی آنکھیں اس طرح درست ہو گئیں گویا کہ ان کو تکلیف ہی نہ تھی۔ پس آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا عنایت فرمایا۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا میں ان سے لڑوں یہاں تک کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم آرام سے چلتے جاؤ! یہاں تک کہ ان کے میدان میں جاؤ۔ پھر ان کو اسلام کی طرف دعوت دو اور ان کو اللہ تعالیٰ کا وہ حق بتلاؤ جو ان کے ذمہ ہے۔ قسم بخدا! اگر اللہ

حُمِرَ النَّعْمَ "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ".

تعالیٰ تمہارے ذریعہ ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو وہ تیرے لئے سرخ اوتوں سے بہت زیادہ بہتر ہے۔" (متفق علیہ)
يَذُوكُونَ: بحث اور بات چیت کرنا۔
عَلَى رَسْلِكَ: اپنے انداز سے۔

قَوْلُهُ: "يَذُوكُونَ" أَيْ يَخْوِصُونَ وَيَتَحَدَّثُونَ - قَوْلُهُ "رَسْلِكَ" بِكسْرِ الرَّاءِ بِفَتْحِهَا لَفْتَانٍ وَالْكَسْرِ أَفْصَحُ.

۱۷۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بنو اسلم کے ایک نوجوان نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس وہ سامان نہیں جس سے میں جہاد کی تیاری کروں۔ آپؐ نے فرمایا: "فلاں شخص کے پاس جاؤ۔ اس نے جہاد کی تیاری کی تھی مگر وہ بیمار ہو گیا۔" چنانچہ وہ نوجوان گیا اور اس سے جا کر کہا رسول اللہؐ تجھے سلام کہتے اور فرماتے ہیں کہ تم مجھے وہ سامان دے دو جس سے تم نے جہاد کی تیاری کی تھی۔ اس شخص نے کہا: اے فلاں! اس کو وہ سامان دے جو جس سے میں نے جہاد کی تیاری کی تھی اور اس میں سے کوئی چیز بھی نہ رہے۔ قسم بخدا! تو اس میں سے کوئی نہیں روکے گی کہ پھر تمہارے لئے برکت ہے۔ (جو روکے گی وہ بے برکتی کا باعث ہوگا)۔ (مسلم)

۱۷۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَتَى مِّنْ أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِيَ مَا اتَّجَهْتُ بِهِ؟ قَالَ: "أَنْتَ فَلَانًا قَدْ كَانَ تَجَهُّزُ فَمَرَضَ فَاتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرُوكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ فَقَالَ: يَا فَلَانَةُ أَطْفَلُ الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا، فَوَاللَّهِ لَا تَحْبِسِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيَبَارِكَ لَنَا فِيهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

باب: نیکی و تقویٰ

۲۱: بَابُ فِي التَّعَاوُنِ

تعاون

عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے سے تعاون کرو۔" (المائدہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "قسم ہے زمانے کی۔ یقیناً انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالح کئے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔" (العصر) امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں فرمایا جس کا حاصل یہ ہے کہ تمام لوگ یا لوگوں کی اکثریت غور و فکر کرنے سے غافل ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾ [المائدة: ۳] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْعَصْرُ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ [العصر] قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ كَلَامًا مَعْنَاهُ: إِنَّ النَّاسَ أَوْ أَكْثَرَهُمْ فِي غَفْلَةٍ عَنِ تَدْبِيرِ هَذِهِ السُّورَةِ.

۱۷۹: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے خدا کے راستے میں جہاد کرنے والے کو جہاد کا سامان تیار کر کے دیا۔ بلاشبہ اس کے خود جہاد کیا اور؟

۱۷۹: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الْمَرْحَمَنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جہاد کرنے والے کا اس کے گھر میں بھلائی کے ساتھ اس کا جانشین بنا۔ یقیناً اس نے جہاد کیا۔“ (متفق علیہ)

۱۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہذیل کی شاخ بنولیمان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا کہ گھر کے دو آدمیوں میں سے ایک ضرور جائے اور ثواب دونوں کے درمیان ہوگا۔“ (مسلم)

۱۸۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روحاء کے مقام پر ایک قافلہ کو ملے آپ نے پوچھا۔ ”تم کون لوگ ہو؟“ انہوں نے عرض کیا ہم مسلمان ہیں۔ انہوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میں اللہ کا رسول ہوں۔“ اس پر ایک عورت نے اپنے بچے کو اٹھا کر پوچھا کیا اس پر حج ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور اس کا اجر تجھے ملے گا۔“ (مسلم)

۱۸۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان امانت دار خزانچی وہ ہے جو کہ اپنے اوپر حکم کو نافذ کرے جو اس کو دیا گیا اور پوری خوش دلی سے مال کو پورا پورا اسی کو ادا کر دے جس کو ادا کرنے کا حکم ہوا تو وہ بھی دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔ ایک روایت میں ہے جو اس کو دیتا ہے جس کو حکم دیا گیا۔“

(متفق علیہ)

الْمُتَّصِدِّقِينَ: جمع اور تثنیہ دونوں طرح صحیح ہے۔

باب: خیر خواہی کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بلاشبہ مسلمان بھائی بھائی ہیں۔“ (الحجرات)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق خبر دیتے ہوئے ”اور میں تم کو نصیحت کرتا ہوں“ (الاعراف) اور ہو علیہ السلام کے بارے میں فرمایا اور ”میں تمہارے لئے امانت دار خیر خواہ

فَقَدْ عَزَا وَمَنْ خَلَفَ عَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ
فَقَدْ عَزَا“ متفق علیہ۔

۱۸۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ بَعَثًا إِلَى بَنِي لَحْيَانَ مِنْ هَذِيلٍ فَقَالَ: ”لِنَبْعَثُ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدَهُمَا وَالْآخَرَ بَيْنَهُمَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۱: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقِيَ رَجُلًا بِالرُّوحَاءِ فَقَالَ: ”مَنْ الْقَوْمُ؟“ قَالُوا: ”الْمُسْلِمُونَ فَسَأَلَهُ: ”أَنْتَ؟“ قَالَ: ”رَسُولُ اللَّهِ“ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةً صَبِيًّا فَقَالَتْ: ”أَلِهَذَا حَجٌّ؟“ قَالَ: ”نَعَمْ“ وَ”لَكَ أَجْرٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۲: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ”الْحَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِقُ مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوقِرًا طَيِّبَةً بِه نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدَ الْمُتَّصِدِّقِينَ“ متفق علیہ۔

وَفِي رِوَايَةٍ: ”الَّذِي يُعْطَى مَا أُمِرَ بِهِ“ وَضَبَطُوا: ”الْمُتَّصِدِّقِينَ“ بِفَتْحِ الْقَافِ مَعَ كَسْرِ السُّنُونِ عَلَى التَّثْنِيَةِ وَعَكْسِهِ عَلَى الْجَمْعِ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ.

۲۲: بَابُ فِي النَّصِيحَةِ

قَالَ تَعَالَى: ﴿أَتَمَّ الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةً﴾ [الحجرات: ۱۰] وَقَالَ تَعَالَى: إِخْبَارًا عَنْ نُوحٍ ﷺ ﴿وَأَنْصَحْ لَكُمْ﴾ [الأعراف: ۶۲] وَعَنْ هُودٍ ﷺ ﴿وَأَنَّا لَكُمْ نَاصِحٌ

ہوں۔ (الاعراف)

امین ﴿الاعراف: ۶۸﴾

احادیث:

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَلِأَوَّلٍ:

۱۸۳: حضرت تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”دین خیر خواہی ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کے لئے؟ فرمایا: ”اللہ کے لئے اور اس کی کتاب کے لئے اور اس کے رسول کے لئے اور مسلمان پیشواؤں کے لئے اور عامۃ المسلمین کے لئے۔“ (مسلم)

۱۸۳: عَنْ أَبِي زُقَيْفَةَ تَمِيمِ بْنِ أَوْسِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”الَّذِينَ النَّصِيحَةُ“ قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: ”لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الثَّانِي:

۱۸۴: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے پر اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی برتنے پر بیعت کی۔ (متفق علیہ)

۱۸۴: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْيَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الثَّالِثُ:

۱۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو خود اپنے لئے کرتا ہے۔“ (متفق علیہ)

۱۸۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

باب: أمر بالمعروف اور

نہی عن المنکر کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف دعوت دینے والا اور بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والا ہو اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔“ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم سب سے بہترین امت ہو جنہیں لوگوں کی ہدایت کے لئے نکالا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو۔“ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے پیغمبر ﷺ درگزر سے کام لو اور بھلائی کا

۲۳: بَابُ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ

وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [آل عمران: ۱۰۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ [آل عمران: ۱۱۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿خُذِ الْعَصَا وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ

حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔ (الاعراف)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق کار و مددگار ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو۔“ (التوبہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کے ان کافروں پر حضرت داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی یہ اس سبب سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھنے والے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو ان برائیوں سے نہ روکتے تھے جن کا وہ خود ارتکاب کرتے تھے البتہ بہت برا تھا جو وہ کرتے تھے۔“ (المائدہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”حق تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ پس جو جاہل ایمان لائے اور جو چاہے کفر کر لے۔“ (الکہف)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس کا آپ کو حکم دیا گیا اس کو کھول کر بیان کر۔“ (توبہ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برائی سے روکتے تھے اور ظالموں کو سخت عذاب کے ساتھ گرفت کی۔ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔“ (الاعراف)

اس سلسلہ کی آیات بہت معلوم و معروف ہیں۔

وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴿١٩٩﴾ [الاعراف: ١٩٩]
 وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ [التوبة: ٧١] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَعَنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ [المائدة: ٩٧٨] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ﴾ [الکہف: ٢٩]
 وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ [الحجر: ٩٤] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾ [الاعراف: ١٦٥] وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

وَأَمَّا الْأَخَادِيثُ فَلِأَوَّلِ:

۱۸۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا: ”جو تم میں سے کسی برائی کو ہوتا دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے اور اگر وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے (برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔“ (مسلم)

۱۸۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ ذَلِكَ أضعفُ الْإِيمَانِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الثَّانِي:

۱۸۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جو

۱۸۷: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي

نبی بھی بھیجا۔ اس کی امت میں اس کے کچھ حواری اور ساتھی ہوتے رہے جو اس کی سنت پر عمل اور اس کے حکم کی اقتداء کرتے رہے۔ پھر ان کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوئے جو ایسی باتیں کہتے جو خود نہ کرتے تھے اور ایسے کام کرتے تھے جس کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا پس جو شخص ان کے ساتھ دل سے جہاد کرے گا وہ مؤمن ہے اور جو ان سے اپنی زبان سے جہاد کرے گا وہ مؤمن ہے اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان کا درجہ نہیں ہے۔“ (مسلم)

۱۸۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر بیعت کی کہ ہم تنگی اور آسانی اور ناگواری اور خوشی (ہر حال میں) سنیں اور اطاعت میں اور اس بات پر بیعت کی کہ خواہ ہم کو دوسروں پر ترجیح دی جائے اور اس بات پر کہ ہم اقتدار کے سلسلہ میں مسلمان حکمرانوں سے ٹھکڑا نہ کریں گے مگر اس صورت میں کہ جب ان سے صریح کفر دیکھیں جس کی تمہارے پاس اللہ کی بارگاہ میں واضح دلیل ہو اور اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاں بھی ہوں حق بات کہیں اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں۔“ (مشفق علیہ)

الْمَنْشَطُ وَالْمَكْرَهُ: نرمی اور سختی۔

الْآثَرَةُ: مشترک چیز میں کسی کو خاص کرنا۔

بَوَاحًا: ظاہر جس میں تاویل کی گنجائش نہ ہو۔

۱۸۹: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”اس آدمی کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم رہنے والا ہے اور اس کی جو ان حدود میں مبتلا ہونے والا ہے۔ ان لوگوں جیسی ہے

أُمَّةٌ قَبْلِي أَلَا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ أَنهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِسَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةٌ خَرْدَلٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الثَّالِثُ :

۱۸۸ : عَنْ أَبِي الْوَلَيْدِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ : فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهُ وَعَلَى آثَرَةِ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا نَسَارِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ بُرْهَانٌ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ إِنَّمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِمٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْمَنْشَطُ وَالْمَكْرَهُ“ بِفَتْحٍ مِيمِهِمَا أَيْ

فِي السَّهْلِ وَالصَّعْبِ وَالْآثَرَةُ الْإِخْتِصَاصُ

بِالْمُشْتَرِكِ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهَا. ”بَوَاحًا“

بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَبَعْدَهَا وَأَوْثَمَ حَاءٌ

مُهِمَلَةٌ : أَيْ ظَاهِرًا لَا يَحْتَمِلُ تَأْوِيلًا.

الرَّابِعُ :

۱۸۹ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهِمَا

جنہوں نے ایک کشتی کے متعلق قرعہ اندازی کی۔ پس کچھ ان میں سے اس کی بالائی منزل پر اور بعض نچلی منزل پر بیٹھ گئے۔ نچلی منزل والوں کو جب پانی کی طلب ہوتی ہے تو وہ اوپر آتے جاتے اور اوپر منزل میں بیٹھے والوں پر گزرتے ہیں (تو ان کو ناگوار گزرتا ہے) چنانچہ نچلی منزل والوں نے سوچا کہ اگر ہم نچلے حصہ میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ پس اگر اوپر والے ان کو اس ارادے کی حالت میں چھوڑ دیں (عمل کرنے دیں) تو تمام ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے تو وہ بھی بچ جائیں گے اور دوسرے مسافر بھی بچ جائیں گے۔ (بخاری)

الْقَائِمُ فِي حُدُودِ اللَّهِ : منع کی ہوئی چیزوں کا انکار کرنے والا اور ان کے ازالہ کی کوشش کرنے والا۔ اَلْحُدُودُ : اللہ کی منع کردہ چیزیں۔ اسْتَهْمُوا : قرعہ اندازی کرنا۔

كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا وَكَانَ الَّذِينَ فِي اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ اَنَا خَرَقْنَا فِي نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُوَدِّ مِنْ فَوْقِنَا اَنْ تَرْكُوهُمْ وَمَا اَرَادُوا هَلْكَوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوا عَلَى اَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا“
رواه البخاری.

”الْقَائِمُ فِي حُدُودِ اللَّهِ تَعْلِيلٌ“ مَعْنَاهُ الْمُنْكَرُ لَهَا الْقَائِمُ فِي دَفْعِهَا وَاِذَا جَاءَهَا وَالْمُرَادُ بِالْحُدُودِ : مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ “وَاسْتَهْمُوا“ : اَقْتَرَعُوا.

الْخَامِسُ :

۱۹۰: حضرت ابوالمؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: تم پر عنقریب ایسے حکمران بنائے جائیں گے جن کے کچھ کاموں کو تم پسند کرے گے اور کچھ کو ناپسند۔ پس جس نے (ان کے برے کاموں کو) برا سمجھا وہ بری الذمہ ہو گیا۔ جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا۔ لیکن وہ جوان پر راضی ہو گیا اور ان کی اتباع کی (وہ ہلاک ہو گیا) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ایسے حکمرانوں سے قتال نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ جب تک وہ تمہارے اندر نماز کو قائم کریں۔ (مسلم)

اس کا معنی یہ ہے کہ جس نے دل سے برا سمجھا اور وہ ہاتھ اور زبان سے انکار کی طاقت نہیں رکھتا۔ وہ گناہ سے بری الذمہ ہے اس نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی اور جس نے حسب طاقت اس کا انکار کیا وہ اس گناہ سے بچ گیا اور جوان کے فعل پر راضی ہوا اور ان کی اتباع کی وہ نافرمان ہے۔

۱۹۰ : عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ هِنْدِ بِنْتِ اَبِي اُمِيَّةٍ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اَمْرًا فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِيَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللهِ الْاِنْقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: لَا مَا اَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلٰوةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

مَعْنَاهُ : مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ اِنْكَارًا بِيَدِهِ وَلَا لِسَانٍ فَقَدْ بَرِيَ مِنَ الْاِثْمِ وَاَذَى وَطَيْفَتُهُ وَمَنْ اَنْكَرَ بِحَسَبِ طَاقَتِهِ فَقَدْ سَلِمَ مِنْ هَذِهِ الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَتَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِي.

جنہوں نے ایک کشتی کے متعلق قرعہ اندازی کی۔ پس کچھ ان میں سے اس کی بالائی منزل پر اور بعض نچلی منزل پر بیٹھ گئے۔ نچلی منزل والوں کو جب پانی کی طلب ہوتی ہے تو وہ اوپر آتے جاتے اور اوپر منزل میں بیٹھے والوں پر گزرتے ہیں (تو ان کو ناگوار گزرتا ہے) چنانچہ نچلی منزل والوں نے سوچا کہ اگر ہم نچلے حصہ میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ پس اگر اوپر والے ان کو اس ارادے کی حالت میں چھوڑ دیں (عمل کرنے دیں) تو تمام ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے تو وہ بھی بچ جائیں گے اور دوسرے مسافر بھی بچ جائیں گے۔ (بخاری)

الْقَائِمُ فِي حُدُودِ اللَّهِ : منع کی ہوئی چیزوں کا انکار کرنے والا
اشیاء مَدْتَهُمْوَا : قرعہ اندازی کرنا۔

۱۹۰: حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”مَنْ عَنَقْرِبَ اَيْسَةَ حَكْمَانَ بِنَايَ جَائِسَ گے جن کے کچھ کاموں کو تم پسند کر دو گے اور کچھ کو ناپسند۔ پس جس نے (ان کے برے کاموں کو) برا سمجھا وہ بری الذمہ ہو گیا۔ جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا۔ لیکن وہ جوان پر راضی ہو گیا اور ان کی اتباع کی (وہ ہلاک ہو گیا) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ایسے حکمرانوں سے قتال نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ جب تک وہ تمہارے اندر نماز کو قائم کریں۔“ (مسلم)

اس کا معنی یہ ہے کہ جس نے دل سے برا سمجھا اور وہ ہاتھ اور زبان سے انکار کی طاقت نہیں رکھتا۔ وہ گناہ سے بری الذمہ ہے اس نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی اور جس نے حسب طاقت اس کا انکار کیا وہ اس گناہ سے بچ گیا اور جوان کے فعل پر راضی ہو اور ان کی اتباع کی وہ نافرمان ہے۔

كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلُهَا وَكَانَ الَّذِينَ فِي اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ اَنَا خَرَقْنَا فِي نَصِينَا خَرَقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا ارَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَاِنْ اخَذُوا عَلَى اَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا“
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”الْقَائِمُ فِي حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى الْمَعْنَاهُ الْمُنْكَرُ لَهَا الْقَائِمُ فِي دَفْعِهَا وَاِزَالَتِهَا وَالْمُرَادُ بِالْحُدُودِ : مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ“
”وَاسْتَهْمُوا“ : اَقْتَرَعُوا.

الخامس :

۱۹۰: عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ هِنْدِ بِنْتِ اَبِي اُمَيَّةَ حَدِيْقَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اَمْرًا فَعَرَفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِيْ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا تُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمْ الصَّلٰوةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

مَعْنَاهُ : مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ اِنْكَارًا بِيَدٍ وَلَا لِسَانٍ فَقَدْ بَرِيْ مِنَ الْاِثْمِ وَاَذَى وَظِيْفَتُهُ“ وَمَنْ اَنْكَرَ بِحَسَبِ طَاقَتِهِ فَقَدْ سَلِمَ مِنْ هَذِهِ الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَتَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِي.

السادس :

۱۹۱: حضرت ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک دن ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی زبان پر یہ کلمات تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہلاکت ہے عربوں کے لئے اس شر سے جو قریب آ گیا۔ آج یا جوج ماجوج کی دیوار سے اتنا حصہ کھول دیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں یعنی انگوٹھے اور شہادت والی انگلی سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہمارے اندر نیک لوگ بھی ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جبکہ برائی عام ہو جائے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”کہ تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو!“ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے ان مجالس میں بیٹھے بغیر چارہ نہیں۔ ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم نے وہاں بیٹھنا ہی ہے تو تم راستے کو اس کا حق دو۔“ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا یا رسول اللہ ﷺ راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نگاہوں کا پست رکھنا (تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹانا) دوسروں کو تکلیف دینے سے ہاتھ کو روکنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا۔“ (متفق علیہ)

۱۹۳: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ ایک سونے کی انگوٹھی ایک آدمی کے ہاتھ میں دیکھی۔ آپ ﷺ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: ”تم میں سے ایک شخص آگ کے انکارے کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے۔“ اس آدمی کو آنحضرت ﷺ کے تشریف لے

۱۹۱: عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ الْحَكَمِ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَرَعَا يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِئْسَ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، فَبُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَذَمٍ بِأَجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ، وَحَلَّقَ بِأَصْبَعِيهِ الْأَبْهَامَ وَالنَّبِيَّ تَلْبِيهَا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْهَلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: ”نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبْثُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

السابع :

۱۹۲: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّا كُنْمُ وَالْجُلُوسُ فِي الطَّرِيقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بَدَّ تَنَحَّدَتْ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ فَإِذَا ابْتِئِمَّ إِلَّا الْمَجْلِسُ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ“ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصْرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الثامن :

۱۹۳: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ“ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خُذْ

جانے کے بعد کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی لے لو اور اسے فائدہ اٹھا لو۔ اس نے کہا خدا کی قسم! میں اس کو کبھی نہ لوں گا جسے رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا۔ (مسلم)

۱۹۴: حضرت ابوسعید حسن بصری روایت کرتے ہیں حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے اور فرمایا: اے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ وہ حکمران سب سے بدتر ہے جو اپنی رعایا پر سختی کرے تو اپنے کو ان میں سے ہونے سے بچا۔ اس نے کہا آپ بیٹھ جائیں۔ آپ تو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوسہ میں سے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا ان میں بھی چھان اور بھوسہ تھا۔ بلاشبہ بھوسہ تو ان کے بعد والوں اور ان کے غیروں میں۔

(مسلم)

۱۹۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اللہ عزوجل کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور ضرور برائی سے روکو! ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب اتار دے پھر اس حالت میں اس سے دعائیں کرو اور وہ قبول نہ کی جائیں۔“ (ترمذی)

۱۹۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا ہے۔“

(ابوداؤد ترمذی)

خَاتَمَكَ انْتَفَعُ بِهِ - قَالَ : لَا وَاللَّهِ لَا اخْذُهُ ابْنًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

التاسع :

۱۹۴ : عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ : أَيُّ بَنِي آدَمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ : «إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ هَلَّا لَكَ : اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُحَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ : وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُحَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتْ النُّحَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ“

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

العاشر :

۱۹۵ : عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ .

الْحَادِي عَشَرَ :

۱۹۶ : عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةٌ عَدَلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ .

الثَّانِي عَشَرَ :

۱۹۷: حضرت ابو عبد اللہ طارق بن شہاب بجلی اجمسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا قدم مبارک رکاب میں رکھے ہوئے تھے کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”حق بات ظالم بادشاہ کے سامنے کہنا“۔ (نسائی)

الْعُرْزُ: چمڑے یا لکڑی کی رکاب۔
بعض کے نزدیک کوئی بھی رکاب مراد ہے۔

۱۹۷: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ طَارِقِ بْنِ شَهَابِ الْجَلْبَلِيِّ الْأَخْمَسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعُرْزِ: أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "كَلِمَةٌ حَقٌّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَابِرٍ" رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

"الْعُرْزُ" بَعْدَ مَعْجَمَةٍ مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ رَأَى سَاكِنَةً ثُمَّ زَايٍ وَهُوَ رِكَابٌ كَوْرُ الْجَمَلِ إِذَا كَانَ مِنْ جِلْدٍ أَوْ خَشَبٍ وَقِيلَ لَا يَخْتَصُّ بِجِلْدٍ وَخَشَبٍ.

الثالث عشر:

۱۹۸: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل میں خرابی اس طرح شروع ہوئی کہ ان میں ایک آدمی دوسرے سے ملتا اور کہتا اے شخص تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور برکت تو کر رہا ہے اسے چھوڑ دے۔ اس لئے کہ وہ تیرے لئے جائز اور حلال ہے۔ پھر جب اگلے روز اس کو ملتا جبکہ وہ اسی حال پر ہوتا تو اس کا یہ حال اس کے مجلس بننے اور ہم پیالہ اور ہم نوالہ بننے سے نہ روکتا۔ جب انہوں نے ایسا یہ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو برابر کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿لَعْنُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ﴾ ”بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی لعنت کی گئی۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے آگے نکلنے والے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو اس برائی سے نہ روکتے تھے جس برائی کا وہ ارتکاب کرتے تھے۔ یقیناً بہت برا تھا وہ فعل جو وہ کرتے تھے۔ تو ان میں اکثر لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ بہت برا ہے جو ان کے نفوس نے آگے بھیجا“۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقون تک تلاوت فرمائی اور پھر ارشاد فرمایا: ”ہرگز نہیں قسم بخدا! تم لوگوں کو

۱۹۸: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّفْسُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ: يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَضَعُ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْمَعْدِ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكْبَلَهُ وَشَرِيئَهُ وَقَعِيدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ ثُمَّ قَالَ ﴿لَعْنُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَاسْقُونَ﴾ ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذَنَّ عَلَيَّ يَدُ

ضرورتی کا حکم کرو اور برائی سے روکو۔ اور ظالم کا ہاتھ پکڑو اور ان کو زبردستی حق کی طرف موڑو اور ان کو حق پر مجبور کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں پر مہر لگا دیں گے۔ اور تم پر لعنت کریں گے جیسا ان پر کی گئی۔“ (ابوداؤد ترمذی) ترمذی کے الفاظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے ان کو روکا پس وہ نہ رکے۔ پھر ان کے علماء نافرمانوں کی مجالس میں بیٹھے اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں کوئی رکاوٹ محسوس نہ کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو یکساں کر دیا اور ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی۔ یہ اس وجہ سے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم چھوڑ کر سیدھے بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم نجات نہیں پاسکتے یہاں تک کہ تم ان کو حق کی طرف موڑو۔“

تَاطَرُواْهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا : موڑو، قائل کرو۔

لَتَقْضُرُنَّهُ : ان کو ضرور روکو

۱۹۹: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک تم اس آیت کو پڑھتے ہو: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا تَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو۔ تم کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا جو گمراہ ہو جبکہ تم ہدایت پر ہو۔“ اور بیشک میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ”جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے دیکھیں پھر اسے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب عام بھیج دیں۔“ (ترمذی ابوداؤد نسائی)

صحیح اسناد کے ساتھ۔

الظَّالِمِ وَتَاطَرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَتَقْضُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَضْرًا أَوْ يَضُرُّبِنَ اللَّهُ بِقُلُوبٍ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لِيَنْعَنَكُمْ كَمَا لَعْنَهُمْ“ رواه أبو داؤد، والتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ - هَذَا لَفْظُ أَبِي دَاؤُدَ، وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهْتَهُمْ عِلْمًا وَهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَاءَ السُّوْهُمُ فِي مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعْنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاؤُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ : لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَاطَرُواْهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا“

قَوْلُهُ : ”تَاطَرُواْهُمْ“ أَيْ تَعَطَّفُواْهُمْ
”وَلَتَقْضُرُنَّهُ“ أَيْ لَتَحْبِسُنَّهُ

الرَّابِعُ عَشَرَ :

۱۹۹ : عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَوْنَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا تَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْ شَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ“ رواه أبو داؤد، والتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

بِاسْنَادٍ صَحِيحَةٍ

باب: جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے
مگر اُس کا فعل، قول کے خلاف ہو
اُس کی سزا سخت ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا نہیں سمجھتے۔“ (البقرة) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بڑی ناراضگی والی ہے کہ وہ باتیں کہو جو تم خود نہ کرو۔“ (الصف) اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کا قول فرمایا کہ ”میں نہیں چاہتا کہ میں تمہیں جس چیز سے روکتا ہوں میں خود وہ کر کے تمہاری اس میں ممانعت کروں۔“ (ہود)

۳۰۰. حضرت ابو زید اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا: ”آدمی کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس کو اُن میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی وہ ان کو لے کر ایسے گھومے گا جیسے گدھا چکی میں گھومتا ہے۔ پس اس کے گرد جہنمی جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے۔ اے فلاں! کیا ہوا ہے کیا تو نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے نہیں روکتا تھا۔ وہ کہے گا۔ ہاں یقیناً۔ لیکن میں لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور دوسروں کو تو برائی سے روکتا تھا لیکن خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔ (متفق علیہ)

تَنْدَلِقُ : نکلنا۔

أَقْتَابُ جَمْعُ قَتَبٍ : انتڑیاں۔

باب: امانت کی ادائیگی کا حکم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو۔“ (النساء)

۲۴ : بَابُ تَغْلِيظِ عُقُوبَةِ مَنْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنِ مُنْكَرٍ وَ خَالَفَ قَوْلَهُ فِعْلُهُ!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿اتَّمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ [البقرة: ۴۴] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ؟﴾ [الصف: ۲] وَقَالَ تَعَالَى : أَخْبَارًا عَنِ شُعَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَىٰ حَقِّهِ عَاثِرُونَ وَلَا أَمُورًا يُنْفِرُ بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ أَتَقَلِّبُونَ﴾ [هود: ۸۸].

۲۰۰ : وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أَسَمَةَ ابْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ”يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا الْحِمَارُ فِي الرَّحَا فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ : يَا فَلَانُ مَا لَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟“ فَيَقُولُ : بَلَى كُنْتُ أَمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَتِيهِ وَانْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاتِيَهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ : ”تَنْدَلِقُ“ هُوَ بِالذَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَمَعْنَاهُ تَخْرُجُ - وَالْأَقْتَابُ ”الْأَمْعَاءُ وَاجِدْهَا قَتَبٌ“

۲۶ : بَابُ الْأَمْرِ بِإِدَاءِ الْأَمَانَةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾ [النساء: ۵۸] وَقَالَ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”ہم نے امانت کو آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ انہوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھایا بے شک وہ بڑا نادان اور بے باک ہے۔“ (الاحزاب)

۲۰۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”منافق کی تین نشانیاں ہیں: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۲) وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ (۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور یہ گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے۔“ (متفق علیہ)

۲۰۲: حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بیان فرمائیں ان میں سے ایک کو دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری۔ پھر قرآن مجید نازل ہوا۔ پس لوگوں نے امانت کو قرآن مجید اور سنت سے پہچان لیا۔“ پھر آپ ﷺ نے امانت کے اٹھ جانے کے متعلق بیان فرمایا: ”کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے قبض کر لی جائے گی پھر اس کا اثر ایک معمولی نشان کی طرح باقی رہ جائے گا۔ پھر وہ سوئے گا اور امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی پس اس کا اثر آبلے کی طرح باقی رہ جائے گا۔ جیسے تم ایک انگارے کو اپنے پاؤں پر لڑھکاؤ تو اس پر آبلہ نمودار ہو جائے۔ پس تم اسے اُبھرا ہو تو دیکھتے ہو مگر اس میں کوئی چیز نہیں ہوتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنکری لی اور اسے پاؤں پر لڑھکایا۔ پس لوگ اس طرح ہو جائیں گے کہ آپس میں خرید و فروخت کرتے ہوں گے مگر ان میں کوئی امانت ادا کرنے کے قریب بھی نہ بھٹکے گا۔ یہاں تک کہا جائے گا کہ فلاں لوگوں میں ایک امانت دار آدمی ہے۔ یہاں تک آدمی کو کہا جائے گا

تعالیٰ: ﴿أَنَا عَرْضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا﴾ [الاحزاب: ۷۲]

۲۰۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: "وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ"

۲۰۲: وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَنْدِرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبِضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَسْكَتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبِضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَخِجْلِ كَجَمْرٍ دَخَرَ جُتَّهُ عَلَى رِجْلِكَ فَتَقِظُ فَتَرَاهُ مُسْتَبْرَأً وَإِلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حِصَاةً فَدَخَرَ جَهَا عَلَى رِجْلِهِ "فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجَلَدَهُ مَا أَظْرَفَهُ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَتَلَقَّدُ

کہ یہ کتنا مضبوط ہوشیار اور عقلمند ہے۔ حالانکہ اس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایک ایسا زمانہ بھی گزرا کہ میں پرواہ نہ کرتا تھا کہ مجھ سے کس نے خرید و فروخت کی بشرطیکہ وہ مسلمان ہوتا۔ اس لئے کہ اس کا دین مجھ پر میری چیز کو ضرور واپس کر دے گا اور اگر وہ یہودی یا عیسائی ہوتا تو اس کا کارندہ مجھ پر میری چیز کو ضرور واپس کر دے گا مگر آج کل تو میں صرف فلاں فلاں سے ہی خرید و فروخت کا معاملہ کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

جذْر: چیز کی اصل۔ الفوکت: معمولی اثر اور نشان
المَجْل: کام کاج کے نتیجہ میں ہاتھ پر پڑنے والا اثر۔
مُنْتَبِرًا: اونچا بلند۔
مَعِيهِ: نگران، کارندہ۔

۲۰۳: حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع فرمائے گا پس مومن کھڑے رہو جائیں گے۔ پھر جنت ان کے قریب کر دی جائے گی پس وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے اور ان سے کہیں گے۔ ابا جان! ہمارے لئے جنت کھلو دیجئے۔ وہ فرمائیں گے۔ (کیا تمہیں معلوم نہیں) کہ تمہیں تمہارے باپ کی غلطی نے ہی جنت سے نکلوا یا تھا۔ اس لئے میں اس کا اہل نہیں۔ تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ پس وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی کہیں گے میں اس کا اہل نہیں۔ میں یقیناً اللہ کا خلیل تھا لیکن یہ منصب اس سے بہت بلند تر ہے۔ تم موسیٰ کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔ پس وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے آپ بھی معذرت کر دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کا کلمہ اور اسکی روح ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ پھر وہ لوگ حضرت محمد کے پاس آئیں

اتى عَلَى زَمَانٍ وَمَا اُبَالِي اِيكُمْ بَابِعْتُ : لِيَنْ
كَانَ مُسْلِمًا لِيُرِدْنَهُ عَلَى دِينِهِ ، وَلِيَنْ كَانَ
نَضْرَانِيًا اَوْ يَهُودِيًا لِيُرِدْنَهُ عَلَى سَاعِيهِ وَاَمَّا
الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اَبِيْعُ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَ فُلَانًا“
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ : ”جَذْرٌ“ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَاسْكَانِ
الدَّالِ الْمُفْجَمَةِ وَهُوَ اَصْلُ الشَّيْءِ وَ
”الْوَكْتُ“ بِالسَّاءِ الْمُشْتَاةِ مِنْ فَوْقِ : الْاَثَرُ
الْيَسِيرُ وَالْمَجْلُ“ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَاسْكَانِ
الْجِيمِ وَهُوَ تَنْقُطُ فِي الْيَدِ وَنَحْوِهَا مِنْ اَثَرِ
عَمَلٍ وَغَيْرِهِ - قَوْلُهُ مُنْتَبِرًا مُرْتَفَعًا - قَوْلُهُ
”سَاعِيهِ“ الْوَالِي عَلَيْهِ.

۲۰۳ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَابِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ : ”يَجْمَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ
فَيَقْرُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تَزْلِفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ
فَيَأْتُونَ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ : يَا
آبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ : وَهَلْ
أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ آبِيكُمْ لَسْتُ
بِصَاحِبِ ذَلِكَ أَذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ
خَلِيلِ اللَّهِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَسْتُ بِصَاحِبِ
ذَلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ
اغْبِدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ
تَكَلِيمًا - فَيَأْتُونَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَيَقُولُ : لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ أَذْهَبُوا إِلَى

گے۔ پس آپ کھڑے ہوں گے (اور سفارش کریں گے) اور آپ کو اجازت سفارش دے دی جائے گی۔ پھر امانت اور صلہ رحمی دونوں کو چھوڑا جائے گا۔ پس وہ پل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ پس لوگ گزرنا شروع ہوں گے۔ پہلا تمہارا گروہ بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بجلی کی طرح گزرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بجلی پلک جھپکنے میں گزر کر لوٹ آتی ہے (مراد بہت تیزی سے) پھر دوسرا گروہ ہوا کی مانند۔ پھر پرندے کی مانند۔ مضبوط آدمیوں کو پل صراط پر ان کے اعمال تیز دوڑا کر لے جائیں گے اور تمہارے پیغمبر پل صراط پر کھڑے دعا فرما رہے ہوں گے۔ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔ اے میرے رب بچا بچا۔ یہاں تک کہ ان کے اعمال انکو تیز چلانے سے عاجز آ جائیں گے۔ یہاں تک کہ انہیں آئے گا جو چلنے کی طاقت ہی نہیں رکھے گا مگر صرف گھسٹ کر چلے گا اور پل صراط کے دونوں کناروں پر کانٹے لٹکے ہوں گے جو اس بات پر مامور ہوں گے کہ جن کے متعلق ان کو پکڑنے کا حکم ملا انکو پکڑ لیں۔ پھر کچھ لوگ زخمی ہوں گے مگر نجات پا جائیں گے اور بعض کو الٹا کر کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے کہ جہنم کی گہرائی ستر خریف ہے۔ (مسلم)

وَرَاءَ بـَاوْرَاءَ: دونوں طرح ہے۔ مراد یہ ہے کہ میں اس بلند مرتبہ کے لائق نہیں۔ یہ لفظ تو اضعاء کہے جاتے ہیں۔ شرح مسلم میں ان کی تفصیل لکھ دی گئی ہے۔

۲۰۴: حضرت ابو خبیب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب زبیر جنگ جمل کے دن کھڑے ہوئے تو مجھے بلایا چنانچہ میں آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ پھر فرمایا بیٹا! آج جو لوگ قتل ہوں گے ظالم ہوں گے یا مظلوم۔ میرا اپنے متعلق گمان یہ ہے کہ میں مظلوم قتل کیا جاؤں گا۔ میرا سب سے بڑا غم و فکر میرا قرضہ ہے۔ تیرا

عِيسَى كَلِمَةَ اللّٰهِ وَرُوحَهُ فَيَقُولُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُومُ فَيُؤَذِّنُ لَهُ وَيُرْسِلُ الْاِمَانَةَ وَالرَّحِمَ فَيَقُومَانِ جَنَّتِي الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوْلَكُمْ كَالْبَرْقِ قُلْتُ: يَا بِيْءُ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِ الْبَرْقِ؟ قَالَ: اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِ الطَّيْرِ وَاَشَدَّ الرَّحَالِ تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَيَبِيْكُمْ فَاِنَّمُ عَلَي الصِّرَاطِ يَقُولُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْفَجَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيَّءَ الرَّجُلُ لَا يَسْتَطِيْعُ السِّيْرَ اِلَّا زَحْفًا وَفِي حَافَتِي الصِّرَاطِ كَالاَيْبِ مُعَلَّقَةٌ مَّامُورَةٌ بِاِخْتِا مِنْ اَمْرَتٍ بِهٖ فَمَحْدُوْشٌ نَّاجٍ وَمُكْرَدَسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِيْ نَفْسُ ابْنِ هُرَيْرَةَ بِيْدهٖ اِنْ فَعَرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ حَرِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ ”وَرَاءَ وَرَاءَ“ هُوَ بِالْفَتْحِ فِيهِمَا وَقِيلَ بِالضَّمِّ بِاَلتَّوْنِيْنَ وَمَعْنَاهُ لَسْتُ بِتِلْكَ الدَّرَجَةِ الرَّقِيْعَةِ وَهِيَ كَلِمَةٌ تَذْكُرُ عَلَي سَبِيْلِ التَّوَّاضِعِ - وَقَدْ بَسَطْتُ مَعْنَاهَا فِي شَرْحِ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ ”وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۲۰۴: وَعَنْ اَبِيْ خُبَيْبٍ ”بِضْمِ الْخَاءِ وَالْمُعْجَمَةِ“ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِيْ فَقُمْتُ اِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ: يَا بِنْتِيْ اِنَّهٗ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ اِلَّا ظَالِمٌ اَوْ مَظْلُوْمٌ وَاِنِّيْ لَا اُرَانِيْ

کیا خیال ہے کہ ہمارا قرضہ ہمارے کچھ مال کو چھوڑے گا؟ پھر ارشاد فرمایا: پیارے بیٹے! ہمارے مال کو فروخت کر کے میرے قرض کو ادا کر دینا۔ اور ملٹ مال کے متعلق وصیت فرمائی اور تہائی کے تہائی مال کی وصیت عبد اللہ بن زبیر کے بیٹوں (یعنی پوتوں) کے لئے فرمائی۔ پھر فرمایا اگر قرض کی ادائیگی کے بعد ہمارے مال میں سے کچھ بچ جائے تو اس کا تیسرا حصہ بھی تیرے بیٹوں کے لئے ہے۔ ہشام راوی حدیث کہتے ہیں کہ عبد اللہ کے بیٹے خبیب اور عباد نے حضرت زبیرؓ کے بعض بیٹوں کو دیکھا تھا اور حضرت زبیر کے اس وقت نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ وہ مجھے اپنے قرض کے متعلق وصیت فرماتے رہے۔ اس دوران میں فرمانے لگے اے بیٹے! اگر تو قرض کے بعض حصہ کی ادائیگی سے عاجز آ جائے تو میرے مولیٰ سے مدد مانگ کرنا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ بخدا! مجھے سمجھ نہ آیا کہ مولیٰ سے کیا مراد ہے؟ یہاں تک کہ میں نے عرض کیا ابا جان! آپ کا مولیٰ کون ہے؟ آپ نے جواب فرمایا اللہ۔ عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی مجھے ان کے قرضہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں کوئی مشکل درپیش ہوئی تو میں کہتا اے زبیر کے مولیٰ کا قرضہ ان کے ذمہ سے ادا فرما پس وہ ادا فرمادیتا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ یہ اے والد قتل ہو گئے انہوں نے کوئی درہم و دینار نقد نہ چھوڑا۔ صرف الغابہ کی زمینیں۔ مدینہ میں گیارہ مکانات، بصرہ میں دو مکان، ایک مکان کوفہ میں اور ایک مکان مصر میں۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ ان پر قرضہ کی صورت یہ تھی کہ کوئی آدمی آپ کے پاس اپنے مال امانت کے طور پر لاتا اور آپ کے سپرد کر دیتا آپ کہتے یہ امانت نہیں بلکہ قرض ہے۔ اس لئے کہ مجھے اس کے ضائع ہونے کا ڈر ہے (امانت کا ضامنی نہیں بلکہ قرض کا ضمان ہے) اور آپ کسی بھی عہدے پر مقرر نہ ہوئے اور نہ آپ نے ٹیکس یا اور کسی وصولی کی ذمہ داری قبول کی۔ صرف آنحضرتؐ اور ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئے (یہ مکانات مال

الَّا سَأَقْتُلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي
لِدَيْسِي أَفْتَرِي دَيْنَنَا يُبْقِي مِنْ مَالِنَا شَيْئًا ثُمَّ
قَالَ : يَا بَنِي بَيْعِ مَالِنَا وَأَقْضِ دَيْنِي وَأَوْضِي
بِالْثُلُثِ وَثُلُثَهُ لِبَنِيهِ يَعْنِي لِبَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الزُّبَيْرِ ثُلُثُ الثُّلُثِ . قَالَ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا
بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لِبَيْتِكَ قَالَ
هَشَامٌ وَكَانَ وَلَدَ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ رَأَى بَعْضَ
بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبَ وَعِبَادَ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةٌ
بَنِينَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ : فَجَعَلَ يُوصِي بِنِي بَدِينِهِ وَيَقُولُ يَا بَنِي
إِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِنْ عَدُوَّكَ
بِمَوْلَايَ . قَالَ : فَوَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ
حَتَّى قُلْتُ : يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ؟ قَالَ : اللَّهُ
قَالَ : مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دِينِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا
مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ فَقَضَيْهِ قَالَ :
فَقُضِلَ الزُّبَيْرُ وَلَمْ يَدْعُ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا
أَرْضِبْنَ مِنْهَا الْغَابَةَ وَاحِدَى عَشْرَةَ دَارًا
بِالْمَدِينَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ وَ
دَارًا بِمِصْرَ . قَالَ : وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي
كَانَ عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ فَيَسْتَوْدِعُهُ
إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ : لَا وَلَكِنْ هُوَ سَلَفٌ إِنِّي
أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا لِي إِمَارَةٌ قَطُّ وَلَا
جَبَايَةٌ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوٍ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي
بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ : فَحَسِبْتُ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ

غنیمت کا شرہ تھے) حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کے ذمہ قرضہ کی رقم کو شمار کیا تو بائیس لاکھ تھی۔ پھر عبد اللہ کو حکیم بن حزام ملے۔ اور فرمایا اے بھتیجے! میرے بھائی کے ذمہ کتنا قرضہ ہے؟ میں نے قرضے کو چھپایا اور کہا ایک لاکھ۔ حضرت حکیم نے کہا میرے خیال میں تو تمہارا مال (وراثت) اس قرض کی گنجائش نہیں رکھتا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا حضرت! اگر بائیس لاکھ ہو تو پھر کیا خیال ہے؟ اس پر انہوں نے فرمایا میرے خیال میں اتنے بڑے قرضے کو ادا کرنے کی تم طاقت نہیں رکھتے۔ پس اگر تم اس میں سے کسی قدر عاجز ہو جاؤ تو مجھ سے معاونت طلب کرنا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے الغابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ عبد اللہ نے اس کو ۱۶ لاکھ میں فروخت کیا پھر انہوں نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ جس کا میرے والد زبیر کے ذمہ قرضہ ہو تو وہ مجھے الغابہ کی زمین پر اپنا قرض وصول کر لے۔ چنانچہ عبد اللہ بن جعفر آئے ان کا حضرت زبیر کے ذمہ چار لاکھ قرضہ تھا۔ انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے کہا اگر تم چاہو تو میں یہ قرضہ تمہارے لئے معاف کر دیتا ہوں۔ عبد اللہ نے کہا نہیں۔ انہوں نے پھر کہا اگر تم چاہو تو میں اس کو تاخیر سے ادا کئے جانے والے قرضوں میں شمار کر لوں۔ اگر تم بہت مہلت چاہتے ہو۔ عبد اللہ بن زبیر نے کہا نہیں۔ پھر عبد اللہ بن جعفر نے کہا تو مجھے زمین کا ایک ٹکڑا دے دو۔ اس پر عبد اللہ بن زبیر نے کہا یہاں سے لے کر یہاں تک زمین تمہارا حصہ ہو گیا۔ پھر عبد اللہ بن زبیر نے بقیہ زمین کا کچھ حصہ فروخت کر کے اس سے حضرت زبیر کا قرضہ پورا پورا ادا کر دیا۔ پھر اس بقیہ میں ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے۔ پھر عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ کے پاس آئے جبکہ ان کے پاس عمرو بن عثمان منذر بن زبیر اور ابن زمرہ رضی اللہ عنہم بیٹھے تھے۔ حضرت معاویہ نے عبد اللہ سے پوچھا الغابہ کی کتنی قیمت لگی؟ تو انہوں نے جواب دیا ہر حصہ ایک لاکھ کا۔ انہوں نے پوچھا کتنے حصے

فَوَحَدْتُهُ الْفَيْ الْفَيْ وَمَاتِي الْفَا فَلَقِي
حَكِيمُ بْنُ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَى أَخِي
مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمْتُهُ وَقُلْتُ: مِائَةُ أَلْفٍ. فَقَالَ
حَكِيمُ: وَاللَّهِ مَا أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ هَذِهِ.
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفِي
أَلْفٌ وَمَاتِي أَلْفٌ؟ قَالَ: مَا أَرَأَيْتَ تَطِيقُونَ
هَذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِئِي
قَالَ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ قَدْ اشْتَرَى الْغَابَةَ
بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِالْأَلْفِ
أَلْفٍ وَسَبْعِينَ أَلْفٍ ثُمَّ قَالَ: مَنْ دَانَ
لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ شَيْءٌ فَلْيُؤَاغِبْنَا بِالْغَابَةِ فَاتَاهُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ لَهُ
عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُ مِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ:
إِنْ شِئْتُمْ تَرَكَتُهَا لَكُمْ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا.
قَالَ: فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تَوْجَرُونَ إِنْ
أَخْرَجْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا. قَالَ: فَاقْطَعُوا لِي
قِطْعَةً. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَكَ مِنْ هُنَيْئًا إِلَى
هُنَيْئًا. فَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْهَا فَقَضَى عَنْهُ دَيْنَهُ
وَأَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنَصَفٌ
فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ
وَالْمُنْدِرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ. فَقَالَ لَهُ
مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَمْ قَوْمَتِ الْغَابَةُ؟
قَالَ: كُلُّ سَهْمٍ بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ: كَمْ بَقِيَ
مِنْهَا؟ قَالَ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنَصَفٌ فَقَالَ الْمُنْدِرُ
ابْنُ الزُّبَيْرِ: قَدْ أَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِائَةِ

باقی ہیں۔ عبد اللہ نے کہا ساڑھے چار حصے۔ اس پر منذر بن زبیرؓ نے کہا ایک حصہ میں ایک لاکھ کا لیتا ہوں۔ اور عمرو بن عثمانؓ نے کہا ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں خرید کیا۔ ابن زمعہؓ نے کہا ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں خرید لیا۔ اس پر حضرت معاویہؓ نے کہا اب کتنا باقی ہے؟ عبد اللہ نے جواب دیا ڈیڑھ حصہ۔ انہوں نے کہا میں نے ڈیڑھ لاکھ میں وہ خرید لیا۔ حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن جعفرؓ نے اپنا حصہ حضرت معاویہؓ کے ہاتھ چھ لاکھ میں فروخت کیا۔ جب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے قرضہ کی ادائیگی سے فارغ ہو گئے تو حضرت زبیرؓ کے دوسرے بیٹوں نے کہا ہماری میراث ہم میں تقسیم کر دو۔ حضرت عبد اللہؓ نے کہا میں اس وقت تک تقسیم نہ کروں گا جب تک کہ چار سال موسم حج میں اعلان نہ کر لوں کہ اگر کسی سر کے ذمہ قرضہ ہو تو وہ آ کر لے جائے۔ عبد اللہؓ چار سال تک حج کے وقت پر اعلان کرتے رہے۔ پھر چار سال بعد انہوں نے ان کے درمیان میراث تقسیم کر دی اور ثلث وصیت کے مطابق اوصیاء کو دے دیا۔ حضرت زبیرؓ کی چار بیویاں تھیں ان میں سے ہر ایک بیوی کو بارہ بارہ لاکھ حصہ میں آیا اس لیے حضرت زبیرؓ کا کل ترکہ ۵ کروڑ دو لاکھ درہم تھا۔ (بخاری)

باب: ظلم کی حرمت

اور مظالم کے لوٹانے کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”کہ ظالموں کے لئے کوئی دوست ہو گا نہ سفارشی حس کی بات مانی جائے۔“ (عافر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔“ (الحج)

پھر احادیث میں سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جو باب مجاہدہ کے آخر میں پہلے گزر چکی ہے۔

۴۰۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

الف ' وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ اخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا مِائَةَ أَلْفٍ ' وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : قَدْ اخَذْتُ سَهْمًا مِائَةَ أَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : كَمْ بَقِيَ مِنْهَا؟ قَالَ : سَهْمٌ وَنِصْفُ سَهْمٍ قَالَ : قَدْ اخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ مِائَةَ أَلْفٍ قَالَ : وَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَصِيْبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ . فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَائِهِ عَلَيْهِ قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ : اقسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا . قَالَ : لَهُ لَا اقسِمُ بَيْنَكُمْ حَتَّى اُنَادِيَ بِالمَوْسِمِ اربع سنين الامن كان له على الزبير دين فليأتنا فليقضه فجعل يُنادي في الموسم فلما مضى اربع سنين قسم بينهم ودفع الثلث وكان للزبير رضى الله عنه اربع نسوة فاصاب كل امرأة الف الف ومائتا الف رواه البخارى .

۳۶ : بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ

وَالْأَمْرُ بِرَدِّ الْمَظَالِمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴾ [عافر: ۱۰] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴾ [الحج: ۲۷]

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَمِنْهَا حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمُتَقَدِّمُ عَلَى أَحِبِّ سَابِ الْمُجَاهِدَةِ .

۲۰۵ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم ظلم سے بچو! اس لئے کہ ظالم قیامت کے دن اندھیرے میں ہوں گے اور بجل سے باز رہو اس لئے کہ بجل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔ ان کو ایک دوسرے کا خون بہانے اور حرام کو حلال قرار دینے پر آمادہ کیا۔“

(مسلم)

۲۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: ”تم سے ضرور حقوق والوں کے حقوق ادا کروائے جائیں گے یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کو بدلہ دلویا جائے گا۔“ (مسلم)

۲۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے متعلق گفتگو کر رہے تھے اس دوران حضور ﷺ ہمارے درمیان میں تھے۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ حجۃ الوداع کیا ہے؟ یہاں تک کہ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر مسج و جال کا طویل تذکرہ فرمایا اور شاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جس پیغمبر کو مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا۔ نوح علیہ السلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا اور ان کے بچنے والے انبیاء علیہم السلام نے بھی اور اگر وہ تم میں نکل آئے تو تم پر اس کا مہمونی اور پوشیدہ نہ رہے گا۔ (بلکہ آسانی سے تم پہچان لو گے) بے شک تمہارا رب کا نا نہیں اور وہ دجال بلاشبہ دائیں کانی آنکھ والا ہے۔ اس کی وہ آنکھ گویا ابھرا ہوا انگور ہے۔ پھر فرمایا خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون اور تمہارے مال حرام کر دیئے ہیں جس طرح تمہارے اس مہینے میں یہ دن حرمت والا ہے۔ خبردار! کیا میں نے تم تک پیغام پہنچا دیا؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ تو بھی گواہ ہو جا۔“ یہ تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا تمہارے لئے ہلاکت و افسوس ہے! دیکھنا میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ بخاری نے اس کو روایت کیا اور مسلم نے کچھ حصہ روایت کیا۔

اللہ ﷺ قَالَ: ”اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ“
رواہ مُسْلِمٌ.

۲۰۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”لَتُؤَدَّنَ الْحُقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجِلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۷: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ أَنْظَهْرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ حَتَّى حَمِدَ اللَّهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَسَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَاطَّيَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ: ”مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ أُمَّتَهُ: أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ“ وَأَنَّهُ إِنْ يَخْرُجَ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ إِنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَنَّهُ أَعْوَرَ عَيْنَ الْيَمْنَى كَمَا كَانَ عَيْنَهُ عَيْنَةً طَافِيَةً. إِلَّا إِنْ اللَّهُ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ“ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ”اللَّهُمَّ اشْهَدْ“ ثَلَاثًا وَنَلِكُمْ أَوْ وَيُحَكِّمُ أَنْظَرُوا: لَا تَرَجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضُهُ.

۲۰۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے ایک بالشت کے برابر زمین ظلمنا قبضہ میں لی اللہ تعالیٰ اس کو سات زمینوں کا طوق گلے میں پہنائے گا۔“ (متفق علیہ)

۲۰۹: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے ہیں۔ پھر جب اچانک اس کو پکڑتے ہیں تو اس کو بالکل نہیں چھوڑتے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَخْذْهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ﴾ اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ شہروں کو پکڑتے ہیں جبکہ وہ ظلم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یقیناً اس کی پکڑ بڑی دردناک ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۱۰: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے (یعنی) بھیجا تو ارشاد فرمایا: ”تم جن لوگوں کے پاس جا رہے ہو وہ اہل کتاب ہیں سب سے اول ان کو لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی دعوت دلو۔ اگر وہ اس کو مان لیں تو پھر ان کو بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے فقراء میں تقسیم ہو گی۔ اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں۔ تو (وصولی کے وقت) ان کے عمدہ اموال کو لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا۔ اس لئے کہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں (یعنی رد نہیں کی جاتی)۔“ (متفق علیہ)

۲۱۱: حضرت ابو حمید عبد الرحمن بن سعد الساعدیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص جس کو ابن لہبیہ کہا جاتا تھا از قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا، زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر فرمایا۔ جب وہ (وصولی کر کے) واپس آیا تو کہنے لگا۔ یہ تمہارے لئے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ اس پر آنحضرتؐ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنایاں

۲۰۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ ظَلَمَ قَيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوْفَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۹: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللَّهَ لِيُمْلِي لِلظَّالِمِ إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ «وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَخْذْهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ» [هو: ۱۰۲] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۰: وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ لَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْيَابِهِمْ فَرُدُّ عَلَى فُقَرَاءِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۱: وَعَنْ أَبِي حُمَيْدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللَّتْبِيَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ

کی۔ پھر فرمایا: ”اما بعد! میں تم میں سے کسی آدمی کو کسی کام پر مقرر کرتا ہوں۔ وہ کام جن کا نگران اللہ نے مجھے بنایا ہے۔ پس وہ واپس آ کر کہتا ہے یہ تمہارے لئے اور یہ مجھے لوگوں کی طرف سے ہدیہ دیا گیا ہے۔ پس وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہتا کہ اس کا ہدیہ آئے۔ اگر وہ سچا ہے۔ اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص کوئی چیز اس کے حق کے بغیر لے گا۔ وہ اللہ کو اس حالت میں ملے گا کہ اس مال کو اٹھائے ہوئے ہوگا۔ پس میں تم میں سے کسی آدمی کو نہ دیکھوں کہ وہ اللہ سے ملاقات کے وقت اپنی گردن پر اونٹ اٹھائے ہوئے ہو اور وہ اونٹ بلبلارہا ہو یا گائے اور وہ ڈکار رہی ہو یا بکری اور وہ میاں ہی ہو۔ پھر آپ نے دست اقدس اتنے بلند اٹھائے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ”اے اللہ! کیا میں نے بات پہنچادی؟“۔ (متفق علیہ)

۲۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس کسی مسلمان پر اپنے دوسرے بھائی کا کوئی حق ہو خواہ اونٹ و آبرو سے متعلق ہو یا کسی اور چیز سے متعلق ہو وہ آج ہی اس سے انصاف کروالے اس دن سے پہلے کہ جس میں کسی کے پاس (ازالہ حق کے لئے) نہ کوئی دینار و درہم ہوں گے۔ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو وہ اس ظلم کی بقدر لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو حق والے کی برائیاں لے کر اس پر لاد دی جائیں گی۔“۔ (بخاری)

۲۱۳: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے۔“۔ (متفق علیہ)

۲۱۴: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ

فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَيْسِرِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاتَّيَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَا فِي اللَّهِ فَيَأْتِيَنِي فَيَقُولُ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ إِلَى أَقْلًا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهُ تَعَالَى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا أَوْ رُغَاءً أَوْ بَقْرَةً لَهَا خُوَازٍ أَوْ شَاةً تَبْعُرُ“ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَوَى بِيَاضٍ إِسْطِيهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ ثَلَاثًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ مِنْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ: إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ“ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۴: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ عَلَى

آنحضرت ﷺ کے سامان کی نگرانی پر ایک آدمی مقرر تھا۔ اس کو کرہ کہتے تھے۔ وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ جہنم میں ہے۔ پس اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم غور کرنے لگے (کہ وہ آگ میں کیوں گیا) پس انہوں نے اس کے پاس ایک دھاری دار چادر پائی جس کو اس نے مالِ غنیمت میں سے پڑ لیا تھا۔ (بخاری) ۲۱۵: حضرت ابو بکرہ نضیع بن حارث سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک زمانہ اپنی اسی حالت پر گھوم کر آ گیا جس میں اللہ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے بعد پیدا فرمایا۔ سال بارہ ماہ کا ہے جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین مسلسل۔ ذوالقعدہ ذوالحجہ محرم اور (چوتھا) رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا اور نام تجویز فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا یہ ذوالحجہ نہیں؟“ ہم نے کہا کیوں نہیں؟ پھر آپ نے دریافت فرمایا: ”یہ کونسا شہر ہے؟“ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اس کا کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا یہ خاص شہر (مکہ) نہیں؟“ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا: ”یہ کونسا دن ہے؟“ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اس کا کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے۔ پس آپ نے فرمایا: ”کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟“ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینہ میں ہے۔ عنقریب تم نے اپنے رب سے ملاقات کرنی ہے۔ پس وہ تم سے تمہارے اعمال کے

ثقل النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كَرْكِرَةٌ فَمَاتَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ فِي النَّارِ" فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّتْهَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۵: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نَضِيعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةَ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ذِي الْقَعْدَةِ وَالْمُحَرَّمِ وَرَجَبُ مَضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشُعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟" قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: "أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟" قُلْنَا: بَلَى - قَالَ: "فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟" قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: "أَلَيْسَ الْبَلَدُ؟" قُلْنَا - بَلَى قَالَ: "فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟" قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ: "أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟" قُلْنَا: بَلَى - قَالَ: "فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَفَلَا تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا

متعلق باز پرس کرے گا۔ خبردار! تم میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جاؤ۔ اچھی طرح سن لو! جو یہاں موجود ہے وہ غائب کو (پیغام) پہنچا دے شاید کہ وہ شخص جس کو بات پہنچائی جائے وہ ان سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو جنہوں نے مجھ سے یہ بات سنی ہے۔ پھر فرمایا: ”اچھی طرح سنو! کیا میں نے (پیغام) پہنچا دیا ہے۔ پھر فرمایا: ”خبردار! بتلاؤ! کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟۔ ہم نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! تو گواہ رہ۔“ (متفق علیہ)

۲۱۶: حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان کا حق اپنی (جھوٹی قسم) سے غضب کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ کو لازم کر دیتے ہیں اور جنت کو حرام کر دیتے ہیں۔“ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواہ وہ معمولی حق ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”خواہ پیلو کی ایک شاخ ہو۔“ (رواہ مسلم)

۲۱۷: حضرت عدی بن مسیب سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: ”کوہم تم میں سے کسی کام پر عامل مقرر کریں وہ اس میں ہم سے ایک دھلا نہ چھپائے یا اس سے بھی کم تر تو یہ خیانت شمار ہوگی جس کو وہ قیامت کے دن لائے گا۔“ اسی وقت انصار میں سے ایک سیاہ آدمی کھڑا ہوا۔ گویا اب بھی یہ منظر میرے سامنے ہے اور عرض کیا میری طرف سے اپنا عمل واپس قبول فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”تجھے کیا ہوا؟“۔ اس نے کہا میں نے سنا آپ اس طرح فرما رہے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”میں تو اب بھی کہتا ہوں جس کو ہم کسی کام پر نگران بنا لیں وہ اس کا تھوڑا اور زیادہ سب ادا کر دے جو اس کو دیا جائے وہ اس کو قبول کرے اور جس سے روک دیا جائے اس سے باز رہے۔“ (رواہ مسلم)

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضٌ مِّنْ يُبَلِّغُهُ أَنْ يَكُونُ أَوْعَىٰ لَهُ مِنْ بَعْضٍ مِّنْ سَمِعَهُ“ ثُمَّ قَالَ: ”أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟“ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: ”اللَّهُمَّ اشْهَدْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۶: وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ إِيَّاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”مَنْ أَقْطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ“ فَقَالَ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ”وَإِنْ قَضِيًّا مِنْ أَرَكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۷: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”مَنْ اسْتَعْمَلَنَا مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكُنْمَا مَخِطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبِلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ: ”وَمَا لَكَ؟“ قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: ”وَإِنَّا أَقُولُ الْآنَ مِمَّنْ اسْتَعْمَلَنَا عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِيْ بِقَلْبِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أَوْتِيَ مِنْهُ أَحَدٌ وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهَى“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۱۸: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

۲۱۸: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر

والا دن ہوا تو اصحاب رسول ﷺ میں سے کچھ احباب آئے اور انہوں نے کہا کہ فلاں شخص شہید ہے اور فلاں شہید ہے۔ یہاں تک کہ ان کا گزرا ایک آدمی کے پاس سے ہوا تو کہاں فلاں (بھی) شہید ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے اس ایک چادر کی وجہ سے جو اس نے مالِ غنیمت میں سے چرائی تھی۔

۲۱۹: حضرت ابو قتادہ حارث بن ربیع رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کھڑے ہو کر (وعظ میں) تذکرہ فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ تمام اعمال میں افضل ہیں۔ اس پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمائیں کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں کیا میری خطا کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ہاں! تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدمی اور ثواب کی نیت کرتے ہوئے دشمنوں کو مارنے بڑھنے والا نہ فرار ہونے والا ہو کر قتل ہو (تو تیری تمام خطائیں معاف ہو جائیں گی)۔“ پھر فرمایا: ”تم نے کیسے سوال کیا؟“ اس نے کہا اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں کیا میری ساری خطائیں معاف ہو جائیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں جبکہ تو میدان میں ثابت قدم ثواب کا امیدوار بن کر دشمن پر حملہ آور ہونے والا نہ پیچھے مڑ کر بھاگنے والا ہو (تو تیرے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے) مگر قرضہ معاف نہ ہوگا۔ مجھے جبریل نے یہی بات کہی ہے۔“ (رواہ مسلم)

۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ نقدی ہو اور نہ سامان۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا مگر وہ اس حال میں ہوگا

عنه قال: لَمَا كَانَ يَوْمَ حَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: فَلَانٌ شَهِيدٌ وَفَلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَيَّ رَجُلٍ فَقَالُوا: فَلَانٌ شَهِيدٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۹: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَسَمِعَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "نَعَمْ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ" ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ؟" قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الَّذِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذَلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتَدْرُونَ مِنَ الْمُفْلِسِ؟ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ

کہ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان لگایا ہوگا، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پس ان (حقوق والوں) کو اس کی نیلیاں دے دی جائیں گی۔ پس اگر نیکیاں ختم ہو جائیں گی اس سے پہلے کہ ان کے حقوق پورے ہوں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔“ (مسلم)

۲۲۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک میں ایک انسان ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو اور ہو سکتا ہے کہ تم میں سے بعض اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو۔ پس میں جو کچھ سنوں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ پس جس شخص میں اس کے بھائی کے حصہ کا فیصلہ کر دوں تو بے شک میں اس کیلئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔“ (بخاری و مسلم)

الْحَنُّ بِإِزَادَةِ عِلْمٍ وَسَجْهِ وَاللَّامِ

۲۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مؤمن ہمیشہ اپنے دین کے متعلق کشادگی میں رہتا ہے جب تک کہ وہ کسی حرام خون کو نہیں بہاتا۔“ (بخاری)

۲۲۳: حضرت خولہ بنت عامر انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا: ”کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے لئے قیامت کے دن آگ ہے۔“ (بخاری)

باب: مسلمانوں کے حرمت کی تعظیم

اور ان کے حقوق اور ان پر شفقت و رحمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی تعظیم

وَيَأْتِي وَقَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَصَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۲۱: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَنُّ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ بِنَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الْحَنُّ“ أَيِ أَعْلَمُ .

۲۲۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۲۳: وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ عَامِرِ الْأَنْصَارِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: ”إِنَّ رَجُلًا يَسْخَرُ صُؤُنَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقِّ فَلَهُمْ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۷: بَابُ تَعْظِيمِ حُرْمَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَبَيَانِ حُقُوقِهِمْ وَالشَّفَقَةَ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَتَهُمْ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُعْظَمْ حُرْمَاتِ اللَّهِ

کرے۔ پس وہ اس کے لئے اس کے رب کے ہاں بہتر ہے۔“
 (الحج) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے پس یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔“ (الحج) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تو جھکا دے اپنے بازو کو ایمان والوں کے لئے۔“ (الحج) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس نے کسی جان کو بغیر کسی جان کے عوض یا بغیر ملک میں کوئی فساد برپا کرنے کے قتل کیا تو اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔“ (المائدہ)

۲۲۳: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ”ایک مؤمن دوسرے مؤمن کیلئے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے اور آپ نے ایک دست اقدس کی انگلیاں دوسرے دست اقدس میں ڈالیں“ (بخاری و مسلم)

۲۲۴: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو ہماری مساجد میں سے کسی مسجد سے یا بازاروں سے کسی بازار سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہو تو وہ اس کی نوک کو ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑے یا تھام لے تاکہ کسی مسلمان کو اس کی نوک مارا جائے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۲۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے اور ایک دوسرے پر رحمت کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ نرمی برتنے میں ایک جسم کی طرح ہیں کہ جب اس کا ایک عضو درد کرتا ہے تو اس کا سارا جسم بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع نے کہا میرے دس بیٹے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی ایک کا بھی بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: ”جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر

فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ﴿۳۰﴾ [الحج: ۳۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿۳۱﴾ وَمَنْ يُعْظِمِ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ﴿۳۲﴾ [الحج: ۳۲] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿۳۳﴾ وَأَخْفِضْ جُنَاْحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۳۴﴾ [الحج: ۳۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿۳۵﴾ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ﴿۳۶﴾ [المائدہ: ۳۲] .

۲۲۴: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا“ وَشَبَّكَ يَدَيْهِ أَصَابِعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۵: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَرَّفَى شَيْءًا مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيَمْسِكْ أَوْ لِيَقْبِضْ عَلَيَّ نَصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بَشِيءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۶: وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ قَبْلَ النَّبِيِّ ﷺ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعِنْدَهُ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْأَفْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَالِدِ مَا قَبَلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

رحم نہیں کیا جاتا۔“ (بخاری و مسلم)

۲۲۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کیا تم اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ انہوں نے کہا لیکن اللہ کی قسم ہم تو بوسہ نہیں دیتے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے شفقت و رحمت کا جذبہ نکال دے تو اس میں میرا کیا اختیار؟“۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۹: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتا۔“ (بخاری و مسلم)

۲۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہئے کہ وہ ہلکی نماز پڑھائے۔ اس لئے کہ ان نمازیوں میں اور بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب خود اپنی نماز پڑھے تو جتنی پابندی سے نماز لمبی کرے“ اور ایک روایت میں ذَا الْحَاجَةِ کے الفاظ ہیں یعنی غصہ مند۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (بعض اوقات) ایسا عمل چھوڑ دیتے جبکہ اس کا کرنا آپ ﷺ کو پسند ہوتا۔ اس خدشے سے کہ لوگ بھی اس کو پابندی سے کرنے لگیں اور پھر وہ ان پر فرض کر دیا جائے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو وصال (کے روزے) سے مشقت فرماتے ہوئے منع فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ فرمایا: ”میں تم جیسا نہیں بیشک میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۲۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِيمَ نَاسٍ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: اتَّعْبَلُونَ صَيَانَكُمْ؟ فَقَالَ نَعَمْ قَالُوا: لَكِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْبَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَوْ أَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْ قُلُوبِكُمُ الرَّحْمَةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۹: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا يَشَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: "وَذَا الْحَاجَةِ".

۲۳۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَدْعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةً أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۲: وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِئْتُ بِطَعْمِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مَعْنَاهُ يَجْعَلُ فِي قُوَّةٍ مِنْ أَكْلِ وَشَرِبٍ.

مراد ہے مجھ میں کھانے پینے والے جیسی قوت پیدا فرمادیتے ہیں۔

۲۳۳: حضرت ابو قتادہ حارث بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں نماز کے لئے کھڑا ہوں اور میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز کیلئے لمبا قیام کروں پس میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کے لئے گرانی پیدا کروں۔“ (بخاری)

۲۳۳: حضرت جناب بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے صبح کی نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے (تم خیال کرو کہ) اللہ تعالیٰ تم سے ہرگز اپنے عہد کے متعلق کسی چیز کا مطالبہ ہرگز نہ کرے۔ اس لئے کہ جس سے بھی وہ مطالبہ کرے گا اس کو پکڑ کر پھر چہرے کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔“ (مسلم)

۲۳۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر خود ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو کسی اور کے سپرد کرتا ہے (کہ وہ اس پر ظلم کرے) جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں مصروف ہو اللہ اس کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ جو کوئی کسی مسلمان سے کوئی تکلیف دور کرتا ہے اللہ اس کی وجہ قیامت کی پریشانیوں میں سے کسی بڑی پریشانی کو دور فرما دیں گے جس سے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس کی خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اس کو رسوا کرتا ہے۔ ہر ایک مسلمان کی عزت اس کا مال اور اس کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ تقویٰ یہاں (دل میں) ہے۔ کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر قرار دے۔“

ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

۲۳۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

۲۳۳: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأُرِيدُ أَنْ أَطْوَلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَّحَوُّزُ فِي صَلَاتِهِ كَرَاهِيَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۳۴: وَعَنْ حُنْدَبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ وَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكَ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكُهُ يَوْمَ تَكْفُهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۳۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلَمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۳۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عَرَضٌ وَقَالَهُ وَذِمَّتُهُ . التَّقْوَى هُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۲۳۷: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

”ایک دوسرے سے خدمت کرو۔ خرید و فروخت میں ایک دوسرے پر بولی دھوکہ کیلئے مت بڑھاؤ اور ایک دوسرے سے بغض اور بے رخی و اعراض مت کرو۔ ایک دوسرے کے سودے پر سودا مت کرو اور اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو حقیر قرار دیتا ہے اور نہ رسوا کرتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے یہ لفظ فرماتے ہوئے آپ اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ فرماتے اور تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا: آدمی کی برائی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر خیال کرے۔ ہر مسلمان کی دوسرے مسلمان پر عزت، مال اور خون حرام ہے۔“ (مسلم)

النَّجَشُ: بڑھا کر بولی لگانا جبکہ خریداری مقصود نہ ہو صرف دوسرے کو دھوکہ دینا۔ تنگ کرنا مقصود ہو اور یہ حرام ہے۔

التَّدَابُرُ: اعراض و بے رخی کرنا جیسے کسی چیز کو پس پشت ڈالے۔

(یعنی انسان سے ایسی بے رخی کی جائے کہ اسے چھوڑ ہی دے لیکن یہ کسی ذی حرم سے ہو دینی وجہ سے نہ ہو: مترجم)۔

۲۳۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کون شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۳۹: حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم“۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کی مدد کروں جبکہ وہ مظلوم ہو لیکن آپ فرمائیے اگر وہ ظالم ہو تو میں اس کی مدد کس طرح کروں؟ ارشاد فرمایا: ”تم اس کو ظلم سے روک دو یہی اس کی مدد ہے (کیونکہ اس سے عذاب الہی کی گرفت سے بچ جائے گا)۔“ (بخاری و مسلم)

۲۴۰: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغِضُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا. الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ: لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ - التَّقْوَى هَهُنَا“ وَيُسِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ”بِحَسْبِ أَمْرِي مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلَّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمَهُ وَمَالُهُ وَعَرَضُهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”النَّجَشُ“ أَنْ يَزِيدَ فِي ثَمَنِ سِلْعٍ يُبَادَى عَلَيْهَا فِي السُّوقِ نَحْوَهُ وَلَا رَغْبَةَ لَهُ فِي شِرَائِهَا بَلْ يَقْصِدُ أَنْ يُعْرِضَ غَيْرَهُ وَهَذَا حَرَامٌ - ”وَالتَّدَابُرُ“ أَنْ يُعْرِضَ عَنِ الْإِنْسَانِ وَيَهْجُرَهُ وَيَجْعَلُهُ كَالشَّيْءِ الَّذِي وَرَاءَ الظَّهْرِ وَالدُّبُرِ.

۲۳۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۹: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا“ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: تَحْجِرُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۴۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

”مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: (۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کی عیادت کرنا (۳) جنازوں کے پیچھے چلنا (۴) دعوت کا قبول کرنا۔ (۵) چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔“ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں مذکور ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں جب ملاقات ہو تو سلام کہو اور جب وہ تمہیں بلائے تو دعوت قبول کرو جب وہ تم سے خیر خواہی کی بات طلب کرے تو نصیحت کرو اور جب اس کو چھینک آئے پس وہ اللہ کی حمد کرے تو تم اس کا جواب (یرحمک اللہ سے) دو اور جب بیمار ہو تو مزاج پر سی کمرہ اور جب فوت ہو جائے تو اس کے پیچھے چل (دفن و جنازہ ادا کر)۔“

۲۴۱: حضرت ابوعمارہ ثراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات کاموں سے منع فرمایا۔ ہمیں حکم فرمایا کہ مریض کی تیمارداری کا جنازوں کے پیچھے چلنے کا اور چھینک کا جواب دینے کا، قسم اٹھانے والے کی قسم کے پورا کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے اور دوزخ دینے والے کی دعوت قبول کرنے اور سلام کو پھیلانے کا، اور ہمیں منع فرمایا: ”سونے کی انگوٹھیاں پہننے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینے سے اور رنخ ریشمی گدوں کے استعمال سے اور قسی کے کپڑے پہننے سے، اور حریر، استبرق اور دیباچ کے استعمال سے اور ایک روایت میں پہلی سات باتوں میں گم شدہ چیز کی مشہوری کرنے کا حکم فرمایا (تا کہ مالک مل جائے)۔“

الْمِيَاثِرُ بِه مِبْرَةٌ كِي جَمْع هـ۔

یہ ایسی چیز جس کو ریشم سے بنا کر پھر روئی وغیرہ سے بھر دیتے ہیں اس کو گھوڑے کی زین اور اونٹ کے کجاوے میں رکھا جاتا ہے۔ اس پر سوار بیٹھتا ہے۔

الْقَيْسِيُّ: ایسے کپڑوں کو کہتے ہیں جو سوت و ریشم ملا کر بنائے جاتے ہیں۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ: إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدْ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرَضَ فَعُدَّهُ، وَإِذَا مَاتَ فَدَفِنْهُ۔"

۲۴۱: وَعَنْ أَبِي عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَابْتِرَارِ الْمُقْسَمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَاجَابَةِ الدَّاعِي، وَافْتِسَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ أَوْ تَخْتُمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبِ بِالْفِضَّةِ، وَعَنْ الْمِيَاثِرِ الْحُمْرِ، وَعَنْ الْقَيْسِيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْأَسْتَرِقِ وَالذِّيْبَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ: وَأَنْشَادِ الضَّالِّةِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ:

"الْمِيَاثِرُ" بِيَاءٍ مُشْتَبِهَةٌ قَبْلَ الْأَلِفِ وَتَاءٍ مُثَلَّثَةٍ بَعْدَهَا وَهِيَ جَمْعُ مِبْرَةٍ وَهِيَ شَيْءٌ يَتَّخَذُ مِنْ حَرِيرٍ وَيُخْشَى قَطْنَا أَوْ غَيْرَهُ وَيُجْعَلُ فِي الشَّرْجِ وَكُوْرِ الْبَعِيرِ يَجْلِسُ عَلَيْهِ الرَّكِبُ "وَالْقَيْسِيُّ" يَفْتَحُ الْقَافَ وَكَسْرَ السِّينِ الْمُهْمَلَةَ الْمُشَدَّدَةَ وَهِيَ

اِنْشَادُ الضَّالَّةِ: گم شدہ چیز کا اعلان کرنا۔ (ہر ممکن طریقے سے

کہ مالک کا پتہ چل جائے)

باب: مسلمانوں کی پردہ پوشی کا حکم اور بلا ضرورت

ان کے عیوب کی اشاعت کی ممانعت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بلاشبہ جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ بے حیائی ایمان والوں میں پھیل جائے اور ان کے لئے دردناک عذاب دنیا اور آخرت میں ہے۔“۔ (النور)

۲۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو بندہ کسی دوسرے بندے کی دنیا میں ستر پوشی کرنا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔“۔ (مسلم)

۲۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میری امت کے ہر شخص کو ملامت مل جائے گی مگر وہ لوگ جو کھلم کھلا گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور کھلے طور پر گناہ کی قسم یہ بھی ہے کہ آدمی رات کو کوئی (بدا) کام کرے پھر صبح کو باوجود اس کے کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا۔ وہ لوگوں کو کہے۔ اے فلاں! نے گزشتہ رات یہ حرکت کی حالانکہ اس کی رات اس طرح گزری کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی پردہ پوشی کر دی اور اس نے صبح کو اس پردے کو چاک کر دیا۔“۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرتؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوٹدی زنا کرے اور اس کا یہ زنا ظاہر ہو جائے تو آقا اس پر حد جاری کرے (کر والے) اور اس کو ملامت نہ کرے۔ پھر اگر دوسری مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو اس کو حد لگائے اور اسے ملامت نہ کرے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے تو آقا اس کو فروخت کر دے خواہ وہ بالوں کی ایک رسی کے بدلے میں ہو (یعنی معمولی قیمت پر)۔“ (بخاری و مسلم)

التَّزْيِيبُ: ڈانٹ و ملامت کرنا۔

۲۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

ثَبَاتٌ تُنْسَخُ مِنْ حَرِيرٍ وَكُنَانٍ مُخْتَلَطِينَ
وَإِنْشَادُ الضَّالَّةِ“ تَعْرِيفُهَا.

۲۸: بَابُ سِتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ

وَالنَّهْيُ عَنِ إِشَاعَتِهَا لِغَيْرِ ضَرُورَةٍ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ

تَشِيَعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ

الْيَوْمِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ [النور: ۱۹].

۲۴۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: “لَا يَسْتُرُ

عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۳: وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: “كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَى

إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنْ مِنْ الْمُجَاهِرَةِ أَنْ

يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ

سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ: يَا قَلَانُ عَمِلْتُ

الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ

وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۴: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: “إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا

فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ

زَنَتِ الثَّانِيَةَ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبْ

عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّلَاثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلِ

مِنْ شَعِيرٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”التَّزْيِيبُ“ التَّوْبِيخُ.

۲۴۵: وَعَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کی خدمت میں ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی پٹائی کرو“۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے بعض اپنے ہاتھ سے، بعض اپنے جوتے اور بعض اپنے کپڑے سے مار رہے تھے۔ جب وہ چلا گیا تو کسی نے کہا اخزاک اللہ کہ اللہ تجھے رسوا و ذلیل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس طرح مت کہو اور اس کے خلاف شیطان کی معاونت مت کرو“۔ (بخاری)

باب: مسلمانوں کی ضروریات کی کفالت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم بھلائی کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ“۔ (الحج)

۲۴۶: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ خود اس کا بھائی ہو اور نہ اسکو بے سہارا چھوڑتا ہے جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت میں مصروف ہوتا ہے۔ اللہ اس کی ضرورت کو پورا فرماتے ہیں اور جس نے کسی مسلمان کی کسی ایک تکلیف کو دور کیا۔ اللہ اس کی قیامت میں نیل آنے والی پریشانیوں میں سے کسی ایک بڑی پریشانی کو دور فرمائیں گے جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے“۔ (بخاری و مسلم)

۲۴۷: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے کسی بھی مؤمن سے دنیا کی تکالیف میں سے کسی تکلیف کو دور کیا۔ اللہ قیامت کے دن کی تکالیف میں سے ایک بڑی تکلیف کو دور فرمائیں گے۔ جس نے کسی تنگ دست پر (قرضے میں) آسانی کی۔ اللہ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمائیں گے اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائیں گے۔ اللہ بندے کی مدد فرماتے رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص اس راستہ پر چلتا ہے جس میں وہ علم کی کوئی بات تلاش کرے۔ اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما

وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا قَالَ: اضْرِبُوهُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الصَّارِبُ بِيَدِهِ وَالصَّارِبُ بِسِنِّهِ وَالصَّارِبُ بِتَوْبِهِ - فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اخْزَاكَ اللَّهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۹: بَابٌ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَفْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [الحج: ۷۷]

۲۴۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنَ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ - وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ“ وَمَنْ نَسَرَ عَلَى مُعْسِرٍ نَسَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ“ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى

دیتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور ایک دوسرے کو پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر اللہ کی سکینت اترتی ہے اور رحمت حق ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا تذکرہ ان میں فرماتے ہیں جو اسکے قرب میں ہیں (فرشتے) جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے چھوڑ دیا اس کا نسب اس کو تیز نہیں (آگے نہیں) کروا سکتا۔ (مسلم)

باب: شفاعت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو کوئی اچھی سفارش کرے گا اس کے لئے اس میں حصہ ہوگا۔“ (النساء)

۲۳۸: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب آپ کے پاس کوئی ضرورت مند اپنی ضرورت لے کر آتا تو آپ اپنے شرکاء مجلس کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے: ”اس کیلئے“ سفارش کرو تمہیں اجر دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ جو پسند فرماتا ہے اپنے نبیؐ کی زبان پر فیصلہ فرمادیتا ہے۔ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں اللہ کے الفاظ ہیں یعنی جو چاہتا ہے۔

۲۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بریرہ اور انکے خاوند کے واقعہ کے سلسلہ میں وارد ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو فرمایا: ”اگر تو اپنے خاوند کی طرف لوٹ جائے (تو مناسب ہے) اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ آپ مجھے حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ میں سفارش کرتا ہوں۔ اس نے کہا تو مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے۔“ (بخاری)

باب: لوگوں کے درمیان اصلاح

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ان (منافقین) کے اکثر مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں مگر جو ان میں سے حکم دے کچھ صدقے کا یا کسی نیکی کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح و درنگی کا۔“ (النساء)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور صلح بہت بہتر ہے۔“ (النساء)

الْحِنَّةُ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ تَعَالَى يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَادَرُسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَعَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ— وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰: بَابُ الشَّفَاعَةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَنْ شَفَعَ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا﴾ [النساء: ۸۵]

۲۴۸: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ طَالِبٌ حَاجَةً أَقْبَلَ عَلَيْهِ جَلَسَاتِهِ فَقَالَ: اشْفَعُوا تُوجِرُوا وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَيَّ لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ: مَا شَاءَ.

۲۴۹: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ وَرُؤُوسِهَا قَالَ: قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتَهُ؟ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «إِنَّمَا اشْفَعُ» قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱: بَابُ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ﴾ [النساء: ۱۱۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ [النساء: ۱۲۸]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور اپنے درمیان صلح کرو“۔ (الانفال)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک مسلمان بھائی ہیں پس تم اپنے بھائیوں کے درمیان اصلاح کرو“۔ (الحجرات)

۲۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں کے (جسم کے) ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے ہر اس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ تیرا دو آدمیوں میں عدل سے صلح کرانا یہ بھی صدقہ ہے۔ تیرا کسی آدمی کے اس سواری پر سوار ہونے میں معاونت کرنا یا اس کو سامان اٹھا کر سواری پر رکھوانا صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو تم نماز کے لئے اٹھاؤ وہ صدقہ ہے۔ راستہ سے تکلیف وہ چیز کا دور کرنا صدقہ ہے“۔ (بخاری و مسلم)

تَعْدِلْ بَيْنَنَا: انصاف سے ان میں صلح کرانا۔

۲۵۱: حضرت ام کلثوم بنت عقبہ ابی معیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جھوٹا وہ شخص نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے اور بھلائی کی بات آگے پہنچاتا ہے یا بھلائی کی بات کہتا ہے“۔ (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان باتوں میں سے کسی بات میں رخصت دیتے نہیں دیکھا جن میں لوگ اجازت سمجھتے ہیں۔ سوائے تین باتوں کے، لڑائی کے متعلق لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور مرد کی اپنی بیوی سے اور عورت کو اپنے خاوند کے ساتھ گفتگو میں۔

۲۵۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر دو جھگڑنے والوں کی بلند آوازیں سنیں۔ ان میں سے ایک دوسرے سے قرضہ میں کمی اور کچھ نرمی برتنے کا مطالبہ کر رہا

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ [الانفال: ۱۷] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخْوَابِكُمْ﴾ [الحجرات: ۱۰]

۲۵۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتَعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفُقُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةَ الطَّيِّبَةَ صَدَقَةٌ وَرَبَّكُلَّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَتَمِيمَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَى: ”تَعْدِلُ بَيْنَهُمَا“: تُصَلِّحُ بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ.

۲۵۱: وَعَنْ أُمِّ كَلثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بِنِ أَبِي مُعَيْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”لَيْسَ الْكُذَّابُ الَّذِي يُصَلِّحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيُنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ زِيَادَةٌ قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُهُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: تَعْنِي الْحَرْبَ وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثَ الرَّجُلِ أَمْرَاتِهِ وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجِهَا.

۲۵۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ حُصُونٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصَوَاتُهُمَا إِذَا

تھا اور دوسرا اس کو کہہ رہا تھا اللہ کی قسم میں ایسا نہ کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر قسمیں کھا رہا تھا کہ وہ نیکی نہ کرے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ اس کو اختیار ہے دونوں میں سے جو بات پسند کرے۔ (بخاری و مسلم)

يَسْتَوْضِعُهُ: اس سے مطالبہ کر رہا تھا کہ اس کا کچھ قرضہ کم کر دے۔ وَيَسْتَرْفِقُهُ: اس سے نرمی کا مطالبہ کر رہا تھا۔ الْمَتَالِي: قسم اٹھانے والا۔

۲۵۳: حضرت ابوالعباس بہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ عمرو بن عوف کے خاندان میں کچھ جھگڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بیان صلح کے لئے کچھ آدمیوں کے ساتھ ان کے ہاں تشریف کے لئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ رکنا پڑا اور نماز کا وقت قریب ہو گیا۔ پس بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں رُک گئے اور نماز کا وقت ہو چکا۔ کیا آپ لوگوں کو رُک کی امامت کرائیں گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ اگر تمہارے ہوتے تو حضرت بلالؓ نے نماز کی اقامت کہی اور ابوبکرؓ بڑھے اور تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ اسی دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں میں چلتے ہوئے تشریف لے گئے اور صف میں کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے ہاتھوں کی پشت پر مارنا شروع کر دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز میں بالکل کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے۔ جب تصنیف آواز زیادہ ہو گئی تو ابوبکرؓ متوجہ ہوئے (دیکھا) کہ مسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا (کہ جاؤ) پس ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد کی

أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ: "أَيْنَ الْمُتَالِي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ؟" فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبُّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مَعْنَى "يَسْتَوْضِعُهُ" يَسْأَلُهُ أَنْ يَضَعَ عَنْهُ بَعْضَ ذَنْبِهِ. وَيَسْتَرْفِقُهُ "يَسْأَلُ الرَّفِيقَ وَالْمَتَالِي: "الْحَالِفُ"

۲۵۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَأَلَ ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرٍو بَنِ عَوْفٍ كَانُوا بَيْنَهُمْ شَرَّ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أَنْاسٍ مَعَهُ فَحَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ حَبَسَ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَوُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَنْتَفِقُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ التَّفَّتْ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهُ

اور اٹے پاؤں پیچھے کوٹے یہاں تک کہ صف میں کھڑے ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا؟ جب نماز میں تم کو کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو تصفیق شروع کر دیتے ہو۔ حالانکہ تصفیق کا حکم عورتوں کیلئے ہے جس کو تم میں سے نماز میں کوئی بات پیش آئے وہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہے۔ اس لئے کہ اس کو جو بھی سنے گا کہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہا جا رہا ہے تو وہ متوجہ ہو جائے گا۔“ اے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تمہیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس بات نے روکا جبکہ تمہیں میں نے اشارہ بھی کر دیا؟ تو ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا کہ ابو قحافہ کے بیٹے (ابوبکر) کو مناسب نہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں لوگوں کو نماز پڑھائے۔ (بخاری و مسلم)

لوگوں نے آپ ﷺ کو مہمانی کے لئے روک لیا۔

باب: فقراء، گنہگار اور کمزور

مسلمانوں کی فضیلت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: آپ اپنے کو روک کر دیکھیں ان لوگوں کے ساتھ جو صبح و شام آپے رب کو پکارتے ہیں اور اسی ہی کی رضا جوئی چاہنے والے ہیں اور مت ہٹائیں اپنی نگاہ ان سے۔ (الکہف)

۲۵۳: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کیا میں تمہیں جنت والوں کی اطلاع نہ دوں؟ پھر فرمایا ہر کمزور، کمزور قرار دیا جانے والا اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا فرما دیتے ہیں۔ کیا میں تم کو آگ والوں کی خبر نہ دوں؟ ہر سرکش درشت

اج، متکبر۔ (بخاری و مسلم)

الغُلُ: تند مزاج، سرکش۔

وَرَجَعَ الْفَهْقَرَىٰ وَرَأَىٰهُ حَتَّىٰ قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ”أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ؟ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ؟ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ. مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَّا التَّفْتُّ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ اسْرُتَ إِلَيْكَ؟“ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَادَ يُدْعَى لِأَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

معنی ”خس“: اَمْسِكُوهُ لِيَصِفُوهُ.

۳۲: بَابُ فَضْلِ ضَعْفَةِ الْمُسْلِمِينَ

وَالْفُقَرَاءِ وَالْحَامِلِينَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ رَحْمَةً وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾ [الكهف].

۲۵۴: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَّصِعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ لَا بَرَّةَ إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْعُضَلُ“: الْعَلِيظُ الْجَافِي. ”وَالْجَوَاطِ“

الْجَوَاطِ: جمع کر کے روک کر رکھنے والا۔

بعض نے کہا موٹا اترانے والا اور بعض نے کہا: کوتاہ قد بڑے پیٹ والا۔

۲۵۵: حضرت ابوالعباس اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا۔ آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھنے والے سے فرمایا: ”اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟“ اس نے کہا یہ شریف لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ اس قابل ہے کہ اگر یہ کہیں پیغام نکاح دے تو اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر یہ سفارش کر لے تو اس کی سفارش قبول کی جائے۔ بس رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر ایک اور شخص کا گزر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو فرمایا: ”اس آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے؟“ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کم مال والے مسلمان ہیں۔ یہ اس لائق ہے کہ اگر یہ پیغام نکاح دے تو اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر سفارش کرے تو سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بہت بہتر ہے اس جیسے دنیا بھر کے لوگوں سے“۔ (بخاری و مسلم)

حری: لائق ہے۔

شفع: وہ سفارش کرے۔

۲۵۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا۔ جہنم نے کہا میرے اندر ظالم اور متکبر لوگ ہوں گے اور جنت نے کہا میرے اندر کمزور اور مساکین ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا فیصلہ فرمایا کہ اے جنت تو میری رحمت ہے تیرے ساتھ میں جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا اور تو اے آگ میرا عذاب ہے۔ تیرے ساتھ میں جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میرا ذمہ

يَفْتَحُ الْجَنَّمَ وَتَشْدِيدُ الْوَاوِ وَبِالظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ: وَهُوَ الْجَمُوعُ الْمَنُوعُ وَقِيلَ: الصَّخْمُ الْمَخْتَالُ فِي مَشِيَّتِهِ وَقِيلَ: الْقَصِيرُ الْبَطِينُ.

۲۵۵: وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: ”مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا؟“ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ أَنْ يَخْطُبَ أَنْ يُنْكَحَ وَأَنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ”مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا؟“ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِّنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ أَنْ يَخْطُبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَأَنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ وَأَنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”هَذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّثْلِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: ”حَرِيٌّ“ هُوَ يَفْتَحُ الْحَاءَ وَكَسْرُ الرَّاءِ وَتَشْدِيدُ الْيَاءِ: أَي حَقِيقٌ - وَقَوْلُهُ ”شَفَعَ“ يَفْتَحُ الْفَاءَ.

۲۵۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”اِخْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ فِي الْجِبَارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فِي ضِعْفَاءِ النَّاسِ وَمَسَاكِينُهُمْ“ فَقَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّكَ الْجَنَّةُ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءُ وَإِنَّكَ النَّارُ عَذَابِي أَعْدَبُ بِكَ مِنْ

ہے۔ (مسلم)

۲۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آئے گا اور اللہ کے ہاں چھڑ کے برابر بھی اس کا وزن نہ ہو گا۔“ (بخاری و مسلم)

۲۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک سیاہ قام عورت یا ایک نوجوان (راوی کو شک ہے) مسجد میں جھاڑو دیتا تھا (ایک روز) آپ نے اس کو گم پایا تو اس کے متعلق پوچھا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا وہ فوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے اس کے متعلق مجھے اطلاع کیوں نہ دی“۔ گویا لوگوں نے اس کی وفات کے معاملہ کو معمولی خیال کیا۔ ارشاد فرمایا: ”تم مجھے اس کی قبر بتلاؤ۔“

۲۵۹: کرام رضوان اللہ علیہم نے اس کی قبر بتلائی تو آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ارشاد فرمایا: ”بلاشبہ یہ قبریں اہل قبور کیلئے تاریکی اور اندھیرے بھری ہوئی ہیں اور بے شک اللہ ان قبور کو میرے نماز پڑھنے کی وجہ سے نور فرمادیتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

تَقْمُ: جھاڑو دینا۔ الْقَامَةُ: کوڑا کرکٹ۔ وَادْتَمُّونِي: تم نے مجھے اطلاع دی۔

۲۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہت سے پراگندہ غبار آلود دروازوں سے دھکیل دیئے جانے والے اگر وہ اللہ کی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرمادیتے ہیں۔“ (مسلم)

۲۶۰: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں جنت کے دروازے پر (معراج کی رات) کھڑا ہوا تو دیکھا اس میں عام طور پر داخل ہونے والے مساکین ہیں اور مالدار لوگ روکے ہوئے ہیں۔ البتہ آگ والوں کو آگ کی طرف جانے کا حکم دے دیا گیا اور میں دوزخ کے

أَشَاءُ وَلِكَلِيكُمَا عَلَيَّ مَلُؤُهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .
۲۵۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”أِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلَ السَّمِينُ الْعَظِيمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بُعُوضَةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۵۸: وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقْمُ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًا فَقَدَّهَا أَوْ فَقَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ - قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ ادْتَمُّونِي بِهِ“ فَكَانَتْهُمْ صَعْرُوا أَمْرَهَا أَوْ امْرَأَةً فَقَالَ: ”ذَلُونِي عَلَى قَبْرِهِ“ فَذَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

قَوْلُهُ: ”تَقْمُ“ هُوَ يَفْتَحُ النَّاءَ وَصَمَّ الْقَافَ: أَي تَكْطُبُ: ”وَالْقَامَةُ“ الْكِنَاسَةُ: ”وَادْتَمُّونِي“ بِمَدِّ الْهَمْزَةِ أَي أَعْلَمْتُمُونِي .

۲۵۹: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”رُبَّ أَشْعَثٍ أَعْبَرَ مَذْفُوعٌ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۶۰: وَعَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَةٌ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْحِجَةِ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ

دروازے پر کھڑا ہوا تو اچانک میں نے دیکھا کہ اس میں عام طور پر داخل ہونے والی عورتیں ہیں۔ (بخاری و مسلم)

الْجَدَّةُ: نَصِيبُ مَالٍ -

مَحْبُوسُونَ: رُوك دیا گیا یعنی ان کو ابھی جنت میں داخلہ کی اجازت نہیں ملی۔

۲۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرتؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین بچوں نے (بنی اسرائیل میں سے) گہوارے میں کلام کیا: (۱) عیسیٰ بن مریمؑ صاحب جرتج، جرتج ایک عبادت گزار آدمی تھا۔ اس نے ایک عبادت خانہ بنایا۔ وہ اس میں عبادت کر رہا تھا کہ اس کی والدہ آئی اور کہا اے جرتج! اس نے (دل) میں کہا اے میرے رب میری نماز اور میری والدہ (مجھے بلائی ہے) پس وہ نماز کی طرف متوجہ رہا۔ والدہ لوٹ گئی۔ اگلے روز وہ آئی جبکہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اس نے آواز دی اے جرتج! اس نے کہا اے میرے رب میری ماں اور میری نماز۔ پس نماز کی طرف متوجہ رہا۔ پس جب اگلا دن آیا تو وہ پھر آئی جبکہ یہ نماز پڑھ رہا تھا اور اس نے آواز دی اے جرتج! اس نے کہا اے میرے رب میری ماں اور میری نماز۔ پس وہ نماز کی طرف متوجہ رہا۔ پس ماں نے کہا: اللہ اس کو موت نہ دینا جب تک یہ فاحشہ عورتوں کے چہروں کو نہ دیکھے۔ بنی اسرائیل میں جرتج اور اس کی عبادت کا تذکرہ ہوا ایک فاحشہ عورت تھی کہ حسن میں جس کی مثال دی جاتی تھی اس نے کہا اگر تم پسند کرو تو میں اس کو فتنہ میں ڈالتی ہوں۔ وہ عورت جرتج پر اپنے آپ کو پیش کرنے لگی مگر جرتج نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ چنانچہ وہ عورت ایک چرواہے کے پاس آئی جو اسکے عبادت خانہ میں آتا جاتا تھا اور اس کو اپنے اوپر قدرت دی۔ اُس نے اس سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہو گئی۔ جب اس نے بچہ جنا تو وہ کہنے لگی یہ جرتج کا ہے۔ لوگ جرتج کے پاس آئے اور اس کو عبادت خانہ سے اتار کر گرا دیا اور مارنے لگے۔ جرتج نے کہا کیا

على باب النار فإذا عامة من دخلها النساء مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

"وَالْجَدَّةُ" بِفَتْحِ الْجِيمِ : الْحِظُّ وَالْغِنَى وَقَوْلُهُ "مَحْبُوسُونَ" أَي لَمْ يُؤْذَنْ لَهُمْ بَعْدَ فِئ دُخُولِ الْجَنَّةِ.

۲۶۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمْ يَكَلِّمْ فِى الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ رَجُلًا عَابِدًا فَانْتَمَتِ صَوْمَعَةٌ فَكَانَ فِيهَا فَاتَتَهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ فَقَالَ: يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانصرفت فلما كان من العبد أتته وهو يصلي فقالت: يا جريج فقال: أئى رب أمى وصلاتى فأقبل على صلته فلما كان من العبد أتته وهو يصلي فقالت: يا جريج فقال: أئى رب أمى وصلاتى فأقبل على صلته فقالت: اللهم لا تيمته حتى ينظر إلى وجوه المؤمنات فتذاكر بنو إسرائيل جريجاً وعبادته وكانت امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت: إن شئتم لا فئنة فعرضت له فلم يلتفت إليها فاتت راعياً كان يأوى إلى صومعته فأمكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت قالت: هو من جريج فاتتوه فاستزئوه وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه. فقال ما شأنكم؟ قالوا زئيت بهذه البغي فولدت منك -

معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا تو نے زنا کیا ہے اس فاحشہ عورت سے اور اس سے تیرا بچہ پیدا ہوا۔ جرتج نے کہا بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس بچے کو لائے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑو تا کہ میں نماز پڑھوں۔ پھر اس نے نماز پڑھی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو بچے کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں انگلی سے چوک لگایا اور پوچھا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا فلاں چرواہا۔ پھر تمام لوگ جرتج کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو بوسہ دیتے اور چھوتے تھے اور کہنے لگے ہم تیرا عبادت خانہ سونے سے بناتے ہیں۔ اس نے کہا جس طرح پہلے مٹی سے تھا اسی طرح بنا دو۔ انہوں نے اسی طرح بنا کر دیا اور اسی دوران ایک بچہ ماں کا دودھ پی رہا تھا کہ ایک آدمی ایک عمدہ شاندار خوبصورت گھوڑے پر سوار گزرا۔ ماں نے کہا: اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے۔ لڑکے نے پستان چھوڑ دیا اور اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ پھر وہ پستان کی طرف متوجہ ہو کر دودھ پینے لگا۔ راوی کہتے ہیں کہ گویا یہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ اس بچے کے دودھ پینے کو اپنی انگشت شہادت منہ میں ڈال کر بیان فرما رہے تھے اور ان کا چوس رہے تھے۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے لوگ ایک لونڈی کو لے کر گزرے جس کو وہ مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے تو نے زنا اور چوری کی ہے اور وہ کہتی جا رہی تھی: مجھے اللہ کافی ہے اور وہ خوب کارساز ہے۔ اس بچے کی ماں نے کہا: اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا۔ بچے نے دودھ چھوڑ دیا اور لونڈی کی طرف دیکھ کر کہا: اے اللہ مجھے اس جیسا بنا۔ پس اس وقت ماں بیٹا اس بات میں تکرار کرنے لگے۔ ماں نے کہا اچھی حالت والا آدمی گزرا تو میں نے کہا اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے مگر تو نے کہا اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا اور لوگ اس لونڈی کو مارتے ہوئے لے کر گزرے اور کہہ رہے تھے تو نے زنا اور چوری کی ہے۔ میں نے کہا اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنا تو تو نے کہا

قَالَ اَيْنَ الصَّبِيِّ؟ فَجَاءَ وَا بِهِ فَقَالَ: دَعُونِي حَتَّى اُصَلِّيَ فَصَلِّيَ فَلَمَّا اَنْصَرَفَ اَتَى الصَّبِيَّ قَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ: يَا غَلَامُ مَنْ اَبُوكَ؟ قَالَ: فَلَانَ الرَّاعِي فَاقْبَلُوا عَلَيَّ جُرَيْجَ يُقْبَلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا: نَبِيٌّ لَكَ صَوْمِعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: لَا اَعِيذُهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَيَّ ذَا بِيَّةٍ فَارَاهِيَ وَشَارَةً حَسَنَةً فَقَالَتْ اُمَّهُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَبْنِيْ مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ التَّدْيِيَّ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَفَعَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ تَدْيِيْهِ فَجَعَلَ يَرْضَعُ فَكَانَتِيْ اَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِي اَرْتِصَاعَهُ بِاَصْبَعِيهِ السَّبَابِيَّةِ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَمْضُهَا ثُمَّ قَالَ: وَمَرْوًا بِجَارِيَّةٍ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتَ سَرَقْتَ وَهِيَ تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنَعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ اُمَّهُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ اَبْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرِّصَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَهَنَا لَكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثُ فَقَالَتْ مَرْ رَجُلٌ حَسَنَ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَبْنِيْ مِثْلَهُ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَمَرْوًا بِهَذِهِ الْاُمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتَ سَرَقْتَ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ اَبْنِيْ مِثْلَهَا فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلُ جَبَّارٌ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَاِنَّ هٰذِهِ

اے اللہ مجھے اس جیسا بنا دے۔ لڑکے نے جواب دیا وہ ظالم آدمی تھا۔ اس لئے میں نے کہا اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنا اور لوگ اس لوٹدی کو کہہ رہے تھے تو نے زنا کیا اور چوری کی حالانکہ اس نے نہ زنا کیا اور نہ چوری۔ اس لئے میں نے کہا اے اللہ مجھے اس جیسا بنا دے۔ (بخاری و مسلم)

الْمُؤْمِسَاتُ: طوائفیں اس کا واحد الْمُؤْمِسَةُ: زانیہ۔

دَابَّةُ فَارِهَةَ: چالاک، عمدہ (گھوڑا)

الشَّارَةُ: لباس و بیٹ میں ظاہری خوبصورتی۔

تَرَجَعَا الْحَدِيثُ: ماں بیٹے نے باہم گفتگو کی۔

سب: یتیم اور بیٹیوں اور سب کمزوروں اور

مساکین اور در ماندہ لوگوں کے ساتھ نرمی

اور ان پر احسان و شفقت کرنا اور

ان کے ساتھ تواضع

اور عاجزی کا سلوک کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”آپ اپنے بازو کو مسلمانوں کے لئے جھکائیں“۔ (الحجر)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”آپ اپنے کو ان لوگوں کے ساتھ روک رکھیں جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اسی کی ذات کے طالب ہیں اور دنیا کی زندگی کی رونق کے سبب اپنی نگاہوں کو ان سے آگے مت بڑھائیں“۔ (الکہف)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پھر یتیم پر سختی نہ کر اور سائل کو مت ڈانٹ“۔ (الضحیٰ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا آپ نے غور فرمایا اس شخص کی حالت پر جو

يَقُولُونَ زَيْنٌ وَلَمْ تَزِنْ وَسَرَقْتَ وَلَمْ تَسْرِقْ
فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”وَالْمُؤْمِسَاتُ“ بِضَمِّ الْمِيمِ الْأُولَى
وَأَسْكَانِ الْوَاوِ وَكَسْرِ الْمِيمِ الثَّانِيَةِ
وَبِالسَّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَهِنَّ الزَّوَانِي وَالْمُؤْمِسَةُ
الزَّانِيَةُ - وَقَوْلُهُ دَابَّةٌ فَارِهَةٌ بِالْفَاءِ - أَيْ
خَادِقَةٌ نَفِيْسَةٌ ”وَالشَّارَةُ“ بِالسَّيْنِ الْمُعْجَمَةِ
وَتَخْفِيفِ الرَّاءِ وَهِيَ الْجَمَالُ الظَّاهِرُ فِي
الْهَيْبَةِ وَالْمَلْبَسِ - وَمَعْنَى تَرَجَعَا
الْحَدِيثُ ”أَيْ حَدَّثَتِ الصَّبِيَّ وَخَدَّتْهُ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۳۳: بَابُ مَلَاظِفَةِ الْيَتِيمِ وَالْبَنَاتِ

وَسَائِرِ الضَّعْفَةِ وَالْمَسَاكِينِ

وَالْمُنْكَسِرِينَ وَالْإِحْسَانَ إِلَيْهِمْ

وَالشَّفَقَةَ عَلَيْهِمْ وَالتَّوَّاضُعَ مَعَهُمْ

وَخَفْضَ الْجَنَاحِ لَهُمْ!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاجْفُضْ جَنَاحَكَ

لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ [الحجر: ۸۸] وَقَالَ تَعَالَى:

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ

بِالْعِزَّةِ وَالْعِيسَى يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ

عَيْنَكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾

[الکہف: ۲۸] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا

تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ [الضحى: ۹]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالذِّبْنِ

دین کو جھٹلاتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی کسی کو ترغیب نہیں دیتا۔“ (الماعون)

۲۶۲: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ چھ آدمی تھے۔ ان میں سے دو کے نام میں بھول گیا باقی چار میں ایک میں تھا۔ مشرکین مکہ نے رسول اللہ سے کہا کہ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹادیں تاکہ یہ (اپنے کو ہمارے برابر سمجھ کر ہم پر) جرأت مند نہ ہو جائیں۔ ان میں میں اور ابن مسعود اور ہذیل کا ایک آدمی اور بلال اور دو آدمی جن کے نام مجھے یاد نہیں ہم تھے۔ آنحضرتؐ کے قلب اطہر میں جو اللہ نے چاہا آیا۔ پس آپ کے خیال میں یہ بات آئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاردی ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ کہ ”آپ ان کو اپنے پاس سے ہٹائیں جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں۔“ (مسلم)

۲۶۳: حضرت ابو ہریرہؓ عائد بن عمرو مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بیعت رضوان کے شرکاء میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ ابو سفیان کا گزر سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پاس ہوا تو انہوں نے کہا کیا اللہ کی تلواریں سے اللہ کے دشمن میں اپنی جگہ نہیں لی (قتل نہیں کیا) ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ کیا تم قریش کے شیخ اور سردار کو یہ بات کہتے ہو؟ پھر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں آ کر اس کی اطلاع دی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ابو بکر کہیں تم نے ان کو ناراض تو نہیں کر دیا۔ اگر تو نے ان کو ناراض کر دیا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔“ پس ابو بکر ان کے پاس آئے اور کہا اے میرے بھائیو! کیا تم مجھ سے ناراض ہو۔ انہوں نے کہا نہیں۔ اللہ آپ کو بخشے اے ہمارے بھائی! (مسلم)

مَأْخَذَهَا: اے حق سے اس کو پورا نہیں کیا اس سے انا حق

فَذَلِكَ لَدَيْ يَدْعُ الْيَتِيمَ وَلَا يَحْضُرُ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ ﴿[الساعون: ۱-۳]

۲۶۲: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَطْرُدُ هَؤُلَاءِ لَا يَخْتَرُونَ عَلَيْنَا وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هَذِيلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أَسْمِيهِمَا فَرَفَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ لِحَدِيثِ نَفْسِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۶۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَائِدِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أتَى عَلِيَّ سَلْمَانَ وَصُهَيْبَ وَبِلَالَ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا أَخَذَتْ سُيُوفَ اللَّهِ مِنْ عَدُوِّ اللَّهِ مَا أَخَذَهَا. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اتَّقُوا لَوْنِ هَذَا الشَّيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيَدِهِمْ؟ فَأتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ”يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَيْسَ كُنْتُ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَآتَاهُمْ فَقَالَ يَا إِخْوَانَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوا: لَا يَهْفُ اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

قَوْلُهُ ”مَأْخَذَهَا“ أَيْ لَمْ تَسْتَوْفِ حَقَّهَا

وصول نہیں کیا۔

یا اخی: دوسری روایت میں یا اخی ہے۔

۲۶۴: حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے اپنی شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی میں اشارہ فرمایا (مراد انتہائی قُرب ہے)۔ (بخاری) کافل الیتیم: یتیم کا نگران۔

۲۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ اس کا قریبی ہو یا غیر۔ میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ (بخاری) حدیث مالک بن انس نے سبابہ اور وسطی انگلی سے اشارہ کر کے (مسلم)

آپ ﷺ کا ارشاد الیتیم لہ او لغيرہ کا مطلب یہ ہے کہ یتیم خواہ اس کا قریبی رشتہ دار ہو یا اجنبی۔ قریبی سے مراد اس کی ماں یا دادا یا بھائی یا ان کے علاوہ کوئی قریبی رشتہ دار ان کی کفالت کرے۔ (مسلم)

۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مسکین وہ نہیں ہے کہ جس کو کھجور یا دو کھجوریں اسی طرح لقمہ یا دو لقمے دے کر لوٹادیں بلکہ مسکین تو وہ ہے جو سوال سے بچتا رہے“۔ (بخاری و مسلم) اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے ہاں چکر لگائے اور لقمہ دو لقمے اور کھجور دو کھجوریں اس کو واپس لوٹادیں بلکہ مسکین وہ ہے جو اتنا مال نہ پائے جو لوگوں سے اس کو بے نیاز کر دے اور اس کی (مسکینی کو کسی طرح معلوم بھی نہ کیا جاسکے کہ اس پر صدقہ کیا جائے اور وہ خود لوگوں کے پاس کھڑے بھی نہ ہو کہ ان سے سوال کرے“۔

منہ. وَقَوْلُهُ ”يَا اَخِي“ رَوَى بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الْخَاءِ وَتَخْفِيفِ الْيَاءِ وَرَوَى بِصَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ الْخَاءِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ.

۲۶۴: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا“ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. ”وَكَافِلُ الْيَتِيمِ“: الْقَائِمُ بِأُمُورِهِ.

۲۶۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ الرَّأْوِيُّ وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَقَوْلُهُ ﷺ ”الْيَتِيمُ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ“ مَعْنَاهُ: قَرِيبُهُ أَوْ الْأَجْنَبِيُّ مِنْهُ فَالْقَرِيبُ مِثْلُ أَنْ تَكْفُلَهُ أُمُّهُ أَوْ جَدُّهُ أَوْ أُخُوهُ أَوْ غَيْرُهُمْ مِنْ قَرَابَتِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۲۶۶: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللَّقْمَةُ وَاللَّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رَوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ: ”لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللَّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطِنُ بِهِ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ“.

۲۶۷: یہی حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ بیواؤں اور مساکین کی خدمت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ راوی کے خیال میں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ اس رات کے عبادت گزار کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو ہمیشہ روزے رکھتا ہو۔ (بخاری و مسلم)

۲۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ”کھانوں میں بدترین کھانا اس ویسے کا ہے جس میں آنے والوں کو روکا جائے اور انکار کرنے والوں کو بلایا جائے (یعنی غرباء کو روکا اور امراء کو بلایا جائے) اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی۔“ (مسلم) صحیحین کی ایک روایت جو حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی مروی ہے کہ بدترین کھانا اس ویسے کا کھانا ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے۔“

۲۶۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی مکرمؐ نے فرمایا: ”جس نے دو بچیوں کی پرورش کی انہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچ گئیں۔ وہ قیامت کے دن ایسے حال میں آئیں گے کہ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔“ (مسلم)

جَارِئَتَيْنِ : دو بیٹیاں۔

۲۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت اس حال میں آئی کہ اسکے ساتھ دو بیٹیاں تھیں وہ عورت سوال کر رہی تھی۔ اس نے میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ پایا۔ میں نے وہ کھجور اس کو دے دی اس نے وہ ان میں تقسیم کر دی اور خود کچھ نہ کھایا۔ پھر اٹھی اور چل دی۔ جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہ بات بتلائی۔ فرمایا: ”جس کو ان بیٹیوں میں سے کسی کے ساتھ آزمایا جائے اور وہ ان پر احسان کرے تو وہ بیٹیاں اس کیلئے دوزخ کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔“ (بخاری و مسلم)

۲۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ ایک غریب

۲۶۷: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "السَّاعِي عَلَى الْأَزْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" وَأَحْسَبُهُ قَالَ: "وَالْقَائِمُ الَّذِي لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ الَّذِي لَا يَفْطُرُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۸: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مِنْ أَبَائِهَا وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهِ: "بِنَسِ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ".

۲۶۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ" وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ "جَارِيَتَيْنِ" أَيْ بَنَتَيْنِ.

۲۷۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى امْرَأَةٍ وَمَعَهَا ابْتَانٌ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَفَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَخَبَرْتُهُ فَقَالَ: "مَنْ ابْتَلَى مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنْ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَيْضًا

عورت آئی جو بچیوں کو اٹھائے ہوئے تھی۔ میں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک کو ایک ایک دے دی اور تیسری کھجور کھانے کے لئے منہ کی طرف اٹھائی تو اس کی بیٹیوں نے وہ بھی مانگ لی۔ اس نے اس کھجور کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ان کو دے دیا۔ مجھے اس کی یہ بات بہت پسند آئی۔ میں نے اُس کے اس فعل کا تذکرہ آنحضرت ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے اس کے لئے جنت کو واجب کر دیا یا اس وجہ سے اُس کو آگ سے آزاد کر دیا“۔ (مسلم)

۲۷۲: حضرت ابو شریح خویلد بن عمر خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ میں لوگوں کو دو کمزوریوں کے حق کے سلسلہ میں بہت ڈراتا ہوں یعنی یتیم اور

سنت“۔ حدیث حسن ہے۔

۲۷۳: حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ ان کو اپنے سواد و سروں پر فضیلت حاصل ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہاری امداد نہیں کی جاتی اور تمہیں رزق نہیں دیا جاتا مگر کمزور لوگوں کی وجہ سے“۔ بخاری نے مرسل بیان کیا۔ مصعب تابعی ہیں۔

۲۷۴: حضرت ابو بکر برقانی نے اپنی صحیح میں موصولاً سند مصعب عن ابیہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ روایت کیا۔

۲۷۵: حضرت ابو برداء عومیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: ”مجھے تم کمزوروں

قَالَتْ جَاءَتْ نِسِي مَسْكِينَةً تَحْمِلُ ابْتَيْنَ لَهَا فَاطَعَمْنَهَا ثَلَاثَ تَمْرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لَسَا أَكَلَهَا فَاسْتَطَعَمْنَهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَانُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۷۲: وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرِو الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحْرِجُ حَقَّ الضَّعِيفِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ“ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .

وَمَعْنَى ”أُحْرِجُ“: الْحَقُّ الْخَرَجُ وَهُوَ الْإِثْمُ بِمَنْ ضَيَّعَ حَقَّهُمَا وَأَحْدَرُ مِنْ ذَلِكَ تَحْدِيرًا بَلِيغًا وَأَزْجُرُ عَنْهُ زَجْرًا أَكِيدًا .

۲۷۳: وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ تَنْصُرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضَعْفَانِكُمْ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هَكَذَا مُرْسَلًا فَإِنَّ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدِ تَابِعِيٌّ، وَرَوَاهُ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرِ الْبُرْقَانِيُّ فِي صَحِيحِهِ مُتَّصِلًا عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۲۷۴: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عُمَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

۲۷۵: حضرت ابو برداء عومیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: ”مجھے تم کمزوروں

میں تلاش کرو تمہیں نصرت اور رزق ضعفاء کی وجہ سے دیا جاتا ہے۔“ (ابوداؤد)

سندجید سے نقل کرتے ہیں۔

باب: عورتوں کے متعلق نصیحت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور ان عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے سے گزران کرو“۔ (النساء) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم ہرگز طاقت نہیں رکھتے کہ عورتوں کے درمیان برابری کر سکو اگرچہ تم کتنا چاہو مگر تم (ایک بیوی کی طرف اتنے) مائل نہ ہو جاؤ کہ دوسری کو لٹکتا ہوا چھوڑ دو اور اگر درستی اختیار کرو اور تقویٰ پیش نظر رکھو پس اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔“ (النساء)

۲۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ عورتوں سے بھلا سلوک کرو پس عورت پسلی سے پیدا کی گئی اور ان میں سب سے اوپر والی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر اس کو بالکل چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی رہے گی۔ پس اس سے بھلائی والا سلوک کرو (بخاری و مسلم) صحیحین کی روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی طرح (ٹیڑھی) ہے اگر تو اس کو سیدھا کرے گا تو توڑ ڈالے گا اور اگر تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو ٹیڑھ کے ساتھ ہی اس سے فائدہ اٹھاؤ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی۔ یہ ہرگز ایک طریقہ پر سیدھی نہ ہوگی۔ اگر تو اس سے فائدہ چاہتا ہے تو ٹیڑھ کے ہوتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اگر تو اس کو سیدھا کرنے کے پیچھے پڑے گا تو اس کو توڑ بیٹھے گا اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔

عَوَجٌ: ٹیڑھ۔

۲۷۶: حضرت عبد اللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے خطبہ کے دوران سنا کہ آپ نے اونٹنی کا ذکر

”ابْعُونِي فِي الضَّعْفَاءِ فَإِنَّمَا تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ بِضَعْفَانِكُمْ“ رواه أبو داؤد بإسنادٍ جَيِّدٍ.

۳۴: بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء: ۱۹] قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَضْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَنذَرُوهُنَّ كَالْمَعْلُوقَةِ وَإِنْ تَصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ [النساء: ۲۹]

۲۷۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”اسْتَوْضُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ أَغْلَاهُ“ فَإِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهُ كَسْرَتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْضُوا بِالنِّسَاءِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسْرَتَهَا وَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ“ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْقِيمَ لَكَ عَلِي طَرِيقَةً فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ وَإِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهَا كَسْرَتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا“

قَوْلُهُ ”عَوَجٌ“ هُوَ بَفَتْحِ الْعَيْنِ وَالْوَاوِ.

۲۷۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَذَكَرَ

فرمایا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اس کی کوچیوں کاٹیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿إِذَا نَبَعَتْ أَشْقَاهَا﴾ کہ جب ان میں سے سب سے بڑا بد بخت اٹھا جو کہ ایک زبردست فسادی خاندان میں پر شوکت آدمی تھا۔ پھر آپ نے عورتوں کا تذکرہ فرمایا اور عورتوں کو نصائح فرمائیں۔ پس فرمایا تم میں بعض لوگ عورتوں کو غلام کی طرح کوڑے مارتے ہیں۔ شاید کہ وہ دن کے پچھلے حصہ میں اس سے ہم بستری کرے۔ پھر آپ نے لوگوں کو گوز مار کر پنسنے سے روکا اور فرمایا وہ اس حرکت پر کیوں ہنستا ہے جو اس نے خود کی ہے۔ (بخاری و مسلم)

الْعَارِمُ: فسادی شرارتی۔

انْبَعَتْ: جلدی اٹھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مؤمن کسی مؤمنہ سے بغض نہ رکھے اگر اس کی ایک بات ناپسند ہے تو دوسری پسند ہوگی۔ آخر کا لفظ فرمایا یا غَيْرَهُ (مسلم)

يَفْرُكُ: بغض رکھتا ہے جیسا کہتے ہیں فَرَكَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَفَرِكَتْهَا زَوْجُهَا یعنی اس سے بغض رکھا۔ کہا جاتا ہے کہ عورت نے اپنے خاوند سے بغض رکھا اور خاوند نے عورت سے بغض رکھا۔ واللہ اعلم

۲۷۸: حضرت عمرو بن احوص جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور کو سنا کہ آپ خطبہ حجۃ الوداع میں فرما رہے تھے۔ پہلے آپ نے حمد و ثنا کی اور پھر وعظ و نصیحت فرمائی پھر ارشاد فرمایا: خبردار! عورتوں سے بھلا سلوک کرو۔ وہ تمہارے ہاں قیدی ہیں۔ تم ان کے بارے میں کچھ اختیار نہیں رکھتے ہو (سوائے حق زوجیت کے) البتہ اگر وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں (تو سخت سلوک کی مستحق ہیں) پس اگر اس کا ارتکاب کر لیں تو انہیں بستروں

النَّاقَةَ وَالذِّي عَقَرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا نَبَعَتْ أَشْقَاهَا" انْبَعَتْ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مِّنْبَعٍ فِي رَهْطِهِ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعِظَ فِيهِنَّ فَقَالَ يَعْزِدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ يَضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظْتَهُمْ فِى صِحْحَتِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: "لَمْ يَضْحَكْ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَالْعَارِمُ" بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ الرَّاءِ هُوَ الشَّرِيْرُ الْمُنْفِيْدُ - وَقَوْلُهُ "انْبَعَتْ لَهَا رَجُلٌ مِّنْ قَوْمٍ بِسُرْعَةٍ"

۲۷۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا يَفْرُكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ" أَوْ قَالَ غَيْرَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَقَوْلُهُ: "يَفْرُكُ" هُوَ يَفْتَحُ الْبَاءَ وَامْكَابِ الْفَاءَ وَفَتْحَ الرَّاءِ مَعْنَاهُ: يُبْغِضُ يُقَالُ فَرَكَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَفَرِكَتْهَا زَوْجُهَا بِكَسْرِ الرَّاءِ يَفْرُكُهَا بِفَتْحِهَا: أَي أَبْغَضَهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۲۷۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَخْوَصِ الْجَشْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ يَقُولُ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَاتَّقَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ وَوَعِظَ ثُمَّ قَالَ: "أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَأَهْجُرُوهُنَّ فِي

سے الگ کر دو اور ان کو مارو (مگر صرف اس وقت جب باقی تدابیر بے کار جا چکی ہوں) مگر مار دردناک نہ ہو۔ پس اگر وہ تمہاری فرمانبرداری اختیار کر لیں تو خواہ مخواہ ان پر اعتراض کا راستہ مت تلاش کرو۔ اچھی طرح سن لو! بے شک تمہارا ان پر حق ہے اور تمہاری عورتوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارا بستر (گھر) ان لوگوں کو روندنے نہ دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور نہ ان لوگوں کو تمہارے گھروں میں آنے دیں جن سے تم نفرت کرتے ہو۔ خبردار! ان کا حق تم پر یہ ہے کہ کپڑوں اور کھانے کے بارے میں ان پر احسان کرو۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَوَانِ: قیدی جمع غَانِيَّة: قیدی عورت۔

لُعَانِي: قیدی مرد۔ حضور اکرم ﷺ نے عورت کو خاندندی ماتحتی میں لے کر سے تشبیہ دی ہے۔

الضَّرْبُ الْمُبْرَحُ: دکھ آمیز سخت۔

فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهَا سَبِيلًا: تم ان پر خواہ مخواہ اعتراض کا راستہ مت تلاش کرو۔ تاکہ اس سے کوئی تکلیف پہنچا سکو۔ واللہ اعلم

۲۷۹: حضرت معاویہ بن حیدرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کسی بیوی کا مرد پر کیا حق ہے؟ ارشاد فرمایا جب تم کھاؤ تو اس کو کھلاؤ اور جب تم لباس پہنو تو اس کو پہناؤ اور اسکے چہرے پر مت مارو اور نہ اسے برا کہو اور نہ ہی اس سے علیحدگی اختیار کرو مگر گھر میں (ابوداؤد)

یہ حدیث حسن ہے۔

لَا تُقْبَحُ: اس کو مت کہو اللہ تمہارا استیانتاں کرے یا تمہارا بیڑہ غرق کرے یا تجھے بد صورت بنا دے۔

۲۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومنوں میں کامل ایمان والے وہ ہیں جو اخلاق

الْمُضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرَحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا، أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَاءِ كُمْ حَقًّا وَلَيْسَ بِنِكْمٍ عَلَيْكُمْ حَقًّا: فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُؤْطِنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنُ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ: أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فَيُكْسِبْنَ عَلَيْهِنَّ وَطْعَامِهِنَّ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

قَوْلُهُ ﷺ ”عَوَانِ“ أَيْ أَسِيرَاتٍ جَمْعُ غَانِيَّةٍ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ الْأَسِيرَةُ وَالنَّانَاءُ الْأَسِيرُ - شَبَّهَ رَسُولُ اللَّهِ الْمَرْأَةَ فِي دُخُولِهَا تَحْتَ حُكْمِ الزَّوْجِ بِالْأَسِيرِ ”وَالضَّرْبُ الْمُبْرَحُ“ هُوَ الشَّاقُّ الشَّدِيدُ وَقَوْلُهُ ”فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا“ أَيْ لَا تَطْلُبُوا طَرِيقًا تَحْتَجُونَ بِهِنَّ عَلَيْهِنَّ وَتُوذُوهُنَّ بِهِنَّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۲۷۹: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ زَوْجِي إِحْدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: ”أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا كُنْسَيْتَ وَلَا تُضْرِبَ الْوَجْهَ وَلَا تُقْبَحَ وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ“ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَقَالَ مَعْنَى ”لَا تُقْبَحُ“: لَا تَقُلْ قَبْحَكَ اللَّهُ.

۲۸۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ

میں سب سے اعلیٰ ہیں اور تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو عورتوں سے بہتر برتاؤ کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۱: حضرت ایاس بن عبد اللہ بن ابی ذیاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کی باندیوں کو مت مارو! پس عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے تو کہا عورتیں اپنے خاوندوں پر جرات مند ہو گئیں۔ اس پر مردوں کو مارنے کی اجازت دی گئی تو رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن کے پاس کثرت سے عورتیں اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر آنے لگیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: محمد ﷺ کے گھروں میں بہت عورتیں شکایت لے کر آنے لگیں جو اپنے خاوندوں کی شکایت کرتی تھیں۔ جتنا نچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ تم میں سے اچھے ہیں۔ (ابوداؤد)
صحیح اسناد کے ساتھ۔

ذیور: جرات مند ہونا۔

اطاف: گھیر لیا، عزت سے چکر لگایا۔

۲۸۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا نفع اٹھانے کی چیز ہے اور اس میں سب سے بہتر نفع اٹھانے کی چیز نیک عورت ہے۔“ (مسلم)

باب: خاوند کا بیوی پر حق

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”مرد حاکم ہیں عورتوں پر بوجہ اس فضیلت کے جو اللہ نے بعض کو بعض پر عنایت فرمائی اور اس وجہ سے بھی کہ انہوں نے اپنے مال خرچ کئے۔ پس نیک عورتیں فرمانبرداری کرنے

إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۸۱: وَعَنْ إِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَا تَضْرِبُوا أُمَّاءَ اللَّهِ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ذَبْرُنَ النِّسَاءِ عَلَى أَرْوَاجِهِنَّ فَرُخِصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِأَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً كَثِيرًا يَشْكُرُونَ وَأَجْهَنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَقَدْ أَطَافَ بِأَيِّتِ مُحَمَّدٍ نِسَاءً كَثِيرًا يَشْكُرُونَ أَرْوَاجِهِنَّ لَيْسَ أَوْلَيْكَ بِخِيَارِكُمْ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

قَوْلُهُ: ”ذَبْرُنَ“ هُوَ بِذَالٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ هَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ ثُمَّ رَاءٌ سَاكِنَةٌ ثُمَّ نُونٌ: أَيُّ اجْتِرَانٍ قَوْلُهُ ”أَطَافَ“ أَيُّ أَحَاطَ.

۲۸۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵: بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ

والیاں اور (خاوند) کی غیر موجودگی میں اپنی (عصمت کی) حفاظت کرنے والی ہیں اور اس حفاظت کے سبب جو اللہ نے فرمائی۔

احادیث میں سے عمرو بن الاحوص کی روایت سابقہ باب والی بھی گزر چکی ہے مزید روایات یہ ہیں۔

۲۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر کی دعوت دے اور وہ نہ آئے پس مرد اس پر ناراضگی کی حالت میں رات گزار دے تو اس عورت پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو (بخاری و مسلم) بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں جب عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑے ہوئے رات گزارے تو اس پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے پس وہ انکار کر دے تو آسمانوں والی ذات (اللہ عزوجل) پر ناراض رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے خاوند کو راضی کر لے۔

۲۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ (نفل) روزہ رکھے جبکہ اس کا خاوند موجود ہو مگر اس کی اجازت سے اور نہ ہی کسی کو گھر میں اس کی اجازت کے بغیر آنے کی اجازت دے (بخاری و مسلم) یہ بخاری کے لفظ ہیں۔

۲۸۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر ایک تم میں سے نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر کا نگران ہے امیر اپنی رعایا کا نگران ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔“ (بخاری و مسلم)

حَافِظَاتٍ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ﴿۳۴﴾
[النساء: ۳۴]

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَمِنْهَا حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْأَخْوَصِ السَّابِقِ بِالْبَابِ قَبْلَهُ.

۲۸۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا ”إِنَّمَا آتَتْ الْمَرْأَةَ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ“ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوا امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْتِيهِ عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاحِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا“.

۲۸۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَصُومَ وَرَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

۲۸۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۶: حضرت ابوعلی طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لئے بلائے تو اس کو آجانا چاہئے خواہ وہ تنور ہی پر کیوں نہ ہو۔“ (ترمذی۔ نسائی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کر لے۔“ (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو عورت اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہو گی۔“ (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۹: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی عورت جب اپنے خاوند کو دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو اس کی جنت میں ہونے والی اس کی بیوی حور عین کہتی ہے اس کو تو تکلیف مت دے۔ اللہ تمہیں ہلاک کرے۔ پس وہ تیرے ہاں چند روز رہنے والا ہے۔ عنقریب وہ تمہیں چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔“ (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۰: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مردوں کے لئے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ زیادہ نقصان دہ نہیں

۲۸۶: وَعَنْ أَبِي طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا الرَّجُلَ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلَتَاتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى النَّوْرِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ - حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۸۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۸۸: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۸۹: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ فَاتْلُكِ اللَّهُ! فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُؤْشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ إِلَيْنَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۹۰: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا تَرَكَتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضْرُّ عَلَى الرِّجَالِ

چھوڑا۔“ (بخاری و مسلم)

باب: اہل و عیال پر خرچ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور والد پر ان کا خرچہ اور کپڑے ہیں دستور کے مطابق“۔ (البقرہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”چاہئے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جو تنگ دست ہو پس وہ اس میں سے خرچ کرے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کو دے رکھا ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی نفس کو جتنا اس کو دیا ہے اس سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا“۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو بھی تم خرچ کرو کسی چیز میں سے وہ اس کو نایب (عوض) بنانے والے ہیں“۔ (سبا)

۲۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ایک دینار وہ ہے جو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جس کو کسی گردن چھڑانے کے لئے خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جس کو تو کسی مسکین پر صدقہ کرے اور ایک وہ زیادہ ہے جس کو تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے ان میں سب سے زیادہ اجر والا وہ ہے جو تو اپنے اہل پر خرچ کرے گا“۔ (مسلم)

۲۹۲: حضرت ابو عبد اللہ اور کہا جاتا ہے ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجددؓ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”سب سے افضل دینار جس کو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جس کو وہ اپنے عیال پر خرچ کرتا ہے۔ پھر وہ دینار ہے جس کو وہ اللہ کی راہ میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور پھر وہ دینار ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے“۔ (مسلم)

۲۹۳: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ابو سلمہ سے میری جو اولاد ہے ان پر خرچ کرنے میں مجھے اجر ملے گا میں ان کو اس طرح تو نہیں چھوڑ سکتی کہ وہ ادھر ادھر مارے مارے پھریں۔ بلاشبہ وہ میرے بیٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں تیرے لئے ان پر خرچ کرنے میں اجر

مِنَ النِّسَاءِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶: بَابُ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [البقرة: ۲۳۲] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لِيُنْفِقُ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قَدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يَكْفُرُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا﴾ [الطلاق: ۷] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ [سباء: ۲۹]

۲۹۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رِقْبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مُسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَغْظَمَهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۲: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَيُقَالُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَوْبَانَ بْنِ بَجْدَدٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى ذَاتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۳: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِي فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَجْرٌ إِنْ أَنْفَقْتُ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكْتِهِمْ هَكَذَا وَلَا هَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِي؟ فَقَالَ: ”نَعَمْ لَكَ أَجْرُ

ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۹۴: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اس طویل روایت جس کو ہم شروع کتاب میں باب الیہ میں ذکر کر آئے ہیں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تو جو کچھ خرچ کرے گا جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہوگی اس پر اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔ (بخاری و مسلم)

۲۹۵: حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے اہل پر کچھ خرچ کرتا ہے اس میں ثواب کا امیدوار ہو پس وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے گناہ کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ (حق کا حق) ضائع کرے جن کا وہ ذمہ دار ہے۔ ابو داؤد وغیرہ مسلم نے اس کو اپنی صحیح میں معنی اس طرح روایت کیا۔“ کفئی بالمرء : آدمی کے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہاتھ کو اس سے روک لے جن کی خوراک کا ذمہ دار ہے۔

۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ہر روز صبح کو جب بندے اٹھتے ہیں تو دو فرشتے (آسمان) سے اترتے ہیں۔ ایک ان میں سے کہتا ہے اے اللہ مال خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور دوسرا یہ کہتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو تلف فرما۔“ (بخاری و مسلم)

۲۹۸: حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہت بہتر ہے اور خرچ کی ابتداء ان لوگوں سے کرو جن کے تم ذمہ دار ہو۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو مال داری کے بعد ہو جو آدمی (حرام

مَا أَنْفَقْتُمْ عَلَيْهِمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۴: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ الَّذِي قَدَّمْنَاهُ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ فِي بَابِ النَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَتْ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي أَمْرَاتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۵: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً يَتَسَبَّهَا فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مِنْ يَقُوتِ“ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ بِمَعْنَاهُ قَالَ: ”كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ“

۲۹۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”مَا مِنْ يَوْمٍ يُضَيِّعُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ اعْطِ مُبْسِكًا تَلْفًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۸: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَإِبْدَاءُ مَنْ تَعُولُ— وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ غَنَى وَمَنْ

سے) پاک دامنی طلب کرے اللہ اس کو پاک دامن بنا دیتے ہیں جو آدمی غناء طلب کرے اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دیتے ہیں۔“ (بخاری)

باب: پسندیدہ اور

عمدہ چیزیں خرچ کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم کمال نیکی کو اس وقت نہیں پاسکتے جب تک کہ تم خرچ نہ کرو اس چیز کو جس کو تم بہت چاہتے ہو۔“ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں میں جو تم نے کمائی ہیں اور جن کو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے خرچ کرو اور اس میں سے خبیث چیز کا قصد بھی نہ کرو کہ تم اس کو خرچ کرو۔“ (البقرہ)

۲۹۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصار میں کھجوروں کے باغات کے لحاظ سے مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور ان کے اموال میں بیرحاء سب سے زیادہ ان کو پسند تھا۔ باغ مسجد نبوی کے بالکل بالمقابل تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس باغ میں شریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے۔ انس کہتے ہیں جب آیت اتری ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ کہ تم ہرگز مال نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک کہ تم خرچ نہ کرو اس چیز کو جس کو تم پسند کرتے ہو۔ تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پیرا ہوئے یا رسول اللہ ﷺ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ آیت اتاری ہے اور بلاشبہ میرے مالوں میں سے سب سے زیادہ محبوب مجھے بیرحاء ہے۔ بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے اجر اور ذخیرہ ہونے کے امیدوار ہوں۔ یا رسول اللہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء کردہ سمجھ کے مطابق اس کو جہاں مناسب خیال کریں اس کو خرچ کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوب، خوب یہ تو بڑا نفع بخش مال

يَسْتَعْفِفُ يُعْفُهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ“
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷: بَابُ الْإِنْفَاقِ مِمَّا

يُحِبُّ وَمِنَ الْجَيِّدِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ۹۲] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ [البقرة: ۲۶۷]

۲۹۹: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَا لَا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَ عَلَيْكَ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ تَعَالَى أَرْجُو بَرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى فَضَعُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”بِخِ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ

ہے۔ یہ تو بڑا فائدہ مند مال ہے۔ میں نے تمہاری بات سن لی۔ میری رائے میں اس کو تم اپنے اقربین میں تقسیم کر دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اس کو اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

رابع کا لفظ رَابِع بھی روایت میں آیا ہے یعنی اس کا نفع تمہاری طرف لوٹنے والا ہے۔

بَيْرُحَاءَ: اس کا معنی کھجور کا باغ ہے۔

باب: اپنے گھر والوں اور باعقل اولاد اور اپنے تمام ماتحتوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دینا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت سے روکنا واجب ہے اور ہم کاموں کے ارتکاب کی حالت میں ان کی تادیب کرنا اور مخالفت سے ان کو منع کرنا ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس پر جبر رہو۔ (طہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ!“ (تحریم)

۳۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک کھجور صدقہ کی کھجوروں میں سے لے لی اور اس کو اپنے منہ میں ڈال لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے پھینک دو کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔“ (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اِنَّا لَا تَجِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ”ہمارے لئے صدقہ کا مال حلال نہیں ہے۔“

امام نووی فرماتے ہیں کِبْخُ كِبْخُ یہ کاف کے فتح و کسرہ کے ساتھ

تَجَعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ“ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ :
أَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي
أَقْرَبِيهِ وَبَنِي عَمِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ ﷺ : مَالٌ ”رَابِعٌ“ رُوِيَ فِي
الصَّحِيحِ ”رَابِعٌ“ وَ ”رَابِعٌ“ بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ
وَ بِالْبَاءِ الْمُثَنَّى : أَيْ رَابِعٌ عَلَيْكَ نَفْعُهُ وَ
”بَيْرُحَاءَ“ حَدِيثُهُ نَحْلٌ وَ رُوِيَ بِكُسْرِ الْبَاءِ
وَفَتْحِهَا.

۳۸ : بَابُ وَجُوبِ أَمْرِ أَهْلِهِ

وَأَوْلَادِهِ الْمُمَيِّزِينَ وَسَائِرَ مَنْ
رَعِيَتْهُ بِطَاعَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَنَهَيْتَهُمْ
عَنِ الْمُخَالَفَةِ وَتَأْدِيبَهُمْ وَمَنْعَهُمْ
مَنْ أُرْتِكَابِ مَنْهِيٍّ عَنْهُ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ
وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ [طہ: ۱۳۲] وَقَالَ تَعَالَى :
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ
نَارًا﴾ [تحریم: ۶]

۳۰۰ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”كِبْخُ كِبْخُ أَرَمَ بِهَا أَمَا
عَلِمْتُمْ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -
وَفِي رِوَايَةٍ : ”إِنَّا لَا تَجِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ“

وَقَوْلُهُ : ”كِبْخُ كِبْخُ“ يُقَالُ بِأَسْكَانِ الْحَاءِ
وَيُقَالُ بِكُسْرِهَا مَعَ التَّوْنَيْنِ وَهِيَ كَلِمَةٌ زَجْرٌ

ڈانٹ کا کلمہ ہے جو بچے کو ناپسندیدہ باتوں سے روکنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور حسن رضی اللہ عنہ اس وقت بچے تھے۔

۳۰۱: حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کے ریب) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں میں چھوٹا بچہ تھا۔ میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چکر لگاتا (کیونکہ میں کھانے کے آداب سے واقف نہ تھا) اس پر آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا اولاد نام لو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ اس ارشاد کے بعد ہمیشہ میرا کھانے کا یہی طریقہ بن گیا۔ (بخاری و مسلم)

تَطْيِشُ: پیالے کی اطراف میں گھومنا۔

۳۰۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ ہر ایک تم میں سے حاکم ہے اور اس سے اسکی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ امام نگران ہے اور اس سے اسکی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ آدمی اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اسکی رعایا کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اسکی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا اور خادم اپنے اٹا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اسکی ذمہ داری کی باز پرس ہوگی۔ پس ہر ایک تم میں سے ذمہ دار اور نگران ہے اور اپنی ذمہ داری کے متعلق اس سے باز پرس ہوگی۔

۳۰۳: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد و دادا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں اور نماز کی وجہ سے ان کو مارو جب وہ دس سال کے ہو جائیں اور ان کے بستروں کو الگ الگ کر دو۔ حدیث حسن ہے۔ (ابوداؤد) نے عمدہ اسناد سے روایت کیا۔

۳۰۴: حضرت ابو ثریبہ سمرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

لِلصَّبِيِّ عَنِ الْمُسْتَقْدِرَاتِ وَكَانَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَبِيًّا.

۳۰۱: وَعَنْ أَبِي حَفْصِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ رَبِّبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطْيِشُ فِي الصَّخْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا غُلَامُ سَمِ اللَّهُ تَعَالَى وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ“ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدَ حَقِّهَا عَلَيْهِ.

”وَتَطْيِشُ“: تَدْوُرُ فِي نَوَاحِي الصَّخْفَةِ.

۳۰۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ“: الْأِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۳: وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَرُّوا بِأَوْلَادِكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَأَضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ“ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۳: عَنْ أَبِي ثُرَيْبَةَ سَمُرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز سکھا دو اور (اگر کوتاہی کریں تو) دس سال کی عمر میں ان کو مارو۔ ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

ابوداؤد کے الفاظ : مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ
ہیں۔

باب : پڑوسی کا حق اور اُس کے ساتھ حسن سلوک -
رب ذوالجلال والا کرام کا ارشاد ہے: ”اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان (کا سلوک) کرو اور قربت والوں، یتیموں، مساکین، قرابت والے پڑوسیوں، اجنبی پڑوسیوں، اجنبی ساتھی، مسافروں اور جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں یعنی غلام وغیرہ کے ساتھ احسان (النساء)۔“

۳۰۵: حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے متعلق مسلسل حکم کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ اس کو وراثت میں بھی شریک بنا دیں گے۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۶: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ذر جب تم سالن پکاؤ تو زیادہ پانی ڈال لیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔ (مسلم) مسلم کی دوسری روایت میں ہے۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی جب تم شور بہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو! پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کسی گھر والے کو دیکھو اور ان کو اس میں سے بھلائی کا حصہ (سالن) پہنچاؤ۔

۳۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم وہ مؤمن نہیں۔ اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں۔ عرض کیا گیا کون اے اللہ کے رسول ﷺ؟ ارشاد فرمایا

الْجُهَنِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”عَلِمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ لِسَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ“
حدیث حسن - وَلَقَطَ أَبِي دَاوُدَ : ”مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ“۔

۳۹: بَابُ حَقِّ الْجَارِ وَالْوَصِيَّةِ بِهِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء: ۳۶]

۳۰۵: وَعَنْ أَبِي عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۶: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَ هَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانِكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : إِنَّ خَلِيلِي ﷺ أَوْصَانِي إِذَا طَبَخْتُ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَ هَا ثُمَّ انظُرْ أَهْلَ نَيْبٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ“.

۳۰۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ”وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ“ قِيلَ : مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ :

وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔ (مسلم و بخاری) اور مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہوں۔“

بَوَائِقُ: شرارتیں اور خباثتیں۔

۳۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی پڑوسن دوسری پڑوسن کے لئے (ہدیہ کو) حقیر نہ سمجھے خواہ وہ بکری کا ایک گھر ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی پڑوسی دوسرے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مخاطبین کو مانے لگے میں تم کو اس بات سے اعراض کرنے والا پاتا ہوں۔ اللہ کی قسم میں اس (بات) کو تمہارے کندھوں کے درمیان ضرور پھینک کر رہوں گا (ان ضرور بیان کروں گا)۔

خُشْبَةٌ اور خُشْبَةٌ: ونوں طرح ہے۔ پہلا جمع دوسرا مفرد ہے۔ مَالِي أَرَأَيْكُمْ عَنْهَا مَغْرُضِينَ: تم اس سنت کو چھوڑنے والے ہو۔

۳۱۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۱: حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس وہ اپنے پڑوسی پر احسان کرے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس وہ اپنے مہمان کا اکرام و احترام کرے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس وہ بھلی بات

”الذبي لا يأمن جارة بوائقه متفق عليه - وفي رواية لمسلم: ”لا يدخل الجنة من لا يأمن جارة بوائقه“.

”البوائق“: الفوائيل والشُرُورُ.

۳۰۸: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةَ لِبَارْتِهَا وَلَوْ فَرَسَنَ شَاةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۹: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

”لَا يَمْنَعُ جَارَ جَارَةٍ أَنْ يَلْمِيَ خَشْبَةً فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولَ أَبُو مَرْثِرَةَ مَا لِي أَرَأَيْتُمْ مَعَهَا مَغْرُضِينَ وَاللَّهِ لَا زَمِينَ بَهَا بَيْنَ اكْتِفَافِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

رُوي خُشْبَةٌ ”بِالإِصْفَاءِ وَالْأَجْمَعِ“ وَرُوي ”خُشْبَةٌ“ بِالتَّسْوِينِ عَلَى الْإِفْرَادِ - وَقَوْلُهُ مَا لِي أَرَأَيْتُمْ عَنْهَا مَغْرُضِينَ ‘يَعْنِي عَنْ هَذِهِ السَّنَةِ -

۳۱۰: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَةَ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسُكَتْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۱: وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

کہے یا خاموش رہے۔ مسلم نے ان الفاظ سے روایت کیا ہے بخاری نے اس کے بعض الفاظ روایت کئے ہیں۔

۳۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے میں کس ہدیہ بھیجوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا جس کا دروازہ تیرے زیادہ قریب ہے۔ (بخاری)

۳۱۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ہاں ساتھیوں میں سب سے بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو اور سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے جو پڑوسیوں کے لئے سب سے بہتر ہو۔“

ترمذی نے روایت کیا اور کہا حدیث حسن ہے۔

باب: والدین سے احسان اور رشتے داروں سے حسن سلوک

ارشاد باری تعالیٰ: ”اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرنا اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قرابت والوں اور یتامی و مساکین اور قرابت دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پہلو کا ساتھی اور مسافر اور جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہوں (غلام و لونڈیاں) ان سے بہتر سلوک کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اس اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابت دار یوں کے بارے میں (توڑنے سے) ڈرو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں اس چیز کو کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا جس کے ملانے کا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کی نصیحت کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور تیرے رب نے حکم دیا کہ ایک اللہ ہی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے ایک یا

فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ كُنْتُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهَذَا
الَلْفِظِ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ.

۳۱۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَالِي
أَيِّهِمَا أَهْدِي؟ قَالَ: أَقْرَبَهُمَا مِنْكَ بَابًا.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: ”خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى
خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْأُمَّةِ إِنْ عِنْدَ اللَّهِ
تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي مَعْلَمِ
الْحَدِيثِ حَسَنًا.

۴: بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا
تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي
الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي
الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ
وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾
[النساء: ۳۶] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَآتُوا اللَّهَ
الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾ [النساء: ۷]
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ
أَنْ يُوصَلَ﴾ [الرعد: ۲۱] وَقَالَ تَعَالَى:
﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾
[العنكبوت: ۸] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَقَضَى
رَبُّكَ أَتَى تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

دونوں ہی تمہاری موجودگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف - مت کہو اور نہ ڈانٹو اور ان دونوں سے ادب کی بات کرو اور ان کے سامنے عاجزی کے بازو کو جھکاؤ مہربانی سے اور ان کیلئے (ہماری بارگاہ میں اس طرح دعا کرو) اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جس طرح بچپن میں انہوں نے میری تربیت کی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”ہم نے انسان کو اس کے والدین کے متعلق تاکید کی اس کی ماں نے اس کو تکلیف پر تکلیف اٹھا کر اس کو پیٹ میں اٹھایا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہوا۔ شکر کر میرا اور اپنے والدین کا۔“

۳۱۳: حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیارا ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے کہا پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کوئی اولاد اپنے والد کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتی مگر اس طرح کہ وہ اپنے والد کو غلام پا کر اس کو خرید کر آزاد کر دے۔“ (رواہ مسلم)

۳۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کو صلہ رحمی کرنی چاہئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو اچھی طرح بات کہنی چاہئے یا خاموش رہنا چاہئے۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا جب ان کی تخلیق سے

أَمَا يَبْلُغَنَّ عِنْدَ الْكَبِيرِ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أَوْفٍ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَأَخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا ﴿[الاسراء: ۲۳] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَوَضَعْنَا الْإِنْسَانَ بُوَالِدَيْهِ حَمَلَتُهُ أُمَّهُ وَهَنَا عَلَيَّ وَهْنٌ وَفَصَّالَهُ فِي عَامَيْنِ أَنْ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ﴾ [لقمان: ۱۴]

۳۱۴: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ نَبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ: "الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا" قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: "الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۶: وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ" وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَضْمَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۷: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ

فارغ ہو چکا تو رحم کھڑا ہوا اور کہا یہ وہ مقام ہے جس میں قطع رحمی سے پناہ مانگی جاتی ہے۔ اللہ نے فرمایا ہاں اے رحم کیا تو اس پر راضی نہیں کہ اس سے تعلق جوڑوں جو تجھ سے جوڑے اور اس سے قطع تعلق کروں جو تجھ سے قطع تعلق کرے۔ رحم نے جواب دیا کیوں نہیں۔ اللہ نے فرمایا یہ تیرے لئے (خاص ہے) پھر رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: تم اگر چاہو تو یہ آیت (اس بات کی تائید میں) پڑھ لو فَهَلْ عَسَيْتُمْ پس عنقریب جب تمہیں اقتدار مل جائے تو تم زمین پر فساد کرو اور قطع رحمی کرو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی اور ان کو بہرا اور اندھا کر دیا۔ (محمد) (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: فَقَالَ اللَّهُ کہ جو تجھ سے ملائے میں اس سے ملاؤں گا اور جو تجھ سے قطع کرے گا میں اس سے قطع کروں گا۔

۳۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا کون حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا تمہاری ماں۔ پھر چچا پھر کون؟ تو ارشاد فرمایا تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تمہارا باپ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ، یا رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ اچھے سلوک کا کون حقدار ہے؟ ارشاد فرمایا تمہاری ماں پھر تمہاری ماں پھر تمہاری ماں پھر تمہارا باپ پھر تمہارا قریبی۔ الصُّحْبَةُ کا لفظ صحبت کا ہم معنی ہے۔ أَبَاكَ کا لفظ نصب سے آیا ہے۔ یہ فعل محذوف کا مفعول ہے۔ یعنی بِرَّ أَبَاكَ اور دوسری روایت میں ثُمَّ أَبُوكَ اور یہ زیادہ واضح ہے۔

۳۱۹: حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا: ”اس شخص کی ناک خاک آلود ہو پھر خاک آلود پھر خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا خواہ دونوں کو یا ان میں

مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّجْمُ فَقَالَتْ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ؟ قَالَتْ بَلَى، قَالَ: ”فَذَلِكَ لَكَ“ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أَفْرَأُوْا إِنْ شِئْتُمْ: فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِمَا جَاءِي: فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ وَصَلَكَ وَصَلْتَهُ مَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتَهُ“.

۳۱۸: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ ”أُمُّكَ“ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ”أُمُّكَ“ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ”أَبُوكَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ - قَالَ: ”أُمُّكَ“ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ ”وَالصُّحَابَةُ بِمَعْنَى: الصُّحْبَةِ - وَقَوْلُهُ ”ثُمَّ أَبَاكَ“ هَلْكَذَا هُوَ مَنْصُوبٌ بِفِعْلِ مَحذُوفٍ: أَيُّ ثُمَّ بِرَّ أَبَاكَ وَفِي رِوَايَةٍ: ”ثُمَّ أَبُوكَ“ وَهَذَا وَاضِحٌ.

۳۱۹: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”رَعِمَ أَنْفٌ ثُمَّ رَعِمَ أَنْفٌ ثُمَّ رَعِمَ أَنْفٌ مِنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ: أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَاهِمَا فَلَمْ

سے ایک کو اور جنت میں داخل نہ ہوا (خدمت کر کے)۔ (مسلم)

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۰: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ :

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي قَبْرَابَةً أَصْلُهُمْ وَيَقْطَعُونَنِي وَأَحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسَيِّئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ - فَقَالَ : "لَئِنْ كُنْتُ كَمَا قُلْتَ فَكَانَمَا تُسْفَهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"وَتُسْفَهُمُ" بِضَمِّ التَّاءِ كَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَتَشْدِيدِ الْفَاءِ "الْمَلُّ" بِفَتْحِ الْأَمِيمِ وَتَشْدِيدِ اللَّامِ وَهُوَ الرَّمَادُ الْحَارُّ : الْحَارُّ كَانَمَا تَطْعَمُهُمُ الرَّمَادُ وَالْحَارُّ : وَهُوَ تَشْبِيهُ لَمَّا يَلْحَقُهُمْ مِنَ الْأَنِيمِ بِمَا يَلْحَقُ أَكْلَ الرَّمَادِ الْحَارِّ مِنَ الْأَلِيمِ وَلَا ضِيءَ عَلَى هَذَا الْمُحْسِنِ إِلَيْهِمْ لَكِنْ يَسْأَلُهُمْ أَنْتُمْ عَظِيمٌ بِتَقْصِيرِهِمْ فِي حَقِّهِ وَإِذْخَالِهِمُ الْأَذَى عَلَيْهِ" وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۳۲۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ : "مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْطَلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُسْأَلَهُ فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحْمَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَمَعْنَى : "يُسْأَلَهُ فِي آثَرِهِ" أَيُّ يُؤَخَّرَ لَهُ فِي آجِلِهِ وَعُمْدِهِ.

۳۲۲: وَعَنْهُ قَالَ : كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ

الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلِ وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُهَا

۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں او وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں اور میں ان پر احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بد سلوکی کرتے ہیں۔ میں ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جاہلانہ انداز اختیار کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اسی طرح ہے جیسا کہ تو نے کہا ہے تو ان کے منہ میں گویا گرم راکھ ڈالتا ہے اور تیرے ساتھ ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا۔ جب تک تو اس صفت پر قائم رہے گا۔ (رواہ مسلم)

تُسْفَهُمُ الْمَلَّ: گرم راکھ کھلانا۔

۳۲۱: اتو ان کو گرم راکھ کھلاتا ہے۔ اس میں اس گناہ کو جو ان کو ملے گا گرم راکھ مانے والے کو جو تکلیف پہنچتی ہے اس سے تشبیہ دی گئی۔ اس محسن پر کچھ گناہ نہ ہوگا لیکن ان کو بڑا گناہ ملے گا کیونکہ وہ اس کے حق میں کوتاہی برتے والے ہیں اور اس کو اذیت پہنچاتے ہیں۔ واللہ اعلم

۳۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں درازی ہو تو اس کو صلہ رحمی کرنی چاہئے"۔ (بخاری و مسلم)

يُسْأَلُهُ فِي آثَرِهِ : اس کی مدت مقررہ اور عمر میں تاخیر ہو۔

۳۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں کھجوروں کے باغات کے لحاظ سے سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ان کو اپنے اموال میں سب سے زیادہ بیرحاء پسند تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں داخل

ہوتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے۔ جب یہ آیت اتری: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت اتاری ہے: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ اور بلاشبہ میرے مالوں میں سب سے زیادہ پسند مال میرا ہے میں اسے اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اس کے اجر اور ذخیرہ ہونے کی امید کرتا ہوں۔ پس آپ اس کو جہاں چاہیں اپنی مرضی کے موافق خرچ فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت خوب، بہت خوب یہ تو بڑا نفع بخش مال ہے یہ تو بڑا نفع بخش مال ہے اور میں نے سن پایا جو تم نے کہا۔ میری رائے یہ ہے کہ تو اس کو اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ اس کو اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

یہ روایت باب الانفاق میں گزری ہے۔

۳۲۳: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس پر اجر کا خواہش مند ہوں۔ آپ نے پوچھا کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تو واقعۃً اللہ تعالیٰ سے اجر کا طالب ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پھر تو اپنے والدین کے پاس لوٹ جا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کر (بخاری و مسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔ بخاری و مسلم کی متفقہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ قَالَ أَحَىٰ وَالذَّكَ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ "فَفِيهِمَا

وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ۹۲] وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَى بَيْرَحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ تَعَالَى أَرْجُوا بَرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "بِخِ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفَعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَمَّهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقْرَابِهِ بَنِي عَمِّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَبَقَ بَيَانُ الْفَاطِمَةِ فِي: بَابِ الْإِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ.

۳۲۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَبَايَعُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ ابْتِغَى الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ: فَابْتِغَى الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَخْبِنْ صُحْبَتَهُمَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ قَالَ: "أَحَىٰ وَالذَّكَ؟" قَالَ: نَعَمْ، قَالَ "فَفِيهِمَا

کوشش کرو۔

فَجَاهِدْ“۔

۳۲۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو احسان کے بدلے میں احسان کرے بلکہ صلہ رحمی والا وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

رَحْمَهُ مَرْفُوعٌ ہے۔

۳۲۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم عرش سے لٹکی ہوئی ہے اور کہہ رہی ہے کہ جو مجھے ملائے اللہ تعالیٰ اس کو ملائے اور جو مجھے کاٹے اللہ تعالیٰ اسے کاٹے۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۶: حضرت ام المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی آزادی کی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہ لی جب وہ دن آیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے ہاں قیام تھا تو انہوں نے کہا کیا آپ نے محسوس کیا کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ایسا کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم وہ اپنے ماموں کو دے دیتی تو تمہیں زیادہ اجر ملتا۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۷: حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری والدہ میرے پاس آئیں جبکہ وہ مشرک تھیں اور یہ آنحضرت ﷺ سے زمانہ معاہدہ کی بات ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا کہ میری والدہ میرے ہاں آئیں ہیں وہ چاہتی ہیں کہ میں ان سے صلہ رحمی کروں کیا میں ان سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلی رحمی کرو (اگر چہ وہ مشرک ہو) (بخاری و مسلم)

رَاعِبَةٌ: مجھ سے کسی چیز کی خواہاں ہیں۔ یہ ماں نسب سے تھیں یا

۳۲۴: وَعَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَيْسَ الْوَأَصِلُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَأَصِلُ الَّذِي إِذَا قَطَعَتْ رَحْمَهُ وَصَلَهَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"وَقَطَعَتْ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَالطَّاءِ "وَرَحْمَهُ" مَرْفُوعٌ.

۳۲۵: وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: "مَنْ مَنَّ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي لَعَنَهُ اللَّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۶: وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَذُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ أَشَعُرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي؟ قَالَ: "أَوْ فَعَلْتِ؟" قَالَتْ نَعَمْ قَالَ: "أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَعْطَيْتَهَا أَحْوَالَكَ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ رَاعِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: نَعَمْ صِلِي أُمَّكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَوْلُهَا: "رَاعِبَةٌ" أَي طَامِعَةٌ فِيمَا عِنْدِي تَسْأَلُنِي شَيْئًا قَبِيلَ كَانَتْ أُمُّهَا مِنَ النَّسَبِ

وَقِيلَ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَالصَّحِيحُ الْأَوَّلُ.

رضاعت سے؟ زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ نبی ماں تھی۔

۳۲۸: وَعَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حَلِيكُنَّ" قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يُجْزِي عَنِّي وَالْأَصْرَفُهَا إِلَيَّ غَيْرُكُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: بَلِ انْتَبِهِي أَنْتِ فَإِنَّ طَلَقْتَ نَارَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِسَبِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجَتُهَا حَاجَتُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَلْقَيْتَ عَلَيْهِ الْمَهَابَةَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ أَنْتِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ: أَنْ جُزِيَ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَرْوَاجِهِمَا وَعَلَى إِيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "مَنْ هُمَا؟" قَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَيُّ الزَّيْنَابِ هِيَ؟" قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُمَا لَهْمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۸: حضرت زینب بنت ثقفیہ رضی اللہ عنہما حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ کرو خواہ اپنے زیورات ہی سے ہو۔ حضرت زینب کہتی ہیں کہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹ کر آئی اور ان سے کہا تم تھوڑے مال والے آدمی ہو اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر عرض کرو کہ اگر وہ تم پر خرچ کر دوں تو کیا مجھے کفایت کر جائے گا یا دوسروں پر خرچ کروں۔ مجھے عبد اللہ نے کہا تم خود جا کر دریافت کرو (یہ زیادہ مناسب ہے) پس میں حاضر خدمت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک انصاری عورت بھی رسول اللہ ﷺ کے دروازہ پر میرے والی حاجت لے کر کھڑی تھی اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رعب دیا گیا تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے تو ہم نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو جا کر عرض کرو کہ میں آپ سے مسئلہ دریافت کرنا چاہتی ہیں۔ کہ کیا ان کو صدقہ اپنے نامندوں اور زیر پرورش یتیموں پر کرنا درست ہے اور آپ کو ہمارے ناموں کی اطلاع مت دو حضرت بلال رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ دو عورتیں کون ہیں؟ تو بلال رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ ایک انصاری عورت اور دوسری زینب۔ نبی کریم نے فرمایا: کونسی زینب؟ کہا عبد اللہ بن مسعود کی بیوی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو (بتلاؤ کہ) انہیں دو گنا اجر ملے گا ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کا اجر۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۹: حضرت ابوسفیان صحیح بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی طویل حدیث جو قصہ ہرقل (شاہ روم) سے متعلق ہے، میں روایت کرتے ہیں کہ ہرقل نے مجھے کہا وہ کس بات کا حکم دیتے ہیں رسول اللہ صلی

۳۲۹: وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرَةَ ابْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ فِي قِصَّةِ هِرْقَلِ إِنَّ هِرْقَلَ قَالَ لِأَبِي سُفْيَانَ - فَمَاذَا

اللہ علیہ وسلم۔ میں نے کہا وہ کہتے ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ان باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے آباؤ اجداد کہتے ہیں اور ہمیں حکم دیتے ہیں کہ نماز ادا کرو اور صدقہ کرو اور پاک دائمی اختیار کرو اور صلہ رحمی سے پیش آؤ۔“ (بخاری و مسلم)

۳۳۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم عنقریب ایسی سرزمین کو فتح کرو گے جس میں قیراط کا تذکرہ ہوتا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ تم عنقریب مصر کو فتح کرو گے اس سرزمین میں قیراط کا لفظ بولا جاتا ہے وہاں کے لوگوں سے بھلائی کا سلوک کرنا کیونکہ ان کا ہمارے ساتھ ذمہ اور رشتہ ہے اور دوسری روایت میں: ”فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا“ (مسلم) کہ جب تم اس کو فتح کر لو تو وہاں کے لوگوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کا ہمارے ساتھ ذمہ اور رشتہ ہے یا فرمایا اور سسرالی تعلق ہے۔

علماء نے فرمایا حم سے مراد ہاجرہ ام اسماعیل علیہ السلام کا ان میں سے ہونا ہے اور صہر کا مطلب ماریہ ام ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کا ان میں سے ہونا ہے۔

۳۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ ”کہ تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ“ اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو دعوت دی۔ وہ عام و خاص سارے جمع ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی عبد شمس اور اے بنی کعب بن لوی اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی مرہ بن کعب اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد مناف اپنے نفسوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی ہاشم! اپنے نفسوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد المطلب اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اپنے آپ کو تو آگ سے بچاؤ۔ میں تمہارے

يَأْمُرُكُمْ بِهِ؟ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ: يَقُولُ: اِعْبُدُوا اللَّهَ وَخُذُوا لِاتِّشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرَكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ وَالْعَفَافِ وَالصَّلَاةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۰: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذَكَّرُ فِيهَا الْقَيْرَاطُ“ وَفِي رِوَايَةٍ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ تُسَمَّى فِيهَا الْقَيْرَاطُ فَاسْتَوْضُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا: دَارَ لَهُمْ ذِمَّةٌ وَرَحِمًا“ وَفِي رِوَايَةٍ: ”فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا“ أَوْ قَالَ ”ذِمَّةً وَصَهْرًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: الرَّحِمُ الَّتِي لَهُمْ كَوْنُ هَاجِرَ امِّ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهُمْ - ”وَالصَّهْرُ“ كَوْنُ مَارِيَةَ امِّ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ.

۳۳۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَحَصَّ وَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ يَا بَنِي كَعْبٍ بَنِ لُؤَيِّ انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بَنِ كَعْبٍ انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنْفٍ انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ

لئے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ سوائے اس کے کہ تمہارے ساتھ رشتہ داری ہے۔ میں اس کا ضرور پاس کروں گا (یعنی دنیاوی اعتبار سے پورا خیال رکھوں گا اور اسے دنیاوی معاملات کی حد تک ضرور ملحوظ خاطر رکھوں گا)۔

بِبِلَالِهَا: الْبِلَالُ پانی۔ معنی اس روایات کا یہ ہے کہ میں صلہ رحمی کروں گا (مسلم)

قطع رحمی کو حرارت سے تشبیہ دی جس کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ رحم کو ٹھنڈک صلہ رحمی سے ہوتی ہے۔

۳۳۲: حضرت ابو عبد اللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلے طور پر فرماتے سنا۔ خفیہ نہیں کہ آل نبی فلاں میرے دوست نہیں میرا دوست اللہ تعالیٰ اور نیک مومن ہیں البتہ ان کی رشتہ داری ہے جس کا لحاظ رکھوں (بخاری و مسلم)

یہ الفاظ بجا کر اسکے ہیں۔

۳۳۳: حضرت ابو ایوب خالد بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے فرمایا کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور آگ سے دور کر دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بھرا اور نماز کو قائم کر اور زکوٰۃ ادا کرتا رہ اور صلہ رحمی کیا کر (بخاری و مسلم)

۳۳۴: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے کھجور سے افطار کرنا چاہئے کیونکہ وہ برکت والی چیز ہے اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی کے ساتھ اس لئے کہ وہ پاک اور پاک کرنے والا ہے اور فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ دو صدقے ہیں۔ ایک صدقہ اور دوسرے صلہ رحمی۔ ترمذی نے

الْمُطَلَبِ أَنْقَدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ
أَنْقَدِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ
لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنْ لَكُمْ رَحِمًا سَابَلَهَا
بِبِلَالِهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بِبِلَالِهَا قَوْلُهُ ﷺ هُوَ يَفْتَحُ الْبَاءَ الثَّانِيَةَ
وَكَسْرَهَا وَالْبِلَالُ الْمَاءُ - وَمَعْنَى
الْحَدِيثِ: سَابَلَهَا شَبَّهَ قَطِيعَتَهَا بِالْحَرَارَةِ
تَطْفَأُ بِالْمَاءِ وَهَذِهِ تُرَدُّ بِالصَّلَةِ.

۳۳۲: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ جَهَارًا غَيْرَ سِرِّ يَقُولُ: "إِنَّ آلَ نَبِيِّ
فَلَانٍ لَيْسُوا بِأَوْلِيَانِي إِنَّمَا وَلِيَّيَ اللَّهُ
وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبْلَاهَا
بِبِلَالِهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. - وَاللَّفْظُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۳: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدِ
الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ
وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ - فَقَالَ النَّبِيُّ: "تَعْبُدُ
اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ
وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتُصِلُ الرَّحِمَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۴: وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ
فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ
تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ“ وَقَالَ: "الْصَّدَقَةُ
عَلَى الْمَسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ
بِئْسَانٌ صَدَقَةٌ وَصَلَةٌ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:

روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جس سے مجھے محبت تھی مگر عمر اس کو پسند نہ فرماتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے فرمایا اس کو طلاق دے دو میں نے انکار کر دیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کو طلاق دے دو۔ (ابوداؤد ترمذی)

ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۶: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے حکم دیتی ہے کہ میں اس کو طلاق دے دوں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں کہ میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ دروازہ ہے پس اگر تو چاہتا ہے تو اس دروازے کو منع کر دے یا اس کی حفاظت کر۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۷: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاکم بمنزلہ ماں کے ہے۔ ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب کے متعلق صحیح میں بہت سی احادیث مشہور ہیں۔ ان میں سے ایک وہ حدیث اصحاب غار والی اور حدیث جریج ہر دو گزر چکی ہیں۔ ان احادیث مشہورہ کو میں نے خود حذف کر دیا ہے۔ ان میں سے زیادہ اہم روایت حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی ہے۔ طویل روایت ہے۔ اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے بہت سے قواعد پر مشتمل ہے اس کو مکمل باب الرجاء میں ذکر کیا جائے گا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مکہ میں یعنی ابتداء نبوت میں حاضر ہوا۔ میں نے سوال کیا آپ (صلی اللہ علیہ

حدیث حسن۔

۳۳۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ تَحْيَى امْرَأَةً وَكُنْتُ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي: طَلَّقْهَا فَإِنِّي فَاتِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "طَلَّقْهَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۳۶: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمَّي تَأْمُرُنِي بِطَلْقِهَا؟ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَاصْغُ ذَلِكَ الْبَابَ أَوْ احْفَظْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۳۷: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "الْحَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ - وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ فِي الصَّحِيحِ مَشْهُورَةٌ: مِنْهَا حَدِيثُ أَصْحَابِ الْغَارِ وَحَدِيثُ جُرَيْجٍ وَقَدْ سَبَقَا وَأَحَادِيثٌ مَشْهُورَةٌ فِي الصَّحِيحِ حَذَفْتُهَا اخْتِصَارًا وَمِنْ أَهَمِّهَا حَدِيثُ عُمَرَو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الطَّوِيلُ الْمُشْتَمِلُ عَلَى جُمْلٍ كَثِيرَةٍ مِّنْ قَوَاعِدِ الْإِسْلَامِ وَإِذَا بِهِ وَسَادُّ كُرَّةٍ بِتَمَامِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فِي بَابِ الرَّجَاءِ قَالَ فِيهِ:

وسلم) کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نبی ہوں۔ میں نے پوچھا نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے صلہ رحمی اور بتوں کو توڑ پھینکنے کے لئے بھیجا ہے اور اس بات کے ساتھ بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لا شریک مانا جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اور تمام حدیث بیان فرمائی۔ واللہ اعلم

باب: قطع رحمی اور

نافرمانی کی حرمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”پس یقیناً قریب ہے کہ تمہیں اقتدار مل جائے زمین میں فساد کرنے لگو اور قطع رحمی کرو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی اور ان کو بہرہ اور انکی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔“ (محمد)

ارشاد جل مجدہ ہے: ”اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے پختہ وعدوں کو مضبوط باندھنے کے بعد کھینچتے ہیں اور اس چیز کو کاٹتے ہیں ان لوگوں پر لعنت ہے اور ان کے لئے اگر ہے۔“ (الرعد)

اللہ جل مجدہ نے فرمایا اور تیرے رب سے حکم دیا کہ تم اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اگر تمہارے سامنے ان میں سے کسی ایک کا بڑھاپا آ جائے یا دونوں کا بڑھاپا تو ان کو آف تک مت کہو اور ان کو ڈانٹو مت اور اچھی بات ان کو کہو اور عاجزی کے بازو کو ان کے لئے جھکا دو اور اس طرح (ہماری بارگاہ میں) کہو اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں میری تربیت و پرورش کی۔“ (الاسراء)

۳۳۸: حضرت ابو بکرہ نفع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتلا دوں؟“ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ ہم نے عرض کیا کیوں

ذَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ يَعْنِي فِي أَوَّلِ النَّبُوَّةِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: «نَبِيٌّ» فَقُلْتُ: «وَمَا نَبِيٌّ؟» قَالَ: «أُرْسَلَنِي اللَّهُ تَعَالَى: فَقُلْتُ يَا بَنِي شَيْءٍ أُرْسَلَك؟ قَالَ: «أُرْسَلَنِي» بِصَلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُؤَخِّدَ اللَّهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۴۱: بَابُ تَحْرِيمِ الْعُقُوقِ

وَقَطْعِيَةِ الرَّحْمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ﴾ [محمد: ۲۲، ۲۳] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ﴾ [الرعد: ۲۵] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا أَمَّا يَلْعَنُ عَنَّا الْكَبِيرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا تُنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَخَفِضْ جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتُنِي صَغِيرًا﴾ [الاسراء: ۲۳]

۳۳۸: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نَفْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ

نہیں یا رسول اللہ۔ ارشاد فرمایا: (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنانا،
(۲) والدین کی نافرمانی، آپ پہلے ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر آپ
سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اچھی طرح سن لو جھوٹی بات اور جھوٹی
گواہی پھر آپ اس کو مسلسل دہراتے رہے (تاکیدا) یہاں تک کہ ہم
نے کہا کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں (بخاری و مسلم)

۳۳۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ
یہ ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) والدین کی
نافرمانی کرنا (۳) کسی جان کو قتل کرنا (۴) اور جھوٹی قسم
اٹھانا۔ (بخاری و مسلم)

الْيَمِينُ الْعَمُوسُ: جان بوجھ کر کھائی جانے والی جھوٹی قسم
لے کر غیر ارادی نہیں کھائی، اسی لیے وہ قسم اٹھانے والے کو گناہ میں
ڈبو رہتا ہے۔

۳۴۰: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ
رسول اللہ نے فرمایا بڑے گناہوں میں سے آدمی کا اپنے والدین کو
گالی دینا ہے۔ صحابہ کرام نے کہا کیا آدمی اپنے والدین کو بھی گالی
دیتا ہے؟ فرمایا ہاں! یہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دے اور وہ جواباً اس
کے باپ کو۔ اسی طرح یہ کسی کی ماں کو گالی دے اور وہ اس کی ماں کو۔
(بخاری و مسلم) ایک روایت میں ہے کہ بڑے گناہوں میں سے یہ
ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے تو صحابہ نے عرض کیا کیا آدمی
اپنے والدین پر کیسے لعنت کرتا ہے؟ فرمایا دوسرے کے باپ کو گالی
دے اور وہ اس کے باپ کو اور یہ اس کی ماں کو گالی دے اور وہ اس
کی ماں کو۔

۳۴۱: ابو محمد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔“
سفیان راوی نے اپنی روایت میں لفظ قاطع رحم ذکر کئے (معنی میں

الکباير؟ ثلاثا: قلنا: بلى يا رسول الله
قال: الاشراك بالله، وعقوق الوالدين
وكان منكفا فجلس فقال: ”الا وقول
الزور وشهادة الزور“ فما زال يكررها
حتى قلنا لنته سكت متفق عليه.

۳۳۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
الْكِبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعَقْوُقُ الْوَالِدَيْنِ،
وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْعَمُوسُ“ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ.

”الْيَمِينُ الْعَمُوسُ“ الَّتِي يَحْلِفُهَا كَرَاهًا
عَامِدًا سَمِيَتْ عَمُوسًا لِأَنَّهَا تَغْمِسُ الْحَافِلَ
فِي الْأَثَمِ.

۳۴۰: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْكِبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ
وَالِدَيْهِ! قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهَلْ يَشْتَمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ
”يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ
فَيَسُبُّ أُمَّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: ”إِنَّ
مِنَ الْكِبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ!
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ
وَالِدَيْهِ؟“ قَالَ: ”يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ
أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ.

۳۴۱: وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ“ قَالَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَتِهِ

فرق نہیں)۔ (بخاری و مسلم)

۳۳۲: حضرت ابو عیسیٰ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام کیا اور ضرورت کے موقع پر خرچ نہ کرنے اور بلا ضرورت سوال اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کو حرام قرار دیا اور فضول بحث مباحثہ کو اور کثرت سوال کو اور مال کو بے جا ضائع کرنے کو تمہارے لئے ناپسند فرمایا۔

مَنْعًا: جس کا خرچ کرنا ضروری ہے اس کو روکنا۔ وَهَاتِ: اس چیز کو مانگنا جو اس کے لئے مناسب نہ ہو اور اس کی نہ ہو۔ وَادُّ النَّبَاتِ: زندہ درگور کرنا ہے۔ قَبِيلَ وَقَالَ: جو سنے اس کو بیان کرنے لگے اور یوں کہے یوں کہا گیا اور فلاں نے یوں کہا حالانکہ اس کو اس کے صحیح غلط کا علم نہ ہو اور نہ اس کا گمان غالب ہو اور آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ ہر سنی سنائی کہہ ڈالے۔ اِضَاعَةُ الْمَالِ: مال کا ضائع کرنا، فضول خرچ کرنا اور اس کا ان مقامات پر خرچ کرنا جو نامناسب ہوں اور آخرت و دنیا کے معاملات سے ان کا تعلق نہ ہو اور حفاظت کا حتی الامکان قدرت کے باوجود حفاظت نہ کرنا و کثرت سے سوال مراد یہ ہے جس چیز کی ضرورت نہ ہو اس میں بہت اصرار کرنا اور اس باب میں اور روایات بھی ہیں جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہیں۔ مثلاً حدیث وَأَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكَ اور حدیث مَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ ۳۱۷، ۳۲۵۔

باب: ماں باپ کے دوستوں

اور رشتہ داروں اور بیوی اور تمام وہ لوگ

جن کا اکرام مستحب ہے

۳۳۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے تعلق جوڑے“۔ (مسلم)

يَعْنِي قَاطِعَ رَحْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۲: وَعَنْ أَبِي عَيْسَى الْمُغْبِرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَوَادِ النَّبَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قَبِيلَ وَقَالَ: "وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ" وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ "مَنْعًا" مَعْنَاهُ: مَنْعُ مَا وَجِبَ عَلَيْهِ "وَهَاتِ" طَلَبُ مَا لَيْسَ لَهُ "وَوَادِ النَّبَاتِ" مَعْنَاهُ وَدَفْنُهُنَّ فِي الْحَيَوَةِ. "وَقَبِيلَ وَقَالَ" مَعْنَاهُ: الْحَدِيثُ بِكُلِّ مَا يَسْمَعُهُ فَيَقُولُ قَبِيلَ كَذَا وَقَالَ فَلَانَ كَذَا مِمَّا لَا يَعْلَمُ صِحَّتَهُ وَلَا يَنْظُنُّهَا وَكَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ "وَإِضَاعَةَ الْمَالِ" تَبْذِيرُهُ وَصَرْفُهُ فِي غَيْرِ الْوُجُوهِ الْمَأْدُونِ فِيهَا مِنْ مَقَاصِدِ الْأَجْرَةِ وَالْدُنْيَا وَتَرْكُ حِفْظِهِ مَعَ امْتِكَانِ الْحِفْظِ. "وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ" الْإِلْحَاحُ فِيمَا لَا حَاجَةَ إِلَيْهِ— وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ سَبَقَتْ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ كَحَدِيثِ: وَأَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكَ وَحَدِيثِ: "مَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ".

۴۲: بَابُ بِرِّ أَصْدِقَاءِ الْآبِ

وَالْأُمَّ وَالْأَقَارِبِ وَالزَّوْجَةِ

وَسَائِرِ مَنْ يُنْدَبُ إِكْرَامُهُ

۳۴۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ أَبْرَّ الْبِرِّ أَنْ يُصَلَ الرَّجُلُ وَدَّ أَبِيهِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی عبداللہ کو مکہ کے راستہ میں ملا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو سلام کیا اور اس کو اپنے گدھے پر سوار کیا جس پر خود سوار تھے اور اس کو وہ عمامہ عنایت کیا جو ان کے سر پر بندھا ہوا تھا۔ عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے۔ یہ دیہاتی لوگ تو معمولی چیز پر بھی راضی ہو جاتے ہیں۔ (اور آپ نے اس کو اپنا عمامہ عنایت فرما دیا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا اس کا باپ میرے والد کا دوست تھا اور بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے بیشک سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے بھلائی کا سلوک کرے۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے جو انہی ابن دینار کے واسطے سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب عبداللہ مکہ جاتے تو ان کے پاس گدھا ہوتا جس پر سواری کر کے وہ آرام حاصل کرتے جب اونٹ پر سواری سے اکتا جاتے اور ایک پگڑی جس کو وہ سر پر باندھ لیتے۔ اس دوران وہ ایک دن گدھے پر سوار جا رہے تھے کہ ان کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا۔ آپ نے اسے فرمایا کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ آپ نے وہ گدھا اس کو دے دیا اور فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ اور اس کو عمامہ عنایت فرمایا اور فرمایا اس کو اپنے سر پر باندھ لے۔ آپ کے بعض ساتھیوں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے۔ آپ نے اس دیہاتی کو گدھا دے دیا حالانکہ آپ اس کی سواری سے راحت حاصل کرتے تھے اور پگڑی دے دی جس کو اپنے سر پر باندھتے تھے۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ بے شک عظیم نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے صلہ رحمی کرے ان کے چلے جانے کے بعد اور اس کا والد عمر رضی اللہ عنہ کا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ: أَضَلَّكَ اللَّهُ أَنَّهُمْ الْأَعْرَابُ وَهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: إِنَّ أَبَا هَذَا كَانَ وَدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: "إِنَّ أَبْرَ الْبَرِّ صِلَةُ رَجُلٍ وَوَدَّ أَبِيهِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وفی روایة :

عَنِ ابْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يُشَدُّ بِهَا رَأْسُهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلَى فَاغْطَاهُ الْحِمَارُ فَقَالَ ارْكَبْ هَذَا وَأَعْطَاهُ الْعِمَامَةَ وَقَالَ: أَشَدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هَذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تُشَدُّ بِهَا رَأْسَكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّ أَبْرَ الْبَرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وَوَدَّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُؤَلَّى وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" رَوَى هَذِهِ الرَّوَايَاتِ

كُلُّهَا مُسْلِمٌ

دوست تھا۔ یہ تمام روایات مسلم نے روایت کی ہیں۔

۳۴۴: ابوسعید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ بنی سلمہ قبیلہ کا ایک آدمی آ کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی نیکی ایسی رہ گئی جو میں اپنے والدین کی موت کے بعد ان کے سلسلہ میں کر سکوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ان دونوں کے لئے دعا اور استغفار اور ان کے وعدوں کو پورا کرنا اور ان رشتوں کی صلہ رحمی جو انہی کی وجہ سے جوڑے جاتے ہیں اور ان کے دوستوں کا اکرام و احترام۔

۳۴۴: وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ "بِصَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتَحِ السِّينِ" مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبِيي شَيْءٌ أَبْرَهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ فَقَالَ: "نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوَصَّلُ إِلَّا بِهِمَا" وَأَكْرَامُ صَدِيقِهِمَا" رَوَاهُ أَبُو بَرْدٍ

(ابوداؤد)

۳۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی حاج میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں آج جتنی غیرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی حالانکہ میں نے ان کو دیکھا بھی نہ تھا (وجہ غیرت یہ تھی) کہ آپ ﷺ ان کا اکثر تذکرہ فرماتے اور بسا اوقات بکری ذبح کر کے اس کے پائے الگ الگ کرتے پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو ارسال فرماتے بسا اوقات میں آپ سے کہہ دیتی کہ گویا دنیا میں اور کوئی عورت سوائے خدیجہ کے نہیں ہے۔ اس پر آپ فرماتے وہ بیشک اور تھی (یعنی ایسی خوبیوں والی) اور میری اولاد بھی اسی سے ہوئی (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپ بکری ذبح کرتے تو ان کو اتنا گوشت بھیجتے جو ان کو کافی ہوتا اور ایک روایت میں ہے کہ اگر آپ بکری ذبح کرتے تو فرماتے اس کو خدیجہ کی سہیلیوں کے پاس بھیج دو اور ایک روایت میں ہے ہالہ بنت خویلد یعنی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن نے رسول اللہ ﷺ سے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ایسا محسوس کیا کہ خدیجہ اجازت مانگ رہی ہیں۔ پس اس سے آپ کو بہت خوشی ہوئی اور فرمایا یا اللہ یہ ہالہ بنت خویلد ہے۔

۳۴۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غَرَّتْ عَلِيَّ أَحَدٌ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غَرَّتْ عَلِيَّ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ وَلَكِنْ كَانَ يُكْبِّرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَغْصَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَاقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَانَ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةَ: فَيَقُولُ: "إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ وَإِنْ كَانَ لِيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَالِهَا مِنْهَا مَا يَسْعُهُنَّ - وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُولُ: "أَرْسَلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ" وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتِ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَحَ لِذَلِكَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

امام حمیدی کی کتاب الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ میں فَارْتَاخَ کی بجائے فَارْتَاغَ ہے۔ اس کا معنی ٹمکن ہونا ہے (خدیجہ کی یاد آنے کی وجہ سے)۔

۳۴۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جریر بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں نکلا (میری کم عمری کے باوجود) وہ میری خدمت کرتے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ ایسا نہ کریں۔ انہوں نے فرمایا میں نے انصار کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی طرح کرتے تھے تو میں نے بھی قسم کھالی ہے کہ جس کسی انصاری کے بھی میں ساتھ جاؤں گا میں اس کی خدمت کروں گا (بخاری و مسلم)

باب: رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کا

اکرام اور ان کی فضیلت

رب ذوالجلال والا کرام نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ تم سے ملنے کو دور کر دے اے اہل بیت اور تم کو پاک کر دے“۔ (الاحزاب)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے پس یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے“۔ (الحج)

۳۴۷: یزید بن حیان کہتے ہیں کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم ان کی خدمت میں بیٹھ گئے تو ان کو حصین نے کہا اے یزید آپ نے بہت سی بھلائیاں پائی ہیں۔ آپ نے حضور کی زیارت کی، آپ کی باتیں سنیں، آپ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی اور آپ کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ غرضیکہ اے زید آپ میں بہت سی بھلائیاں پائیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی بات سنائیں جو آپ نے رسول اللہ سے سنی ہو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا اے بھتیجے! میری عمر بڑی ہو گئی اور زمانہ بھی میرا کافی گزر گیا میں رسول اللہ کی بعض باتیں بھول گیا

قَوْلُهَا "فَارْتَاخَ" هُوَ بِالْحَاءِ وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحَمِيدِيِّ: "فَارْتَاغَ بِالْعَيْنِ وَمَعْنَاهُ: اهْتَمَّ بِهِ.

۳۴۶: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ: لَا تَفْعَلْ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا لَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِي أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ.

۴۳: بَابُ إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الاحزاب: ۳۳] قَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ [الحج: ۳۲].

۳۴۷: وَعَنْ يَزِيدِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لِي حُصَيْنُ: لَقَدْ لَقَيْتُ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَمِعْتُ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتُ مَعَهُ وَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقَيْتُ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدَّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي وَاللَّهِ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي وَقَدِمَ عَهْدِي

وَتَسَمِيَتْ بَعْضُ الَّذِينَ كُنْتُ أَمِيًّا مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَأَقْبَلُوا وَمَا لَا فَلَا
تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَوْمًا فِينَا خَطِيئًا بِمَاءٍ يُدْعَى حُمًا بَيْنَ مَكَّةَ
وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعظَ
وَذَكَرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا
أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِي رَسُولُ رَبِّي
فَأَجِيبْ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوْلَهُمَا
كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا كِتَابَ
اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ“ فَحَدَّثَ عَلِيٌّ كِتَابَ اللَّهِ
وَرَعِبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: ”وَأَهْلُ بَيْتِي أَذْكَرُكُمْ
اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ
بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ
نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حَرَّمَ
الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمُ الْ
عَلِيُّ وَالْأَبِي عَقِيلُ وَالْجَعْفَرُ وَالْأَبِي عَبَّاسُ قَالَ
كُلُّ هَؤُلَاءِ حَرَّمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ
ثَقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ
مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلِيٌّ الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ
عَلِيٌّ ضَلَالَةً.

۳۴۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْقُوفًا
عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِي أَهْلِ
بَيْتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

مَعْنَى ”ارْقُبُوا“ رَاعُوا وَاحْتَرَمُوا

جو مجھے یاد تھیں۔ پس جو باتیں میں بیان کروں ان کو قبول کر لو اور جو نہ
بیان کروں اس کی مجھے تکلیف نہ دو۔ پھر فرمایا ایک دن رسول اللہ
مکہ اور مدینہ کے درمیان ”خم“ نامی چشمہ پر خطبہ دینے کے لئے ہم
میں کھڑے ہوئے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی اور
وعظ و نصیحت اور تذکیر فرمائی اور پھر فرمایا اما بعد! خبردار اے لوگو! میں
انسان ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد میرے پاس آئے اور
میں اس کی بات مان لوں۔ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا
ہوں۔ ان میں پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور
ہے پس اللہ تعالیٰ کی کتاب کو لو اور اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ پس
آپ نے کتاب اللہ پر عمل کیلئے ابھارا اور اس کی طرف ترغیب
دلائی۔ پھر فرمایا اور (دوسری چیز) میرے اہل بیت ہیں میں تم کو
اپنے اہل بیت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں۔ حسین نے کہا
کیا آپ کی اہل بیت میں سے ہیں؟ تو زید نے فرمایا آپ
کی ازواج آپ کے اہل بیت میں سے ہیں لیکن اہل بیت سے یہاں
مراد وہ ہیں جن پر صدقہ حرام کیا گیا۔ حسین نے پوچھا وہ کون ہیں؟
زید نے کہا وہ اولاد علی، اولاد عقیل، اولاد جعفر، اولاد عباس ہیں۔ کیا یہ
تمام وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے؟ تو زید نے کہا ہاں (مسلم) ایک
روایت میں یہ الفاظ ہیں: أَلَا وَإِنِّي کہ میں تم میں دو بھاری
چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک ان میں کتاب اللہ ہے: هُوَ حَبْلُ
اللَّهِ وہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جس نے اس کی پیروی کی وہ ہدایت
پر ہے اور جس نے اس کو چھوڑا وہ گمراہی پر ہے۔

۳۴۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ انہی پر موقوف ہے کہ تم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے اہل بیت کے سلسلہ میں خیال
رکھو۔ (بخاری)

ارْقُبُوا کا معنی ان کی رعایت کرو اور ان کا اکرام و احترام

کرو۔ واللہ اعلم

باب: علماء بڑوں اور فضیلت والے لوگوں کی عزت کرنا اور ان کو دوسروں سے مقدم کرنا اور ان کو اونچے مقام پر بٹھانا اور ان کے مرتبے کا پاس کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”فرمادیں اے پیغمبر (ﷺ) کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے؟ بے شک نصیحت تو عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔“ (الزمر)

۳۴۹: حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو بدری انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں کی امامت وہ کرائے جو کتاب اللہ کو سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو اگر قراءت میں برابر ہوں تو پھر ان میں سے جو سنت سے زیادہ واقفیت رکھنے والا ہو۔ پس اگر وہ علم سنت میں برابر ہوں تو وہ جو ان میں سے پہلے ہجرت کرنے والا ہو پس اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو عمر میں جو بڑا ہو اور کوئی آدمی دوسرے آدمی کے غلبہ والی جگہ میں امامت نہ کروائے اور نہ اس کے گھر میں اس کی مخصوص نشست گاہ پر بیٹھے جائے اس کی اجازت کے۔ (مسلم) اور ایک روایت میں سننا کی بجائے سلماً یا اسلاماً کے الفاظ ہیں کہ جو اسلام میں ان میں سبقت کرنے والا ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ قوم کی امامت ان میں سے بڑا قاری کروائے جو قراءت میں سب سے زیادہ ماہر ہو اگر ان کی قراءت برابر ہو تو پھر ان میں سے پہلے ہجرت کرنے والا ہو اور اگر ہجرت میں برابر ہوں تو ان میں سے جو عمر میں بڑا ہو۔“

بِسُلْطَانِهِ سے مراد اس کے اثر و حکومت کی جگہ یا وہ جگہ جو اس کے ساتھ خاص ہے۔

تَكَرَّمَتْهُ: مخصوص نشست گاہ یا بستر۔

۳۵۰: حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت

وَ أَكْرَمُوهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۴۴: بَابُ تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ وَالْكَبَارِ وَأَهْلِ

الْفَضْلِ وَتَقْدِيمِهِمْ عَلَى غَيْرِهِمْ،

وَرَفَعِ مَجَالِسِهِمْ، وَأَظْهَارِ مَرْتَبَتِهِمْ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ لَا

يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ؟ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ

أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ [الزمر: ۹]

۳۴۹: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَةَ بْنِ عَمْرٍو

وَالْبَدْرِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَوْمَ الْقَوْمِ أَهْرَأُهُمْ

لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً

فَاعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ

سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةَ، فَإِنْ كَانُوا فِي

الهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًا وَلَا يَوْمَنَّ

الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يَقْعُدُ فِي

بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: "فَأَقْدَمُهُمْ سَلْمًا" بِذَلِكَ

"سِنًا" أَيْ إِسْلَامًا - وَفِي رِوَايَةٍ "يَوْمَ الْقَوْمِ

أَهْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً، فَإِنْ

كَانَتْ قِرَاءَةُ تَهُمْ سَوَاءً فَيَوْمُهُمْ أَقْدَمُهُمْ

هِجْرَةَ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَوْمُهُمْ

أَكْبَرُهُمْ سِنًا، وَالْمُرَادُ "بِسُلْطَانِهِ مَحَلُّ

وَلَا يَتَّبِعُهُ أَوْ الْمَوْضِعَ الَّذِي يَخْتَصُّ بِهِ

"وَتَكَرَّمَتْهُ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَكُسْرِ الرَّاءِ وَهِيَ مَا

يَنْفَرِدُ بِهِ مِنْ فِرَاشٍ وَسَرِيرٍ وَنَحْوِهِمَا.

۳۵۰: وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں کو چھوتے نماز میں (کھڑے ہونے کے وقت) اور فرماتے برابر ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی اور میرے قریب تم میں سے عقل و سمجھ والے کھڑے ہوں۔ پھر وہ جوان سے قریب ہوں (عقل و عمر کے لحاظ سے)۔ (مسلم)

لَيْلِي لَيْلِي لَيْلِي بھی مروی ہے۔

النَّهْيُ جَمْعُ نَهْيَةٍ عَقْلِيں۔

أَوْلُو الْأَخْلَامِ: بِالْخِ يَاحْلُمُ وَفَضِيلَتِ وَالْأَلِ۔

يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: "اسْتَوُوا وَلَا تَخْلِفُوا فَتَخْلِفَ قُلُوبُكُمْ" لَيْلِي مِنْكُمْ أَوْلُوا الْأَخْلَامَ وَالنَّهْيُ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَقَوْلُهُ ﷺ "لَيْلِي" هُوَ بِتَخْفِيفِ التَّوْنِ

وَلَيْسَ قَبْلَهَا يَاءٌ: وَرَوَى بِتَشْدِيدِ التَّوْنِ مَعَ

يَاءٍ قَبْلَهَا. "وَالنَّهْيُ": الْعُقُولُ وَأَوْلُوا

الْأَخْلَامَ "هُمُ الْبَلِغُونَ، وَقِيلَ أَهْلُ الْحِلْمِ

وَالْفَضْلِ.

۳۵۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چاہئے کہ تم میں سے میرے قریب عقل و

سمجھ والے لوگ کھڑے ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہوں

(تم میں) آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی اور پھر فرمایا بازاروں

کے شور و غل سے بچو۔ (مسلم)

۳۵۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَوْلَى

مِنْكُمْ أَوْلُوا الْأَخْلَامَ وَالنَّهْيُ، ثُمَّ الَّذِينَ

يَلُونَهُمْ" ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲: حضرت ابی حنیفہ نے کہا ابو محمد سہل بن ابی حنہ انصاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور حبیصہ

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیرانہ طرف گئے اور یہ صلح کے ایام تھے۔

پس وہ دونوں جدا ہوئے۔ جب حبیصہ واپس عبد اللہ بن سہل کے

پاس لوٹے تو عبد اللہ کو خون میں لت پت مقتول پایا۔ پاس ہی اس

کو دفن کیا پھر مدینہ آئے۔ پھر عبد الرحمن بن سہل اور حبیصہ اور

حویصہ مسعود کے دونوں بیٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں پہنچے۔ عبد الرحمن نے گفتگو شروع کی۔ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بڑا آدمی بات کرے اور

عبد الرحمن تو سب میں چھوٹے تھے اس پر وہ خاموش ہو

گئے۔ پس حبیصہ اور حویصہ مسعود کے دونوں بیٹوں نے گفتگو

کی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم قسم اٹھاتے

۳۵۲: وَعَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَقِيلَ أَبِي مُحَمَّدٍ

سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنِيْفَةَ "بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ

وَإِسْكَانِ التَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ" الْإِنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: أَنْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ

وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ

صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَاتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دِمِهِ قَتِيلًا

فَدَفَنَتْهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَنْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيْصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ

فَقَالَ: "كَبْرُ كَبْرٍ" وَهُوَ أَخَذَتْ الْقَوْمَ

فَسَكَتَ فَتَكَلَّمْنَا فَقَالَ: "اتَّخِلْفُونَ"

اور اپنے مقتول کے قاتل سے حق طلب کرتے ہو۔ مکمل روایت ذکر کی۔

کِبْرٌ كَبِيرٌ: تم میں سے بڑا کلام کرے۔

۳۵۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ غزوہ احد کے مقتولین میں دو دو کو ایک قبر میں جمع فرماتے تھے۔ پھر فرماتے ان میں سے کون قرآن کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنے والا تھا؟ پس ان میں سے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا اس کو قبر میں پہلے رکھتے (یعنی لحد میں قبلہ کی جانب مقدم فرماتے)۔ (بخاری)

۳۵۴: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں پھر میرے پاس دو آدمی آئے۔ ان میں ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دیں تو میں نے بڑے کو دے دی۔

(مسلم نے مسند اور بخاری نے تعلقاً روایت کی ہے)

۳۵۵: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عزت و احترام بجا لانے میں سے یہ بھی ہے کہ (۱) سفید داڑھی والے مسلمان (۲) قرآن کا حافظ جو اس میں غلو کرنے والا نہ ہو اور نہ ہی اس سے جفا اور زیادتی کرنے والا ہو اور (۳) انصاف والے بادشاہ کا اکرام کرنا۔ (ابوداؤد)

۳۵۶: حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ شعیب اور دادا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور بڑوں کے مرتبہ کو نہ پہچانا“۔ (ابو داؤد ترمذی)

وَتَسْحَقُونَ قَاتِلَكُمْ؟“ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَوْلُهُ ﷺ: ”كِبْرٌ كَبِيرٌ“ مَعْنَاهُ: يَتَكَلَّمُ الْأَكْبَرُ.

۳۵۳: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ يُعْنَى فِي الْقَبْرِ ثُمَّ يَقُولُ: ”أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِقُرْآنٍ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۴: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”أَرَأَيْتُمْ فِي الْمَنَامِ آتَسَوَّكَ بِسَوَاكٍ فَجَاءَ نِسِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْأُخْرَى“ فَنَازَلْتُ السَّوَاكَ الْأَصْغَرَ فَقِيلَ لِي: كَبِيرٌ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مُسْنَدًا وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا.

۳۵۵: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّ مِنْ أَجْلَالِ اللَّهِ تَعَالَى أَكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ“ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْعَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَالْأَكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۶: وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَبِعَرَفَ شَرَفَ كَبِيرِنَا“ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

حدیث صحیح

ابوداؤد کی روایت میں حَقَّ كَبِيرَنَا کے الفاظ ہیں کہ بڑوں کا حق نہ پہچانا۔

۳۵۷: حضرت میمون بن ابی شیبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے ایک سائل گزرا انہوں نے اس کو روٹی کا ٹکڑا عنایت فرمایا۔ پھر ایک آدمی گزرا جس نے اچھے کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کی حالت بھی اچھی تھی۔ آپ نے اس کو بٹھایا پس اس نے کھانا کھایا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو ان کے مرتبوں پر اتارو (یعنی مراتب کا لحاظ رکھو) (ابوداؤد) میمون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا۔ امام مسلم نے اس روایت کو مطلق ذکر کیا ہے اور کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ تم لوگوں کے مراتب کا لحاظ رکھا کرو۔ اس روایت کو حاکم نے معرفۃ علوم الحدیث میں ذکر کیا اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۸: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصن مدینہ آئے اور اپنے بھتیجے ابن قیس کے پاس ٹھہرے اور حر ان لوگوں میں سے تھے جن کو عمر رضی اللہ عنہ قریب کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مجلس مشاورت کے ارکان قراء تھے خواہ ادھیڑ عمر ہوں یا نوجوان۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا اے برادر زادے تمہیں اس امیر کے ہاں خاص مقام حاصل ہے۔ مجھے ان سے ملنے کی اجازت لے دو۔ انہوں نے اس کے لئے اجازت مانگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دے دی۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو کہنے لگے اے ابن خطاب اللہ کی قسم تم ہمیں بڑے عطیات نہیں دیتے اور نہ ہی ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتے ہو۔ حضرت عمر یہ سن کر غضب ناک ہو گئے یہاں تک کہ ان کو

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: حَقَّ كَبِيرَنَا“

۳۵۷: وَعَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ فَأَقْعَدْتُهُ فَأَكَلَ فَقِيلَ لَهَا فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "اتْرُكُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ: لَمْ يُذْرِكْ عَائِشَةَ وَقَدْ ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ فِي أَوَّلِ صَحِيحِهِ تَعْلِيْقًا فَقَالَ: وَذَكَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ وَذَكَرَهُ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي كِتَابِهِ 'مَعْرِفَةُ عُلُومِ الْحَدِيثِ' وَقَالَ: هُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۵۸: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُصَيْنِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْبِرُهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كَهَوْلًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَاذِنْ لِي عَلَيْهِ فَاسْتَاذِنَ لَهُ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: هِيَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ: فَوَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزَلَ وَلَا تَحْكُمُ فِينَا بِالْعَدْلِ فَعَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى

سزا دینے کا ارادہ کیا۔ اس پر حرنے ان کو کہا اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو فرمایا: خُذِ الْعَفْوَ تَمَّ دَرَّزْرُكُو لَازِمٌ بِكَرْوٍ اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو اور بے شک یہ جاہلوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! حضرت عمر کے سامنے جب انہوں نے یہ آیت تلاوت کی تو انہوں نے اس آیت سے تجاوز نہیں کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر پھیر جانے والے تھے۔ (اس پر مضبوطی سے رُک کر عمل پیرا ہونے والے)۔ (بخاری)

۳۵۹: حضرت ابوسعید سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نو عمر لڑکا تھا اور میں آپ کی باتیں یاد کر لیتا تھا مگر ان کو بیان کرنے سے یہ بات نہ کہتا کہ وہاں مجھ سے زیادہ عمر والے لوگ موجود ہوتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۳۶۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نوجوان کو بوڑھے کی اس کے بڑھاپے کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے لوگ مقرر کر لیتا ہے جو بڑھاپے میں اس کی عزت کریں۔ (ترمذی نے اسے حدیث غریب ہے)

باب: نیک لوگوں کی ملاقات

اور ان کے پاس بیٹھنا اور ان سے ملنا

اور ان سے دُعا کرانا

اور فضیلت والے مقامات کی زیارت کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جب کہا موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے نوجوان کو کہ میں سفر کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پہنچ جاؤں یا پھر میں عرصہ دراز تک چلتا رہوں گا سے اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿قَالَ لَهُ مُوسَىٰ.....﴾ ان کو موسیٰ نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ آپ مجھے ہدایت کی وہ باتیں

هُمْ أَنْ يُوقَعَ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحُرِّيَّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ لَبَّيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ. وَاللَّهُ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ كُنْتُ كَمَا عَاهَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُلَامًا فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَمَّا قَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنْ هُنَا رَجَالًا هُمْ أَسْنُ مِنِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَا أَكْرَمَ شَابًّا شَيْخًا لَيْسَ لَهُ إِلَّا قِيَصُ اللَّهِ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سَيِّدِهِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۵: بَابُ زِيَارَةِ أَهْلِ الْخَيْرِ

وَمُجَالَسَتِهِمْ وَصُحْبَتِهِمْ وَمَحَبَّتِهِمْ

وَطَلَبِ زِيَارَتِهِمْ وَالِدُعَاءِ مِنْهُمْ وَزِيَارَةِ

الْمَوَاضِعِ الْفَاضِلَةِ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا..... إِلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَى..... قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَيَّ أَنْ تَعْلَمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَنِي رُشْدًا؟﴾ [الكهف: ۶۰-۶۶] وَقَالَ تَعَالَى:

سکھائیں جو آپ کو سکھائی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مضبوطی سے جما کر رکھیں جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اسی کی ذات کے طالب ہیں۔“

۳۶۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد کہا آؤ ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کے لئے چلیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے۔ پس جب دونوں ان کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں۔ دونوں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں؟ کیا تم نہیں جانتیں کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے جواب دیا میں اس لئے نہیں روتی کہ مجھے اس بات کا علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ بلکہ میں تو اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ پس ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا پس وہ دونوں اس کے ساتھ رونے لگیں۔ (مسلم)

۳۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی دوسرے بھائی کی زیارت کے لئے دوسری بستی میں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ جو اس کا انتظار کر رہا تھا جب وہ شخص اس کے پاس سے گزرا تو فرشتے نے پوچھا تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے بتایا اس بستی میں میرا بھائی رہتا ہے اس کے پاس جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے تم یہ تکلیف اٹھا رہے ہو اور اس کا بدلہ اتارنے جا رہے ہو اس نے جواب دیا نہیں۔ صرف اس لئے جا رہا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے تیری طرف بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ جس طرح تو اس سے صرف اللہ کے لئے محبت کرتا ہے۔ (مسلم)

﴿وَاضْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ [الکہف: ۲۸]

۳۶۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَيُّوبُ كَرِ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهَا بَكَتُ فَقَالَ لَهَا: مَا يُسْكِيكِ؟ أَمَا نَدْرِي أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ! فَقَالَتْ: إِنِّي لَا أَبْكِي إِنِّي لَا عَلَّمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنُ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَحْمَلَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرَصَدَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تَرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَحْمَلِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرْتُيُّهَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا: غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ تَعَالَى قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

يُقَالُ "أَرَصَدَهُ" لِكَذَا إِذَا وَكَلَّهُ بِحِفْظِهِ "وَالْمَدْرَجَةُ" بَفَتْحِ الْمِيمِ وَالرَّاءِ الطَّرِيقُ -

أَرَصَدَهُ: حفاظت کے لئے مقرر کرنا۔ الْمَدْرَجَهُ: راستہ۔ تَوْبُهَا: تُو اس کی درستی اور بقاء کی کوشش کرتا ہے۔

۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کرے یا صرف اللہ کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو ایک پکارنے والا بلند آواز سے کہتا ہے کہ تجھے مبارک ہو اور تیرا چلنا خوشگوار ہو تجھے جنت میں مقام ملے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے بعض میں غریب کا لفظ ہے)

۳۶۴: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال اس طرح ہے جیسے کتوری والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا۔ کتوری والا یا تو تجھے عطیہ دے دے گا یا تو خود اس سے خریدے گا یا پھر تو اس سے پاکیزہ خوشبو پالے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تو اسے کپڑے جلا ڈالے گا یا تو اس سے بدبودار ہوا پائے گا۔“

(بخاری و مسلم)

يُحَدِّثُكَ: وہ تجھے دے گا۔

۳۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”عورت سے چار وجوہ کی بنیاد پر نکاح کیا جاتا ہے: (۱) مال کی وجہ سے۔ (۲) خاندانی حسب و نسب کی وجہ سے۔ (۳) حسن و جمال کی وجہ سے۔ (۴) اس کے دین کی بناء پر۔ پس تو دین دار عورت کو حاصل کر تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔“ (بخاری و مسلم) اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ لوگ عام طور پر نکاح میں یہ چار چیزیں پیش نظر رکھتے ہیں تمہیں دین دار عورت سے نکاح کرنا چاہئے اور اسی کی کوشش ہو اور اس کی رفاقت اختیار کرنے کی تمنا ہو۔

۳۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جبرئیل امین علیہ السلام سے کہا تمہارے ہماری

وَمَعْنَى ”تَرَبُّهَا“ تَقْوَمُ بِهَا وَتَسْعَى فِي صَلَاحِهَا“

۳۶۳: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَحَالَه فِي اللَّهِ نَادَاهُ مُنَادٍ بَأَنَّ طِبْتَ وَطَابَ مَمْسَاكَ وَتَبَوَّاتُ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي بَعْضِ النُّسخِ غَرِيبٌ.

۳۶۴: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”أَنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكَبِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحَدِّثَكَ وَإِمَّا أَنْ تَتَبَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخِ الْكَبِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا مُنْتِنَةً“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”يُحَدِّثُكَ“ يُعْطِيكَ.

۳۶۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَا لَهَا وَلِحَسْبِهَا وَلِجَسَالِهَا وَبَلَدِهَا فَاطْفَرُ بَدَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ أَنَّ النَّاسَ يَقْضُونَ فِي الْعَادَةِ مِنَ الْمَرْأَةِ هَذِهِ الْبُحْصَالِ الْأَرْبَعِ فَأَحْرَضَ أَنْتَ عَلَى ذَاتِ الدِّينِ وَاطْفَرُ بِهَا وَاحْرَضَ عَلَى صُحْبَتِهَا.

۳۶۶: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِجِبْرِئِيلَ: ”مَا

ملاقات کے لئے اس سے زیادہ بار آنے میں کیا رکاوٹ ہے؟ تو یہ آیت اتری: ﴿وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ﴾ ہم تو تمہارے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں۔ اسی کے لئے ہے جو ہمارے پیچھے اور سامنے ہے اور اس کے درمیان ہے۔ (بخاری)

۳۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کو ہی اپنا ساتھی بناؤ اور تمہارا کھانا پرہیزگار ہی کھائے۔ (ابوداؤد ترمذی ایسی سند کے ساتھ جس میں حرج نہیں)

۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ پس ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کر رہا ہے۔ (ابوداؤد ترمذی صحیح کے ساتھ)

ترجمہ: انے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۹: حضرت ابوسعی اشعریؒ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہو جس کے ساتھ اس کی محبت ہوگی (بخاری و مسلم) ایک روایت میں آیت سے پوچھا گیا آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے حالانکہ اس کی ان سے ملاقات نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا آدمی ان کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔

۳۷۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تو نے اس کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت۔ آپ نے فرمایا تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور مسلم و بخاری کی اور روایت میں ہے کہ دیہاتی نے جواب میں کہا کہ نہ تو میں نے قیامت کیلئے نقلی روزے تیار کئے ہیں اور نہ نقلی نمازیں اور نہ زیادہ صدقہ لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔

يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا؟“
فَنَزَلَتْ ﴿وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۷: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلُ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ لَّا بَأْسَ بِهِ.

۳۶۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "الرَّجُلُ عَلَى دِينِ حَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدَكُمْ مَنْ يُخَالِلُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۶۹: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَبِيلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ: "الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ".

۳۷۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا أَعَدَدْتُ لَهَا؟" قَالَ: حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ: "أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ لُهُمَا: مَا أَعَدَدْتُ لَهُمَا مِنْ كَثِيرٍ صَوْمٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

۳۷۱: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ! آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے مگر وہ ان کے ساتھ (مرتبہ و اعمال سے) نہیں ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی ان کے ساتھ ہوگا جن سے اس کو محبت ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح مختلف کانیں ہیں۔ ان میں سے زمانہ جاہلیت کے بہتر لوگ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ وہ دین کی سمجھ رکھتے ہوں اور ارواح مختلف اقسام کے لشکر ہیں پس ان میں سے جس کی ایک دوسرے سے جان پہچان ہوگی وہ ان میں مانوس اور جو وہاں ایک دوسرے سے ناواقف رہیں وہ ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ (مسلم)

بخاری نے الأرواح کا لفظ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

۳۷۳: حضرت اسید بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس جب بھی یمن والوں میں سے غازیان اسلام آتے تو وہ ان سے پوچھتے کیا تم میں اولیس بن عامر ہیں حتیٰ کہ ایک وفد میں اولیس آ گئے تو حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ تم اولیس بن عامر ہو؟ فرمایا ہاں۔ پوچھا مراد کے گھرانے اور قرن قبیلہ سے تمہارا تعلق ہے؟ فرمایا ہاں۔ پوچھا کہ کیا تمہارے جسم پر برص کے داغ تھے وہ صحیح ہو گئے ہیں۔ سوائے ایک درہم کے برابر حصہ کے؟ جواب دیا ہاں۔ پوچھا کیا تمہاری والدہ ہیں؟ کہا جی ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا کہ تمہارے پاس مراد کے قرن قبیلہ کا اولیس بن عامر اہل یمن کے غازیوں کے ساتھ آئے گا جو جہاد میں لشکر اسلام کی مدد کرتے ہیں۔ ان کے جسم پر برص کے نشان ہوں گے جو

۳۷۱: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالنَّمَلِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا انْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ.

قَوْلُهُ "الْأَرْوَاحُ" أَخِ مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۳۷۳: وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ عَمْرٍو وَيُقَالُ ابْنُ جَابِرٍ وَهُوَ "بِضْمِ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ" قَالَ كَانَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ: أَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتَّى أَتَى عَلِيَّ أُوَيْسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَالَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأَتْ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ

درہم کے برابر کے حصہ کے علاوہ صحیح ہو گئے ہوں گے۔ وہ اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا ہوگا۔ اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھا لے تو یقیناً اللہ اس کی قسم کو پورا فرمادیں گے۔ پس تم اے عمر! اگر ان سے مغفرت کی دعا کرو اسکو تو ضرور کروانا۔ اس لئے تم میرے لئے بخشش کی دعا کرو چنانچہ انہوں نے عمر کے لئے بخشش کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عمر نے پوچھا اب کدھر جانے کا ارادہ ہے؟ فرمایا کوفہ۔ حضرت عمر نے کہا کیا میں کوفہ کے گورنر کے نام تمہارے لئے خط نہ لکھ دوں؟ ہواب دیا میں ان لوگوں میں رہنا زیادہ پسند کرتا ہوں جو غریب و مسکین ہوں جنہیں نہ کوئی جانتا ہے اور نہ ان کی پروا کی جاتی ہے۔ جب آئندہ سال آیا تو یمن کے لوگوں میں سے ایک معزز شخص حج پر آیا اور اس کی ملاقات حضرت عمر سے ہوئی تو آپ نے اس سے کہا کہ بابت دریافت کیا تو اس نے بتلایا کہ میں ان کو اس حال میں چھوڑتا ہوں کہ ان کی زندگی نہایت سادہ ہے اور دنیا کا سامان بہت کم رکھتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ تمہارے پاس قبیلہ کی شاخ قرن کا اولیس بن عامر یمن کے رہنے والے امدادی فوجی گاہ کے ساتھ آئے گا۔ اس کو برص کی تکلیف ہوگی جو درست ہو چکی ہوگی۔ اس لئے ایک درہم کی مقدار کے۔ وہ اپنی والدہ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرنے والا ہوگا۔ اگر وہ اللہ کے نام کی قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پوری فرمادیں گے۔ پس اگر تم ان سے مغفرت کی دعا کرو اسکو تو ضرور کروانا۔ پس یہ شخص حج سے فراغت کے بعد حضرت اولیس کے پاس گیا اور ان سے درخواست کی کہ میری بخشش کی دعا فرمائیں۔ اولیس نے جواب دیا ایک نیک سفر سے تو تم نئے نئے آئے ہو۔ تم میرے لئے بخشش کی دعا کرو۔ نیز انہوں نے پوچھا کیا تم عمر کو ملے؟ اس نے کہا ہاں۔ پس اولیس نے اس کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی۔ تب لوگوں نے انکے مقام کو جان لیا اور وہ اپنے راستہ پر چلے گئے (مسلم) مسلم کی دوسری روایت اسیر

بْنُ عَامِرٍ مَعَ أُمَّدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادِ تُمْ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فافْعَلْ " فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفِرَ لَهُ . فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ : الْكُوفَةَ قَالَ - أَلَا أَحْتَبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا؟ قَالَ أَكُونُ فِي غَيْرِ آءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ - فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَسْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ فَقَالَ : تَرَكَهُ زَوْجُ النَّبِيِّ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : "يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أُمَّدَادٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادِ تُمْ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فافْعَلْ" فَاتَى أُوَيْسًا فَقَالَ : اسْتَغْفِرْ لِي . قَالَ : أَنْتَ أَخَذْتَ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ : لَقِيتُ عُمَرَ؟ قَالَ نَعَمْ ، فَاسْتَغْفِرَ لَهُ ، فَقَطَّنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَيْضًا عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَقَدُوا عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ : هَلْ هُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقُرَيْشِيِّينَ؟ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ : "إِنَّ

بن جابر سے ہے کہ کوفہ سے کچھ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ ان میں ایک ایسا آدمی تھا جو حضرت اویس کا مذاق اڑاتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کیا یہاں قبیلہ قرن والوں میں سے بھی کوئی ہے۔ پس یہ شخص آیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تمہارے پاس یمن سے ایک آدمی آئے گا۔ اسے اویس کہا جاتا ہو گا۔ وہ یمن میں صرف اپنی والدہ کو چھوڑ کر آئے گا۔ اس کو برص کی بیماری تھی پس اس نے اللہ سے دعا کی اللہ نے اس کی وہ بیماری دور کر دی۔ اب برص کا داغ ایک درہم یا دینار کے برابر رہ گیا ہے۔ پس تم میں سے جو ملے اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کراؤ۔ مسلم کی ایک روایت میں جو حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تابعین میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جسے اویس کہا جاتا ہے اس کی والدہ زندہ ہے اور اس کے جسم میں برص کے داغ ہیں تم اس سے کہو کہ تمہارے لئے بخشش کی دعا کریں۔ غبراء الناس: غریب و مفلس، غیر مذہب لوگ۔ الامداد: جہاد میں مدد دینے والے۔

۳۷۴: حضرت ابن خطابؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے عمرے پر جانے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت عنایت فرمادی اور فرمایا اے میرے پیارے بھائی ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں فراموش نہ کرنا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ ارشاد میرے لئے اتنا بڑا اعزاز ہے کہ مجھے اس کے مقابلہ میں ساری دنیا بھی اچھی نہیں لگتی اور ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا اے میرے پیارے بھائی ہمیں بھی اپنی دعا میں شریک رکھنا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد ترمذی، ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ قباء تشریف لے جاتے کبھی سواری پر اور کبھی پیدل اور وہاں پہنچ کر آپ دو رکعت نفل ادا فرماتے۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ قباء تشریف لے جاتے کبھی

رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أَمٍ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بِيَاضٌ فَدَعَا اللَّهَ تَعَالَى فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوْ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ“
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ "إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بِيَاضٌ فَمَرُوءَةٌ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ“

قَوْلُهُ "غَبْرَاءُ النَّاسِ يَفْتَحُ الْعَيْنَ الْمُعْجَمَةَ وَاسْكَانِ الْبَاءِ وَالْمَدِّ وَهُمْ فُقِرَ آوَهُمْ وَصَعَالِيكُهُمْ وَمَنْ لَا يُعْرِفُ عَيْنَ مَنْ أَخْلَاطِهِمْ" وَالْأَمْدَادُ جَمْعُ مَدِدٍ وَهُمْ الْأَعْوَانُ وَالنَّاصِرُونَ الَّذِينَ كَانُوا يُمَدُّونَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْجِهَادِ.

۳۷۴: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ : لَا تَنْسَانَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ“ فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسْرُنِي أَنْ لِي بِهَا الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ : "أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي دُعَائِكَ“ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۷۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَزُورُ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَشِيًّا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ

سواری پر کبھی پیدل اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایسا کرتے۔

قُبَاءَ كُلِّ سَبْتٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

باب: اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کی فضیلت

۴۶: باب فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللَّهِ

اور اس کی ترغیب اور جس سے محبت ہو اس کو بتلانا اور آگاہی کے کلمات

وَالْحُبِّ عَلَيْهِ وَأَعْلَامِ الرَّجُلِ مَنْ يُحِبُّهُ، وَمَاذَا يَقُولُ لَهُ إِذَا أَعْلَمَهُ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں..... آخر سورہ تک“۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کے گھر میں اقامت اختیار کی اور ایمان میں پختہ رہے اور وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے آتے ہیں“۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ [الفتح: ۲۹] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ﴾ [الحشر: ۹] ۳۷۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ خَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يُفَوِّدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُفَوِّدَ فِي النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تین عادات ایسی ہیں جن میں وہ پائی جائیں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی لذت و مٹھاس محسوس کرے گا: (۱) اللہ اور اس کا رسول اسے اللہ کے ماسوا سب سے زیادہ محبوب ہو۔ (۲) کسی آدمی سے صرف اللہ کے لئے محبت رکھے (۳) اور کفر میں لوٹ جانے کو اس طرح برا سمجھے جیسا کہ آگ سے ڈالنا جانا جبکہ اللہ نے اس کو کفر سے بچالیا ہو۔ (بخاری و مسلم)

۳۷۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا سات قسم کے لوگوں کو قیامت کے دن اللہ سایہ دے گا جبکہ اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱) منصف حکمران (۲) اللہ کی عبادت میں پروان چڑھنے والا نوجوان (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد سے لگا ہوا ہو (۴) اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور اسی پر وہ جمع ہوتے اور جدا ہوتے ہیں (۵) وہ آدمی جس کو حسین و جمیل عورت دعوت گناہ دے مگر وہ اس کے جواب میں کہے میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ چھپا کر کیا حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا دیا (۷) وہ

۳۷۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حُسْنٍ وَجَمَالَ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ" وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ

آدی جس نے تہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۷۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے میری عظمت و جلالت کیلئے باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں۔ آج میں ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا جس دن کہ میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔ (مسلم)

۳۷۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تم اس وقت تک جنت میں نہ جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور تم مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم اس کو اختیار کرو گے تو باہم محبت کرنے لگے وہ یہ ہے کہ تم آپس میں السلام علیکم کو پھیلاؤ۔ (مسلم)

۳۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کسی دوسری بستی کی طرف اپنے کسی بھائی کی ملاقات کے لئے نکلا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں انتظار کے لئے فرشتہ بٹھا دیا اور باقی روایت بیان کی کہ بے شک اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے جس طرح تو اللہ کی وجہ سے اس سے محبت ہے۔ (مسلم) (باب سابق میں روایت گزری)

۳۸۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انصار سے محبت مؤمن ہی کرے گا اور ان سے بغض منافق ہی رکھے گا جو ان سے محبت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔ (بخاری و مسلم)

۳۸۲: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ میری عظمت و جلالت کی خاطر باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں۔ ان

يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاصَتْ عَيْنَاهُ مُتَفَقَّعًا عَلَيْهِ.

۳۷۸: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ: ابْنِ الْمُتَحَابِّينَ بِجَلَالِي الْيَوْمِ أَطْلَهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: “وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوْ لَا أَذْلكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا تَحَابُّوهُ تَحَابُّيْتُمْ؟ أَنَسُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: “أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرَادَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا“ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ: “إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحْبَبَكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَقَدْ سَبَقَ بِالنَّبَابِ قَبْلَهُ.

۳۸۱: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: “لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ“ مَنْ أَحْبَبْتُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضْتُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۲: وَعَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: “قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْمُتَحَابِّينَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ

کے لئے نور کے ممبر ہیں ان پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۳: ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا تو دیکھا کہ ایک جوان آدمی جس کے دانت خوب چمک دار ہیں اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہیں جب وہ آپس میں کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں تو اس کے متعلق اس سے سوال کرتے اور اپنی رائے سے رجوع کر کے اس کی رائے کو قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے اس نوجوان کی بابت پوچھا تو مجھے بتلایا گیا کہ یہ معاذ بن جبل ہیں۔ جب اگلے روز ہوا تو میں صبح سویرے مسجد میں آ گیا مگر میں نے دیکھا کہ جلدی آنے میں بھی وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں۔ میں نے ان کو نماز پڑھتے پایا پھر میں ان کا انتظار کرنے لگا یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے۔ میں ان کے سامنے آیا اور میں نے سلام پیش کرنے کے بعد عرض کیا۔ اللہ کی قسم میں آپ سے اللہ کیلئے محبت کرتا ہوں انہوں نے کہا کیا واقعی ایسا ہے؟ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ انہوں نے فرمایا کیا واقعی ایسا ہے؟ میں نے کہا واقعی اللہ کی قسم۔ پس انہوں نے مجھے مہری چادر کی گوٹ سے پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا مبارک باد بے شک میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ اللہ فرماتا ہے میری محبت ان کیلئے واجب ہو گئی ہے جو میرے لئے آپس میں محبت کرتے، ایک دوسرے کے پاس بیٹھے، آپس میں ملاقات کرتے اور ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ امام مالک نے اس کو صحیح سند کے ساتھ موطا میں روایت کیا ہے۔

ہَجْرَتٌ : میں صبح سویرے آیا۔ اَللّٰہُ فَقُلْتُ اللّٰہُ : پہلا اور ہمزہ ممدودہ استفہام کے لئے ہے اور دوسرا بغیر مد کے ہے۔

۳۸۴: ابو کریم مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے بتلا دے کہ وہ اس سے محبت کرتا

مِنْ نُورٍ يَغِيظُهُمُ النَّيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
 ۳۸۳ : وَعَنْ أَبِي أُدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ : دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَإِذَا فِيَّ بَرَأَقُ الشَّيَا وَأِذَا النَّاسُ مَعَهُ فَإِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ اسْتَدْرَوْهُ إِلَيْهِ وَصَدَرُوا عَنِّ رَأْيِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيلَ : هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدَةِ هَجَرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهَجُّبِ وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَاَنْتَظَرْتُهُ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ مِنْ قَبْلِ وَجْهِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ : وَاللّٰہُ يَوْمَ لَا حَبِيبَكَ . فَقَالَ : اَللّٰہُ؟ فَقُلْتُ : اَللّٰہُ فَقَالَ : اَللّٰہُ؟ فَقُلْتُ : اَللّٰہُ فَآخَذَنِي بِحِيْوَةِ رِدَائِي فَجَبَذَنِي اِلَيْهِ فَقَالَ : ابْشِرْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ : قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجِبْتُ مَحَبَّتِي لِّلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَحَابِّسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَسَادِلِيْنَ فِيَّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوْطَا بِاِسْنَادِهِ الصَّحِيْحِ.

قَوْلُهُ "هَجَرْتُ" اَي بَكَّرْتُ وَهُوَ بِتَشْدِيْدِ الْجِيْمِ قَوْلُهُ : "اَللّٰہُ فَقُلْتُ : اللّٰہُ الْاَوَّلُ بِهَمْزَةٍ مَّمْدُوْدَةٍ لِّلِاسْتِفْهَامِ وَالتَّانِي بِلَا مَدٍ.

۳۸۴ : وَعَنْ أَبِي كُرَيْمَةَ الْمُقَدَّادِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اِذَا احَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ اَنَّهُ يَحِبُّهُ"

ہے۔ (ابوداؤد)

ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۵: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ پھر اے معاذ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہنا ہرگز نہ چھوڑو: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ "اے اللہ مجھے اپنے ذکر و شکر کی اور اپنی اچھی عبادت کی توفیق عنایت فرما"۔ (ابوداؤد نسائی) صحیح سند کے ساتھ۔

۳۸۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آنحضرتؐ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک اور آدمی کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپ کے پاس سے گزرے تو آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں یقیناً اس گزرنے والے شخص سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اس کو بتلایا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کو بتلا۔ چنانچہ وہ شخص اس کے پاس آیا اور اس سے کہا میں تجھ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔ اس نے جواباً کہا اے اللہ تم سے محبت کرے جس کی خاطر تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ ابوداؤد صحیح سند کے ساتھ۔

باب: بندے سے اللہ تعالیٰ کی

محبت کی علامت اور ان

علامات کو حاصل کرنے کی ترغیب و کوشش

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "فرمادیجئے اے پیغمبر اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دیں گے اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں"۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے ایمان والو! تم میں سے جو اپنے دین سے پھر گیا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ لائیں گے جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہوں گے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں

رواہ ابوداؤد، والترمذی وقال: حدیث صحیح.

۳۸۵: وَعَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ: يَا مُعَاذُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ ثُمَّ أَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدْعُنِي فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۳۸۶: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَّ رَجُلٌ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هَذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "؟" قَالَ: لَا: قَالَ: أَغْلِمُهُ فَلَدِحَقَهُ فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ فَقَالَ أَحَبُّكَ اللَّهُ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ." رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۴۷: بَابُ عِلَامَاتِ حُبِّ اللَّهِ تَعَالَى

لِلْعَبْدِ وَالْحُبِّ عَلَى التَّحَلُّقِ بِهَا

وَالسَّعْيِ فِي تَحْصِيلِهَا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [آل عمران: ۳۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

گے۔ وہ مومنوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وسعت والے جاننے والے ہیں۔“ (المائدہ)

۳۸۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے شک اللہ نے فرمایا جو میرے کسی دوست سے دشمنی کرے گا یقیناً میرا اس سے اعلان جنگ ہے اور میرے بندے کا فرائض کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرنا مجھے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا وہ کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اسکی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کوئی سوال کرتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں سرور اس کو پناہ دیتا ہوں۔ (بخاری)

اذنتہ: میں اسے بتلا رہا ہوں کہ میری اس سے جنگ ہے۔

استعاذ بی یالی دونوں طرف

۳۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب اللہ بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبرئیل کو بتلاتا ہے کہ اللہ کو فلاں بندے سے محبت ہے۔ پس تو بھی اس سے محبت کر۔ پس جبرئیل بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبرئیل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمانوں والے اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر اس کے لئے زمین میں بھی قبولیت ڈال دیتا ہے (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلا کر اس سے فرماتا ہے کہ اس سے محبت کر کیونکہ

أَعَزَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿المائدہ: ۵۴﴾

۳۸۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنِي بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كَسَبْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ وَإِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

مَعْنَى "أَذَنَنِي": أَعْلَمْتُهُ بِأَنِّي مُحَارِبٌ لَهُ - وَقَوْلُهُ "اسْتَعَاذَنِي" رُوِيَ بِالْبَاءِ وَرُوِيَ بِالنُّونِ.

۳۸۸: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ تَعَالَى الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِئِيلَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبَبَهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِئِيلُ فَيُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبَبُوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوَضَّعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِئِيلَ فَقَالَ: "إِنِّي أَحِبُّ

میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ پس جبرئیل اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر جبرئیل آسمان میں منادی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بے شک اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر اس کیلئے زمین میں قبولیت ڈال دی جاتی ہے اور جب اللہ کسی بندے سے دشمنی کرتا ہے تو جبرئیل کو بلا کر فرماتے ہیں میں فلاں بندے سے دشمنی کرتا ہوں تو بھی اس سے دشمنی کر پس جبرئیل بھی اس سے دشمنی کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر وہ آسمان والوں میں نداء کرتے ہیں کہ اللہ فلاں سے دشمنی کرتا ہے تم بھی اس سے دشمنی کرو پھر اس کیلئے زمین میں دشمنی رکھ دی جاتی ہے۔

فَلَا نَا فَاحِبَهُ فَيَحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ ينادي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ : اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فَلَانَا فَاحِبُوهُ فَيَحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوَضِّعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ : اِنِّي اُبْغِضُ فَلَانَا فَاَبْغِضُوهُ فَيَبْغِضُوهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ ينادي فِي اَهْلِ السَّمَاءِ : اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فَلَانَا فَاَبْغِضُوهُ ثُمَّ تُوَضِّعُ لَهُ الْبِغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ .

۳۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک لشکر پر امیر بنا کر بھیجا۔ پس وہ اپنے ساتھیوں کو بلانے لگا اور اپنی قراءت ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پر ختم کرتا۔ جب یہ قراءت کر آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بتلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ انہوں نے پوچھا تو اس نے بتلایا کہ اس میں رحمان کی صفت ہے۔ اس لئے میں اسے پرہیزگار بنا کر رکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو بتلا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۸۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَحْتَمُّ "بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : "سَلُّوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَضَعُ ذَلِكَ؟" فَسَأَلُوهُ فَقَالَ : لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ فَاتَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا" فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْبِرُونِي أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

باب: صلحاء ضعفاء اور مساکین

کو ایذا دینے سے باز رہنا چاہئے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ لوگ جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو ایذا پہنچاتے ہیں بلا ان کے قصور کے انہوں نے بہت بڑا بہتان باندھا اور کھلا ہوا گناہ کیا“۔ (الاحزاب)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس پھر تو یتیم کو مت ڈانٹ اور سائل کو مت جھڑک“۔ (الضحیٰ)

۴۸: بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ آيِدَاءِ الضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَالضُّعْفَةَ وَالْمَسَاكِينَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغَيْرِ مَا كَتَبْنَا فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَأَثْمًا مُّبِينًا﴾ [الاحزاب: ۵۸] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ [الضحى: ۱۰۹]

اس باب میں احادیث بہت ہیں ان میں سے وہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے جو سابقہ باب میں گزری ہے ”مَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا..... الخ اور ان میں سے حدیث سعد بن ابی وقاص ہے جو مَلَاظِفَةَ النَّيْمِ میں گزری۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”يَا اَبَا بَكْرٍ لَيْسَ كُنْتُ اَعْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَعْضَبْتَ رَبَّكَ“۔ اے ابو بکر اگر تم نے انہیں (حضرت بلال وغیرہم) کو ناراض کر دیا تو رب کو ناراض کر دیا۔“

۳۹۰: حضرت جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور ضمانت میں ہے پس اللہ تعالیٰ ہرگز تم سے اپنی ضمانت کے بارے میں کچھ بھی باز پرس نہ کریں گے۔ اس لئے کہ وہ جس سے اپنی داری کے بارے میں کوئی چیز طلب کرے گا اور اس کو پالے گا تو اس کے بل جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔ (مسلم)

باب: احرام کو لوگوں کے ظاہر کے مطابق جاری کریں گے باطن اللہ کے سپرد ہوں گے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اگر وہ توبہ کریں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔“ (التوبہ)

۳۹۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پس جب وہ یہ سب کر لیں تو ان کے خون اور مال مجھ سے محفوظ ہو گئے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب (باطن) اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۳۹۲: حضرت ابو عبد اللہ طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جس نے لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَأَمَّا الْاِحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ مِنْهَا حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هَذَا: ”مَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اَذْنَبْتُهُ بِالْحَرْبِ“ وَمِنْهَا حَدِيْثُ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِيْ بَابِ مَلَاظِفَةِ النَّيْمِ وَقَوْلُهُ ﷺ: ”يَا اَبَا بَكْرٍ لَيْسَ كُنْتُ اَعْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَعْضَبْتَ رَبَّكَ“۔

۳۹۰: وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ”مَنْ صَلَّى صَلَوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَلِيْبُكُمْ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ وَّ قَاتَهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ وَّ يَنْدِرُكُمْ ثُمَّ يَكْتُبُهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹: بَابُ اِجْرَاءِ اَحْكَامِ النَّاسِ عَلٰى الظَّاهِرِ وَسَرَائِرِهِمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَتَوْا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾ [التوبه: ۵]

۳۹۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُوْتُوْا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلٰى اللّٰهِ تَعَالٰى ”مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ“۔

۳۹۲: وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ طَارِقِ ابْنِ اَشِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

کہا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کیا اس کا مال اور خون حرام ہو گیا اور اس کا حساب (باطن) اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ (مسلم)

۳۹: حضرت ابو معبد مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کیا حکم ہے اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو جائے اور ہم آپس میں لڑائی کریں؟ پس وہ وار سے میرے ایک ہاتھ کو کاٹ ڈالے پھر مجھ سے درخت کی پناہ میں ہو جائے اور کہے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا کیا میں اس کو قتل کر دوں؟ اس کے کہنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اس کو مت قتل کرو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا اور پھر یہ کہا کاٹنے کے بعد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو قتل کر۔ اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ تیرے مرتبے میں ہو جائے گا اس سے پہلے کہ تو اس کو قتل کرے اور تو اس کے مرتبے میں ہو جائے گا اس سے پہلے کہ وہ کلمہ اپنی زبان سے نکالتا۔ (بخاری و مسلم) اِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ: یعنی اس کا خون محفوظ اور اس پر مسلمان کا حکم لگے گا۔ اَنْتَكَ بِمَنْزِلَتِهِ: ورتاء کے لئے تیرا خون قصاص میں بہانا مباح ہو گیا یعنی وہ قصاص میں تیرا خون بہا سکتے ہیں۔ یہ معنی نہیں کہ تو کفر میں اس کے مرتبے میں پہنچ گیا۔

۳۹۴: حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جبینہ قبیلہ کی شاخ حرثہ کی طرف بھیجا۔ صبح ہم ان کے پانی کے چشموں پر حملہ آور ہو گئے۔ میری اور ایک انصاری کی ٹڈ بھیران میں سے ایک آدمی سے ہو گئی۔ جب ہم نے اس کو قابو کر لیا تو اس نے کہا لا اِلهَ اِلاَ اللهُ۔ انصاری نے اپنا ہاتھ روک لیا مگر میں نے اس کو اپنا نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ جب ہم مدینہ آئے تو یہ بات آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس کو قتل کر دیا اس کے بعد کہ اس نے لا اِلهَ اِلاَ اللهُ

يَقُولُ: "مَنْ قَالَ لَا اِلهَ اِلاَ اللهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ حَرَمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحَسَابُهُ عَلَى اللهِ تَعَالَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۳: وَعَنْ أَبِي مُعْبِدِ الْمُقَدَّادِ ابْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقَيْتَ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَلْنَا فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَا ذِمَّتِي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: أَسَلَّمْتُ لِلَّهِ أَقْتَلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ لَا تَقْتُلُهُ" فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا؟ فَقَالَ: لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَى "أَنَّهِ بِمَنْزِلَتِكَ": أَيْ مَعْصُومُ الدَّمِ مُحْكُومٌ بِإِسْلَامِهِ وَمَعْنَى "أَنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ" أَيْ مُبَاحُ الدَّمِ بِالْقِصَاصِ لِوَرَثَتِهِ لَا أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِهِ فِي الْكُفْرِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۳۹۴: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحَرْقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَضَبَّحْنَا الْقَوْمَ عَلَى مِيَاهِهِمْ وَلِحِقَّتْ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مَسْنُومًا فَلَمَّا عَشِينَاهُ قَالَ: لَا اِلهَ اِلاَ اللهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعْنَتْهُ بَرْمُجِي حَتَّى قَتَلْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِي: "يَا أُسَامَةُ أَقْتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ

کہا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کیا اس کا مال اور خون حرام ہو گیا اور اس کا حساب (باطن) اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ (مسلم)

۳۹: حضرت ابو معبد مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کیا حکم ہے اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو جائے اور ہم آپس میں لڑائی کریں؟ پس وہ وار سے میرے ایک ہاتھ کو کاٹ ڈالے پھر مجھ سے درخت کی پناہ میں ہو جائے اور کہے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا کیا میں اس کو قتل کر دوں؟ اس کے کہنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اس کو مت قتل کرو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا اور پھر یہ کہا کاٹنے کے بعد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو قتل کر۔ اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو وہ تیرے مرتبے میں ہو جائے گا اس سے پہلے کہ تو اس کو قتل کرے اور تو اس کے مرتبے میں ہو جائے گا اس سے پہلے کہ وہ کلمہ اپنی زبان سے نکالتا۔ (بخاری و مسلم)

اللَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ: اس کا خون محفوظ اور اس پر مسلمان کا حکم لگے گا۔ اَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ: ورثہ کے لئے تیرا خون قصاص میں بہانا مباح ہو گیا یعنی وہ قصاص میں تیرا خون بنا سکتے ہیں۔ یہ معنی نہیں کہ تو کفر میں اس کے مرتبے میں پہنچ گیا۔

۳۹۳: حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہینہ قبیلہ کی شاخ حرقہ کی طرف بھیجا۔ صبح ہم ان کے پانی کے چشموں پر حملہ آور ہو گئے۔ میری اور ایک انصاری کی مدد بھیڑان میں سے ایک آدمی سے ہو گئی۔ جب ہم نے اس کو قابو کر لیا تو اس نے کہا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ انصاری نے اپنا ہاتھ روک لیا مگر میں نے اس کو اپنا نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ جب ہم مدینہ آئے اس لوٹے تو یہ بات آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس کو قتل کر دیا اس کے بعد کہ اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا

يَقُولُ: "مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَرَمَ مَالَهُ وَدَمُهُ وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۳: وَعَنْ أَبِي مَعْبِدِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَلْتَنَا فَصَرَبَ أَحَدِي يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَا ذِمَّتِي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: أَسَلَّمْتُ لِلَّهِ أَقْتَلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ لَا تَقْتُلُهُ" فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَطَعَ أَحَدِي يَدِي ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا؟ فَقَالَ: لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَى "أَنْتَ بِمَنْزِلَتِكَ": أَي مَعْصُومِ الدَّمِ مَحْكُومٍ بِإِسْلَامِهِ وَمَعْنَى "أَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ" أَي مَبَاحِ الدَّمِ بِالْقِصَاصِ لَوَرَّثَهُ لَا أَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ فِي الْكُفْرِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۳۹۴: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحَرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَحْنَا الْقَوْمَ عَلَى مِيَاهِهِمْ وَلِحِقَّتْ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا عَشِينَاهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنَتْهُ بِرُمُحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِي: "يَا أُسَامَةُ أَقْتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ

اللہ کہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے یہ صرف جان بچانے کے لئے کیا۔ پھر فرمایا کیا تم نے اس کو لا اِلهَ اِلاَّ اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا۔ آپ اس کلمہ کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا (تا کہ نیا مسلمان ہونے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے) (بخاری و مسلم) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس نے لا اِلهَ اِلاَّ اللہ کہہ دیا اور تو نے اس کو قتل کر دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے یہ بات ہتھیار کے خوف سے کہی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھا تھا کہ تمہیں علم ہو گیا کہ اس نے یہ کلمہ دل سے کہا یا نہیں؟ آپ اس بات کو لوٹاتے رہے یہاں تک کہ مجھے تمنا ہوئی کہ میں اس دن اسلام لاتا۔

الْحُرْقَةُ: جہینہ کی شاخ۔

مذہباً: قتل سے بچنے کے لئے کلمہ پڑھا تھا، اعتقاد سے نہیں پڑھا تھا۔

۳۹۵: حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا لشکر مشرکین کی طرف روانہ فرمایا۔ ان کا آپس میں مقابلہ ہوا۔ مشرکوں میں سے ایک آدمی جب کسی مسلمان کو قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو موقع پا کر اس کو قتل کر دیتا۔ مسلمانوں میں سے بھی ایک شخص اس کی غفلت کو تاڑنے لگا اور ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما تھے جب انہوں نے اس پر تلوار اٹھائی تو اس نے لا اِلهَ اِلاَّ اللہ پڑھ لیا لیکن انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ خوشخبری دینے والا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ نے اس سے حالات پوچھے اس نے بتلائے یہاں تک کہ اس نے اس آدمی کا واقعہ بھی بیان کیا کہ اس نے کس طرح کیا۔ آپ نے اس کو بلایا اور ان سے پوچھا تم نے اس کو کیوں قتل کیا؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے مسلمانوں کو بڑی تکلیف دی اور اس نے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟“ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا فَقَالَ: “أَقْبَلْتُهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟“ فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَيْتُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: “فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: “أَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَتْلَتَهُ؟“ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السَّلَاحِ قَالَ: “أَقَالَ شَقَقْتُ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا؟“ فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا حَتَّى تَمَنَيْتُ إِنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ.

“الْحُرْقَةُ“ بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَفِي الرِّأْيِ: بَطْنٌ مِنْ جُهَيْنَةَ الْقَبِيلَةِ الْمَعْرُوفَةِ. وَقَوْلُهُ “مُتَعَوِّذًا“: أَيْ مُعْتَصِمًا بِهَا مِنَ الْقَتْلِ لَا مُعْتَقِدًا لَهَا.

۳۹۵: وَعَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَأَنْهُمْ التَّقْوَا فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا نَسَاءَ أَنْ يَقْصِدَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ وَأَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَتَلَهُ فَجَاءَ الْبَشِيرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ حَتَّى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: “لِمَ قَتَلْتَهُ؟“ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْجَعُ فِي الْمُسْلِمِينَ وَقَتِلَ فُلَانًا وَفُلَانًا

فلاں فلاں کے نام لے کر بتایا کہ ان کو قتل کیا اور میں نے اس پر حملہ کیا۔ جب اس نے تلوار کو دیکھا تو اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اس کو قتل کیا؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا تو اس وقت کیا کرے گا جب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ آئے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے استغفار فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو قیامت کے دن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے ساتھ کیا کرے گا؟ آپ یہی فقرہ دہراتے جاتے اور اس پر کوئی فقرہ زائد نہ فرماتے کہ جب یہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قیامت کے دن آئے گا تو تم کیا کرو گے۔ (مسلم)

وَسَمِي لَهُ نَفْرًا وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى السِّيفَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَقْسَمْتُ؟" قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟" قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ: وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟" فَحَعَلْ لَا يَزِيدُ عَلَيَّ أَنْ يَقُولَ: "كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۶: حضرت عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن الخطاب کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ کے زمانہ میں کچھ لوگوں کا مواخذہ تو وحی کی ذریعہ ہو جاتا تھا لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور باطن کے حالات پر مواخذہ ممکن نہیں رہا۔ اس لئے ہم اب تمہارا مواخذہ صرف تمہارے ان پر کریں گے جو ہمارے سامنے آئیے پس جو ہمارے سامنے بھلائی ظاہر کرے گا ہم اس کو امن دیں گے اور اس کو اپنے قریب کریں گے۔ ہمیں ار کے اندرونی حالات سے کوئی سروکار نہ ہوگا ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے اور جو ہمارے سامنے برائی ظاہر کرے گا ہم اسے امن نہ دیں گے اور نہ اس کی تصدیق کریں گے اگرچہ وہ یہ کہے کہ اس کا باطن اچھا تھا۔ (بخاری)

۳۹۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمْ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمْسَاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ لَنَا مِنْ سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ اللَّهُ يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ اللَّهُ يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوءَ أَلْمِ نَأْمَنُهُ وَلَمْ نَصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

باب: خشیتِ الہی کا بیان

۵: بَابُ الْخَوْفِ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور مجھ ہی سے ڈرو“۔ (البقرہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔“ (البروج) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ کسی بستی کو پکڑتا ہے اس حال میں کہ وہ ظلم کرنے والی ہوتی ہے۔ بلاشبہ اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔ بے شک اس میں نشانی ہے اس شخص کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرا۔ یہ وہ دن

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَيُّ قَارِهُنُونَ﴾ [البقرة: ۴۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ [البروج: ۱۲] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ

ہے جس دن میں لوگ جمع ہوں گے اور یہ دن حاضری کا ہے۔ ہم اسے صرف مؤخر کر رہے ہیں ایک شمار کی ہوئی مدت کے لئے۔ اس دن کوئی نفس کلام نہیں کر سکے گا مگر اس کی اجازت سے۔ پس ان میں کچھ لوگ بد بخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب۔ پس پھر وہ لوگ جو بد بخت ہوئے وہ آگ میں ہوں گے۔ ان کے لئے اس آگ میں چیخنا اور چلانا ہوگا۔ (ہود) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتے ہیں“۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے اور ماں سے اور باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اولاد سے۔ ہر شخص کے لئے ان میں سے اس دن ایک ایسی حالت ہوگی جو اس کو دوسروں سے بے نیاز کر دے گی“۔ (عبس) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تم اپنے رب سے ڈرو! بے شک قیامت کے زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ جس دن تم دیکھو گے کہ دودھ پلانے والی اپنے شیر خوار بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی زلزلہ گر جائے گا اور تم دیکھو گے کہ لوگ نشے میں ہیں حالانکہ وہ مستی میں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے“۔ (الحج) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور جو شخص اپنے رب کے مقام سے ڈرا (اس کے لئے) دو باں ہیں“۔ (الرحمن) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے وہ کہیں گے بے شک ہم اپنے گھروں میں ڈرتے تھے پس اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔ بے شک ہم اس سے پہلے اسی کو پکارتے تھے۔ بے شک وہی احسان کرنے والا مہربان ہے“۔ (الطور)

اس سلسلہ میں آیات تو بہت ہیں اور معروف بھی ہیں اور مقصد بعض کی طرف اشارہ کرنا ہے جو حاصل ہو گیا۔ باقی احادیث مبارکہ اور بھی بہت ہیں ہم ان میں سے چند کو ذکر کر رہے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ وَمَا نُوَخَّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مُّعَدُّودٍ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلِّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِذَنبِهِ فَاِنَّهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَيُفَوَّقِي نَارٍ لَّهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيْقٌ ﴿١٠٢-١٠٦﴾ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ﴾ [آل عمران: ٢٨] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ يَقْرَأُ الْمَرْءُ مِنْ آخِيهِ وَأَمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ لِكُلِّ فِتْرٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَتَّىٰ بُغِيْبُهُ﴾ [عبس: ٣٤-٣٧] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ يَأْتِي النَّاسُ أَتَقْنَا رَبَّنَا إِذْ لَنْزَلَةُ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوُنَّهَا تُذْهِلُ كُلَّ مَرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾ [الحج: ١-٢] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ﴾ [الرحمن: ٤٦] الْآيَاتِ

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ فَمَنْ لَّهُ عَلَيْنَا وَوَقْنَا عَذَابَ السُّمُومِ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ﴾ [الطور: ٢٥-٢٨] وَالْآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ جَدًّا مَعْلُومَةٌ وَالْفَرْضُ الْإِشَارَةُ الَّتِي بَعْضُهَا وَقَدْ حَصَلَ، وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جَدًّا فَذَكَرْنَا مِنْهَا طَرَفًا وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ.

۳۹۷: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ نے بیان فرمایا اور آپؐ سچے رسول ہیں۔ بے شک تم میں سے ہر ایک اپنی ماں کے پیٹ میں نطفے کی صورت میں چالیس دن تک رہتا ہے پھر وہ اتنے ہی دن جما ہوا خون رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دن گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے۔ پھر فرشتہ بھیجا جاتا ہے پس اس میں روح پھونکی جاتی ہے اور فرشتے کو چار باتوں کا حکم ملتا ہے۔ اس کا رزق، اس کا وقت مقررہ اور اس کا عمل اور وہ بد بخت ہے یا خوش نصیب ہے لکھ دو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک تم میں سے ایک شخص جنتیوں والے عمل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا لکھا ہوا اس پر غالب آتا ہے اور وہ اہل جہنم جیسے کام کرنے لگتا ہے۔ پس وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے اور بے شک تم میں سے ایک شخص جہنمیوں والے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پس اس کا لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے پس وہ اہل جنت جیسے عمل کرنے لگتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۳۹۸: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس دن تم کو لایا جائے گا اس حالت میں کہ اس کی ستر ہزار لگا میں ہوں گی۔ ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔ (مسلم)

۳۹۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ قیامت کے دن اہل جہنم میں سب سے کم عذاب والا وہ شخص ہو گا جس کے پاؤں کے تلووں میں دو انگارے رکھے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا اور وہ خیال کرے گا کہ اس سے زیادہ سخت عذاب والا کوئی شخص نہیں۔ حالانکہ وہ اہل جہنم میں سب سے کم عذاب والا ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

۴۰۰: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۳۹۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ وَالْمَصْدُوقُ "إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيَوْمَئِذٍ بَارِعَ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشِقَىٰ أَوْ سَعِيدًا - فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ أَتَىٰ أَحَدَكُمْ لِيَعْمَلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۹۸: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُوتَىٰ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۹۹: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ يُوَضَّعُ فِي أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ غَلِيَّيْنِ مِنْهُمَا دِمَاعُهُ مَا يَرَىٰ أَنْ أَحَدًا أَشَدَّ مِنْهُ ذَابًا وَأَنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۰۰: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض لوگ وہ ہوں گے جن کو آگ
تخنوں تک بعض کو ان کے گھٹنوں تک اور بعض کو انکی کمر تک اور بعض کو
ان کی ہنسی تک پکڑے گی۔ (مسلم)

الْحُجْرَةُ: ازار بند کی جگہ۔

التَّرْفُؤَةُ: ہنسی کی ہڈی کو کہا جاتا ہے جو مقام نحر کے دونوں طرف
ہوتی ہے۔

۴۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا لوگ اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔
یہاں تک کہ ایک ان میں سے اپنے پسینے میں نصف کان تک ڈوبا ہوا
ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

الرَّاسُخُ: پسینہ۔

۴۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک ہمیں ایسا خطبہ دیا کہ اس جیسا خطبہ میں نے
پہلے کبھی نہیں سنا۔ ارشاد فرمایا: اگر تم وہ باتیں جان لو جن کو میں جانتا
ہوں تو تم ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے چہرے ڈھانپ لئے اور ان کے
رونے کی آوازیں تھیں (بخاری و مسلم) ایک روایت میں ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق کوئی بات پہنچی تو
اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں فرمایا مجھ پر
جنت اور دوزخ پیش کی گئی۔ میں نے آج کے دن کی طرح کا بھلائی و
برائی کا دن نہیں دیکھا۔ اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو
تھوڑا اور روؤ زیادہ۔ اس دن سے زیادہ سخت دن اصحاب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ آیا۔ انہوں نے اپنے سروں کو ڈھانپ لیا اور
ان کی رونے کی آواز آرہی تھی۔

عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ
النَّارُ إِلَى كَعْبِيئِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى
رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْرَتِهِ
وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى تَرْفُؤَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”الْحُجْرَةُ“ مَعْقِدُ الْأَزَارِ تَحْتَ الشَّرَةِ -
وَالْتَرْفُؤَةُ“ بَفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ: هِيَ
الْعَظْمُ الَّذِي عِنْدَ تَغْرِةِ النَّحْرِ وَفَلَا تَسَانِ
تَرْفُؤَاتٍ فِي جَانِبِي النَّحْرِ.

۴۰۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ
أَنْصَافِ أَدْنِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”وَالرَّشْحُ“ الْعَرَقُ.

۴۰۲: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ
فَقَالَ - ”لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحَكْتُمْ
قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا“ فَغَطَّى أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وُجُوهَهُمْ وَلَهُمْ حَيْنٌ“
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ ”بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءًا فَخَطَبَ فَقَالَ:
عَرِضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي
الْخَيْرِ وَالشَّرِّ“ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ
لَضَحَكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا فَمَا أَتَى عَلَيَّ
أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أَشَدُّ مِنْهُ
عَطْوًا رَأَوْهُمْ وَلَهُمْ حَيْنٌ“.

”الْحَيْنُ“ بِالْحَاءِ الْمُعْجَمَةِ: هُوَ الْبُكَاءُ

الْخَنِينُ: ناک سے آواز نکال کر دنا۔

۳۰۳: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے قیامت کے دن سورج کو مخلوق سے اتنا قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایک میل کی مقدار ہوگا۔ سلیم بن عامر جو حضرت مقداد سے روایت کرنے والے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ بخدا! مجھے معلوم نہیں کہ میل سے زمین کی پیمائش والا میل مراد ہے یا وہ سلاخی جس سے آنکھوں کو سرمہ لگایا جاتا ہے۔ پس لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ہوں گے۔ ان میں سے بعض وہ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک بعض کے گھٹنوں تک۔ بعض کے کولہوں تک اور بعض کو پسینے کی لگام ڈالی جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ (مسلم)

۳۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت کے دن پسینے میں ہوں گے حتیٰ کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر ہاتھ تک جائے گا اور پسینہ ان کو لگام ڈالے گا۔ یہاں تک کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

يَلْذُھَبُ فِي الْأَرْضِ: زمین میں اترے گا اور سرایت کر جائے گا گہرائی تک۔

۳۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جبکہ آپ نے دھا کہ سنا۔ پس آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جس کو آگ میں پھینکا گیا ستر سال پہلے اور وہ لڑھکتا ہوا آگ میں جا رہا تھا یہاں تک کہ وہ اس کی گہرائی میں پہنچا تو تم نے اس کے گرنے کی آواز سنی۔ (مسلم)

۳۰۶: حضرت علی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

مَعَ غُبَّةٍ وَالتَّشَاقِ الصَّوْتِ مِنَ الْأَنْفِ.

۴۰۳: وَعَنِ الْمَقْدَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "تَدْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ" قَالَ سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ الرَّائِي عَنِ الْمَقْدَادِ: فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلَ الَّذِي يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ "فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ: فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَسِيْنِهِمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ الْجَمَامَا" وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ "رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "يَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَى "يَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ" يَنْزِلُ وَيَغُوصُ.

۴۰۵: وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ: "هَلْ تَذَرُونَ مَا هَذَا؟" قُلْنَا "اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ" قَالَ: هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجِبَتَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۶: وَعَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جو بھی کوئی ہے عنقریب اس کا رب اس سے پوچھے گا جبکہ درمیان میں کون تو جہان بھی نہ ہو گا۔ بندہ اپنے دائیں دیکھے گا تو اسے اپنے بھیجے ہوئے اعمال کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا اور وہ اپنے بائیں دیکھے گا تو اپنے آگے بھیجے ہوئے عمل ہی دیکھے گا اور اپنے سامنے دیکھے گا تو جہنم کے سوا سامنے کچھ نہ دیکھے گا پس تم آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ہی ہو۔“ (بخاری و مسلم)

۳۰۷: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ آسمان چرچر کرتا ہے اور اس کو چرچر کرنے کا حق بھی ہے کیونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے برابر بھی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیناں رکھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو۔ بخدا! اگر تم وہ جان لیوے میں جانتا ہوں تو تم ہستے کم اور روتے زیادہ اور تم بستروں پر اپنی سرنگوں کے ساتھ لطف اندوز نہ ہوتے اور تم جنگلوں کی طرف اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہوئے نکل جاتے۔ (ترمذی) نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

أَطَتْ: أَطِيطُ كجائے کی آواز لہا جاتا ہے یہ فرشتوں کی کثرت سے تشبیہ دی کہ اتنے زیادہ ہیں کہ آسمان بوجھل ہو کر چرچر کی آواز کرتا ہے۔

الصُّعْدَاتُ: راستے۔

تَجَارُونَ: پناہ طلب کرتے ہو، فریاد کرتے ہو۔

۳۰۸: حضرت ابو ہریرہ فضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندے کے قدم قیامت کے دن اپنی جگہ سے نہ ہٹنے پائیں گے جب تک اس سے کچھ پوچھ نہ لیا جائے کہ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ: فَيَنْظُرُ أَيَّمَنْ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ أَطْبَ السَّمَاءِ وَحَقٌّ لَهَا أَنْ تَسِطَّ مَا لَهَا مَوْضِعٌ أَرْبَعُ أَصَابِعٍ إِلَّا وَمَلِكٌ وَاضِعٌ جِبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ تَعَالَى. وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَصَحَّحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَدَّدْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”وَاطَتْ“ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَتَشْدِيدِ الطَّاءِ ”وَتَسِطُّ“ بِفَتْحِ التَّاءِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ - وَالْأَطِيطُ صَوْتُ الرَّجُلِ وَالْقَتَبِ وَشِبْهَهُمَا وَمَعْنَاهُ أَنَّ كَثْرَةَ مَنْ فِي السَّمَاءِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْعَابِدِينَ قَدْ أَثْقَلَتْهَا حَتَّى أَطَتْ وَ”الصُّعْدَاتُ“ بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ: الطَّرِيقَاتُ وَمَعْنَى ”تَجَارُونَ“ تَسْتَعِيثُونَ“.

۴۰۸: وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ “بِرَاءٍ ثُمَّ زَائِي“

فَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَزُولُ قَدَمَا

اس نے اپنی عمر کو کن کاموں میں صرف کیا؟ اس کے علم کے متعلق کہ اس نے کن چیزوں میں صرف کیا؟ اور مال کے متعلق کہ کہاں سے اس نے کمایا اور کن مواقع میں خرچ کیا؟ اور اس کے جسم کے متعلق کہ کن چیزوں میں اسے کھپایا۔ (ترمذی)
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے قرآن مجید کی آیت: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ جس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی تلاوت فرمائی پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ ہر بندے اور عورت کے خلاف ان کاموں کی گواہی دے گی جو اس کی پشت پر لگانے کے لئے اور کہے گی تو نے فلاں فلاں کام فلاں فلاں دن میں کیا۔ پھر یہی اس کی خبریں ہیں (ترمذی) نے کہا حدیث حسن ہے۔

۳۱۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کس طرح نعمتوں سے مزالے سکتا ہوں جبکہ صورت و الافرشہ صورت کو منہ میں لئے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اجازت پر کان لگائے ہوئے ہے کہ کب اسے صواب چھونکنے کا حکم ملتا ہے تاکہ وہ صورت پھونکے۔ پس یہ بات کہو: ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ کہ اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ (ترمذی)
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

الْقُرُونُ: اس سے مراد صورت ہے جس کو اس آیت میں ذکر فرمایا: ﴿نُفِخَ فِي الصُّورِ﴾ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اسی طرح تفسیر فرمائی۔

۳۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی ڈراوہ منہ اندھیرے نکل گیا جو منہ اندھیرے نکلا وہ منزل پر پہنچ گیا۔ خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کا سامان

عَبْدِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْسَاهُ وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَا فَعَلَ فِيهِ وَعَنْ مَالِهِ مَنْ أَيْسَرَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۰۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ ثُمَّ قَالَ : ”اتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ : ”مَنْ أَخْبَارُهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَيَّ كُلَّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَيَّ ظَهَرَهَا تَقُولُ : عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”كَيْفَ أَنْعَمَ وَصَاحِبُ الْقُرُونِ قَدِ انْقَمَ الْقُرُونُ وَاسْتَمَعَ الْأَذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ“ فَكَانَ ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ قُولُوا : حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”الْقُرُونُ“ هُوَ الصُّورُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ﴾ كَذَا فَسَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۴۱۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”مَنْ خَافَ أَدْلَجَ ، وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ - أَلَا إِنَّ سَلْعَةَ اللَّهِ غَالِبَةٌ“

قیمتی ہے۔ اچھی طرح سنو! اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے (ترمذی)
ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

اذلج: رات کے شروع حصہ میں چلنا مراد اس سے اطاعت میں
جلدی ہے۔

۲۱۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے: ”لوگ قیامت کے
دن ننگے پاؤں بے ختنہ ننگے جسم اٹھائے جائیں گے۔ میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مرد عورتیں سب ننگے ہوں گے اور ایک
دوسرے کو دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا اے عائشہ! قیامت کا معاملہ اس
سے بہت زیادہ سخت ہے کہ کوئی اس بات کا ارادہ بھی کرے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ معاملہ اس سے بہت بڑھ کر ہوگا کہ
کوئی دوسرے کو دیکھنے کی جرأت بھی کرے۔

غرّلاً: عریان۔

باب: (مُسدو) رجاء کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے خدا! فرمادیں اے میرے وہ بندو!
جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید
نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمانے والے ہیں۔
بے شک وہی بخشش کرنے والے مہربان ہیں۔“ (الزمر)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہم نہیں سزا دیتے مگر ناشکرے کو ہی۔“ (سباء)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک ہماری طرف وحی کی گئی کہ عذاب اس
پر ہے جس نے جھٹلایا اور منہ موڑا۔“ (طہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور میری رحمت ہر چیز پر وسیع
ہے۔“ (الاعراف)

۳۱۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

أَلَا إِنَّ سَلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”وَأَذْلَجَ“ بِإِسْكَانِ الدَّالِ وَمَعْنَاهُ: سَارَ
مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ - وَالْمُرَادُ التَّشْمِيرُ فِي
الطَّاعَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۴۱۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يُحْشَرُ
النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِفَاةً غُرًّا غُرًّا“ قُلْتُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ
بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ قَالَ: ”يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ
أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَهْمَهُمْ ذَلِكَ“ وَفِي رِوَايَةٍ
”الْأَمْرُ أَهْمٌ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ“
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”غُرًّا“ بَصَمَ الْعَيْنِ الْمُعْجَمَةَ: أَيِ غَيْرِ
مُخْتَوْنَيْنِ.

۵۱: بَابُ الرَّجَاءِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ
أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ
الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ [الزمر: ۵۳] وَقَالَ تَعَالَى:

﴿وَهَلْ نُجَازِي إِلَى الْكُفُورِ﴾ [سباء: ۱۷]
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ
عَلَىٰ مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى﴾ [طہ: ۴۸] وَقَالَ

تَعَالَى: ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾
[الاعراف: ۱۵۶]

۴۱۳: وَعَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ وحدہ لا شریک ہے اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور بے شک عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کا وہ کلمہ جو اس نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی طرف بھیجی ہوئی روح ہیں اور بے شک جنت تو حق ہے اور آگ برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے خواہ جس عمل پر بھی ہو“۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے جس نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ حرام کر دی ہے۔

۴۱۴: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو ایک نیکی لے کر آیا اس کے لئے دو اجر ہے یا اس سے بھی بہت زیادہ دوں گا اور جو برائی لے کر آیا تو اس کا بدلہ اس کی مثل سے ہوگا یا اس کو بخش دوں گا اور جو مجھ سے ایک بائیس کے برابر قریب ہوگا میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوں گا اور جو بیس سے ایک ہاتھ قریب ہوگا۔ میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوں گا جو میرے پانچ چل کر آئے گا۔ میں اس کی طرف دوڑتا ہوں اور آؤں گا اور جو میرے پاس زمین بھر برائی لائے گا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا تو میں اس سے اسی قدر بخشش سے ملوں گا۔ (مسلم)

مَنْ تَقَرَّبَ: یعنی جو میری اطاعت کے ذریعے سے میرے قریب ہو۔ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ: تو میں اپنی رحمت کے ساتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری اطاعت میں سرگرمی سے حصہ لیتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوں آتا ہوں یعنی میں اس پر رحمت کا دریا بہا دیتا اور رحمت کے ساتھ اس کی طرف پیش قدمی کرتا ہوں اور اسے مقصود حاصل کرنے کے لئے زیادہ چلنے کی تکلیف نہیں دیتا۔ قَرَابٌ: یہ ضمہ کے ساتھ زیادہ صحیح ہے۔ اس کا معنی جو قریب قریب زمین کو بھر

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْفَاها إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَىٰ مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ”مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ“

۴۱۴: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةً مِثْلَهَا أَوْ أَعْفِرُ. وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَبِيرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا. وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا. وَمَنْ آتَانِي بِمَشْيِ آتَيْتُهُ هَرَوَلَةً وَمَنْ لَقِينِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِينْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مَعْنَى الْحَدِيثِ: ”مَنْ تَقَرَّبَ“ إِلَىٰ بِطَاعَتِي ”تَقَرَّبْتُ“ إِلَيْهِ بِرَحْمَتِي وَإِنْ زَادَتْ ”فَإِنَّ آتَانِي بِمَشْيِ“ وَأَسْرَعَ فِي طَاعَتِي آتَيْتُهُ ”هَرَوَلَةً“ أَي صَبَّتُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةَ وَسَقَّتُهُ بِهَا وَلَمْ أُخْرِجْهُ إِلَى الْمَشْيِ الْكَثِيرِ فِي الْوُضُوعِ إِلَى الْمَقْصُودِ ”وَقُرَابِ الْأَرْضِ“ بِضَمِّ الْقَافِ وَيُقَالُ بَكَسْرِهَا وَالضَّمُّ أَصْحُ وَأَشْهَرُ وَمَعْنَاهُ مَا يُقَارَبُ

دے۔ واللہ اعلم

۳۱۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ دو واجب کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ وہ جنت میں جائے گا اور جس کو اس حالت میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ (مسلم)

۳۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبکہ معاذ آپ کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ اے معاذ! انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا اے معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! تین مرتبہ آپ نے آواز دی اور معاذ نے لبیک وسعدیک کہا پھر آپ نے ارشاد فرمایا جو بندہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ بلکہ یہ گواہی دل کی سچائی سے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ پر حرام فرما دے گا۔ حضرت معاذ نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ بات میں لوگوں کو نہ بتلاؤں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا تب وہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے۔ چنانچہ حضرت معاذ نے اپنی موت کے وقت گناہ سے بچنے کے لئے اس فرمان نبوی کو بیان فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

”تَأْتِمًا“: کتمانِ علم پر گناہ کا خوف۔

۳۱۷: حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ راوی نے شک کا اظہار کیا ہے اور صحابی کی تعیین میں شک مضر نہیں ہے کیونکہ صحابہ سب عدول ہیں۔ روایت یہ ہے کہ جب غزوہ تبوک پیش آیا تو لوگوں کو بھوک بچنی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپؐ اجازت فرمائیں تو ہم اپنے

مِلاھا“ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۴۱۵: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُؤَجَّبَانِ؟ قَالَ: ”مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَعَاذَ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّجُلِ قَالَ: ”يَا مُعَاذُ“ قَالَ: لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدِيكَ— قَالَ: ”يَا مُعَاذُ“ قَالَ: لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدِيكَ ثَلَاثًا“ قَالَ: ”مَا مِنْ عَبْدٍ يُشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ“ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ إِذَا يَتَّكَلَّمُوا“ فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْتِمًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ ”تَأْتِمًا“: أَيْ خَوْفًا مِنَ الْإِثْمِ فِي

كُتْمِ هَذَا الْعِلْمِ.

۴۱۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَكَ الرَّاَوِي وَلَا يَضُرُّ الشُّكُّ فِي عَيْنِ الصَّحَابِيِّ لِأَنَّهُمْ كُلُّهُمْ عَدُولٌ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ:

اونٹ ذبح کر لیں۔ ہم گوشت کھائیں اور چربی بھی حاصل کر لیں؟ آپ نے فرمایا ایسا کر لو! اچانک حضرت عمر رضی اللہ عنہ ادھر آ گئے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ ایسا کریں گے تو سواریاں کم ہو جائیں گی۔ لیکن آپ ان کو حکم دیں اپنا بچا ہوا زاد راہ لائیں پھر ان کے لئے اس میں برکت کی دعا فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ صحیح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چمڑے کا دسترخوان منگوایا اور بچھا دیا۔ پھر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے زاد راہ کو منگوایا۔ کوئی آدمی مکئی کی ایک روٹی لا رہا تھا اور دوسرا ایک مٹھی کھجوریں اور تیسرا روٹی کا ٹکڑا۔ یہاں تک کہ دسترخوان پر کچھ زاد راہ جمع ہو گیا۔ پھر آپ نے برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ اس کو اپنے اپنے برتنوں میں ڈال لو۔ انہوں نے اپنے اپنے برتنوں میں ڈال دیا۔ حتیٰ کہ لشکر میں کوئی برتن ایسا نہ چھوڑا جس کو بھرنہ لیا پھر انہوں نے کھایا یا پھر اتک کہ سارے سیر ہو گئے پھر بھی کچھ بچ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ رسول ہوں اور کوئی بندہ ان دونوں باتوں کے ساتھ نہیں ملے گا کہ اس حال میں کہ ان میں شک کرنے والا ہو پھر اسے جنت سے روک لیا جائے۔ (بخاری) وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ (روایت مسلم)

۴۱۸: حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ ان صحابہ میں سے ہیں جو بدر میں شریک تھے عثمان کہتے ہیں کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھاتا تھا۔ میرے اور ان کے درمیان ایک وادی تھی۔ جب بارشیں آتیں تو ان کی مسجد کی طرف جانا میرے لئے مشکل ہو جایا کرتا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری نگاہ بھی کچھ کمزور ہے۔ میرے اور قوم کے درمیان وادی میں بارشوں کے وقت سیلاب آ جاتا ہے جس سے میرا وادی پار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ

لَوْ اَذْنَبْتُ لَنَا فَسَحَرْنَا فَوَاضِحًا فَاَكَلْنَا وَادَّهَمْنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "افْعَلُوا" فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اِنْ فَعَلْتُ قَلَّ الظَّهْرُ وَلَكِنْ اذْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَاجِهِمْ ثُمَّ اذْعُ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبِرَّةِ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ فِيْ ذٰلِكَ الْبِرَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "نَعَمْ" فَدَعَا بِسَطْعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَاجِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَبْجِيْ ءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ وَيَبْجِيْ ءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَبْجِيْ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى الْبَطْعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَّبْسِرُ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بِالْبِرَّةِ ثُمَّ قَالَ: خَذُوا فِيْ اَوْعِيَّتِكُمْ" فَاخَذُوا فِيْ اَوْعِيَّتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَ كُوَا فِي الْعُسْكَرِ وَعَاءٌ اِلَّا صَلَوُوْهُ وَاكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "اشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَلْقَى اللّٰهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكِبٍ فَيُخَجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَإِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشِقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُ قَبْلِ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصْرِي وَإِنَّ الْوَادِيَ السَّبْيِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشِقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُ فَرَدَدْتُ أَنْكَ

میرے گھر میں تشریف لا کر ایک جگہ نماز پڑھ دیں۔ جس کو میں نماز کی جگہ بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میں ایسا کروں گا چنانچہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ سمیت تشریف لائے اس کے بعد کہ دن خوب روشن ہو چکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ میں نے اجازت دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے سے پہلے ہی فرمایا۔ تم اپنے گھر میں میرا نماز پڑھنا کہاں پسند کرتے ہو؟ میں نے وہ جگہ بتلائی۔ جس میں میں چاہتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر آپ نے سلام پھیرا ہم نے بھی سلام کیا۔ میں نے آپ کو خزیرہ کے لئے (ایک خاص کھانا) روک لیا جو آپ کے لئے بنایا گیا۔ اس پاس کے گھر والوں نے سن لیا کہ آپ میرے گھر میں ہیں۔ پس لوگ آنا شروع ہوئے۔ یہاں تک کہ کافی لوگ ہو گئے۔ ایک آدمی نے کہا۔ مالک کو کیا ہوا کہ وہ نظر نہیں آ رہا۔ دوسرے نے کہا وہ منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کہو تم نہیں دیکھتے ہو کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضامندی ہی کو چاہنے والا ہے۔ اس آدمی نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ باقی ہم بخدا اس کی محبت اور بات چیت منافقین ہی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے آگ اس شخص پر حرام کر دی ہے جس نے صرف اللہ کی رضامندی کے لئے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ (بخاری و مسلم)

عَبْتَانُ كَلْفِظِ عَيْنِ كَسْرِهِ كَمَا سَأَلْتَهُ.

الْخَزِيرَةُ: آٹے اور چربی سے بنایا جانے والا کھانا۔

ثَابٌ رِجَالٌ: آٹے اور اکٹھے ہو گئے۔

تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخَذَهُ مُصَلًّى
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "سَأَفْعَلُ" فَقَدَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بَعْدَ مَا اشْتَدَّ السَّهَارُ وَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فَادْنَتْ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: أَيْنَ
تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشْرَفْتُ لَهُ إِلَى
الْمَكَانِ الَّذِي أَحْبَبْتُ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرَ وَصَفَّقْنَا وَرَأَاهُ
فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَامَنَا حِينَ سَلَّمَ
فَحَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرَةٍ تُصْنَعُ لَهُ فَدَمِعَ أَهْلُ
الدَّارِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي فَتَمَّ
رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ
فَقَالَ رَجُلٌ: مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَا أَرَاهُ! فَقَالَ
رَجُلٌ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تَقُلْ ذَلِكَ آلا
تَرَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ
اللَّهِ تَعَالَى" فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَمَا
نَحْنُ قَوْلُ اللَّهِ مَا نَرَى وَدَهْ وَلَا حَدِيثُهُ إِلَّا إِلَى
الْمُنَافِقِينَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَإِنَّ اللَّهَ
قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ "مُتَّقِ عَلَيْهِ.

"وَعَبْتَانُ" بِكَسْرِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالسَّكَنِ
النَّاءِ الْمُشْتَبِهَةِ فَوْقَ وَبَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ.

"وَالْخَزِيرَةُ" بِالْحَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالزَّايِ: هِيَ

ذَقِيقٌ يُطْبَخُ بِشَحْمٍ - وَقَوْلُهُ "ثَابٌ رِجَالٌ"

بِالنَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ: أَي جَاءَ وَوَأَجْتَمَعُوا.

۴۱۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے۔ ایک قیدی عورت دوڑتی پھرتی تھی۔ جب وہ ایک بچے کو قیدیوں میں پاتی تو اس کو پکارتی، سینے سے چماتی اور اس کو دودھ پلاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ نہیں اللہ کی قسم! تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بہت بڑھ کر مہربان ہیں جتنی یہ اپنے بچے پر مہربان ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس کو ایسی کتاب میں لکھ دیا جو اس کے ہاں عرش پر ہے (اِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي) اور دوسری روایت میں (غَلَبَتْ غَضَبِي) اور تیسری روایت میں سَبَقَتْ غَضَبِي۔ یعنی میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے یا سبقت کرنے والی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سوحے کئے، ننانوے اپنے ہاں محفوظ کر لئے اور ایک حصہ زمین پر اتارا۔ اسی ایک حصے ہی کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کھاتی ہے یہاں تک کہ جانور بھی اپنا خراپے بچے سے اس ڈر سے ہٹا لیتا ہے کہ اسے تکلیف نہ پہنچے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اللہ تعالیٰ کی سورتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت کو جئات، انسانوں، چوپایوں اور کبوتروں کے درمیان اتارا۔ اسی کے سبب ہی وہ آپس میں نرمی کرتے اور رحم کھاتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہے اور ننانوے رحمتوں کو موخر کیا جن سے وہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی وہ روایت جو سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

۴۱۹: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَسْبِي فَأَذَا امْرَأَةً مِنَ السَّبِيِّ تَسْعَى إِذَا وَحَدَّثَ صَبِيًّا فِي السَّبِيِّ أَخَذَتْهُ فَالزَّقَتْهُ بِنَظْفِهَا فَأَرَضَعَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتَرُونَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلِدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا: لَا وَاللَّهِ. فَقَالَ: ”اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلِدَهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَمَّا خَلَقَ الْإِنْسَانَ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: اِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي“ وَفِي رِوَايَةٍ ”غَلَبَتْ غَضَبِي“ وَفِي رِوَايَةٍ ”سَبَقَتْ غَضَبِي“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۱: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَسْرَحُمُ الْخَلَائِقُ حَتَّى تَرْفَعِ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ“ وَفِي رِوَايَةٍ: ”اِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَحَّمُونَ وَبِهَا تَغْطِفُ الْوُحُوشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللَّهُ تَعَالَى تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَسْرَحُمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ مُسَلِّمٌ

ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سرحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت کے سبب مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے ہیں اور مسلم ہی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں وزمین کو پیدا فرمایا۔ سو رحمتیں پیدا فرمائیں ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے کہ آسمان وزمین کے خلا کو بھر دے۔ ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھ دی۔ اسی رحمت ہی کی وجہ سے والدہ اپنے بیٹے پر اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے پر رحم کھاتے ہیں جب قیامت کا دن آئے گا تو رب ذوالجلال والا کرام اپنی رحمتوں کو ملا کر اس رحمت کو مکمل فرمادیں گے۔

۳۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی اکرمؐ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس بندے نے کوئی گناہ کیا تو پھر کہا: (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي) کہ اے اللہ تو میرے گناہوں کو معاف فرما۔ پس اللہ فرماتے ہیں میرے بندے نے ایک گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ایسا ہے جو گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ پر پکڑ بھی سکتا ہے۔ پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا اور پھر کہا اے رب: (اغْفِرْ لِي ذَنْبِي) اے میرے رب میرے گناہ کو معاف فرما۔ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے ایک گناہ کیا پھر جانا کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو بخش بھی سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے۔ پھر بندے نے تیسری بار گناہ کیا اور گناہ کر کے ہی کہا اے رب: (اغْفِرْ لِي ذَنْبِي) اللہ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اس نے جانا کہ میرا رب ہے جو گناہ کو بخش بھی سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پس وہ جو چاہے کرے۔ (بخاری و مسلم) (هَلْ يَفْعَلُ مَا شَاءَ) یعنی جب تک وہ گناہ کرتا اور اس سے توبہ کرتا رہے گا میں اس کو بخشا جاؤں گا۔ بے شک توبہ ما قبل کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

۳۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

أَيْضًا مِنْ رَوَايَةِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَاهُمْ بِهَا الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتَسْعَ وَتَسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ“ وَفِي رَوَايَةٍ ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فِيهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ تَنْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اكْتَمَلَتْ بِهَذِهِ الرَّحْمَةُ“ ۴۲۲: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: ”أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يُغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يُغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يُغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ”فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ“ أَيْ مَا دَامَ يَفْعَلْ هَكَذَا يُذْنِبُ وَيَتُوبُ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّ التَّوْبَةَ تَهْدِمُ مَا قَبِلَهَا.

۴۲۳: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

نے ارشاد فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری چان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو مٹا کر ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو گناہ کر کے اللہ سے معافی مانگیں گے اور ان کو اللہ معاف فرما دے گا۔ (مسلم)

۴۲۴: حضرت ابویوب خالد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ ایسی مخلوق کو پیدا فرماتے جو گناہ کر کے استغفار کرتے پھر (اللہ عزوجل) ان کو بخشے۔ (مسلم)

۴۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جماعت میں بیٹھے تھے جن میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسے لوگ بھی موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان سے اٹھ کر تشریف لے گئے اور واپسی میں دیر کر دی۔ ہمیں خطرہ ہوا کہ ہماری موجودگی میں آپ ﷺ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو۔ پس ہم گھبرا کر اٹھے تو آپ سے پہلے گھبرانے والا میں ہی تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لئے نکلا یہاں تک کہ انصار کے ایک باغ میں پہنچا۔ لمبی روایت کہ کی گئی ہے جس میں آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ جاؤ جس کو بھی اس دیوار کے باہر پاؤ بشرطیکہ وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دل کے یقین کے ساتھ دیتا ہو اس کو جنت کی خوشخبری ہے۔ (مسلم)

۴۲۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے: ﴿رَبِّ انْهِنِّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهُ مِنِّيْ﴾ اور حضرت عیسیٰ کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا: ﴿اِنَّ تَعَدَّبْتُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاَنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (المائدة) پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر یوں عرض کی: اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنِ اٰمِيْنِ۔ اے اللہ میری امت میری

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيَغْفِرُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۴ : وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : "لَوْ لَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ خَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۵ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا قُعُوْدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعًا اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِى نَقْرِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَأَ عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ ذُوْنَا فَفَرَرْنَا فَمَقَمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَرَغَ فَخَرَجْتُ اِبْتَعِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتَيْتُ حَايْطًا لِالْاَنْصَارِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بَطُوْلُهُ اِلَى قَوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَذْهَبْ فَمَنْ لَقِيْتْ وَرَأَتْ هٰذَا الْحَايْطَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَقِيْمًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۶ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِى اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : ﴿رَبِّ اَنْهِنِّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهُ مِنِّيْ﴾ [ابراہیم: ۲۶] الْاَيَةِ وَقَوْلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ : ﴿اِنَّ تَعَدَّبْتُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاَنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

امت اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اللہ نے فرمایا اے جبرائیل محمد کے پاس جاؤ اور تیرا رب اچھی طرح جانتا ہے اور ان سے پوچھو! کیوں روتے ہو؟ پس جبرائیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتلایا جو آپ نے کہا تھا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل محمد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو ہم تم کو تمہاری امت کے سلسلے میں راضی کر دیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض نہیں کریں گے۔ (رواہ مسلم)

۴۲۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا۔ پس آپ نے فرمایا اے معاذ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ وہ اس ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے والا ہو وہ اس کو عذاب نہ دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ سنادوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مت خوشخبری دو۔ پس وہ بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے یعنی عمل چھوڑ دیں گے۔ (بخاری و مسلم)

۴۲۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں پس اللہ کے اس ارشاد ﴿يُنَبِّئُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ (ابراہیم) کا یہی مطلب ہے ”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا میں مضبوط بات کے ساتھ ثابت قدم رکھتے ہیں اور آخرت میں بھی“۔ (مسلم بخاری)

[المائدہ: ۱۱۸] فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: "اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي" وَبَكَى فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبِّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ؟ فَاتَاهُ جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: إِنَّا سَرَرْنَا فِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوهُكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۷: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى جَمَلٍ فَقَالَ: "يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: "فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: "لَا تُبَشِّرُهُمْ فَيَكْفُرُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۸: وَعَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يُنَبِّئُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ [ابراہیم: ۲۷] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۹: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ

۴۲۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا جب کافر دنیا میں کوئی اچھا عمل کر لیتا ہے تو اس کے بدلے میں اس کو دنیا میں ایک لقمہ دے دیا جاتا ہے باقی رہا مومن پس اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے نیکیوں کو جمع کر دیتے ہیں اور دنیا میں اس کی اطاعت پر اس کو رزق بھی دیتا ہے اور ایک روایت میں الفاظ بھی آتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی مومن پر اس کی کسی نیکی کے معاملے میں ظلم نہیں کرتا۔ بس اس کا بدلہ دنیا میں بھی دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی دیں گے۔ مگر کافر دنیا میں جو عمل اللہ کی خاطر اچھے کر لیتا ہے تو اس کے بدلے اسے کھانا دیا جاتا ہے جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کی کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کا بدلہ دیا جائے گا۔

۳۳۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچوں نمازوں کی مثال لبالب بھری ہوئی نہر ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر ہو جس سے وہ دن میں پانچ بار غسل ہو۔ (مسلم)

الْعَمْرُ: کا بہت زیادہ۔

۳۳۱: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود آپ ﷺ فرماتے تھے جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے جنازہ والے چالیس آدمی ادا کریں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ میت کے متعلق ان کی سفارش کو قبول فرماتے ہیں۔ (مسلم)

۳۳۲: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں قریباً چالیس افراد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر ارشاد فرمایا کیا تم خوش ہو گے کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟ ہم نے عرض کی جی ہاں۔ پھر فرمایا کیا تم پسند کرو گے کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ مجھے امید ہے

اللہ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أَطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَدْخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْأَجْرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزِي بِهَا فِي الْأَجْرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَقْطَعُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ لِلَّهِ تَعَالَى فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْأَجْرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۰: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرِ جَارِ عَمْرِ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. "الْعَمْرُ" الْكَثِيرُ.

۴۳۱: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۲: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ فَقَالَ "أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟" قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: "أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟" قُلْنَا: نَعَمْ - قَالَ: وَاللَّيْلِ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَا رَجْوَا أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ

کہ تم اہل جنت کا نصف حصہ ہو گے اور وہ اس طرح کہ جنت میں صرف مومن جائیں گے اور مشرکین کی تعداد کے مقابلہ میں تم ایسے ہو جیسے کالے تیل کی کھال میں سفید بال یا سرخ تیل کے چمڑے پر سیاہ بال۔ (بخاری و مسلم)

۴۳۳: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک ایک یہودی یا نصرانی عنایت فرما کر فرمائے گا یہ تیرا آگ سے بچنے کا فدیہ ہے اور ایک اور روایت انہوں نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی۔ اس میں فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا کچھ مسلمان ایسے بھی آئیں گے جن کے گناہ پہاڑوں کی طرح ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو وہ گناہ بھی بخش دیں گے۔ (مسلم)

دفع الی کل مسلم یتھودیا او نصرانیا اور پھر فرمائیں گے: ہذا فکاکک من النار اس کا معنی وہ ہے جو حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ ہر ایک کا جنت میں ایک ٹھکانہ ہے اور ایک ٹھکانہ آگ میں ہے پس مومن جب جنت میں داخل ہو جائے گا تو کافر جہنم میں اس کا جانشین ہوگا۔ اس لئے کہ اپنے کفر کی وجہ سے اس کا حق دار ہوگا اور فکاکک کا معنی یہ ہے تیرا فدیہ یعنی تو جہنم میں داخل کرنے کے لئے پیش کیا گیا تھا اور یہ تیرا فدیہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کے لئے ایک تعداد مقرر کی ہے جن سے وہ اس آگ کو بھرے گا۔ پس جب کافر اپنے کفر اور گناہ کی وجہ سے آگ میں داخل ہوں گے تو وہ ایسے ہوں گے گویا وہ مسلمانوں کے لئے جہنم سے رہائی کا ذریعہ بن گئے۔ واللہ اعلم

۴۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ قیامت کے روز مومن اپنے رب کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ اسے اپنی حفاظت اور رحمت میں لے لے

لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشُّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثُّورِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشُّعْرَةِ السُّودَاءِ فِي جِلْدِ الثُّورِ الْأَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۳۳ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا فِكَاكَكَ مِنَ النَّارِ" وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِنْ أُمَّةٍ مُّسْلِمِينَ بَدَنُوبٍ أَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَكُمْ إِذَا مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ: دَفَعَ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا فِكَاكَكَ مِنَ النَّارِ" مَعْنَاهُ مَا جَاءَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "لِكُلِّ أَحَدٍ مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ فَالْمُؤْمِنُ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خَلَفَهُ الْكَافِرُ فِي النَّارِ لِأَنَّهُ مُسْتَحِقٌّ لِذَلِكَ بِكُفْرِهِ" وَمَعْنَى "فِكَاكَكَ" "إِنَّكَ كُنْتَ مُعْرِضًا لِدُخُولِ النَّارِ وَهَذَا فِكَاكَكَ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدَّرَ لِلنَّارِ عَدَدًا يَمْلُؤُهَا فَإِذَا دَخَلَهَا الْكُفَّارُ بَدَنُوبِهِمْ وَكُفْرِهِمْ صَارُوا فِي مَعْنَى الْفِكَاكَكَ لِلْمُسْلِمِينَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

۴۳۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يُدْنِي الْمُؤْمِنُ مِنْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ

گا۔ پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور فرمائے گا کیا تو فلاں گناہ جانتا ہے؟ کیا تجھے فلاں گناہ کا علم ہے؟ مؤمن کہے گا ہاں۔ اے رب! جانتا ہوں۔ تو اللہ فرمائے گا میں نے دنیا میں بھی تیرے ان گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا اور آج بھی میں تیرے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں پھر اسے اس کی نیکیوں کا دفتر دے دیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

كَفَنَهُ: اس کی رحمت اور پردہ پوشی۔

۴۳۵: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا۔ پھر وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتلایا جس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَاقِمِ الصَّلَاةَ﴾ اور تم نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور رات کے ہر حصہ میں بے شک نیک کام برے کاموں کو منادیتے ہیں۔ اس آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم میرے لئے ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کیا اللہ میری امت تمام کے لئے ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے ایسا جرم ہو گیا جس سے میں اکا مستحق ہو گیا ہوں۔ آپ وہ سزا مجھ پر نافذ فرمائیں ادھر نماز کا وقت ہو گیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے قابل سزا جرم کا ارتکاب ہو گیا ہے۔ آپ میرے متعلق اللہ کی کتاب کا حکم قائم فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تیرا گناہ معاف کر دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

أَصَبْتُ حَدًّا کا معنی یہ ہے کہ مجھ سے ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جس پر حد لازم ہے۔ اس سے مراد حقیقی حد شرعی نہیں ہے جیسے زنا اور شراب نوشی وغیرہ یہ حدود نماز سے ساقط نہیں ہوتیں اور نہ ہی حاکم کو ان کا

حَتَّى يَضَعَ كَفَنَهُ عَلَيْهِ فَيَقْرَأَهُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ رَبِّ اعْرِفْ قَالَ: فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"كَفَنَهُ" سَتَرَهُ وَرَحِمْتُهُ.

۴۳۵: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبَاً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ وَيُزَلِّقَ مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِمِنُ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَلَيْ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ جَمِيعُ أُمَّتِي كَلِبَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ. قَالَ هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قَدْ غُفِرَ لَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَوْلُهُ "أَصَبْتُ حَدًّا" مَعْنَاهُ مَعْصِيَةٌ تُوجِبُ التَّعْزِيرَ وَلَيْسَ الْمُرَادُ الْحَدَّ الشَّرْعِيَّ الْحَقِيقِيَّ كَحَدِّ الزَّوْنِ وَالْخَمْرِ وَغَيْرِهِمَا فَإِنَّ هَذِهِ الْحُدُودَ لَا تَسْقُطُ

ترک کرنا جائز ہے۔

۴۳۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی اس ادا پر خوش ہوتے ہیں کہ وہ کھانا کھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے یا پانی نوش کرے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ (مسلم)

الاکٹلہ: ایک مرتبہ کھانا جیسا کہ عَشْوہ و غَدْوہ: صبح یا شام کا کھانا۔ (واللہ اعلم)

۴۳۸: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ دراز فرماتا ہے تاکہ دن کو برائی کا ارتکاب کرنے والا توبہ کر لے اور دن کو اپنا ہاتھ دراز فرماتا ہے تاکہ رات کو برائی کا ارتکاب کرنے والا توبہ کر لے۔ یہ سب تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (مسلم)

۴۳۹: حضرت ابو نعیم عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں لڑا کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور وہ کسی دین پر نہیں ہیں اور بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔ پھر میں نے ایک آدمی کی بابت سنا کہ وہ مکے میں کچھ باتیں کرتا ہے۔ چنانچہ میں اپنی سواری پر بیٹھا اور اس شخص کے پاس ملکہ آیا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھپ کر اپنا تبلیغی کام کر رہے ہیں اور آپ پر آپ کی قوم دلیر ہے۔ پس میں نے خفیہ طریقے سے آپ سے ملنے کی تدبیر کی۔ حتیٰ کہ میں مکہ میں آپ کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے آپ سے کہا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نبی ہوں۔ میں نے پوچھا نبی کون ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ میں نے کہا آپ کو اللہ نے کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے اس نے صلہ رحمی کرنے بتوں کو توڑنے، اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیا ہے۔ میں نے عرض کیا

بِالصَّلَاةِ وَلَا يَجُوزُ لِلْإِمَامِ تَرْكُهَا.

۴۳۷: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

”إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَىٰ عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”الْأَكْلَةُ“ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَهِيَ الْمَرْءَةُ الْوَاحِدَةُ مِنَ الْأَكْلِ كَالْغَدْوَةِ وَالْعَشْوَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۴۳۸: وَعَنْ أَبِي مُوسَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ يُسْطِئِدُهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَسْطِئِدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّىٰ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۹: وَعَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَمْرُو بْنِ عَبْسَةَ ”بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالْبَاءِ“ السَّلْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَىٰ ظَلَالَةٍ وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا فَقَعَدْتُ عَلَىٰ رَاحِلَتِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَأَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسْتَخْفِيًا جُرْءَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَلَطَّفْتُ حَتَّىٰ دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: ”أَنَا نَبِيٌّ“ قُلْتُ: وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: ”أُرْسَلْتَنِي اللَّهُ“ قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أُرْسَلْتَ؟ قَالَ: ”أُرْسَلْتَنِي بِصَلَاةِ الْأَرْحَامِ وَكُسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوَحَّدَ اللَّهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ“ قُلْتُ فَمَنْ مَعَكَ

پھر آپ کے ساتھ اس میں کون کون ہے؟ آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام اور آپ کے ساتھ اس دن ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما تھے۔ میں نے کہا میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا۔ تو ان دنوں اس کی طاقت نہیں رکھتا؟ کیا تو میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھ رہا اپنے وطن کی طرف لوٹ جا پس جب تم میری بابت سنو کہ میں غالب آ گیا ہوں تو میرے پاس چلے آنا۔ کہتے ہیں کہ میں اپنے اہل و عیال میں آ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے گئے اور میں اپنے اہل و عیال میں ہی تھا پس میں نے حالات معلوم کرنے شروع کئے۔ میں کچھ لوگوں سے دریافت کرتا جب آپ مدینہ تشریف لائے۔ یہاں تک کہ ہمارے کچھ لوگ مدینہ آئے۔ تو میں نے ان سے کہا کہ اس آدمی کا کیا حال ہے جو مدینہ آیا ہے؟ میں نے کہا لوگ اس کی طرف تیزی سے آرہے ہیں اور اس کی قوم نے قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر وہ ایسا نہ کر سکے۔ چنانچہ میں مدینہ میں آ کر حاضر خدمت ہوا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں تم وہی ہو جو مجھے مکہ میں ملے۔ پس میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے وہ باتیں بتلائیں جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہیں اور میں ان سے ناواقف ہوں۔ مجھے نماز کی بابت بتلائیے۔ آپ نے فرمایا تم صبح کی نماز پڑھو پھر سورج کے ایک نیزے کی مقدار بلند ہونے تک نماز سے رکے رہو۔ اس لئے کہ جب تک سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت کافر اسے سجدہ کرتے ہیں پھر تم نماز پڑھو اس لئے کہ نماز میں فرشتے گواہ ہوتے اور لکھنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ سایہ نیزے کے برابر ہو جائے۔ پھر نماز سے رک جاؤ اس لئے کہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے پھر جب سایہ بڑھنے لگے تو نماز پڑھو۔ اس لئے کہ نماز میں فرشتے گواہ اور حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں

عَلَى هَذَا؟ قَالَ: "حُرٌّ وَعَبْدٌ" وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ: إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ: "إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا لَا تَرَى حَالِي وَحَالِ النَّاسِ؟ وَلَكِنْ أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي قَالَ: فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ مِنْ أَهْلِي الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَعَلْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ؟ فَقَالُوا: النَّاسُ أَيْهَ سِرَاعٍ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ فَجَعَلْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْرِفُنِي قَالَ: "نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتُنِي بِمَكَّةَ" قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَجْهَلُهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْضَرَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ فَيَدْرُمُحُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلَّى فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقْبَلَ الظِّلُّ بِالرُّمُحِ ثُمَّ أَقْضَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ النَّفْيُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعِصْرَ ثُمَّ أَقْضَرَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ

تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت اسے کافر مجذہ کرتے ہیں۔ میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ وضو کے متعلق مجھے بتلائیں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص وضو کا پانی اپنے قریب کرے تو وہ مضمضہ کرے (کلی کرے) اور ناک میں پانی ڈالے پھر ناک صاف کرے تو اس کے چہرے منہ اور ناک کے گناہ گر جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنا منہ دھوتا ہے جیسے اسے اللہ نے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کی غلطیاں اس کی داڑھی کے کناروں کے ساتھ گر جاتی ہیں۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی خطائیں اس کی انگلیوں تک پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں۔ پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی غلطیاں اس کے بالوں کے کنارے سے نکل جاتی ہیں۔ پھر وہ اپنے دونوں اوں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ اس کی انگلیوں سے نکل جاتے ہیں۔ پھر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور بزرگوں کی طرح بیان کی۔ جس طرح وہ اس کا حق رکھتا ہے اپنے دل کو اللہ کے لئے فارغ کر دیا تو گناہوں سے اس طرح صاف ہو کر نکلتا ہے جیسے وہ ارادہ کرتا تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا۔ اس روایت کو عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو امامہ رسول ﷺ کے صحابی سے بیان کیا ہے۔ ان سے ابو امامہ نے فرمایا اے عمرو۔ دیکھو تم کیا بیان کر رہے ہو؟ ایک ہی جگہ پر ایک آدمی کو یہ مقام دے دیا جائے گا؟ حضرت عمرو نے کہا اے ابو امامہ میری عمر بڑی ہو گئی۔ میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور میری موت قریب آ گئی۔ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولوں۔ اگر میں نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا مگر ایک دو تین نہیں بلکہ سات مرتبہ تو میں اس کو کبھی بھی بیان نہ کرتا۔ لیکن میں نے تو اس کو اس سے بھی زیادہ مرتبہ

بَيْنَ عَمْرِي سَيْطَانٍ وَحِينِيذٍ يَسْجُدُ لَهَا
 'نُكْمَر' قَالَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهُ فَأَنُوضُوهُ
 حَدِيثِي عَنْهُ؟ فَقَالَ: "مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يَقْرَبُ
 وَعَمْرُوهُ فَيَسْمُضُضُ وَيَسْتَشِقُّ فَيَسْتَبْرِئُ إِلَّا
 خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا
 غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
 وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ
 يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ
 أَنْبَالِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ
 خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ
 يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
 رِجْلَيْهِ مِنْ أَنْبَالِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى
 فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى وَاتَّقَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالذِّكْرِ
 هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ تَعَالَى إِلَّا أَنْصَرَفَ
 مِنْ حَظِينَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ" فَحَدَّثَ
 عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا أَمَامَةَ
 صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو أَمَامَةَ
 يَا عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ أَنْظِرْ مَا تَقُولُ فِي مَقَامِ
 وَاحِدٍ يُعْطَى هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ: يَا أَبَا
 أَمَامَةَ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي وَرَقِيَ عَظْمِي
 وَاقْتَرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ
 عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ
 ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ أَبَدًا
 بِهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ رَوَاهُ

سنا ہے۔ (مسلم)

جُرءٌ آءٌ عَلَيْهِ قَوْمُهُ: یعنی وہ آپ پر بڑی جسارت کرنے والے ہیں اور اس میں قطعاً ڈرنے والے نہیں۔ یہ مشہور روایت ہے اور حمیدی نے اس کو جر آء نقل کیا ہے۔ جس کا معنی غضب ناک، غم اور فکر والے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا پیاناہ صبر لبریز ہو جائے اور وہ غم ان کے جسم میں اثر کر جائے۔ جیسے کہتے ہیں حَرَى يَخْرَى جب جسم غم ورنج وغیرہ سے کمزور ہو جائے اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ لفظ جیم کے ساتھ ہے۔

بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ: شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان یعنی اس کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان اور مطلب اس کا یہ ہے کہ شیطان اور اس کا ٹولہ اس وقت حرکت میں ہوتا ہے اور تسلط و غلبہ کرتا ہے۔

يُغْرِبُ وَضُوءَهُ: اس کا معنی اس پانی کو قریب لائے جس سے وضو کرنا ہو۔

الْآخِرَةُ خَيْرٌ مِنَ الْأُولَى: غلطیاں گرجاتی ہیں۔ بعض نے جَرَتْ روایت کیا ہے اور صحیح لفظ خَرَتْ کے ساتھ ہے اور جمہور کی روایت یہی ہے۔

فَيَنْتَبِهُ: ناک صاف کرے۔

نَفْرَةٌ: ناک کی ایک جانب کو کہتے ہیں۔

۴۴۰: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب اللہ کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے پیغمبر کی روح پہلے قبض فرمالیتا ہے اور اس کو ان کا استقبالی اور میر سامان بنا دیا ہے اور جب کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو اسے عذاب دیتا ہے جبکہ اس کا نبی زندہ ہوتا ہے پس اس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے حالانکہ پیغمبران کو دیکھ رہا ہوتا ہے اللہ ان کی ہلاکت کے ذریعے نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے کیونکہ ان لوگوں نے اس کو جھٹلایا اور اس کے

مُسْلِمٌ. قَوْلُهُ "جُرءٌ آءٌ عَلَيْهِ قَوْمُهُ" هُوَ بِجِيمٍ مَّضْمُومَةٍ وَبِالْمَدِّ عَلَى وَزْنِ عُلَمَاءَ: أَيْ جَاسِرُونَ مُسْتَطِيلُونَ غَيْرُ هَائِلِينَ هَذِهِ السَّرْوَايَةُ الْمَشْهُورَةُ، وَرَوَاهُ الْحَمِيدِيُّ وَغَيْرُهُ حِرَاءً بِكُسْرِ الْهَاءِ الْمُثَمَلَةِ وَقَالَ مَعْنَاهُ: غَضَابٌ ذَوُّوْ غَمٍّ وَهُمْ قَدْ عَيْلَ صَبْرُهُمْ بِهِ حَتَّى التَّرْفَى أَجْسَامَهُمْ مِنْ قَوْلِهِمْ: حَرَى جِسْمُهُ يَخْرَى إِذَا نَقَصَ مِنْ أَلَمٍ أَوْ غَمٍّ وَنَحْوِهِ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ بِالْجِيمِ قَوْلُهُ ﷺ "بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ" أَيْ دَاخِلِي رَأْسِهِ وَالْمُرَادُ التَّمَثِيلُ مَعْنَاهُ أَنَّهُ حِينَئِذٍ يَتَحَرَّكُ الشَّيْطَانُ وَشَيْعَتُهُ وَيَتَسَلَّطُونَ - وَقَوْلُهُ بِقُرْبِ وَضُوءِهِ مَعْنَاهُ يُحَضِرُ الْمَاءَ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِهِ - وَقَوْلُهُ "الْآخِرَةُ خَيْرٌ مِنَ الْأُولَى" هُوَ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ سَقَطَتْ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ "جَرَتْ" بِالْجِيمِ وَالصَّحِيحُ بِالْخَاءِ وَهُوَ رَوَايَةُ الْجَمْهُورِ وَقَوْلُهُ فَيَنْتَبِهُ أَيْ يَسْتَخْرِجُ مَا فِي أَنْفِهِ مِنْ أَدْوَى - وَالنَّفْرَةُ: طَرَفُ الْأَنْفِ.

۴۴۰: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً أُمَّةٍ

قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهَا لَهَا فَرَطًا وَسَلْفًا

بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَاكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا

وَنَبِيَّهَا حَتَّى فَاهَلَكَهَا وَهُوَ حَتَّى يَنْظُرُ

فَاقْرَأْ عَيْنَهُ بِهَلَاكِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَضَوْا

حکم کی نافرمانی کی تھی۔ (مسلم)

أَمْرَهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

باب: ربّ تعالیٰ سے اچھی توقع رکھنے کی فضیلت

۵۲: بَابُ فَضْلِ الرَّجَاءِ

اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نیک بندے کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا: ”اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ بندوں کو دیکھنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے ان برائیوں سے بچالیا جن کی انہوں نے تدبیریں کیں“۔ (غافر)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِخْبَارًا عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ : ﴿وَأَفْضُضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا﴾ [غافر: ۴۴-۴۵]

۴۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جہاں بھی وہ مجھے یاد کرے۔ اللہ کی قسم یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی گم شدہ بیل پاتا ہے اور جو میرے ایک بالشت قریب ہوتا ہے۔ تو میں اس کے ایسے ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو میری طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس کے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں (بخاری و مسلم) یہ مسلم کی ایک روایت ہے اس کی شرح حدیث ۴۱۲ میں گزری ہے۔ صحیحین کی روایت میں ہے اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور ایک روایت میں حَيْثُ كَالْفِظِ ہے۔ یہ دونوں صحیح ہیں۔

۴۴۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: "قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَمْرِهِ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللَّهِ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدٍ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْقَلَاءِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أَهْرُولٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظٌ إِحْدَايَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ - وَرَوَى فِي الصَّحِيحَيْنِ: "وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي" بِالنُّونِ وَفِي هَذِهِ الرَّوَايَةِ "حَيْثُ" بِالتَّاءِ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ.

۴۴۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی وفات سے تین روز قبل یہ ارشاد سنا۔ تم میں سے کسی کو ہرگز موت نہ آئے مگر کہ وہ اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو۔ (مسلم)

۴۴۲: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے

۴۴۳: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي

اچھی امید رکھے گا۔ میں تجھے بخشا رہوں گا خواہ تیرے عمل کیسے ہی ہوں مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا تو میں تجھے بخش دوں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ آئے تو پھر تو مجھے اس حالت میں ملے کہ میرے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ تو میں تیرے پاس زمین بھر کر بخشش لاؤں گا۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

عَنَانَ السَّمَاءِ: بعض نے کہا اس کا مطلب جو تیرے لئے ظاہر ہو جب تو سر اٹھا کر دیکھے بعض نے کہا مراد بادل ہے۔
قَرَابُ الْأَرْضِ يَا قَرَابُ الْأَرْضِ:
قریباً زمین کو بھر دے۔

واللہ اعلم

باب: رب تعالیٰ سے خوف و امید

(دونوں چیزیں) رکھنے کا بیان

بندے کے لئے حالت صحت میں بہتر یہ ہے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف اور اس کی رحمت کی امید ہو اور اس کا خوف اور امید برابر ہو اور بیماری کی حالت میں امید کو غالب رکھے۔ شریعت کے اصول اور کتاب و سنت کے نصوص اور دیگر دلائل اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہیں ہوتے مگر خسارہ پانے والے لوگ“۔ (الاعراف: ۹۹) وقال فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہیں“۔ (یوسف) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اس دن بعض چہرے روشن ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے“۔ (آل عمران) اللہ

عَفَرْتُ لَكَ عَلَيَّ مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أَيْلَىٰ
يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ
ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي عَفَرْتُ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ
إِنَّكَ لَوْ آتَيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثَمَّ
لَقَبْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَيْتَكَ بِقَرَابِهَا
مَغْفِرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ : وَقَالَ : حَدِيثٌ
حَسَنٌ .

”عَنَانَ السَّمَاءِ“ يَفْتَحُ الْعَيْنَ قِيلَ هُوَ مَا
عَنَّ لَكَ مِنْهَا أَيَّ ظَهَرَ أَيْ رَفَعَتْ
رَأْسَكَ - وَقِيلَ : هُوَ السَّحَابُ - وَ
”قَرَابُ الْأَرْضِ“ بِضَمِّ الْقَافِ وَقِيلَ
بِكُسْرِهَا وَالضَّمُّ أَصَحُّ وَأَشْهُرُ وَهُوَ : مَا
يُقَارِبُ مَلَاهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

۵۴ : بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْخَوْفِ

وَالرَّجَاءِ

إِعْلَمَنَّ أَنَّ الْمُخْتَارَ لِلْعَبْدِ فِي حَالِ صِحَّتِهِ
أَنْ يَكُونَ خَائِفًا رَاجِيًا وَيَكُونَ خَوْفُهُ
وَرَجَاؤُهُ سَوَاءً وَفِي حَالِ الْمَرَضِ يُمَحَضُّ
الرَّجَاءَ - وَقَوَاعِدُ الشَّرْعِ مِنْ نُصُوصِ
الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مُتَضَاهِرَةٌ عَلَى
ذَلِكَ .

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا
الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴾ [اعراف: ۹۹] وَقَالَ
تَعَالَى : ﴿ إِنَّهُ لَا يَنَاسُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ
الْكَافِرُونَ ﴾ [يوسف: ۸۷] وَقَالَ تَعَالَى :
﴿ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ﴾ [آل

تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک آپؐ کا رب جلد بدلہ لینے والا ہے اور وہ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔“ (الاعراف) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک نیک لوگ البتہ نعمتوں میں ہوں گے اور بے شک گناہگار لوگ جہنم میں ہوں گے۔“ (الانفطار) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پس پھر وہ شخص جس کے وزن بھاری ہوئے پس وہ من مانی زندگی میں ہوگا اور پھر وہ شخص جس کے وزن ہلکے ہوئے پس اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“ (القاریہ)

آیات اس سلسلہ میں بہت ہیں پس دو یا زیادہ متصل آیات میں خوف اور امید دونوں جمع ہو جاتے ہیں یا کسی ایک آیت یا کئی آیات میں جمع ہیں۔

۴۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر مومن جان لیتا جو اللہ تعالیٰ سے ہاں سزا ہے تو اس کی جنت کی کوئی طمع نہ کرتا اور اگر کافر جان لیتا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں رحمت ہے تو اس کی جنت سے کوئی مایوس نہ ہوتا۔“ (مسلم)

۴۴۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میت تیار کر کے رکھ دی جاتی ہے اور لوگ یا آدمی اس کو کندھوں پر اٹھاتے ہیں پس اگر وہ نیک ہوتا ہے تو وہ کہتی ہے مجھے آگے بڑھاؤ مجھے آگے بڑھاؤ اور اگر وہ بدکار کی میت ہوتی ہے تو وہ کہتی ہے۔ ہائے افسوس تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔ (بخاری)

۴۴۶: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت تمہارے ہر شخص کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور آگ بھی اسی طرح قریب ہے۔“ (بخاری)

عمران: ۱۰۶] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [الاعراف: ۱۶۷] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ﴾ [الانفطار: ۱۳-۱۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاغِبَةٍ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمَّهُ هَاوِيَةٌ﴾ [القاریہ: ۶-۹] وَالْآيَاتُ فِي هَذَا الْمَعْنَى كَثِيرَةٌ فَيَجْتَمِعُ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ فِي الْيَسِينِ مُتَمَرِّتَيْنِ أَوْ آيَاتٍ أَوْ آيَةٍ.

۴۴۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا وُضِعَتِ الْجَسَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا النَّاسُ أَوْ الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَتَا، أَيْنَ تَذْهَبُونَ بَهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَبَقَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۶: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

باب: اللہ تعالیٰ کے خوف اور

اُس کی ملاقات کے شوق میں رونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر جاتے ہیں اور ان کے خشوع میں (قرآن) اضافہ کرتا ہے۔“ (الاسراء) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات (قرآن) سے تعجب کرتے ہو اور بھتے ہو اور روتے نہیں؟“۔ (النساء)

۴۴۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں! حالانکہ آپ پُر قرآن اترا۔ آپ نے فرمایا میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ میں اس آیت پر پہنچا ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا.....﴾ پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا اب اتنا کافی ہے! میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (بخاری و مسلم)

۴۴۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا..... میں نے کبھی اس جیسا نہیں سنا..... پھر ارشاد فرمایا: اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں۔ تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔ حضرت انس کہتے ہیں اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور ان کے رونے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ (بخاری و مسلم)

روایت ۴۴۰ باب الخوف میں بیان ہو چکی۔

۴۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”وہ آدمی آگ میں داخل نہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا۔ یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس لوٹ جائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیچنے والا غبار اور جہنم کا دھواں دونوں

۵۴: بَابُ فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ

اللَّهِ تَعَالَى وَشَوْقًا إِلَيْهِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَيَخْرُونَ لِلَّذِينَ يَكُونُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا﴾ [الاسراء: ۱۰۹] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَفَمَنْ هَذَا الْحَدِيثُ تَعْجِبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ﴾ [النساء: ۶۰، ۵۹]

۴۴۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ”أَقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأْ عَلَيْكَ مَا أَنْزَلَ؟ قَالَ: ”إِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي“ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى جِئْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ قَالَ: ”حَسْبُكَ الْآنَ“ فَانْتَفَتْ إِلَيْهِ فَأَذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۸: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَظَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُطْبَةَ مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ: ”لَوْ تَعَلَّمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحَكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا“ قَالَ فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولَ اللَّهِ وَجُوهَهُمْ وَلَهُمْ حَنِينٌ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ، وَسَبَقَ بَيَانُهُ فِي بَابِ الْخَوْفِ.

۴۴۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَا يَلْجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يُعَوِّدَ اللَّيْلُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غَبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جمع نہیں ہو سکتے (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۵۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اسات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس دن سایہ دیں گے جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱) عادل حاکم، (۲) عبادت گزار نوجوان، (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو، (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر باہمی محبت کرتے ہیں ان کا جدا اور جمع ہونا اسی بنیاد پر ہوتا ہے، (۵) وہ آدمی جس کو کسی حسین اور صاحب مرتبہ عورت نے گناہ کی طرف بلایا مگر اس نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، (۶) وہ آدمی جس نے صدقہ چھپ کر کیا کہ اسکے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہوا جو اسکے دائیں ہاتھ نے کیا، (۷) وہ آدمی جس نے علیحدگی میں اللہ کو یاد کیا بس اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ (بخاری و مسلم)

۴۵۱: حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ نماز ادا فرما رہے تھے اور ان کے سینے سے رونے کی وجہ سے چولھے پر رکھی ہوئی ہنڈیا جیسی آواز نکلتی ہی تھی۔ یہ حدیث صحیح ہے (ابوداؤد) ترمذی نے فضائل میں سند صحیح سے روایت کیا۔

۴۵۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ پڑھ کر سناؤں۔ انہوں نے عرض کیا: کیا میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت ابی (فرط محبت سے) رو پڑے۔ (بخاری و مسلم) دوسری روایت میں ”ابی رونے لگے“ ہے۔

۴۵۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد فرمایا: ہمارے ساتھ ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کے لئے چلو!

وَذَخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۵۰ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ : إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالسَّاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ“ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاحْفَاها حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهَا مَا تَنْفِقُ يَمِينُهُ“ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَائِرًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۱ : وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَرِيْرٌ كَأَرِيْرِ الْمَرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۴۵۲ : وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَانِي؟ قَالَ : ”نَعَمْ“ فَبَكَى أَبِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ : فَجَعَلَ أَبِي يَبْكِي.

۴۵۳ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ انْطَلِقُ سِنًا إِلَى أُمَّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَزَّوْرَهَا كَمَا

جس طرح رسول اللہ ﷺ ان کی ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے۔ جب دونوں حضرات وہاں پہنچے تو وہ رو پڑیں۔ دونوں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں؟ کیا آپ کو معلوم نہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے وہ بہت بہتر ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا میں اس لئے نہیں روتی۔ میں بھی بخوبی جانتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے وہ زیادہ بہتر ہے لیکن میں اس لئے روتی ہوں کہ وحی آسمانوں سے آنی بند ہوگئی۔ اس بات نے ان کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا چنانچہ وہ دونوں بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔ (مسلم) یہ روایت زیارت اہل خیر میں گزری۔

۴۵۴: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کا درد (مرض الموت) زیادہ شدید ہو گیا۔ آپ کو نماز پڑھائیں اس پر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا بے شک ابو بکر نرم دل آدمی ہیں۔ جب وہ قرآن مجید پڑھتے ہیں تو ان پر گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: انہی کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ایک روایت جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ جب ابو بکر آپ کی جگہ پر آئے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگ ان کی قراءت نہ سن پائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

۴۵۵: ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس افطاری کے وقت کھانا لایا گیا۔ اس لئے کہ آپ روزہ سے تھے۔ حضرت عبد الرحمن نے فرمایا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے ان کے کفن کے لئے صرف ایک چادر میسر آئی۔ کہ اگر اس سے ان کے سر کو ڈھانپا جاتا تو ان کے پاؤں نیگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر کھل جاتا۔ اس کے بعد دنیا کو ہمارے لئے وسیع کر دیا گیا جو تم دیکھ رہے ہو یا یہ فرمایا کہ ہمیں دنیا اتنی عطا کر دی گئی جو

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَبَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا: مَا يَبْكُكَ؟ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي لَا أَبْكِي إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنِّي أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيانِ مَعَهَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ زِيَارَةِ أَهْلِ الْخَيْرِ.

۴۵۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعُهُ قِيلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ - قَالَ: "مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَالْيَصِلَ بِالنَّاسِ" فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ فَقَالَ: "مُرُوهُ فَلْيَصِلْ" وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۵: وَعَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قَتِلْ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، فَلَمْ يُوَجِّدْ لَهُ مَا يَكْفُنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةً إِنْ غُطِّيَ بِهَا رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ بَدَتْ رَأْسُهُ، ثُمَّ بَسَطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسَطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا -

ظاہر ہے۔ ہم تو ڈر رہے ہیں کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی جلدی نہ دے دیا گیا ہو؟ پھر رونے لگے۔ یہاں تک کہ کھانا بھی چھوڑ دیا۔ (بخاری)

۳۵۶: حضرت ابو امام صدیق بن عثمان بابلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب و پسندیدہ نہیں۔ ایک آنسو کا وہ قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلے اور دوسرا وہ خون کا قطرہ جو جہاد کرتے ہوئے نکلے اور رہے دو نشان تو ایک نشان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑتے ہوئے پڑ جائے اور دوسرا نشان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا فریضہ ادا کرتے ہوئے پڑ جائے۔

ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

اس باب میں روایات بہت ہیں ان میں سے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی وہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن تیرہ وعظ فرمایا جس سے دل نرم پڑ گئے اور آنکھیں بہہ پڑیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبِدْعِ بِمَا رَوَاهُ كُزَيْبُ بْنُ بَشَرٍ

باب: دُنیا میں بے رغبتی اور اس کو کم حاصل

کرنے کی ترغیب اور فقر کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک دنیا کی زندگی کی مثال اس پانی جیسی ہے جس کو ہم نے آسمان سے اتارا پس اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا نکلا جس کو لوگ اور چوپائے کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب زمین پوری پر رونق ہو چکی اور مزین ہو گئی اور زمین کے مالکوں نے یہ گمان کیا۔ بے شک وہ اس پر قابو پالیں گے تو اس حال میں ہمارا حکم دن یا رات میں آپہنچا۔ پس اس کو کٹا ہوا بنا دیا۔ گویا یہاں کل کچھ بھی نہیں تھا۔ ہم اسی طرح آیات کھول کر بیان کرتے ہیں سوچ و بچار کرنے والوں کے لئے“۔ (یونس) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”آپ ان کے

قَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونُ حَسَنَاتِنَا عَجَلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۴۵۶: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ صَدِيقِ ابْنِ عُجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَآثَرَيْنِ قَطْرَةٌ دُمُوعٌ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَقَطْرَةٌ دَمٌ تَهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - وَأَمَّا الْآثَرَانِ: فَاتْرَفِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى وَآثَرِي فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ تَعَالَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ

وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا حَدِيثُ الْعَرَبِيَّاتِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَّنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْعِظَةً وَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ - وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ النَّهْيِ عَنِ الْبِدْعِ

۵۵: بَابُ فَضْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

وَالْحَبِّ عَلَى الْعَلَلِ مِنْهَا وَفَضْلِ الْفَقْرِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَزَيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْن بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۴﴾ [يُونِس: ۲۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاصْرِبْ لَهُمْ

سامنے بیان فرمادیں دنیا کی زندگی کی مثال جس طرح وہ پانی جس کو ہم نے آسمان سے اتارا۔ پس ملا جلا نکلا اس سے زمین کا سبزہ پھر وہ چور چورا ہو گیا جس کو ہوائیں اڑائے پھرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں۔ مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والے نیک عمل تیرے رب کے ہاں ثواب کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں اور امید کے لحاظ سے بہت اچھے ہیں۔“ (کہف)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم جان لو بے شک دنیا کی زندگی کھیل تماشا اور زینت اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ ہے۔ جس طرح کہ بادل جس کی کھیتی کسان کو بہت اچھی لگتی ہے پھر وہ خوب زور میں آتی ہے پھر اسے تم زرد دیکھتے ہو پھر کچھ عرصہ کے بعد ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور رضامندی اور دنیا کی زندگی کو دھوکے کا سامان ہے۔“ (الحمدید) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”لوگو! کوئی چیزیں جیسے عورتیں اور سونے اور چاندی کے جمع شدہ ہونے اور نشان دار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتوں کی محبت خوبصورت مادی گئیں مگر یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اللہ ہی کے ہاں بہتر ٹھکانہ۔“ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے پس ہرگز تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ ہی اللہ کے متعلق تمہیں دھوکے میں ڈالے۔“ (فاطر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم کو مال کی کثرت کے مقابلے میں غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔ یقیناً عنقریب تم جان لو گے پھر یقیناً عنقریب تم جان لو گے یقیناً کاش کہ تم جان لیتے یقین سے جانتا۔“ (تکواثر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یہ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل تماشا ہے بے شک آخرت کا گھر وہی حقیقی گھر ہے کاش کہ وہ جان

مَثَلِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَّاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ﴿٤٥﴾ [الكهف: ٤٥-٤٦] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ زِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْبٍ أَغْبَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتَهُ ثُمَّ يَهْبِجُ فَتِرَةٌ مُضْفَرًا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مَنَ اللَّهُ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾ [الحديد: ٢٠] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿زَيْنٌ لِدُنَاسٍ حُبِّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَتَابِ ﴿١٤﴾ [آل عمران: ١٤] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَأْتِيهَا النَّاسُ إِنْ وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا فَلَا تَعْرَنُّكُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَعْرَتُكُمْ بِاللَّهِ الْعُرُورُ ﴿٥﴾ [ناظر: ٥] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الْهَآكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ﴿١٠-٥﴾ [التكواثر: ١٠-٥] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهُمْ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانِ لَوُ كَانُوا

لیتے۔ (عنکبوت)

يَعْلَمُونَ ﴿[العنكبوت: ٦٤]

آیات اس باب میں بہت اور مشہور ہیں۔

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَشْهُورَةٌ.

باقی احادیث تو شمار سے بھی باہر ہیں۔ ہم ان میں سے چند کے

رَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْضَرَ

بارے میں آپ کو مطلع کرتے ہیں۔

فَتَنبِيهُ بِطَرَفٍ مِنْهَا عَلَى مَا سِوَاهُ.

۴۵۷: حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

٤٥٧: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا

کو بحرین بھیجنا تاکہ وہاں سے وہ جزیہ وصول کر لائیں۔ وہ بحرین سے

عَبِيدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى

مال لائے چنانچہ انصار نے ابو عبیدہ کی آمد کا سنا تو فجر کی نماز

الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی۔ پس جب رسول اللہ صلی

الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي

اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر پڑھ کر ان کی طرف رخ موڑا۔ پس وہ آپ

عَبِيدَةَ فَأَوْفُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

کے سامنے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا۔

ﷺ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرًا

پھر فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے ابو عبیدہ کے متعلق بحرین سے کچھ

فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ

سنا کہ تم نے انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ یا رسول اللہ صلی

رَأَاهُمْ ثُمَّ قَالَ: أَظَنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عَبِيدَةَ

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خوش ہو جاؤ اور خوشی والی چیزوں

قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنْ الْبَحْرَيْنِ؟ فَقَالُوا أَجَلُ يَا

کی امید رکھو۔ ان کی قسم مجھے تمہارے متعلق فقر سے خطرہ نہیں لیکن مجھے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: "أَبَشِرُوا وَأَمَلُوا مَا

اندیشہ یہ ہے کہ دنیا تم لوگوں پر فراخ کر دی جائے۔ جیسے ان لوگوں

يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ

پر فراخ کی گئی جو تم سے پہلے آئے پس تم اس میں کہیں اسی طرح

وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ تَبْسُطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا

نہ رغبت کرنے لگ جاؤ جس طرح انہوں نے رغبت کی۔ پس یہ تم

بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا

کو کہیں اسی طرح ہلاک نہ کر دے جس طرح ان کو ہلاکت میں

كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتَهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ"

ڈالا۔ (بخاری و مسلم)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

٤٥٨: وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

اللہ ﷺ ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی آپ کے ارد

عَنْهُ قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى

گرد بیٹھ گئے۔ پس آپ نے فرمایا بے شک وہ چیز جس کا تمہارے

الْمَنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ: "إِنَّ مِمَّا أَخَافُ

بارے میں اپنے بعد ڈر ہے وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی رونق اور زینت کا

عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ

دروازہ کھول دیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۹: حضرت ابوسعید خدری سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

٤٥٩: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ

نے ارشاد فرمایا بے شک دنیا میٹھی سرسبز ہے بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں جانشین بنائے گا۔ پھر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو پس تم دنیا سے بچنا اور عورتوں سے بچنا۔ (بخاری و مسلم)

۳۶۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ زندگی تو فقط آخرت ہی کی زندگی ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۳۶۱: حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں۔ گھر والے مال اور عمل۔ بس دولٹ آتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے اس کے گھر والے اور اس کا مال لوٹ آتا ہے اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۳۶۲: حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: موت کے دن آگ والوں میں سے دنیا میں سب سے زیادہ خوشحالوں کو لایا جائے گا اور اس کو آگ میں ایک ڈبکی دی جائے گی۔ پھر پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کوئی بھلائی دیکھی؟ کیا کبھی نعمتوں پر تیرا گزر ہوا؟ پس وہ کہے گا نہیں اللہ کی قسم اے میرے رب اور دنیا میں سب سے زیادہ تنگ دست جو اہل جنت میں سے ہو گا اس کو لایا جائے گا۔ جنت میں اس کو ایک مرتبہ رنگا جائے گا۔ پھر اس کو کہا جائے گا اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کوئی تنگی کبھی دیکھی؟ کیا تیرے پاس کبھی تنگی کا گزر بھی ہوا؟ پس وہ کہے گا۔ نہیں اللہ کی قسم مجھ پر کبھی تنگی کا گزر بھی نہیں ہوا اور میں نے کبھی تنگی کا منہ بھی نہیں دیکھا۔“ (مسلم)

۳۶۳: حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخرت کے مقابلے میں دنیا ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں رکھے پھر وہ دیکھے کہ وہ کیا اپنے ساتھ لائی ہے۔“ (مسلم)

۳۶۴: حضرت جابرؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ کا گزر بازار سے ہوا۔

الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَصْرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱: وَعَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ“ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ: يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۲: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يُوتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ لَا رَبِّ وَيُوتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۳: وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمِ يَرْجِعُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۴: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اس حال میں کہ آپ کے دونوں طرف لوگ تھے۔ پس آپ کا گزر چھوٹے کانوں والے ایک بکری کے مُردار بچے کے پاس سے ہوا۔ آپ نے اس کو کان سے پکڑا اور پھر فرمایا۔ تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ ایک درہم کے بدلے اس کو لے؟ تو انہوں نے عرض کیا ہم یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ بغیر کسی چیز کے بدلے یہ ہمیں مل جائے۔ ہم اس کو لے کر کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ یہ تمہاری ملکیت ہوتا؟ تو انہوں نے عرض کی۔ اللہ کی قسم اگر یہ زندہ ہوتا تو یہ عیب دار تھا۔ اسلئے کہ اس کے کان چھوٹے ہیں، پس کس طرح (اس کو لینا ہم پسند کر سکتے) اب جبکہ وہ مردار ہے۔ فرمایا: اللہ کی قسم دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ تمہارے۔

كَنْفِيهِ: دونوں طرف۔ الْأَسْكُ: چھوٹے کانوں والا۔

۴۶۵: حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرمؐ کے ساتھ حرہ مدینہ منورہ چل رہا تھا۔ ہمارے سامنے کوہ احد آ گیا۔ آپ نے فرمایا اے ابو ذرؓ! اللہ نے کہا لیک یا رسول اللہؐ۔ فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس ایک پھاڑ کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن گزر جائیں اور میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی ہو مگر وہ چیز جس کو میں کسی قرض کی ادائیگی کے لئے روکوں مگر یہ کہ لوگوں میں اس طرح تقسیم کر دوں، اپنے دائیں اور بائیں اور پیچھے کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا۔ پھر آپ چل دیئے اور فرمایا بے شک زیادہ مال والے قیامت کے دن اجر کے لحاظ سے بہت کم ہونگے مگر جس نے کہ مال کو اس طرح اپنے بائیں اور پیچھے اشارہ فرمایا، خرچ کیا اور وہ بہت تھوڑے ہوں گے۔ پھر فرمایا تم اپنی جگہ پر ٹھہرو یہاں تک میں نہ آ جاؤں۔ پھر رات کے اندھیرے میں تشریف لے گئے حتیٰ کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پس میں نے ایک آواز بلند ہوتے سنی۔ مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں کوئی آپ کے درپے تو نہیں ہو گیا لہذا میں نے آپ کی طرف جانے کا ارادہ کر لیا۔ پھر مجھے آپ کا ارشاد یاد آیا: (لَا تَبْرُخْ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ وَالنَّاسُ كَنْفِيهِ فَمَرَّ بِجَدِي أَسْكَ مَيْتٍ فَتَوَلَّاهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ: "أَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ هَذَا لَهُ بِدَرَاهِمٍ؟" فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ ثُمَّ قَالَ اتَّجِبُونَ أَنَّهُ لَكُمْ؟ قَالُوا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ غَيًّا أَنَّهُ أَسْكَ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيْتٌ فَقَالَ "فَوَاللَّهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنَ هَذَا عَلَيْكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ "كَنْفِيهِ" أَي عَنْ جَانِبَيْهِ وَالْأَسْكُ "الصَّغِيرُ الْأُذُنِ".

۴۶۵: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةٍ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: مَا يُسْرُنِي أَنْ عِنْدِي مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدُنْيَانِي إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا" عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَعَنْ خَلْفِهِ ' ثُمَّ سَارَ فَقَالَ: إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ الْأَقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمَنْ خَلْفَهُ "وَقَلِيلٌ مَا هُمْ" ثُمَّ قَالَ لِي: "مَكَانَكَ لَا تَبْرُخْ حَتَّى آتِيكَ" ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَحَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَارْدْتُ أَنْ

حَتَّى آتَيْكَ) پس میں اپنی جگہ سے نہ ہٹا یہاں تک کہ آپ تشریف لائے۔ میں نے کہا مجھے ایک ایسی آواز سنائی دی جس سے میں ڈر گیا۔ پھر میں نے ساری بات آپ سے ذکر کی۔ فرمایا کیا تو نے اس کو سنا؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا وہ جبرائیل تھے جو میرے پاس آئے اور کہا جو آپ کی امت میں اس حال میں فوت ہو جائے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ فرمایا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ (بخاری و مسلم) بالفاظ بخاری۔

۳۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس احد کے پہاڑ کے برابر سونا ہو مجھے یہ بات پسند آتی ہے مجھ پر تین دن رات اس حال میں نہ گزرنے میں کہ اس میں سے میرے پاس باقی ہو مگر اتنی چیز جس کو میں قرضے کے لئے روک رکھوں۔ (بخاری و مسلم)

۳۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے معاملے میں تم ان لوگوں کو دیکھو جو تم سے کمتر ہوں ان کو مت دیکھو جو تم سے اوپر ہوں۔ یہ بات زیادہ مناسب ہے اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو حیرت قرار دو (بخاری و مسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔ بخاری کی روایت میں یہ ہے کہ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مال اور خلقت میں تم سے اچھا ہے تو چاہئے کہ اس کو بھی دیکھ لو جو اس سے کمتر ہے۔

۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہو دینار و درہم اور چادر اور شال کا بندہ اگر اس کو کچھ دیا جائے تو راضی ہو اور نہ ملے تو ناراض ہو۔ (بخاری)

۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے اہل صفہ میں سے ستر آدمی ایسے دیکھے جن میں سے کسی ایک کے

أَيُّهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ: لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتَيْكَ فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى آتَانِي فَقُلْتُ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ مِنْهُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: "وَهَلْ سَمِعْتَهُ؟" قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: "ذَاكَ جِبْرِيلُ آتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ" قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

۴۶۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْ كَانَ مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أَرْضَدُهُ لِلدِّينِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۷: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "انظروا إلى من هو أسفل منكم ولا تنظروا إلى من هو فوقكم فهو أجدر أن لا تزدروا نعمة الله عليكم" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ - وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: "إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ".

۴۶۸: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَبِعْسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْحَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يُرِضْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۹: وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ

پاس بھی اوڑھنے کی چادر نہ تھی یا تو تہبند اور یا چادر جسے وہ اپنی گردنوں میں باندھتے ان میں سے بعض کی چادریں نصف پنڈلی تک پہنچتی اور بعض کی ٹخنوں تک۔ پس وہ اس کے دونوں کناروں کو اپنے ہاتھ سے جمع کر کے رکھتے۔ اس ڈر سے کہ ان کا ستر والا حصہ ظاہر نہ ہو۔ (بخاری)

۴۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔“ (مسلم)

۴۷۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑ کر فرمایا: ”دنیا میں یوں رہو جیسے مسافر یا راہ گیر“ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا کرتے تھے جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت میں سے اپنی بیماری کے لئے اور زندگی میں سے موت کے لئے کچھ حاصل کر لو۔ (بخاری)

علماء نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا کہ دنیا کی طرف مت جھکو اور نہ اس کو وطن بناؤ اور نہ اپنے دل کو لمبی دیر رہنے کے لئے اس میں لگاؤ اور نہ اس کی طرف زیادہ توجہ دو اور اس سے اتنا ہی تعلق رکھو جتنا مسافر غیر وطن سے رکھتا ہے اور اس کے اندر مشغول نہ ہو جس طرح وہ مسافر مشغول نہیں ہوتا جو کہ اپنے گھر واپس لوٹنا چاہتا ہے وباللہ التوفیق۔

۴۷۲: حضرت ابو العباس سہل ابن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسا عمل بتائیے جب میں اس کو کر لوں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ تم سے محبت کریں گے اور جو کچھ

رَدَاءَ مَا إِزَارَ وَأَمَا كِسَاءَ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةً أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۷۰: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَمِينِي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَا نَكَ عَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ”إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَالُوا فِي شَرْحِ هَذَا الْحَدِيثِ مَعْنَاهُ: لَا تَرُكْنِ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا تَتَّخِذْهَا وَطَنًا وَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِطُولِ الْبَقَاءِ فِيهَا وَلَا بِالْإِعْتِنَاءِ بِهَا وَلَا تَتَّعَلَقْ مِنْهَا إِلَّا بِمَا يَتَّعَلَقُ بِهِ الْعَرِيْبُ الَّذِي يُرِيدُ الدَّهَابَ إِلَى أَهْلِهِ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ.

۴۷۲: وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتَهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ، فَقَالَ: ”إِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ

لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ تو لوگ تم سے محبت کریں گے۔" یہ حدیث حسن ہے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ نے اچھی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۴۷۳: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو لوگوں کو دنیا ملی تھی اس کا تذکرہ فرمایا اور پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دن گزارتے ہوئے دیکھا۔ بھوک سے آپ لپٹ رہے ہوتے اور ردی کھجور بھی نہیں ملتی تھی جس سے آپ اپنے پیٹ کو بھر لیتے۔ (مسلم)

الدَّقْلُ: گھٹیا کھجور۔

۴۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے اس مدت میں وفات پائی کہ میرے گھر میں کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو کوئی جاندار جائے سوائے ان تھوڑے سے جو کے جو طاق میں رکھے ہوئے تھے۔ پس ایک مدت دراز تک اسی میں سے لے کر کھاتی رہی پس میں نے ان کو مچھلتا وہ ختم ہو گئے۔ (بخاری و مسلم)

شَطْرُ شَعِيرٍ: تھوڑے سے جو۔

ترمذی نے اس کی اسی طرح تفسیر کی۔

۴۷۵: حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہما ام المؤمنین جویریہ بنت حارث کے بھائی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ درہم چھوڑا نہ دینار نہ کوئی غلام لونڈی اور نہ کوئی اور چیز البتہ وہ سفید خچر چھوڑا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوتے تھے اور اپنے ہتھیار اور وہ زمین جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافروں کے لئے صدقہ کر دیا تھا۔ (بخاری)

۴۷۶: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے

اللَّهُ وَأَزْهَدَ فِيهَا عِنْدَ النَّاسِ يُجِيبُكَ النَّاسُ" حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ حَسَنَةٍ.

۴۷۳: وَعَنِ السُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا أَصَابَ النَّاسَ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْظِلُ الْيَوْمَ يَلْتَسُوهُ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الدَّقْلُ" بِفَتْحِ الدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالضَّمِّ رَدَىءُ التَّمْرِ.

۴۷۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَقَبِ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فِكَلْتُهُ فَقَفِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهَا "شَطْرُ شَعِيرٍ" أَي شَيْءٌ مِّنْ شَعِيرٍ كَذَا فَسَّرَهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۷۵: وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ أَحِبِّي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتُهُ الْبَيْضَاءُ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۷۶: وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ : هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى فَوْقَ أَجْرِنَا عَلَى اللَّهِ فَمَا مِنْ مَاتٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمْرَةَ فَكُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رِجْلِيهِ بَدَأَ رَأْسَهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُغْطِيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلِيهِ شَيْئًا مِنَ الْأَذْحِرِ وَمَا مِنْ أَيْبَعَثَ لَهُ ثَمْرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”النَّمْرَةُ“ : كِسَاءٌ مُلَوَّنٌ مِّنْ صُوفٍ وَقَوْلُهُ ”أَيْبَعَثَ أَيْ نَضَجَتْ وَأَذْرَكَتْ وَقَوْلُهُ ”يَهْدِيهَا هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الدَّالِ وَكُسْرِهَا لُعْتَانِ أَيْ يَقْطَعُهَا وَيَحْتَبِيهَا وَهَذِهِ اسْتِعَارَةٌ لِمَا فَتَحَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا وَتَمَكَّنُوا فِيهَا.

٤٧٧ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٤٧٨ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ”أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَّلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمَا وَمُتَعَلِمَا“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٤٧٩ : وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ثابت ہو گیا۔ پس ہم میں سے کچھ وہ ہیں جو فوت ہو گئے اور انہوں نے اپنے اجر میں سے کوئی حصہ نہیں پایا۔ انہی میں مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جو اُحد کے دن شہید ہوئے اور ایک دھاری دار چادر چھوڑی جب ہم ان سے ان کے سر کو ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے اور جب ان کے پاؤں کو ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ پس ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے سر کو ڈھانپ کر ان کے پاؤں پر کچھ اذخر گھاس ڈال دو۔ اور ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کے پھل پک چکے اور وہ ان کو چین رہے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

النَّمْرَةُ : اُونِ كِي دَهَارِي دَارِ چادر۔
ث : پک گئے اور پالنے۔

يَهْدِيهَا : اس کا پھل چین رہا ہے یہ استعارہ ہے اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ان پر دنیا کو فتح کر دیا اور انہوں نے اس پر قدرت پالی۔

٣٧٤ : حضرت سهل بن سعد صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ”اگر دنیا اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی نہ ملتا“۔ (ترمذی)

اور انہوں نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

٣٧٨ : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا۔ خبردار بے شک دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب ملعون ہے ماسوا اللہ کے ذکر کے اور جو چیز اس سے موافقت رکھنے والی ہے عالم اور محکم کے۔ (ترمذی)

اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

٣٧٩ : حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: جائیدادیں مت بناؤ اس کے نتیجے میں تم دنیا سے محبت کرنے لگو گے (ترمذی)
اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۳۸۰: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہمارے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ ہم اپنے ایک جھوپڑے کو درست کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا یہ کمزور ہو گیا ہم اس کو درست کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں تو موت کے معاملے کو اس سے بھی زیادہ جلدی دیکھ رہا ہوں“۔ (ابوداؤد ترمذی) نے بخاری اور مسلم کی سند سے روایت کیا۔

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۱: حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر ایک امت کے لئے آزمائش ہے اور ہر امت کے لئے آزمائش مال ہے۔ (ترمذی)
اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۲: حضرت ابو عمروؓ بعض نے کہا ابو عبد اللہ اور بعض نے کہا ابولیلیؓ، عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کے لئے سوائے ان چیزوں کے کسی اور چیزوں کا حق نہیں۔ ایک گھر جس میں وہ رہ سکے۔ ایک کپڑا جس میں وہ اپنے سر کو ڈھانپ سکے اور روٹی کا ٹکڑا اور پانی (ترمذی) اور اس نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی نے فرمایا کہ میں نے ابوداؤد سلیمان بن خلعی کو فرماتے سنا کہ وہ کہتے ہیں نصر بن شمیل کو فرماتے سنا۔

جلف: روٹی کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جس کے ساتھ سالن نہ ہو۔ بعض نے کہا موٹی روٹی کو کہتے ہیں۔

علامہ حروی نے فرمایا مراد یہاں روٹی والا برتن ہے۔ جیسے تھیلا

عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ”لا تتخذوا الصعيعة فترغبوا في الدنيا“ رواه الترمذی وقال: حديث حسن.

۴۸۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ حُصًا لَنَا فَقَالَ: ”مَا هَذَا؟“ فَقُلْنَا: ”قَدْ وَهِيَ فَنَحْنُ نُصَلِّحُهَا“ فَقَالَ: ”مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ خَارِجِيٍّ وَمُسْلِمٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۸۱: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۸۲: وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو وَيُقَالُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَيُقَالُ أَبُو لَيْلَى عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”لَيْسَ لَابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْخِضَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ“ وَثَوْبٌ يُوَارِي عُرْوَةَ رِجْلَيْهِ وَجِلْفٌ الْخُبْزُ وَالْمَاءُ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ - قَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ

سُلَيْمَانَ بْنَ سَالِمِ الْبَلْخِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّصْرَ بْنَ شَمِيلٍ يَقُولُ: الْجِلْفُ: الْخُبْزُ لَيْسَ مَعَهُ إِدَامٌ - وَقَالَ غَيْرُهُ: هُوَ غَلِيظُ الْخُبْزِ - وَقَالَ الْحَرَوِيُّ: الْمُرَادُ بِهِ هُنَا وَعَاءُ

اور جمیل وغیرہ واللہ اعلم۔

۳۸۳: حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿الْهَنُكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ کی تلاوت فرما رہے تھے پھر کہتے ہیں کہ: ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اے آدم کے بیٹے تیرا مال نہیں ہے مگر جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کر کے اس کو آگے چلا دیا۔

(صحیح مسلم)

۳۸۴: حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم بے شک میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ لے جو کچھ تو کہتا ہے۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں آپ سے یقیناً محبت کرتا ہوں۔ تین مرتبہ یہ کہا۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو فقر کا ٹاٹ تیار کر لے کیونکہ فقر اس آدمی کی طرف جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس سے بھی زیادہ تیزی سے جاتا ہے جتنا سیلاب اپنے بہاؤ کی طرف جاتا ہے۔ (ترمذی)

اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

التَّجْفَافُ: وہ چیز ہے جس کو گھوڑے کو اس لئے پہناتے ہیں تاکہ تکلیف سے اس کو بچایا جاسکے اور کبھی بوقت ضرورت اس کو انسان بھی پہن لیتا ہے۔

۳۸۵: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو بھوکے بھیڑیے جن کو بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا زیادہ نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اور چاہ کی حرص آدمی کے دین کو پہنچاتی ہے۔ ترمذی اور اس نے

الْحَبْرِ: كَالْجَوَالِقِ وَالْحُرْجِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۴۸۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ بِكُسْرِ الشِّينِ وَالْحَخَاءِ الْمُسْتَدَّةِ الْمُعْجَمَتَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿الْهَنُكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: "يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَقْنَيْتَ أَوْ لَبَسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ؟" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنِّي لِأُحِبُّكَ فَقَالَ: "انظُرْ مَاذَا تَقُولُ؟" قَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لِأُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لِأُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ: "إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدْ لِلْفَقْرِ تَجْفَافًا فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَيَّ مِنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

"التَّجْفَافُ" بِكُسْرِ التَّاءِ الْمَثَانَةُ فَوْقَ وَاسْتِكَانِ الْجِيمِ وَبِالْفَاءِ الْمُكْرَرَةِ وَهِيَ شَيْءٌ يَلْبَسُهُ الْفَرَسُ لِيَتَّقِيَ بِهِ الْأَذَى وَقَدْ يَلْبَسُهُ الْإِنْسَانُ.

۴۸۵: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: "مَا ذُنْبَانِ جَانِعَانِ أَرْسِلَا فِي الْغَنَمِ بِأَفْسَادِ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۶: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر آرام فرما رہے تھے جب بیدار ہوئے تو اس کا نشان آپ کے پہلو پر پڑ گیا ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ کے لئے نرم گدایتار کروادیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا مجھے دنیا سے کیا تعلق میں تو دنیا میں اس سوار کی طرح ہوں جس نے ایک درخت کا سایہ حاصل کیا پھر چلتا بنا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ ترمذی اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”فقراء مالداروں سے جنت میں پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے۔“ ترمذی اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۸: ابن عباس، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو پس میں نے وہاں کی اکثریت نادار لوگوں کو پایا اور میں نے آگ (جہنم) میں جھانکا تو دیکھا کہ وہاں کی اکثریت عورتوں پر مشتمل ہے۔ (بخاری و مسلم)

ابن عباس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

بخاری نے اس کو عمران بن حصین سے بھی روایت کیا ہے۔

۳۸۹: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا۔ پس وہاں داخل ہونے والے زیادہ لوگ مساکین ہیں اور مالدار (حساب کے لئے) ابھی روک لئے جائیں گے۔ البتہ آگ والے ان کے بارے میں آگ (یعنی جہنم) کی طرف جانے کا حکم دے دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

الجعد: مال و دولت یہ حدیث فضل الضعفة کے باب میں

وقال: حدیث حسن صحیح۔

۴۸۶: وعن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال: نام رسول الله ﷺ على حصير فقام وقد اثر في جنبه قلنا: يا رسول الله لو اتخذنا لك وطاء فقال: مالي والدنيا؟ ما انا في الدنيا الا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها“ رواه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح۔

۴۸۷: وعن ابن هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ”يدخل الفقراء الجنة قبل الأغنياء بخمس مائة عام“ رواه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح۔

۴۸۸: وعن ابن عباس وعمران ابن حصين رضى الله عنهم عن النبي ﷺ قال: اطلعت في الجنة فرأيت اكثر أهلها الفقراء والطلعت في النار فرأيت اكثر أهلها النساء“ متفق عليه من رواية ابن عباس ورواه البخارى أيضا من رواية عمران بن حصين۔

۴۸۹: وعن أسامة بن زيد رضى الله عنهما عن النبي ﷺ قال: ”قمت على باب الجنة فكان عامة من دخلها المساكين وأصحاب الجعد محبوسون غير أن أصحاب النار قد أمر بهم إلى النار متفق عليه۔

”والجعد“ الحظ والغنى، وقد سبق بيان

گزری۔

۳۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے سچی بات جس کو کسی شاعر نے کہا وہ لبید کی بات ہے۔ (اس کے کہا) خبردار ہر چیز اللہ کے سوا مٹ جانے والی ہے۔ (بخاری و مسلم)

باب: بھوک، سختی، کھانے پینے اور لباس

میں تھوڑے پراکتفا اور اسی طرح

دیگر مرغوب نفس

اشیاء چھوڑنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پس ان کے بعد تالاق لوگ آئے جنہوں نے دنیا کو وضاحت کیا اور خواہشات کی اتباع کی۔ عنقریب وہ گمراہی کا انجام پائیں گے مگر وہ شخص جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل صالح کئے پس وہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے ان کے حق میں ذرہ برابر کمی نہ کی جائے گی۔“ (سورہ المومنین) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”قارون اپنی قوم کے سامنے زینت کے ساتھ آیا ان لوگوں نے کہا جو دنیا کی زندگی کے طالب تھے کاش ہمیں وہ کچھ دے جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے شک وہ تو بڑے نصیب والا ہے اور ان لوگوں نے کہا جو (اللہ کا) علم رکھتے تھے تم پر افسوس ہے اللہ کا بدلہ بہت بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لایا اور اس نے عمل صالح کئے۔“ (القصص) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پھر تم سے ضرور بالضرور ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“ (التکاثیر) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص جلدی آنے والی دنیا کا ارادہ کرتا ہے ہم اس کو جلدی اس دنیا میں دیتے ہیں جتنا چاہتے ہیں اور پھر اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا جس میں پھر وہ داخل ہوگا۔“ (الاسراء)

گا۔ مذمت کیا ہوا دھتکارا ہوا۔“ (الاسراء)

اس سلسلہ میں آیتیں بہت مشہور ہیں۔

هَذَا الْحَدِيثُ فِي بَابِ فَضْلِ الضَّعْفَةِ.

۴۹۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ - أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶: بَابُ فَضْلِ الْجُوعِ وَحَشُونَةِ

الْعَيْشِ وَالْإِقْتِصَادِ عَلَى الْقَلِيلِ مِنَ

الْمَأْكُولِ وَالْمَشْرُوبِ وَالْمَلْبُوسِ

وَعَيْرِهَا مِنْ حُظُوظِ النَّفْسِ

وَتَرَكِ الشَّهَوَاتِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسُوفَ

يَلْقَوْنَ غِيًّا إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ

شَيْئًا﴾ [مريم: ۵۹-۶۰] وَقَالَ تَعَالَى:

﴿فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ قَالَ الَّذِينَ

يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَلِيتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ

قَارُونُ إِنَّهُ لَدُوٌّ حَظِيظٌ عَظِيمٌ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا

الْعِلْمَ وَيَلِكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ

وَعَمِلَ صَالِحًا﴾ [القصص: ۷۹-۸۰] وَقَالَ

تَعَالَى: ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ

النِّعَمِ﴾ [التكاثیر: ۸] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَنْ كَانَ

يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ

نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا

مَذْحُورًا﴾ [الاسراء: ۱۸] وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ

كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

۳۹۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ محمد ﷺ کے گھر والوں نے جو کی روٹی دو دن مسلسل پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ ہے محمد ﷺ کے گھر والوں نے جب سے وہ مدینہ آئے تین دن متواتر گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔

۳۹۲: حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتی تھیں کہ اے میرے بھانجے ہم چاند کی طرف دیکھتے پھر ایک اور چاند پھر ایک اور چاند یعنی دو مہینے میں تین دن چاند گزر جاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے کہا اے خالہ پھر آپ کا گزارا کس چیز سے ہوتا؟ آپ نے کہا دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل گھر کی پڑوسی جن کے دودھ والے جانور تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ بھیج دیتے پس آپ ہمیں بھی پلا دیتے۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۳: حضرت ابوسعید خدری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کا گزارا ان لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری تھی انہوں نے ان کو کھانے کی دعوت دی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (بخاری)

مَضْلِيَّةٌ: بھنی ہوئی۔

۳۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میز پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی اور نہ آپ نے میدے کی روٹی کھائی یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔ (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ نہ

۴۹۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَئِذٍ مُتَابِعِينَ حَتَّى قَبِضَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا حَتَّى قَبِضَ.

۴۹۲: وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: وَاللَّهِ يَا ابْنَ أُمَّ حَتَّى إِنْ كُنَّا نَنْتَظِرُ إِلَى الْهَيْلَالِ ثُمَّ الْهَيْلَالِ: ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أَوْقَدَ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ نَارَ قُلْتِ: يَا خَالَهٖ فَمَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتْ: الْإِسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ جَيْرَانِ مِنَ الْإِنصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَسَابِحُ وَكَانُوا يُرْسَلُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْبَاهِيَا فَيَسْقِينَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مُضْلِيَّةٌ فَدَعَا فَبِي أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبِعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”مَضْلِيَّةٌ“ بِفَتْحِ الْمِيمِ: أَي مَشْوِيَّةٌ.

۴۹۴: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى جِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: وَلَا رَأَى شَاةً

آپ ﷺ نے کبھی اپنی دونوں آنکھوں سے بھنی ہوئی بکری دیکھی۔

۴۹۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

میں نے تمہارے پیغمبر ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کو ادنیٰ

کھجور اتنی تعداد میں میسر نہ تھی کہ جس سے اپنا پیٹ بھریں۔ (مسلم)

الدَّقْلُ: ادنیٰ قسم کی کھجور۔

۴۹۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت سے وفات تک چھنے ہوئے آنے

کی روٹی نہیں دیکھی۔ ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانے میں تمہارے پاس چھلنیاں تھیں؟ تو انہوں نے جواب میں

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت سے لے کر وفات تک

چھلنی کو دیکھا تک نہیں۔ ان سے پوچھا گیا پھر آپ بغیر چھنے ہوئے جو

کو روٹی کیسے کھاتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا ہم اس کو پیس کر

پھون مارتے پس اس میں سے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی رہتا

ہم اس کو کھالیتے۔

(بخاری)

النَّقِي: میدے کی روٹی۔

ثَوْنَاهُ: ہم اس کو تر کر کے گوندھ لیتے یعنی ہم اس کو بھگو لیتے اور

نرم کر کے آنا گوندھتے۔

۴۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یا ایک رات کو گھر سے باہر نکلے پس

اچانک ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آپ کی ملاقات ہو گئی۔

آپ نے فرمایا تمہیں اس وقت تمہارے گھروں میں کس چیز نے

نکالا؟ دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بھوک نے۔ آپ نے فرمایا

میں بھی۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے

سَمِيطًا بَعِيْنَهُ قَطٌ.

۴۹۵: وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا

يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الدَّقْلُ": تَمْرٌ رَدِيٌّ.

۴۹۶: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّقِيَّ مِنْ

حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ

تَعَالَى - فَقِيلَ لَهُ: هَلْ كَانَ كُمْ فِي عَهْدِ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنَاجِلَ؟ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ

مُنْجَلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى قَبِضَهُ

اللَّهُ تَعَالَى فَقِيلَ لَهُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ

الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْجُولٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحُهُ

وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَوْنَاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَوْلُهُ "النَّقِي" هُوَ "بِفَتْحِ النُّونِ وَكَسْرِ

الْقَافِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ" وَهُوَ الْخَبِزُ الْحَوَارِيُّ

وَهُوَ الدَّرْمَكُ - قَوْلُهُ "ثَوْنَاهُ" هُوَ بِنَاءٌ

مُثَلَّثَةٌ ثُمَّ رَاءٌ مُشَدَّدَةٌ ثُمَّ يَاءٌ مُثَنَّىةٌ مِنْ تَحْتِ

ثُمَّ نُونٌ "أَيُّ بَلَلْنَاهُ وَعَجَنَاهُ.

۴۹۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ

فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

فَقَالَ: مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ

السَّاعَةَ؟ "قَالَا الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ - قَالَ

وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَخْرَجَنِي إِلَدِي

مجھے بھی اسی چیز نے نکالا جس نے تم دونوں کو نکالا۔ پس اٹھو وہ دونوں آپ کے ساتھ چل دیئے۔ پس آپ ایک انصاری کے ہاں تشریف لائے وہ اس وقت اپنے گھر میں نہیں تھا۔ جب ان کی بیوی نے آپ کو دیکھا تو مسرّحاً اور اہلاً و سہلاً کہا آپ نے اس کو فرمایا کہ فلاں کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے کے لئے گئے ہیں اسی دوران وہ انصاری آ گیا چنانچہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا پھر کہا الحمد للہ آج مجھ سے زیادہ مہمانوں کے لحاظ سے عزت والا کوئی نہیں پھر وہ گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لایا جس میں گوری خشک اور تر کھجوریں تھیں اور کہا کھائیے۔ پھر چھری لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا۔ پس اس نے ان کے لئے بکری ذبح کی، انہوں نے بکری کا گوشت اور اس خوشے میں سے کھجوریں کھائیں اور انی پیا۔ جب شکم سیر ہو گئے اور سیراب ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مخاطب کر کے فرمایا مجھے اس ذرا کما قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سے ضرور ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بھوک نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا پھر تم گھروں میں نہیں لوٹے یہاں تک کہ تمہیں اللہ نے یہ نعمتیں پہنچادیں۔ (بخاری)

يَسْتَعْدِبُ : خوشگوار پانی لینے گئے۔

الْعَذْبُ : میٹھا پانی۔

الْعَذْقُ : شاخ۔

الْمُدْيَةُ : چھری۔

الْحَلُوبُ : دودھ والا جانور۔

السُّؤَالُ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ : اس سوال سے مراد نعمتوں کا شمار

کروانا ہے۔ ڈانٹ ڈپٹ اور سزا دینے کے لئے سوال مراد نہیں۔ یہ

انصاری ابو الہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ ترمذی کی روایت

أَخْرَجَكُمْ قَوْمًا“ فَقَامَا مَعَهُ فَاتَى رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ : مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ فُلَانٌ؟ قَالَتْ : ذَهَبَ يَسْتَعْدِبُ لَنَا الْمَاءَ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيَّ فَنظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ وَصَاحِبِيهِ ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدَ الْيَوْمِ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي“ فَانطَلَقَ فَجَاءَهُ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطْبٌ فَقَالَ : كُلُوا وَاحْذِرُوا الْمُدْيَةَ“ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَيَّاكَ وَالْحَلُوبُ فَذَبِحَ لَهَا فَأَكَلُوا مِنَ الشَّلَاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعَذْقِ وَشَرِبُوا - فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا بَسِي بَكْرٍ وَعَمْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَسَأَلَنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بَيْتِكُمْ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهَا ”يَسْتَعْدِبُ“ : أَي يَطْلُبُ الْمَاءَ

الْعَذْبُ وَهُوَ الطَّيِّبُ وَالْعَذْقُ بِكسْرِ الْعَيْنِ

وَإِسْكَانِ الدَّالِ الْمُعْجَمَةُ وَهُوَ الْكِبَاسَةُ

وَهِيَ الْعُصْنُ. ”وَالْمُدْيَةُ“ بِضَمِّ الْمِيمِ

وَكَسْرِهَا : هِيَ السَّكِينُ ”وَالْحَلُوبُ“ ذَاتُ

الْبَلْبِ - وَالسُّؤَالُ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ سُؤَالٌ

تَعْدِيدُ النَّعْمِ لَا سُؤَالٌ تَوْبِيخٌ وَتَعْدِيدُ وَاللَّهُ

أَعْلَمُ - وَهَذَا الْأَنْصَارِيُّ الَّذِي أَتَوْهُ هُوَ أَبُو

الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ ، كَذَا جَاءَ مُبَيَّنًا فِي رِوَايَةِ

میں واضح طور پر آیا ہے۔

۴۹۸: حضرت خالد بن عمیر عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ ہمیں عقبہ بن غزوآن جو بصرہ کے گورنر تھے انہوں نے خطبہ دیا۔

پس اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر کہا اما بعد! دنیا نے اپنے ختم ہونے

پر اعلان کر دیا اور تیزی سے منہ پھیر کر چلی اور اس میں سے کوئی

چیز باقی نہیں رہی سوائے تلچھٹ کے جیسے برتن کی تلچھٹ ہوتی ہے

جس کو برتن والا سمیٹتا ہے اور بے شک تم اس سے منتقل ہو کر ایک

ایسے گھر میں جاؤ گے جس کو زوال نہیں پس تم اپنے پاس موجود

چیزوں میں سے سب سے بہتر چیز کے ساتھ منتقل ہو۔ ہمارے

سامنے ذکر کیا گیا کہ ایک پتھر جہنم کے کنارے سے ڈالا جائے گا

وہ اس میں ستر سال تک گرتا رہے گا پھر بھی اس کی گہرائی تک

نہیں پہنچے گا۔ اللہ کی قسم وہ جہنم بھر دی جائے گی کیا تمہیں تعجب

ہے؟ ہمارے سامنے بیان کیا گیا کہ جنت کے دو کواڑوں

کے درمیان پالیس سال کی مسافت ہے اور اس پر یقیناً ایک دن

ایسا آئے گا وہ انسان کی بھیڑ سے بھری ہوئی ہوگی۔ تحقیق میں نے

اپنے آپ کو ساتوں میں دیکھا تو اس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ پایا۔ ہمارے پاس ایسی مدت بھی نہیں تھا کہ کھانے کی کوئی

چیز درخت کے پتوں کے سوانہ تھی۔ یہاں تک کہ ہماری باجھیں زخمی

ہو گئیں پس اسی دوران مجھے ایک چادر مل گئی تو میں نے اسے اپنے اور

سعد بن مالک کے درمیان دو حصوں میں کر لیا آدھے کو میں نے

چادر کے طور پر باندھ لیا اور نصف کو حضرت سعد نے چادر بنا لیا۔

لیکن آج ہم میں سے ہر شخص اس طرح ہو گیا کہ وہ کسی نہ کسی چیز

کا حاکم ہے۔ میں اللہ جل جلالہ کی اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ

میں اپنے ہاں اپنے آپ کو بڑا سمجھوں اور اللہ جل جلالہ کے

ہاں چھوٹا۔ (مسلم)

أَذْنَتْ : اعلان کر دیا۔

التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرِهِ.

۴۹۸: وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرِ الْعَدَوِيِّ قَالَ

خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى

الْبَصْرَةِ فَحَمَدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا

بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ أَذْنَتْ بِبَصْرُمِ وَوَلَّتْ حَذَاءَ

وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْأَنْاءِ

يَتَصَابُهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى

دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَاتَّقِلُوا بِخَيْرِ مَا

بِحَضْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَرَّ يُلْقَى

مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوَى فِيهَا سَبْعِينَ حَامًا لَا

يُذْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللَّهُ لَتَمْلَأَنَّ أَفْعَجِيَّتُمْ؟

وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مَضْرَاعَيْنِ مِنْ

مَضَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةٌ أَرْبَعِينَ عَامًا وَلَيَاتَيْنِ

عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَطَيْظٍ مِنَ الزَّحَامِ وَلَقَدْ

رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا

لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ

أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ

سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَزَرَ

سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِمَّا أَحَدٌ إِلَّا

أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ مِنَ الْأَنْصَارِ وَإِنِّي

أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ

اللَّهِ صَغِيرًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ "أَذْنَتْ" هُوَ بِمَدِّ الْأَلْفِ : أَيُّ

أَعْلَمْتُ - وَقَوْلُهُ "بِصْرُمِ" هُوَ بِضَمِّ الصَّادِ :

أَيُّ بَانِقِطَاعِهَا وَفَنَائِهَا - قَوْلُهُ : "وَوَلَّتْ

حَذَاءَ هُوَ بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ ذَالَ

بِضْرَمٍ : انقطاع و فناء۔

وَوَلَّتْ حَذَاءً : تیزی سے جانے والی۔

الصُّبَابَةُ : معمولی بچا ہوا، تلچھٹ۔

يَتَصَابُهَا : وہ اس کو جمع کرتا ہے۔

الْكُظَيْظُ : بہت پر بھرا ہوا۔

قَرِحَتْ : زخمی ہونا یعنی اس میں زخم ہو گئے۔

مُعْجَمَةٌ مُشَدَّدَةٌ ثُمَّ الْفَيْ مَمْدُودَةٌ : ائی

سریعہ، وَالصُّبَابَةُ بِضَمِّ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ -

الْبَقِيَّةُ الْبَسِيرَةُ وَقَوْلُهُ "يَتَصَابُهَا" هُوَ بِتَشْدِيدِ

الْبَاءِ قَبْلَ الْهَاءِ : ائی يَجْمَعُهَا. "وَالْكُظَيْظُ" :

الْكَثِيرُ الْمُمْتَلِئُ - وَقَوْلُهُ "قَرِحَتْ" هُوَ

بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ الرَّاءِ : ائی ضَارَتْ فِيهَا

قُرُوحٌ.

٤٩٩ : وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَخْرَجَتْ لَنَا سَامَةٌ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً وَازَارًا غَلِيظًا قَالَتْ : بَعْضُ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

٥٠٠ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ : إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا

السَّمُرُ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ

الشَّاةُ مَا لَهُ خَلْطٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"الْحُبْلَةُ" بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَأَسْكَانِ

الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ : وَهِيَ وَالسَّمُرُ نَوْعَانِ

مَعْرُوفَانِ مِنْ شَجَرِ الْبَادِيَةِ .

٥٠١ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : "اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ

الْمُحَمَّدِ قُوْتًا" : مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ : قَالَ أَهْلُ

اللُّغَةِ وَالْعَرَبِ مَعْنَى "قُوْتًا" : ائِي مَا يَسُدُّ

الرَّمَقَ .

٥٠٢ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

٣٩٩ : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک اوڑھنے اور ایک باندھنے والی موٹی چادر

نکال کر دکھائی اور فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ان دو چادروں میں

وفات پائی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہلا تیر

پھینکا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے

اور ہمارے پاس کوئی اسلحہ سوائے کیکر کے درخت کے پتوں کے نہ

ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک اس طرح قضائے حاجت

کرتا جس طرح بکری کرتی ہے۔ اس میں خشکی کی وجہ سے ملاوٹ نہ

ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

الْحُبْلَةُ : کیکر اور یہ دونوں جنگل کے مشہور درخت ہیں۔

٥٠١ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح دعا فرمائی کہ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ

وسلم کے گھر والوں کو اتنی روزی عنایت فرما جو جسم و جان کے رشتے کو

باقی رکھ سکے۔ (بخاری و مسلم)

قُوْت : اتنی خوراک جس سے جان اور جسم کا رشتہ باقی رہے۔

٥٠٢ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے قسم ہے

اللہ کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں اپنا جگر زمین پر بھوک کی وجہ سے ٹیک دیتا تھا اور بعض وقت میں بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا۔ میں ایک دن اس راستہ پر بیٹھا جس سے لوگ مسجد نبوی سے نکل رہے تھے۔ پس ابو بکر کا گزر ہوا تو میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت اس لئے پوچھی کہ وہ مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں وہ گزر گئے انہوں نے ایسا نہ کیا پھر عمر گزرے میں نے ان سے بھی کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا۔ میں نے ان سے بھی اس لئے پوچھا کہ وہ مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں مگر وہ بھی گزر گئے انہوں نے ایسا نہ کیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا۔ آپ نے دیکھ کر تبسم فرمایا اور جو کچھ میرے دل اور چہرے پر تھا اس کو پہچان گئے۔ پھر فرمایا ابو ہریرہ ہو! میں نے عرض کیا لیبک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا آؤ اور آپ چل پڑے۔ میں آپ کے پیچھے ہو گیا آپ گھر میں داخل ہوئے۔ پس میں نے اجازت طلب کی تو مجھے اجازت مل گئی۔ سو میں داخل ہوا۔ آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا۔ پس آپ نے فرمایا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ کے لئے فلاں مریا عورت نے ہدیہ بھیجا۔ آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے کہا اور حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا اہل صفہ کے پاس جاؤ اور ان کو میرے پاس بلا لاؤ۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ یہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کا کوئی گھر نہیں تھا نہ مال اور نہ کسی کا سہارا، کچھ بھی نہ لیتے اور جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو آپ ان کی طرف بھیج دیتے اور خود بھی اس میں سے تناول فرماتے اور ان کو اس میں شریک کر لیتے۔ چنانچہ مجھے یہ بات ناگوار گزری۔ میں نے دل میں کہا یہ دودھ اہل صفہ کا کیا کرے گا۔ میں اس بات کا زیادہ حقدار ہوں کہ میں اس میں سے ایک مرتبہ اتنا پی لوں جس سے مجھے طاقت حاصل ہو جائے جب وہ آجائیں گے اور آپ مجھے حکم دیں گے پس میں ان کو دوں گا۔ تو امید نہیں کہ اس دودھ میں سے

وَاللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كُنْتُ لَا أَعْتَمِدُ
بِكَيْدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ
كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ
الْجُوعِ - وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمْ
الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ جِئْتُ رَأَيْتُ وَعَرَفَ مَا فِي
وَجْهِی وَمَا فِي نَفْسِي ثُمَّ قَالَ : "أَبَاهِرَ"
قُلْتُ : لَيْبِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ، قَالَ : "الْحَقُّ" وَمَضَى فَاتَّعْتُهُ
فَدَخَلْتُ فَاسْتَأْذَنُ فَادْنَى لِي فَدَخَلْتُ فَوَجَدْتُ لَنَا
فِي قَدَحٍ فَقَالَ : "مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ" قَالُوا :
أَهْدَاهُ لَكَ فَلَانٌ - أَوْ فِلَانَةٌ - قَالَ :
"أَبَاهِرَ" قُلْتُ لَيْبِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ
الصُّفَّةِ فَادْعُوهُمْ لِي" قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ
أَصْيَابُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ
وَلَا عَلَى أَحَدٍ ، وَكَانَ إِذَا آتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ
بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا آتَتْهُ
هِدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ
فِيهَا ، فَسَاءَ بِنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ : وَمَا هَذَا
اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ! كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ أُصِيبَ
مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اتَّقَوْنِي بِهَا فَإِذَا جَاءَ وَآ
وَأَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ
يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ
وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ ،
فَاتَّيَبْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا وَاسْتَأْذَنُوا فَادْنَى

مجھے کچھ پہنچے مگر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے کوئی چارہ کار بھی نہ تھا۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان کو بلا لایا۔ وہ آگئے اور اجازت طلب کی۔ آپ نے ان کو اجازت دے دی وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ پیالہ لو اور ان کو دیتے جاؤ۔ چنانچہ میں نے پیالہ لیا اور ایک ایک کر کے میں آدمی کو دینے لگا بس وہ پیتا یہاں تک کہ وہ سیر ہو جاتا پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا بس میں دوسرے کو دے دیتا بس وہ بھی پی کر سیر ہو جاتا پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا۔ بس اگلے کو دیتا بس وہ بھی پیتا یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہو جاتا۔ پھر یہ پیالہ مجھے واپس کر دیتا۔ یہاں تک کہ میں حضورؐ تک پہنچ گیا بس سارے کے سارے لوگ سیر اب ہو چکے ہیں۔ بس آپ نے پیالہ لے کر اپنے دست اقدس پر رکھا۔ پھر میری طرف تبسم سے دیکھتے ہوئے فرمایا ابو ہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں۔ پھر فرمایا اب میں اور تو باقی رہ گئے ہیں۔ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا۔ آپ نے فرمایا بیٹھو اور پیالہ میں بیٹھ گیا اور میں نے پیا۔ آپ نے فرمایا اور پیو بس میں نے پیا۔ آپ کُشْرَبْتُ اَشْرَبْتُ فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے کہا قسم ہے اس وقت کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا اب تو پیٹ میں اس کی کوئی گنجائش نہیں پاتا۔ آپ نے فرمایا بس مجھے دکھاؤ۔ میں نے آپ کو پیالہ پیش کیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور بسم اللہ پڑھی اور بچا ہوا دودھ پی لیا۔ (بخاری)

۵۰۳: حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میری یہ حالت بھی ہوئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر پڑتا تھا۔ تو آنے والے آتے اور اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیتے اور یہ خیال کرتے کہ میں دیوانہ ہوں حالانکہ مجھے کچھ دیوانگی وغیرہ نہ تھی فقط بھوک

لَهُمْ وَآخِذُوا بِمَجَالِسِهِمْ مِنَ الْبَيْتِ - قَالَ آبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ: لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خُذْ فَأَعْطِيهِمْ" قَالَ فَآخِذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأَعْطِيهِ الْآخَرَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى يَنْتَهِيَتِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَآخِذْتُ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَيَّ يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَبَسَّمَ فَقَالَ "أَبَاهِرٌ" قُلْتُ: لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ" قُلْتُ صَدَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَقْعُدْ فَاشْرَبْ" فَفَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ: "اشْرَبْ" فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ: "اشْرَبْ" حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا قَالَ: "فَارِي" فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى وَاسْمِي وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰۳: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَجْرُ فِيمَا بَيْنَ مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَغْشِيًا عَلَيَّ، فَيَجِيءُ الْجَنَانِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَيَّ عُنُقِي وَيَرَوِي أَنِّي مَجْمُونٌ وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ مَا بِي

إِلَّا الْجَوْعَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ہوتی تھی۔ (بخاری)

۵۰۴ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :
تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ فِي ثَلَاثِينَ
صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۴ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ تیس صاع جو کے بدلے میں رہن رکھی ہوئی تھی۔ (بخاری و مسلم)

۵۰۵ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : رَهَنَ
النَّبِيُّ ﷺ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ وَمَشِيَتْ إِلَى النَّبِيِّ
بِخُبْرٍ شَعِيرٍ وَأَهَالَةَ سِنْحَةٍ ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ
يَقُولُ : ”مَا أَصْبَحَ لَالٌ مُحَمَّدٌ صَاعٌ وَلَا
أَمْسَى“ وَإِنَّهُمْ لَسِنْعَةُ آيَاتٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰۵ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی زرہ جو کے بدلے میں رہن رکھی ہوئی تھی۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور چربی جس میں تغیر آ گیا وہ لے کر گیا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس صبح اور شام تو ایک صاع خوراک بھی نہیں اور بے شک آپ کے نو گھر تھے۔ (بخاری)

”الْأَهَالَةُ“ بِكَسْرِ الهمزة : السِّنْحَةُ
الذَّائِبُ ”وَالسِّنْحَةُ“ بِالسُّونِ وَالْحَاءِ
الْمُعْجَمَةِ وَهِيَ الْمُتَغَيِّرَةُ.

إِهَالَةٌ : پگھلی ہوئی چربی۔

السِّنْحَةُ : تغیر والی۔

۵۰۶ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ
رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِلَّا إِزَارًا وَأَمَا كِسَاءٌ قَدْ
رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ نَصْفَ
الصَّاقِنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ
بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرْمَى عَوْرَتُهُ“ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ.

۵۰۶ : ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ستر اہل صفہ دیکھا ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جن پر اوڑھنے والی چادر یا جینہ تھا یا اوپر لینے والی چادر۔ جس کو وہ اپنی گردنوں میں باندھ لیتے جن میں سے بعض کی چادریں آدھی پنڈلی تک اور بعض کی ٹخنوں تک۔ پس وہ اس کے دونوں اطراف کو اپنے ہاتھ سے اکٹھا کر کے رکھتے اس خطرے سے کہ کہیں ستر نہ ظاہر ہو جائے۔ (بخاری)

۵۰۷ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :
كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لَيْفٌ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰۷ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک چمڑے کا تھا جس میں کھجور کا چھلکا بھر ہوا تھا۔ (بخاری)

۵۰۸ : وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ
جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْبَرَ

۵۰۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ اچانک ایک انصاری آدمی آیا پس اس نے آپ کو سلام کیا۔ پھر وہ واپس چل دیا۔ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا اے انصاری بھائی۔ میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا ٹھیک ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے کون ان کی عیادت کے لئے جائے گا۔ آپ اٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم دس سے کچھ زائد تھے۔ ہمارے پاس نہ جوتے نہ موزے تھے اور نہ ٹوپیاں اور قمیصیں تھیں۔ ہم پتھر ملی زمین میں چل رہے تھے یہاں تک کہ ہم ان کے پاس پہنچ گئے۔ ان کے گھر والے ان کے پاس سے ہٹ گئے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ اور جوان کے ساتھ تھے وہ ان کے قریب ہو کر بیٹھ گئے۔ (مسلم)

۵۰۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران کہنے لگے کہ مجھے معلوم نہیں کہ آنحضرت نے یہ دو مرتبہ ایسا یا تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی طلب کرنے کے بغیر ہی گواہی دیں گے اور خیانت کریں گے اور امانت دار نہ ہوں گے اور نذریں مانیں گے اور ان کو پورا نہیں کریں گے۔ ان میں موٹا پانچا غائب ہو جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۵۱۰: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے آدم کے بیٹے اگر تو زائد مال کو خرچ کرے گا تو وہ تیرے لئے بہتر ہوگا اور اگر تو روک کر رکھے گا تو وہ تیرے لئے بہت برا ہوگا اور گزارے کے مال پر تمہیں ملامت نہ کی جائے گی۔ تم مال خرچ کرنے کی ابتداء ان سے کرو جن کے خرچ کی ذمہ داری تم پر ہے۔ (ترمذی) اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۱: حضرت عبید اللہ بن محسن انصاری عظمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی قوم میں اس حال میں صبح کرے کہ وہ امن سے ہو اور تندرست ہو اور اس کے پاس اس دن کی خوراک موجود ہو تو گویا اس کے لئے تمام دنیا تمام ساز و

الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَا أَحَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَحْيَى سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ يَعُوذُ بِكُمْ؟ فَقَامَ وَقَمْنَا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضِعَةِ عَشْرٍ مَا عَلَيْنَا فِعَالٌ وَلَا حِفَافٌ وَلَا قَلَانِسٌ وَلَا قُمْصٌ نَمْشِي فِي بَلَدِ السَّبَاحِ حَتَّى جِنَانَهُ فَاسْتَأْخَرَ قَوْمَهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۹: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: "حَرَّرْتُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" قَالَ عِمْرَانُ: "فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيُنْذَرُونَ وَلَا يُؤْفُونَ، وَيُظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۰: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَبَدَّلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ تَمَسَّكَ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تَلَامُ عَلَيَّ كَفَافٍ، وَإِنْدَا بِسَمَنٍ تَعُولُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۱۱: وَعَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ مُحْسِنٍ الْأَنْصَارِيِّ الْعَظِمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ أَمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافَى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوَّةٌ

سامان کے ساتھ جمع کر دی گئی ہے۔ (ترمذی) اور اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

سِرْبِهِ: اپنی ذات یا قوم۔

بِرْمِهِ فَكَانَمَا جِئْتُ لَهُ الدُّنْيَا بِحَدِّهَا فَبِرْمِهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”سِرْبِهِ“ بِكَسْرِ التَّيْنِ الْمُهْمَلَةِ أَيْ
نَفْسِهِ، وَقِيلَ قَوْمِهِ.

۵۱۲: حضرت عبد اللہ بن عمر عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اسلام لایا وہ کامیاب ہو گیا اور اس کا رزق بقدر کفایت ملتا رہا اور اللہ نے اس کو جو دیا اس پر قناعت فرمائی۔ (مسلم)

۵۱۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
”قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَكَانَ رِزْقُهُ كِفَافًا وَقَنَعَهُ
اللَّهُ بِمَا آتَاهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۳: حضرت ابو محمد فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اس آدمی کو خوش خبری ہو جس کو اسلام کی طرف ہدایت ملی اور اس کا گزارا اوقات میں ہے اور وہ قناعت کرنے والا ہے۔ ترمذی اور اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۵۱۳: وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ فَضَالَةَ ابْنِ عَبِيدِ
الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: طُوبَى لِمَنْ هَدِيَ لِلْإِسْلَامِ
وَكَانَ عَيْشُهُ كِفَافًا وَقَنِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۱۴: حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی دن متواتر بھوکے گزار دیتے تھے اور آپ کے گھر والوں کو بھی شام کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا اور آپ کی اکثر روٹی جو کی روٹی ہوتی تھی۔ ترمذی اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيَالِي
الْمُتَّابِعَةَ طَاوِيًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عِشَاءً
وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۱۵: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو بعض لوگ قیام میں بھوک کی وجہ سے گر پڑتے اور وہ اصحاب صفہ میں سے ہوتے۔ یہاں تک کہ بعض دیہاتی یہ کہتے تھے کہ یہ پاگل ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کر ان کی طرف منہ پھیرتے تو فرماتے اگر تم جان لو جو اللہ کے ہاں تمہارے لئے بدلہ ہے تم پسند کرتے کہ تم اس سے بھی زیادہ فاقے اور حاجت میں مبتلا ہوتے۔ (ترمذی)

۵۱۵: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ
يَجْرُرُ رِجَالَ مَنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ
الْحَضَاصَةِ - وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى
يَقُولُ الْأَعْرَابُ: هُوَ لَاءِ مَجَانِينٍ فَإِذَا صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: ”لَوْ
تَعَلَّمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى لَا حَبِيبَتُمْ أَنْ
تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الْخِصَاصَةُ: فاقه اور بھوک۔

۵۱۶: حضرت ابو کریم مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کسی آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے زیادہ بڑا نہیں بھرا۔ ابن آدم کے لئے اتنے ہی لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا کر دیں اور اگر زیادہ ہی کھانا ضروری ہو تو تیسرا حصہ کھانے کے لئے تیسرا پینے کے لئے اور تیسرا سانس کے لئے (ترمذی)

اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

اُكْلَاتٌ: چند لقمے۔

۵۱۷: حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ انصاری حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے یعنی تکلفات کو چھوڑنا۔ (ابوداؤد)

الْبِدَاذَةُ: پراگندہ حال اور نیمبسی اس کا چھوڑنا۔

التَّقْحُلُ: اس آدمی کو کہتے ہیں کہ تنگ دستی اور خوش عیشی کو چھوڑنے کی وجہ سے جس کا چہرہ سوکھا ہوا ہو اور کم کھانے کی وجہ سے چہرہ بھریوں والا ہو جائے۔

۵۱۸: حضرت ابو عبد اللہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستے میں بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر بنایا۔ ہم قریش کے قافلے کا تعاقب کریں۔ ہمیں ایک تھیلہ کھجوروں کا دیا۔ اس کے علاوہ اور کوئی چیز آپ کو مہیا نہ ہوئی۔ حضرت ابو عبیدہ ہمیں ایک ایک کھجور

حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”الْخِصَاصَةُ“ الْفَاقَةُ وَالْجُوعُ الشَّدِيدُ.

۵۱۶: وَعَنْ أَبِي كَرِيمَةَ الْمُقَدَّادِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مَلَأَ أَدْمِي وَعَاءٍ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أَكْلَاتٌ يُقْمِنُ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَهُ لَا مَخَالَهَ فَنَلْتُ لَطْعَامِهِ وَتَلْتُ لِشَرَابِهِ وَتَلْتُ لِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”اُكْلَاتٌ“: أَيْ لَقْمَةٌ.

۵۱۷: وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ إِيَّاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ”أَلَا تَسْمَعُونَ؟ أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ الْبِدَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ“ إِنَّ الْبِدَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ يَعْنِي التَّقْحُلُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”الْبِدَاذَةُ“ بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَالذَّالِّينِ الْمُسَعِّحَمَتَيْنِ وَهِيَ رَثَائَةُ الْهَيْئَةِ وَتَرَكُ فَاجِرِ اللَّبَاسِ وَأَمَّا ”التَّقْحُلُ“ فَبِالْقَافِ وَالْحَاءِ: قَالَ أَهْلُ اللَّغَةِ: الْمُتَّقَحِلُ هُوَ الرَّجُلُ الْيَبَسُ الْجِلْدُ مِنْ حُسُونَةِ الْعَيْشِ وَتَرَكِ التَّرْفَةَ.

۵۱۸: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ عَلَيْنَا أَبَا عَبِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَتَلَّقَى عَيْرًا لِقَرَيْشٍ وَرَوَدَنَا جَرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ نَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ - فَكَانَ أَبُو عَبِيدَةَ يُعْطِنَا

دیتے رہے ان سے کہا گیا پھر تم کیسے گزارہ کرتے رہے؟ انہوں نے کہا ہم اس کو چوس لیتے تھے جس طرح بچہ چوستا ہے پھر ہم اس پر پانی پی لیتے تھے۔ پس وہ ہمارے پورے دن سے رات تک کافی ہو جاتا اور ہم لاشیوں سے درخت کے پتے جھاڑتے۔ پھر ان کو پانی سے تر کر کے اس کو کھا لیتے تھے۔ ہم چلتے چلتے ساحل سمندر تک پہنچے۔ تو ہمارے سامنے رات کے ایک بڑے ٹیلے کی طرح ایک چیز ظاہر ہوئی جب ہم اس کے پاس آئے تو وہ جانور تھا جسے عنبر کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہے پھر کہا نہیں بلکہ ہم تو اللہ کے رسول کے قاصد ہیں اور اللہ کی راہ میں ہیں اور تم مجبوری تک پہنچ چکے ہوں پس تم اس کو کھاؤ۔ پس ہم نے ایک مہینہ اس کے گوشت پر گزارا کیا ہماری ناک اور تین سو تھی۔ ہم گوشت کھا کر موٹے ہو گئے اور ہم اس کی آنکھ کے حوالے سے چربی کے ڈول نکالتے تھے اور نیل کے برابر اس کے گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے۔ حضرت ابو عبیدہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا اور ان کی آنکھ کے ایک گڑھے میں بٹھایا اور اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکال کر اس کو کھڑا کیا پھر ہم نے اپنے پاس موجود سب سے بڑے اونٹ پر کبلا باندھا تو وہ اونٹ اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔ ہم نے زاہد راہ کے طور پر اس کے گوشت کے ٹکڑے لئے۔ جب ہم مدینہ پہنچے اور رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ کیا آپ نے فرمایا وہ رزق تھا جس کو اللہ نے تمہارے لئے نکالا۔ کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے ہے وہ ہمیں بھی کھلاؤ۔ پس ہم نے ایک حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جس کو آپ نے تناول فرمایا۔ (مسلم)

الْحِرَابُ: چمڑے کا تھیلا۔

نَمُضُهَا: ہم چوس لیتے۔

الْحَبْطُ: مشہور درخت کے پتے جسے اونٹ کھاتا ہے۔

تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ - فِقِيلٌ : كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ
بِهَا؟ قَالَ نَمُضُهَا كَمَا يَمُضُ الصَّبِيُّ ثُمَّ
نَشْرِبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى
اللَّيْلِ، وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعَصِينَا الْحَبْطَ ثُمَّ نَبْلُغُ
بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ قَالَ : وَأَنْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ
الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ
الْكَيْبِ الضَّخْمِ فَاتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ ذَابَّةٌ تُدْعَى
الْعَبْرَ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ : مَيْتَةٌ، ثُمَّ قَالَ : لَا،
بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي نَيْلِ
اللَّهِ وَقَدْ اضْطَرَرْتُمْ فَكُلُوا، فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ
شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثٌ مَائَةٌ حَتَّى سَمِنَّا، وَلَقَدْ
رَأَيْتُنَا نَعْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقَلَالِ الدُّهْنِ
وَنَقْطَعُ مِنْهُ الْقَدْرَ كَالثُّورِ أَوْ كَقَدْرِ الثُّورِ،
وَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا
فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلْعًا مِنْ
إِضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَجَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا
فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَابِقٍ،
فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ : هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ
اللَّهُ لَكُمْ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ
فَتُطْعَمُونَا؟ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
مِنْهُ فَأَكَلَهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”الْحِرَابُ“ : وَعَاءٌ مِنْ جِلْدٍ مَعْرُوفٍ

وَهُوَ بِكُسْرِ الْجِيمِ وَفَتْحِهَا وَالْكَسْرِ أَفْصَحُ

قَوْلُهُ ”نَمُضُهَا“ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَالْحَبْطُ وَرَقٌ

شَجَرٍ مَعْرُوفٍ تَأْكُلُهُ الْإِبِلُ. ”وَالْكَيْبُ“ :

الْكَيْبُ: ريت کا ٹیلہ۔

الْوَقْبُ: آنکھ کا خول یا گڑھا۔

الْقَلالُ: گھرا۔

الْفِدْرُ: ٹکڑا۔

رَحَلَ الْبَعِيرِ: اونٹ پر کجاوہ ڈالنا۔

الْوَشَائِقُ: سکھانے کے لئے گوشت کے جو ٹکڑے کئے جائیں

انہیں کہا جاتا ہے۔

واللہ اعلم

۵۱۹: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص کی آستین (بازو کے) پانچے تک

تھیں۔ (ابوداؤد ترمذی)

امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

الرُّضْعُ: سین اور صا دو نوں کے ساتھ۔ ہتھیلی اور کلائی کا

درمیان والا حصہ۔

۵۲۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق کے دن

خندق کھود رہے تھے۔ ایک چٹان سامنے آگئی۔ صحابہ حضور ﷺ

کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یہ چٹان خندق میں ہمارے لئے

رکاوٹ بن گئی ہے۔ آپ نے فرمایا میں خود اترتا ہوں۔ پھر آپ

کھڑے ہوئے تو اس حال میں کہ آپ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے

تھے اور ہمارے تین دن ایسے گزرے تھے کہ ہم نے کوئی پکھنے والی چیز

نہ چکھی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے کدال لے کر چٹان پر باری جس

سے وہ ریت کے ٹیلے کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ میں نے کہا

یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ گھر جانے کی اجازت دیں۔ چنانچہ میں

نے اپنی بیوی کو کہا میں نے آنحضرت ﷺ کی ایسی حالت دیکھی ہے

جس پر صبر نہیں کیا جاسکتا۔ کہا تیرے پاس کوئی چیز ہے اس نے کہا

میرے پاس کچھ جو اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ میں نے بکری کے بچہ کو

التَّلُّ مِنَ الرَّمْلِ وَ "الْوَقْبُ" بِفَتْحِ الْوَاوِ

وَاسْكَانِ الْقَافِ وَبَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَهُوَ

نُقْرَةُ الْعَيْنِ. "وَالْقَالُ" الْجِرَارُ "الْفِدْرُ"

بِكْسْرِ الْفَاءِ وَفَتْحِ الدَّالِ: الْقِطْعُ. "رَحَلَ

الْبَعِيرَ" بِتَخْفِيفِ الْحَاءِ: أَي جَعَلَ عَلَيْهِ

الرَّحْلَ "الْوَشَائِقُ" بِالسُّنَنِ الْمُعْجَمَةِ

وَالْقَافِ: اللَّحْمُ الَّذِي قُطِعَ لِقُدِّدٍ مِنْهُ

وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۵۱۹: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَتْ: "كَانَ كُمِّي مَبْصُورًا رَسُلَ اللَّهِ

ﷺ إِلَى الرُّسْعِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

"الرُّضْعُ" بِالصَّادِ وَالرُّسْعُ بِالسُّنَنِ

أَيْضًا: هُوَ الْمَفْصَلُ بَيْنَ الْكَفِّ وَالسَّاعِدِ.

۵۲۰: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَا

كُنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُذْبِيَّةٌ

شَدِيدَةٌ فَجَاءَ وَالِى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا هَذِهِ

كُذْبِيَّةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ. فَقَالَ: "أَنَا

نَازِلٌ" ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْضُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبْنَا

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَدُوقُ ذَرَاتًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ

الْمِعْوَلَ فَضْرَبَ فَعَادَ كَيْبًا أَهْبَلُ أَوْ أَهْمٌ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْذِنُ لِي إِلَى الْبَيْتِ

فَقُلْتُ لَأَمْرَاتِي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا مَا فِي

ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ عِنْدِي

شَعِيرٌ وَعَسَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنْتُ

الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ

ذبح کیا اور اس میں بھوکو پیسا۔ یہاں تک کہ ہم نے گوشت کو ہنڈیا میں ڈال دیا۔ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جبکہ آنا تیار تھا اور ہنڈیا چولہے پر پکنے کے قریب تھی۔ میں نے عرض کیا تھوڑا سا کھانا میرے پاس ہے۔ پس آپ رسول اللہ ﷺ انھیں اور ساتھ ایک دو آدمی اور لے لیں۔ آپ نے فرمایا وہ کتنا ہے۔ میں نے ذکر کر دیا۔ آپ نے فرمایا بہت ہے اور عمدہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بیوی کو جا کر کہو کہ ہنڈیا کو نیچے نہ اتارے اور روٹی کو تنور سے نہ نکالے جب تک میں نہ آ جاؤں۔ پھر آپ نے فرمایا اٹھو چنانچہ مہاجرین و انصار کھڑے ہوئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور میں نے کہا خدا تیرا بھلا کرے۔ حضور بمع مہاجرین و انصار کے اور جوان کے ساتھ ہیں تشریف لارہے ہیں۔ اس نے کہا کیا تم سے حضور نے پوچھا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا داخل ہو جاؤ اور تنگی مت کرو۔ پھر آپ رسول اللہ ﷺ روٹی کو توڑ کر اس پر گوشت رکھتے اور ہنڈیا اور تنور کو ڈھانپ دیتے جب اس سے روٹی اور سالن لے لیتے اور صحابہ کی طرف بھیج دیتے یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور اس میں سے کچھ بچ گیا۔ پھر فرمایا تو بھی اس سے کھا لے ہدیہ بھی بھیج دے لوگ بھوکے ہیں۔ (بخاری و مسلم) اور یہ روایت کے یہ الفاظ ہیں۔ جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے حضور ﷺ کو بھوک کی حالت میں پایا۔ پس میں اپنی بیوی کی طرف لوٹا اور اسکو کہا کہ کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے رسول اللہ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے وہ میرے پاس ایک تھیلا نکال کر لائی جس میں جو تھے ہمارے پاس بکری کا ایک پالتو بچہ تھا۔ پس میں نے اس کو ذبح کیا اور بیوی نے جو پیس لئے میرے فارغ ہونے تک وہ بھی فارغ ہو گئی۔ میں نے گوشت کاٹ کر ہنڈیا میں ڈال دیا۔ پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا چلتے ہوئے میری بیوی نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھیوں کے سامنے رسوا نہ کرنا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ

جَنَّتِ النَّبِيَّ ﷺ وَالْعَجِينُ قَدْ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِي قَدْ كَادَتْ تَنْصُحُ فَقُلْتُ طَعِيمٌ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ: "كَمْ هُوَ؟" فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ "كَثِيرٌ طَيِّبٌ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُورِ حَتَّى آتِي" فَقَالَ "قَوْمُوا" فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: وَيْحَكَ قَدْ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ: هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: "ادْخُرِي وَلَا تَصَاغَطُوا" فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخِمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيَقْرُبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ وَيَعْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ مِنْهُ فَقَالَ: "كُلْ لِي هَذَا وَاهْدِي فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمُ مَجَاعَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ: لَمَّا حَفَرَ الْحَنْدُقَ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ حَمُضًا فَأَنْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَمُضًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنْتِ الشَّعِيرَ فْفَرَعْتُ إِلَى فِرَاعِي وَقَطَعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تَفْضُخْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ مَعَهُ فَجَنَّتُ فَسَارَزْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةَ لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا

کے پاس آیا اور آپ کے کان میں بات کی۔ میں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ایک بکری کا چھوٹا سا بچہ ذبح کیا ہے اور میری بیوی نے ایک صاع جو پیسے ہیں۔ پس آپ اور کچھ آدمی آپ کے ساتھ آ جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمادیا اے خندق والو جابر نے کھانا تیار کیا ہے۔ پس تم سب آؤ۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا تم اپنی ہانڈی جو لمبے سے ہرگز نہ اتارنا اور آٹے سے روٹیاں نہ بنانا جب تک میں نہ آ جاؤں۔ چنانچہ میں گھر آیا اور آنحضرت ﷺ لوگوں سے پہلے تشریف لائے یہاں تک کہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اس نے کہا یہ تو نے کیا کیا! میں نے کہا میں نے تو وہ کہا جو تم نے کہا۔ اس نے آٹا نکالا اور آنحضرت ﷺ نے اس میں لعاب دہن ملایا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ہماری ہنڈیا کی طرف تشریف لائے اس میں بھی لعاب دہن ملایا اور برکت کی دعا کی۔ پھر میری بیوی کو فرمایا ایک اور روٹی پکانے والی کو بلا لے تاکہ وہ تیرے ساتھ روٹی پکائے اور اپنی ہنڈیا میں سے سالن پیالے میں ڈالتی جاؤ اور ہنڈیا کو چولہے سے مت دلو۔ صحابہ کی تعداد ایک ہزار تھی۔ مجھے اللہ کی قسم ہے ان سب نے کھایا یہاں تک کہ کھانا چھوڑ کر واپس چلے گئے اور ہماری ہنڈیا اسی طرح بھری ہوئی جوش مار رہی تھی اور ہمارا آٹا اس طرح تھا اور آٹے سے اس طرح روٹیاں بنائی جا رہی تھیں جس طرح وہ پہلے تھا۔

عَرَضَتْ كُذْيَةَ: زمین کا سخت ٹکڑا جس میں کدال اثر نہ کرے۔
الْكَيْبُ: اصل معنی ریت کا ٹیلہ یہاں مراد نرم مٹی اور اھیل بھی یہی معنی ہے۔

الْأَثْفَى: وہ پتھر جن پر ہنڈیا رکھی جاتی ہے۔
تَضَاعَطُوا: کا معنی بھیڑ کرتا۔

الْمَجَاعَةُ: بھوک۔

الْخَمَضُ: بھوک۔

مَنْ شَعِبِرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ أَفْصَاحُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: "يَا أَهْلَ الْخَنْدُقِ: انْ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحِيْهَلَا بِكُمْ" فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَا تُسْرِلْنَ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخْبِرْنَ عَجِينَكُمْ حَتَّى آجِيْءَ" فَجِئْتُ وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِيْ فَقَالَتْ: بَكَ وَبَكَ! فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتَ! فَأَخْرَجْتُ عَجِينًا فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ! ثُمَّ عَمِدَ إِلَى بُرْمَتِيْ وَتَصَقَّ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: "أَدْعِيْ خَابِرَةَ فَلْتَخْرُجْ مَعَكَ" وَأَدْعِيْ مَنْ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا" وَهُمْ أَلْفٌ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَا أَكَلُوْا حَتَّى تَرَكُوْهُ وَانْحَرِفُوْا وَإِنْ بُرْمَتَنَا لَتَغِيْطُ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِينَنَا لِيُخْبِرَنَّ كَمَا هُوَ.

قَوْلُهُ "عَرَضَتْ كُذْيَةَ" بِضَمِّ الْكَافِ وَإِسْكَانِ الدَّالِ وَبِالْيَاءِ الْمُشْتَاةِ تَحْتُ: وَهِيَ قِطْعَةٌ غَلِيْظَةٌ صُلْبَةٌ مِّنَ الْأَرْضِ لَا يَعْمَلُ فِيْهَا الْفَأْسُ وَالْكَيْبُ أَصْلُهُ تَلُّ الرَّمْلِ وَالْمَرَادُ هُنَا صَارَتْ تُرَابًا نَاعِمًا وَهُوَ مَعْنَى "أَهْيَلْ" وَالْأَثْفَى: الْأَحْجَارُ الَّتِي يَكُونُ عَلَيْهَا الْقِدْرُ. وَتَضَاعَطُوا: تَزَاخَمُوا. وَالْمَجَاعَةُ: الْجُوعُ وَهُوَ بِفَتْحِ الْمِيمِ. وَالْخَمَضُ بِفَتْحِ الْخَاءِ وَالْمُعْجَمَةُ وَالْمِيمُ: الْجُوعُ. وَانْكَفَأْتُ: انْقَلَبْتُ وَرَجَعْتُ. وَالْيَهِيْمَةُ بِضَمِّ الْبَاءِ تَصْغِيرُ نُسْمَةٍ هِيَ: الْعِنَاقُ. بِفَتْحِ الْعَيْنِ. وَالْدَّاحِ:

انْكَفَأْتُ: میں لوٹا۔

الْبُهَيْمَةُ: یہ بُهْمَةَ کی تصغیر ہے جس کا معنی بکری کا بچہ۔

الدَّاجِنُ: پالتو۔

السُّورُ: دعوت کا کھانا یہ فارسی کا لفظ ہے۔

حَيْهَلًا: آؤ۔ بک و بک: اس نے اس سے جھگڑا کیا اور

سخت ست کہا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ جو اس کے پاس کھاتا ہے وہ ان

کو کافی نہ ہوگا اس لئے ان کو حیا آئی۔ مگر ان پر وہ چیز مخفی تھی جس

معجزے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو عزت عنایت فرمائی۔ بَسَقُ:

سین اور صادر دونوں کے ساتھ اور بَدَقُ تینوں کا معنی تمہکا کرنا۔ عَمَدَ:

اس نے ارادہ کیا۔ وَاَقْدَحِي: تجھ سے ڈالو۔ الْمِقْدَحَةُ: چھپو۔

تَغِطُ: ہانڈی کے اُبلنے کی آواز۔

واللہ اعلم

۵۲۱: ۵۲۱: عن انس رضي الله عنه من روايت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی

اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کچھ کمزوری محسوس کی۔ میرا خیال ہے کہ

حضور ﷺ کی آواز میں کچھ کمزوری محسوس کی۔ میرا خیال ہے کہ

بھوک کی وجہ سے تھی کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا

ہاں۔ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا لایک دوپٹہ لے کر

ایک کنارے میں روٹی لپیٹی پھر اس کو میرے کپڑوں کے نیچے چھپا کر

دوپٹے کا کچھ حصہ میرے اوپر ڈال دیا۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی

خدمت میں بھیجا۔ میں وہ لے کر گیا تو آپ مسجد میں تشریف فرما تھے

اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے میں ان کے پاس جا کر کھڑے ہو

گیا پس مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے

میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا کھانے کے لئے؟ میں نے

کہا جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اٹھو پس وہ سب چل دیئے

اور میں ان کے آگے آگے چلتا ہا یہاں تک کہ میں ابو طلحہ کے پاس

پہنچا اور اس کو اس کی اطلاع دی۔ ابو طلحہ نے کہا اے ابو سلیم حضور

هِيَ التِّي أَلَقَتِ النَّبِيَّتُ "وَالسُّورُ": الطَّعَامُ

الَّذِي يُدْعَى النَّاسُ إِلَيْهِ وَهُوَ بِالْفَارِسِيَّةِ

وَحَيْهَلًا": أَي تَعَالَوْا وَقَوْلُهَا "بِكْ وَبِكْ"

أَي خَاصَمْتُهُ وَسَبَبْتُهُ لِأَنَّهَا اعْتَقَدَتْ أَنَّ الَّذِي

عِنْدَهَا لَا يَكْفِيهِمْ فَاسْتَحَيْتُ وَخَفِي عَلَيْهَا

مَا أَكْرَمَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ مِنْ

هَذِهِ الْمُعْجَزَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْآيَةِ الْبَاهِرَةِ.

"بَسَقُ": أَي بَصَقَ. وَيُقَالُ أَيضًا: يَبْزُقُ

ثَلَاثَ لُغَاتٍ "وَعَمَدَ" بِفَتْحِ عَمِيمٍ: أَي

قَصَدَ. "وَأَقْدَحِي" أَي اغْرِفِي وَالْمِقْدَحَةُ

الْمَغْرَفَةُ - "وَتَغِطُ" أَي لَغَلِيًا فِيهَا صَوْتُ

وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۵۲۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

أَبُو طَلْحَةَ لَأُمِّ سُلَيْمٍ: قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَعِيفًا اعْرِفَ فِيهِ الْجُوعَ

فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ

فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ

خِمَارًا أَلْهًا فَلَقَّتِ الْخُبْرَ بِنَعْضِهِ ثُمَّ دَسَتْهُ

تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدْتَنِي بِنَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ

النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: "أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟" فَقُلْتُ: نَعَمْ،

فَقَالَ: "الطَّعَامُ" فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: "قَوْمُوا فَانطَلِقُوا وَانطَلَقْتُ بَيْنَ

أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ

لوگوں کے ساتھ تشریف لے آئے اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں جو ہم ان سب کو کھلائیں۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ ابوطلمہ چلے یہاں تک کہ حضور ﷺ سے جا ملے۔ حضور ﷺ ان کے ساتھ تشریف لائے یہاں تک کہ گھر میں دونوں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوسلیم جو تمہارے پاس ہے وہ میرے پاس لے آؤ وہ وہی روٹیاں لے کر آئے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا ام سلیم نے اس پر گھی کی کچی نچوڑ دی اور اس کا سالن بنا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں وہ کہا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ یعنی دعائے برکت فرمائی پھر فرمایا دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دو۔ ابوطلمہ نے ان کو اجازت دی۔ پس انہوں نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو کر پھر نکل گئے۔ پھر فرمایا دس اور کو اجازت دو۔ یہاں تک کہ تمام نے کھایا سیر ہو گئے۔ لوگوں کی تعداد ستر یا اسی تھی۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دس دس داخل ہوتے اور نکلتے رہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایسا نہ رہا جو داخل نہ ہوا ہو اور اس نے کھایا اور سیر نہ ہوا ہو۔ چہ اس کھانے کو جمع کیا گیا تو وہ اسی طرح تھا جیسا کہ کھانے سے پہلے تھا اور ایک روایت میں ہے کہ دس دس نے کھایا یہاں تک کہ ایسا اسی آدمیوں نے کیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے بعد میں تناول فرمایا اور گھر والوں نے کھایا اور بچا ہوا کھانا چھوڑا اور ایک روایت میں ہے کہ پھر انہوں نے اتنا کھانا بچایا کہ انہوں نے اپنے پڑوسیوں کو بچپنچایا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھا ہوا پایا۔ آپ نے اپنے پیٹ کو ایک پٹی سے باندھ رکھا تھا۔ میں نے آپ کے بعض اصحاب سے کہا کہ آپ نے اپنے پیٹ پر کیونکر پٹی باندھی ہے؟ انہوں نے کہا بھوک کی وجہ سے۔ میں ابوطلمہ کے پاس گیا یہ ام سلیم

ابو طلحة : يا أم سليم : قد جاء رسول الله ﷺ بالناس وليس عندنا ما نطعمهم؟ فقالت : الله ورسولته أعلم - فانطلق أبو طلحة حتى لقي رسول الله ﷺ فاقبل رسول الله ﷺ معه حتى دخلا ، فقال رسول الله ﷺ : "هل مني ما عندك يا أم سليم" فأتت بذلك الخبر ، فأمر به رسول الله ﷺ ففتت وعصرت عليه أم سليم عكبة فادمته ثم قال فيه رسول الله ﷺ : "ما شاء الله أن يقول : ثم قال : "انذن لعشرة" فاذن لهم فأكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ، ثم قال : "انذن لعشرة" حتى أكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون رجلا أو ثمانون - متفق عليه - وفي رواية فما زال يدخل عشرة ويخرج عشرة حتى لم يبق منهم أحد إلا دخل فأكل حتى شبع ثم هيأها فإذا هي مثلها حين أكلوا منها وفي رواية فأكلوا عشرة عشرة حتى فعل ذلك بثمانين رجلا ثم أكل النبي ﷺ بعد ذلك وأهل البيت وتركوا سورا - وفي رواية : ثم أفضلوا ما بلغوا جيرانهم - وفي رواية عن انس رضي الله عنه قال : جئت رسول الله ﷺ يوما فوجدته جالسا مع أصحابه وقد عصب بطنه بعصابة فقلت لبعض أصحابه : لم عصب رسول الله ﷺ بطنه؟ فقالوا : من الجوع ، فذهبت إلى أبي طلحة وهو

بنت ملحان کے خاوند ہیں۔ پس میں نے کہا ابا جان! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ پٹی سے اپنے پیٹ کو باندھنے والے ہیں۔ پس میں نے آپ کے بعض صحابہ سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے بتلایا کہ بھوک کی وجہ سے پٹی باندھ رکھی ہے۔ پس ابو طلحہ میری والدہ کے پاس آئے اور فرمایا کیا کوئی چیز موجود ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ میرے پاس روٹی کے کچھ ٹکڑے اور کچھ کھجوریں ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اکیلے تشریف لے آئیں تو ہم آپ کو سیر کر سکتے ہیں اور اگر آپ کے ساتھ دوسرے آجائیں تو ان سے کم رہ جائے گا اور باقی حدیث کا ذکر کیا۔

باب: قناعت ومیانہ روی کا حکم

اور

بلا ضرورت سوال کی مذمت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”زمین پر چلنے والا جو بھی جانور ہے اس کی روزی اللہ تعالیٰ سے ”مہ ہے۔“ (ہود) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یہ صدقہ ان فقراء کے لئے ہے جو اللہ کی راہ میں روکے گئے ہیں زمین میں سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ان کو جاہل لوگ مالدار سمجھتے ہیں سوال نہ کرنے کی وجہ سے تو ان کو ان کے چہروں کے نشانات سے پہچانے گا وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کریں گے۔“ (بقرہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخل بلکہ ان کے درمیان ہے ان کا گزران۔“ (فرقان) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ ہی یہ چاہتا ہوں کہ کھلائیں۔“ (ذاریات)

اس موضوع پر احادیث اکثر سابقہ بابوں میں گزریں جو پہلے

رُؤِجُ امِّ سَلِيمٍ بِنْتِ مَلْحَانَ فَقُلْتُ يَا اَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَبٌ بَطْنُهُ بَعْضَابَةٌ فَسَأَلْتُ بَعْضَ اصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَيَّ اُمِّي فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ عِنْدِي كَسْرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمْرَاتٌ، فَاِنْ جَاءَ نَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَهُ اشْبَعْنَاهُ رَاِنْ جَاءَ اٰخَرَ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ. وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ.

۵۷: بَابُ الْقَنَاعَةِ وَالْعَفَافِ

وَالْاِقْتِصَادِ فِي الْمَعِيشَةِ وَالْاِتْفَاقِ

وَذَمِّ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ

اِلَّا عَلَيَّ اللّٰهُ رِزْقُهَا﴾ [هود: ۶] وَقَالَ تَعَالَى:

﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ اُخْصِرُوا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا

يَسْتَطِيعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسِبُهُمُ

الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَتِهِمْ

لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ الْاِحْفَافَ﴾ [البقرة: ۲۷۳]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ

يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ

قَوَامًا﴾ [الفرقان: ۶۷] وَقَالَ تَعَالَى:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْا

مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا اُرِيْدُ اَنْ

يُطْعَمُوْنَ﴾ [الذاريات: ۵۶، ۵۷]

وَأَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَتَقَدَّمَ مُعْظَمُهَا فِي

نہیں آئیں وہ درج ہیں۔

۵۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مالداری کثرت سامان سے نہیں لیکن مالداری نفس کے غنا سے ہے“۔ (بخاری و مسلم)

الْعَرَضُ: مال۔

۵۲۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام قبول کیا وہ کامیاب ہو اور مناسب رزق دیا گیا اور اللہ نے جو کچھ اس کو دیا اس پر قناعت فرمائی۔ (مسلم)

۵۲۴: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ نے مجھے دیا۔ میں نے سوال کیا۔ پھر آپ نے مجھے دیا۔ پھر آپ سے میں نے سوال کیا آپ نے پھر مجھے عنایت فرمایا۔ پھر فرمایا اے حکیم یہ مال سرسبز بیٹھا اور شیریں ہے جس نے اس کو دل کی سخاوت کے ساتھ لیا۔ اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی گئی اور جس نے اس کو نفس کی چاہت کے لئے دیا۔ اس میں برکت نہ دی گئی اور اس کی مثال اس طرح ہے جیسے کوئی کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا یہاں تک کہ میں رخصت ہو جاؤں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حکیم کو ان کا عطیہ دینے کے لئے بلا تے مگر وہ اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔ پھر اسی طرح عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو عطیہ کے لئے بلایا۔ انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے مسلمانو! میں تم کو حکیم کے بارے میں گواہ بناتا ہوں کہ میں ان کے سامنے ان کا وہ حق پیش کرتا ہوں جو ان کو اس مال فتنے میں اللہ

الْبَائِنِ السَّابِقِينَ وَمِمَّا لَمْ يَتَقَدَّمْ.

۵۲۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: "لَيْسَ الْعِنْيُ عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْعِنْيَ غِنَى النَّفْسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْعَرَضُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالرَّاءِ هُوَ الْمَالُ. ۵۲۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۲۴: وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: "يَا حَكِيمُ: إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصِرٌ خُلُوْ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَسْبَعُ وَالْيَدُ الْغُلِيَاءُ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّقْلَى" قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أُرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَقَارِقَ الدُّنْيَا: فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ - فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أَشْهَدُكُمْ عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَهُ اللَّهُ لَهُ فِي هَذَا الْقِيَامِ، فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوَفِّي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

نے دیا ہے وہ لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ چنانچہ حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنی وفات تک کسی سے کچھ نہ لیا۔ (بخاری و مسلم)

لَمْ يَرْزَأْ: وہ نہیں لیتے ہیں رُزَا کا اصل معنی نقصان اور کمی ہے۔ یعنی لے کر کسی کی کوئی چیز کم نہیں کرتے۔

اِشْرَافِ النَّفْسِ: نفس کا کسی چیز کو جھانکنا اور اس کا طمع کرنا اور سخاوت نفس نہ کسی چیز کی طرف جھانکنا اور نہ کسی چیز کا طمع کرنا۔

۵۲۵: حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے ہم چھ آدمی تھے اور ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ہم باری باری سوار ہوتے ہمارے قدم زخمی ہو گئے۔ اسی اونٹ بھی زخمی ہوا اور میرے ناخن گر گئے۔ ہم اپنے پاؤں پر کپڑے لپیٹتے تھے۔ اس لئے اس غزوہ کا نام غزوہ ذات الرقاق رکھا گیا۔ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی پھر ناپسند کیا اور کہا میں اس کو ذکر کرنا نہ چاہتا تھا۔ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں گویا انہوں نے اپنے کسی بی نیک عمل کو ظاہر ہونے کو ناپسند کیا۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۶: حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال اور قیدی لائے گئے جن کو آپ نے تقسیم کر دیا۔ آپ نے کچھ آدمیوں کو دیا اور کچھ آدمیوں کو چھوڑ دیا۔ پھر آپ کو یہ اطلاع ملی کہ جن کو آپ نے چھوڑ دیا ہے انہوں نے ناراضگی ظاہر کی ہے۔ پس آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ اما بعد! اللہ کی قسم میں ایک آدمی کو دیتا ہوں اور دوسرے آدمی کو چھوڑتا ہوں اور وہ جس کو میں چھوڑتا ہوں وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جس کو میں دیتا ہوں۔ لیکن میں کچھ لوگوں کو دیتا ہوں

”يَرْزَأُ“ بَرَاءِ ثُمَّ زَايَ ثُمَّ هَمَزَةً أَيْ لَمْ يَأْخُذَ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا وَأَصْلُ الرَّزَاءِ: النُّقْصَانُ: أَيْ لَمْ يُنْقِصْ أَحَدًا شَيْئًا بِالْأَخْذِ مِنْهُ. “وَإِشْرَافِ النَّفْسِ“ تَطَلُّعُهَا وَطَمَعُهَا بِالشَّيْءِ “وَسَخَاوَةِ النَّفْسِ“ هِيَ عَدَمُ الْإِشْرَافِ إِلَى الشَّيْءِ وَالطَّمَعِ فِيهِ وَالْمُبَالَاهَةِ بِهِ وَالشَّرْهَ.

۵۲۵: وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ وَنَحْنُ سِتَّةٌ نَحْمِلُ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ فَتَقَبَّتْ أَقْدَامُنَا وَتَقَبَّتْ قَدَمِي وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي فَكُنَّا نَلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا مِنَ الْحَرَقِ فَسَمِيَتْ غَزْوَةٌ ذَاتِ الرِّقَاقِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ عَلَى أَرْجُلِنَا مِنَ الْجُرْحِ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ وَقَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بَأَنِ أذْكَرُهُ قَالَ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۶: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ بِفَتْحِ التَّاءِ الْمُعْتَمَةِ فَوْقَ وَاسْكَانِ الْعَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِسَالٍ أَوْ سَبِيٍّ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى رَجُلًا وَتَرَكَ رَجُلًا فَلَبَّغَهُ أَنَّ الدِّينَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ”أَمَّا بَعْدُ فَرَأَى اللَّهُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدْعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدْعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي“

کیونکہ میں ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی پاتا ہوں اور دوسرے لوگوں کو میں اس غنا اور بھلائی کے سپرد کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں پیدا فرمائی ہے اور ان لوگوں میں عمرو بن تغلب بھی ہے۔ حضرت عمرو کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں یہ نہیں چاہتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بدلے میں مجھے سرخ اونٹ ملے۔ (بخاری)

الْهَلْعُ: انتہائی گھبراہٹ، بعض نے کہا، اکتاہٹ۔ اور بعض نے اس کے معنی تکلیف کے بھی کئے ہیں۔

۵۲۷: حضرت حکیم بن حزام سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہت بہتر ہے اور ان لوگوں سے خرچ کی ابتدا کرو جن کی کفالت تمہارے ذمہ ہے اور سب سے زیادہ وہ ہے جو ضروریات پوری کرنے کے بعد دیا جائے اور جو آدمی سو سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سوال سے بچاتے ہیں اور جو بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ اسے بے نیاز کر دیتے ہیں (بخاری و مسلم) یہ بخاری کے لفظ "مسلم" کے لفظ اس سے مختصر ہیں۔

۵۲۸: حضرت ابو عبد الرحمن بن ابی سفیان صحابہ بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیچھے پڑ کر سوال مت کرو اللہ کی قسم جو شخص تم میں سے مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرے گا اور اس کا وہ سوال مجھ سے کوئی چیز نکلوائے گا جبکہ میں اس کو ناپسند کرنے والا ہوں گا تو یہ نہیں ہو سکتا کہ جو کچھ اس کو میں نے دیا ہے اس میں برکت دی جائے۔ (مسلم)

۵۲۹: حضرت ابو عبد الرحمن بن عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کی خدمت میں نویا آٹھ یا سات افراد تھے اور ہم نے ابھی نئی بیعت کی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم مجھ سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کیا ہم نے قریب ہی بیعت کی ہے۔ آپ نے پھر فرمایا کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرتے۔ ہم نے عرض

وَلَكِنِّي إِنَّمَا أُعْطِيَ أَقْوَامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلْعِ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ! مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ، فَوَ اللَّهُ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُمْرَ النَّعَمِ“
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”الْهَلْعُ“ هُوَ أَشَدُّ الْجَزَعِ وَقِيلَ الضَّجْرُ.

۵۲۷: وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى“ وَأَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ عَنِي، وَمَنْ يُسْتَغْفِرْ يُعَفِّهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَلَفْظُ مُسْلِمٍ أَخْصَرُ.

۵۲۸: وَعَنْ أَبِي سَفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَا تَلْجِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَ اللَّهُ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرَجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنْي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَمَارَةٌ فَيَبَارِكَ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۲۹: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَةَ أَوْ ثَمَانِيَةَ أَوْ سَبْعَةَ فَقَالَ: ”أَلَا تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ“ وَكُنَّا حَدِيثُنِي عَهْدِ بَيْعَةٍ، فَقُلْنَا: قَدْ

کیا ہم تھوڑا عرصہ قبل آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرتے ہو؟ عوف کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ہاتھ بیعت کے لئے پھیلا دیئے اور کہا ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ پس اب کس بات پر بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور پانچ نمازیں ادا کرو گے اور آپ کی اطاعت کرو گے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ تم لوگوں سے کس چیز کا سوال نہ کرو گے۔ میں نے اس جماعت میں سے بعض افراد کو دیکھا کہ اگر کسی کا کوڑا بھی گر جاتا تو اس کے اٹھانے کے لئے بھی کسی سے سوال نہ کرتے۔ (مسلم)

۵۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو آدمی سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے گا تو اس کے چہرہ پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

الْمُرْعَةُ :

۵۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر یہ بات فرمائی۔ آپ نے صدقے کا ذکر کیا اور سوال سے بچنے کا اور فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ کیونکہ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لوگوں سے سوال اپنا مال بڑھانے کے لئے کیا پس وہ انگارے کا سوال کرتا ہے۔ پس وہ تھوڑے طلب کرے یا زیادہ۔ (مسلم)

۵۳۳: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سوال کرنا خراش ہے

بَايِعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ : "أَلَا تَبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ " فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا : قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ : "أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَاةَ الْخَمْسَ وَتُطِيعُوا اللَّهَ " وَأَسْرَ كَلِمَةً خَفِيْفَةً "وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا" فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أَوْلِيَاكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يَتَوَلَّاهُ آيَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۳۰ : وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : " لَا تَسْأَلُ الْمَسْأَلَةَ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مَرْعَةٌ لَحْمٍ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"الْمُرْعَةُ" بِضَمِّ الْمِيمِ وَاسْكَانِ الزَّايِ وَبِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ الْقِطْعَةُ .

۵۳۱ : وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَسُو عَلَى الْمَنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّقَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ : " أَلَيْدُ الْعُلَيَّا خَيْرٌ مِنَ أَلَيْدِ السُّفْلَى - وَالْأَيْدُ الْعُلَيَّا هِيَ الْمُتَّقِفَةُ ، وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۳۲ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكْثُرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَإِذَا لَيْسَتْ قَبْلُ أَوْ لَيْسَتْ كَثْرًا " رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۳۳ : وَعَنْ سُمْرَةَ بِنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : " إِنَّ

جس سے آدمی اپنے چہرے کو چھیلتا ہے مگر یہ کہ آدمی بادشاہ سے سوال کرے یا کسی ایسے معاملے میں سوال کرے جس کے بغیر چارہ نہیں۔ (ترمذی)

اور اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

الْكُذُّ: خَرَّاشٌ

۵۳۳: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جس کو فاقہ پہنچے اور وہ اس کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرے اس کا فاقہ ختم نہ ہوگا۔ جس نے اس کو اللہ کے سامنے رکھا تو اللہ عنقریب اس کو جلد یا بدیر رزق عنایت فرمائیں گے۔ (ابوداؤد ترمذی)

اور اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

يُوشِكُ: جَلْدِي كَرْتَا بِي۔

۵۳۵: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مجھے یہ ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگے گا میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں اس پر میں نے عرض کیا کہ میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔ (ابوداؤد)

۵۳۶: حضرت ابو بشر قبصہ بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک ضمانت اٹھائی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میں اس کے سوال کے لئے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ٹھہرو یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقہ آجائے اس میں سے تمہارے لئے حکم کر دوں گا۔ پھر فرمایا اے قبصہ! سوال صرف تین آدمیوں کے لئے حلال ہے ایک وہ آدمی جس نے کوئی ضمانت اٹھائی۔ پس اس کے لئے سوال اس وقت تک حلال ہے جب تک کہ ضرورت کو پالے پھر وہ رک جائے۔ دوم وہ آدمی جس کو کوئی حادثہ پہنچا جس سے اس کا مال جاتا رہا۔ اس کے لئے سوال درست ہے

الْمَسْأَلَةُ كَذُّ يَكْذُ بِهَا الرَّجُلُ وَجَهَةٌ إِلَّا أَنْ يُسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ“
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”الْكُذُّ“: وَالْخَدَشُ وَنَحْوُهُ.

۵۳۴: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدِّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللَّهِ فَيُوشِكُ اللَّهُ لَهُ بِرِزْقٍ أَجَلٍ“
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”يُوشِكُ“ بِكَسْرِ الشَّيْنِ: أَيْ يُسْرِعُ.

۵۳۵: وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ تَكْفَلَ لِي أَنْ لَا يُسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا وَأَتَكْفَلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا“
فَكَانَ لَا يُسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۵۳۶: وَعَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَبِيصَةَ ابْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُ فِيهَا فَقَالَ: ”أَقِمَّ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرُ لَكَ بِهَا“ ثُمَّ قَالَ: ”يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَخِي ثَلَاثَةً رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمَسِّكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ اجْتَنَحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ

یہاں تک کہ اتنی مقدار پالے جس سے زندگی گزار سکے یا اس کی ضرورت کو پورا کر دے اور تیسرے نمبر پر وہ آدمی جس کو فاقہ پہنچ جائے۔ یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقلمند لوگ کہہ دیں کہ فلاں فاقے کا شکار ہو گیا۔ اس کو اس وقت تک سوال جائز ہے یہاں تک کہ گزرے اوقات پالے یا حاجت کو پورا کر دے۔ اے قبیلہ اس کے علاوہ وہ سوال آگ ہے جس کو وہ سوال کرنے والا کھاتا ہے۔

الْحَمَالَةُ: دو فریقوں کے درمیان صلح کے لئے ضمانت۔

الْجَانِحَةُ: وہ مصیبت جو انسان کے مال کو پہنچے۔

الْقِيَامُ: جس سے آدمی کا معاملہ (کاروبار وغیرہ) قائم رہے۔

جیسے مال وغیرہ۔

السِّدَادُ: جس سے تنگ دست کی ضرورت پوری ہو جائے اور

کافی ہو جائے۔

الْفَقْرُ: فقر۔

الْحِجْحَى: عقل۔

۵۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نہیں جو لوگوں کے پاس چکر لگائے اور اس کو ایک دو لقمہ واپس کر دیں یا لوٹا دیں اور ایک دو کھجوریں اس کو لوٹا دیں لیکن مسکین وہ ہے جو اتنا مال نہیں پاتا جو اس کو بے نیاز کر دے اور نہ اس کی ظاہری حالت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس پر کوئی صدقہ کرے اور نہ وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔" (بخاری و مسلم)

باب: بغیر سوال اور جھانک

کے لینے کا جواز

۵۳۸: حضرت سالم اپنے والد عبد اللہ اور وہ اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جو کچھ دیتے

عَيْشٍ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةً مِّنْ ذَوِي الْحِجْحَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فَلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِيَامًا مِّنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ، فَمَا سَوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيضَةَ سَحَتْ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سَحْتًا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْحَمَالَةُ" بِفَتْحِ الْحَاءِ: أَنْ يَقَعَ قِتَالٌ وَنَحْوُهُ بَيْنَ فَرِيقَيْنِ فَيُضْلِحُ إِنْسَانٌ بَيْنَهُمْ عَلَى مَالٍ فَيَحْمَلُهُ وَيَلْتَزِمُهُ عَلَيْهِ نَفْسِهِ - وَالْجَانِحَةُ: الْآفَةُ تُصِيبُ مَالَ الْإِنْسَانِ وَالْقِيَامُ: يَكْسِرُ الْقَافِ وَفَتْحُهَا: هُوَ مَا يَقُومُ بِهِ أَمْرُ الْإِنْسَانِ مِنْ مَالٍ وَنَحْوِهِ - وَالسِّدَادُ: يَكْسِرُ السِّينَ: مَا يَسُدُّ حَاجَةَ الْمَعْرُورِ وَيَكْفِيهِ. وَالْفَاقَةُ: الْفَقْرُ. وَالْحِجْحَى: الْعَقْلُ.

۵۳۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتُّمْرَةُ وَالتُّمْرَتَانِ، وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غَنَى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطِنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ مُتَفَقِّعًا عَلَيْهِ."

۵۸: بَابُ جَوَازِ الْأَخْذِ مِنْ غَيْرِ

مَسْأَلَةٍ وَلَا تَطَّلُعُ إِلَيْهِ

۵۳۸: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

تو میں عرض کرتا اس کو دے دیں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ اس پر آپ فرماتے کہ لے لو! جب تمہارے پاس اس مال میں سے کوئی چیز آئے اور تمہیں اس کی طمع نہ ہو اور نہ تم سوال کرنے والے ہو تو اس کو لے لو اور اس کو اپنے مال میں شامل کر لو۔ چاہو تو اس کو کھا لو اور چاہو تو اس کو صدقہ کر دو اور جو مال اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے اپنے نفس کو مت لگاؤ۔ حضرت سالم کہتے ہیں کہ میرے والد عبد اللہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کرتے اور جو چیز دی جاتی اس کا انکار نہیں کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

مُشْرِفٌ: جھانک رکھنے والا۔

عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي - فَقَالَ: "خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَإِنْ شِئْتَ كُلَّهُ وَإِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا لَا فَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ" قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ.

"مُشْرِفٌ" بِالشِّينِ الْمُعْجِزَةِ أَيْ مُتَطَلِّعٌ إِلَيْهِ.

باب: کما کر کھانے کی ترغیب اور سوال اور تعریض سے بچنے کی تاکید

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جب نماز پوری ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے رزق کو مانگو کرو۔"

۵۹: بَابُ الْحَتِّ عَلَى الْأَكْلِ مِنَ عَمَلِ يَدِهِ وَالتَّعْفُفِ بِهِ عَنِ السُّؤَالِ وَالتَّعَرُّضِ لِلْأَعْطَاءِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾ (الجمعة: ۱۰)

(المجموعہ)

۵۳۹: حضرت ابو عبد اللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی رسیوں کو لے کر پہاڑ پر جائے پھر وہاں سے اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھالا دکر اس کو بیچے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کے چہرے کو ذلت سے بچائے گا۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ اس کو دے دیں یا انکار کر دیں۔ (بخاری)

۵۳۹: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبَلَهُ ثُمَّ يَأْتِيَ الْجَبَلَ فَيَأْتِي بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا فَيَكْفَى اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی آدمی لکڑیاں کاٹ کر اپنی پشت پر ایک گٹھالائے وہ اس کے لئے بہتر ہے اس بات سے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے وہ اس کو دے دیں یا

۵۴۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ

انکار کر دیں۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔ (بخاری)

۵۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام بڑھی کا کام کرتے تھے۔

(مسلم)

۵۴۳: حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا نہیں کھایا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔

(بخاری)

باب: اللہ پر اعتماد کر کے بھلائی

کہ مقامات پر خرچ کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو پہلے تم خرچ کرو وہ اس کو اس کا نائب بنا دے گا۔“ (سبا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو تم مال میں سے خرچ کرو اس میں تمہارا اپنا فائدہ ہے اور تم نہیں خرچ کرو گے مگر اللہ کی رضا جوئی کے لئے۔ اور جو تم خرچ کرو مال میں سے وہ تم کو لوٹا دیا جائے گا اور تمہارے حق میں کمی نہیں کی جائے گی۔ (البقرہ) اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور جو تم خرچ کرو مال میں سے اللہ اس کو جاننے والے ہیں۔“ (البقرہ)

۵۴۴: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حسد نہیں مگر ان دو آدمیوں میں: (۱) وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا ہو پھر اس کو اس کے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی ہمت بھی دی ہو۔ (۲) وہ آدمی جس کو اللہ نے سمجھ دی ہو جس سے وہ فیصلے کرتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو (بخاری و مسلم) اس کا

يَسْتَأَلُ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۱: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "كَانَ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۲: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "كَانَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ نَحَارًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۳: وَعَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِمَّنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰: بَابُ الْكَرَمِ وَالْجُودِ وَالْإِنْفَاقِ

فِي وُجُوهِ الْخَيْرِ ثِقَةٌ بِاللَّهِ تَعَالَى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ [سبا: ۳۹] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا تَنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَا نُنْفِسْكُمْ وَمَا تَنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَمَا تَنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُؤْتِ الْبِكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ﴾ [البقرة: ۲۷۲] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا تَنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ۲۷۳]

۵۴۴: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَاسْلَطَهُ عَلَى هَلَكِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَمَعْنَاهُ: يَنْبَغِي أَنْ

لَا يُغْبِطُ أَحَدٌ إِلَّا عَلَيَّ إِحْدَى هَاتَيْنِ
الْخَصْلَتَيْنِ.

۵۴۵: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
"أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟" قَالُوا:
"يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ
- قَالَ "فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا آخَرَ"
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۶: وَعَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "اتَّقُوا اللَّهَ وَوَلُوا
بِشِقِّ تَمْرَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۷: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا،
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ
الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا:
"اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ:
"اللَّهُمَّ اعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۹: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
"قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "اتَّقُوا يَا ابْنَ آدَمَ يَتَّقُ
عَلَيْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: "تُطْعِمُ
الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَيَّ مَنْ عَرَفْتُ وَمَنْ
أَلَمْ تَعْرِفْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

معنی یہ ہے کہ ان خصلتوں کے علاوہ اور کسی پر رشک کرنا درست نہیں۔
۵۴۵: حضرت ابن مسعودؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال
سے زیادہ پسند ہو؟ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا
آدمی نہیں مگر اس کو اپنا مال زیادہ پسند ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا مال
وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا اور پھر اس کے وارث کا مال وہ ہے جو
اس نے پیچھے چھوڑا۔ (بخاری)

۵۴۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک
ٹکڑے کے ساتھ ہو"۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
سے ایسا نہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا اور آپ
نے نہ کہا۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دن بندے صبح کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دو
فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے
والے کو بہتر بدلہ عنایت فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کو ہلاکت
دے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے آدم کے بیٹے خرچ کر
تم پر خرچ کیا جائے گا"۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۰: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون
سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا "تو کھانا کھلا اور واقف و ناواقف
کو سلام کہہ"۔

(بخاری و مسلم)

۵۵۱: حضرت عبد اللہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا چالیس خصلتیں ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ دودھ والی بکری کا عطیہ دینا ہے جو شخص بھی ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کو اس نیت سے اپنائے گا کہ اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس میں کئے ہوئے وعدہ کی تصدیق ہو تو اللہ اسکی وجہ سے اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ (بخاری) یہ روایت کثرہ طرق الخیر میں بیان ہو چکی ہے۔

۵۵۲: حضرت ابو امامہ صدی بن عجلان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے اگر تو ضرورت سے زائد کو خرچ کرے گا تو یہ تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو اس کو روک کر رکھے گا تو یہ تیرے حق میں برا ہے اور گزارے کے موافق روزی پر تو قابل ملامت نہیں اور ان سے شروع کرو جن کی ذمہ داری تم پر ہے اور اوپر ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہت بہتر ہے۔ (مسلم)

۵۵۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے نام پر سوال نہیں کیا گیا مگر کہ آپ نے اس کو دے دیا اور آپ کی خدمت میں ایک آدمی آیا آپ نے اس کو دو پہاڑیوں کے درمیان تکی بکریاں تھیں سب عنایت فرمادیں۔ پس وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا کہنے لگا۔ اے میری قوم! اسلام قبول کر لو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی طرح عطیہ دیتے ہیں جو فقر کا خطرہ ہی نہ رکھتا ہو۔ بے شک آدمی دنیا کی غرض سے اسلام لاتا مگر تھوڑے عرصہ بعد اس کا اسلام اس کو دنیا اور مافیہا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔ (مسلم)

۵۵۴: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کے علاوہ لوگ ان سے زیادہ اس مال کے حق دار تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا کہ وہ مجھ سے سخت انداز سے سوال کریں اور پھر میں ان کو دوں یا مجھے بخیل قرار دیں حالانکہ میں بخیل

۵۵۱: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَغْلَاهَا مَبِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا الْجَنَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هَذَا الْحَدِيثِ فِي بَابِ بَيَانِ كَثْرَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ.

۵۵۲: وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ صُدِّيِّ ابْنِ عَجَلَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْدُلَ نَمْلَ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُسَمِّكَ شَرٌّ لَكَ وَلَا تَلَامُ عَلِيَّ كَفَافٍ وَأَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۳: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، وَلَقَدْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ عِنَّمَا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَقُومُ اسْلِمُوا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً مَنْ لَا يَخْشَى الْفَقْرَ، وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيْسَ لِمَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يَلْبَثُ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۴: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعِيرٌ هُوَ لَاءٌ كَانُوا أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ؟ قَالَ: "إِنَّهُمْ خَيْرُ نَبِيٍّ أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفَحْشِ فَأَعْطِيَهُمْ أَوْ يَبْخُلُونِي

نہیں ہوں۔ (مسلم)

۵۵۵: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خود آنحضرت ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین سے واپسی پر چلے آ رہے تھے کہ کچھ دیہاتی آپ سے چٹ کر سوال کرنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کو ایک کیکر کے درخت تک مجبور کر دیا۔ پس آپ کی چادر اس درخت سے اچٹ گئی۔ آپ رک گئے اور فرمایا میری چادر تو مجھے دے دو اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر چوپائے ہوتے تو میں یقیناً ان کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا۔ پھر تم مجھے بخیل اور جھوٹا نہ پاتے اور نہ ہی بزدل۔ (بخاری)

مَقْفَلَةٌ: لوٹنے کے وقت۔

السَّمْرَةُ: ایک درخت ہے۔

الْمَعْصَاةُ: کانٹے دار درخت۔

۵۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا کوئی صدقہ کسی مال کو نہیں گھٹاتا اور مال ہی سے اللہ بندے کی عزت دے دیتا ہے اور جو کوئی اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتا ہے۔

(مسلم)

۵۵۷: حضرت ابو کبشہ عمرو بن سعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تین باتیں ہیں جن پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور ایک بات میں تمہیں بتاتا ہوں اس کو یاد کر لو۔ کسی بندے کا مال صدقے سے کم نہیں ہوتا اور جس مطلوبیت پر بندہ صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرماتے ہیں اور جو بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دیتے ہیں یا اسی طرح کی بات فرمائی اور میں تم کو ایک بات بتاتا ہوں اس کو یاد کر لو۔ دنیا کے اعتبار سے لوگ چار قسم پر ہیں: (۱) وہ بندہ جس کو اللہ نے مال اور علم دیا وہ اس میں اپنے

وَلَسْتُ بِبَاحِلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۵: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَقْفَلَةٌ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطُرَّوهُ إِلَى سَمْرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: "أَعْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ لِي عَدُوٌّ هَذِهِ الْعِصَاةُ نَعَمًا لَقَسَمْتُه بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بِخَيْلًا وَلَا كَذَابًا وَلَا جِنَانًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"مَقْفَلَةٌ": اِنی فی حال زاری ہوں۔

"وَالسَّمْرَةُ": شَجَرَةٌ. "وَالْعِصَاةُ": شَجَرَةٌ لَهُ شَوْكٌ.

۵۵۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ عِزًّا وَجَلَّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۷: وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَمْرٍو ابْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ أَقْسَمُ عَلَيْهِنَّ وَأَحَدُهُنَّ كُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ: مَا نَقَصَ مَالٌ عِنْدَ مَنْ صَدَقَةٌ وَلَا ظَلَمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَأَحَدُهُنَّ كُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ: أَسْمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا

۵۵۷: وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَمْرٍو ابْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ أَقْسَمُ عَلَيْهِنَّ وَأَحَدُهُنَّ كُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ: مَا نَقَصَ مَالٌ عِنْدَ مَنْ صَدَقَةٌ وَلَا ظَلَمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَأَحَدُهُنَّ كُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ: أَسْمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا

رب سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اللہ کا حق اس میں پہچانتا ہے۔ یہ سب سے اعلیٰ مرتبے والا ہے۔ (۲) وہ بندہ جس کو اللہ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا وہ سچی نیت رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں جیسے عمل کرتا تو اس کو اس کی نیت کا ثواب ملے گا اور دونوں کا بدلہ برابر ہے۔ (۳) وہ بندہ جس کو اللہ نے مال دیا اور علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بغیر علم کے ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور اپنے رب سے اس میں نہیں ڈرتا اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اس میں اللہ کا حق پہچانتا ہے یہ بدترین مرتبے والا ہے یا وہ بندہ جس کو اللہ نے مال اور علم نہیں دیا لیکن وہ یہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں عمل کرتا پس اس کو اس کی نیت پر بدلہ ملے گا اور دونوں (پہلے اور تیسرے) کا گناہ برابر ہے۔ ترمذی اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَلِمًا فَهُوَ يَقْتَضِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيهِ رَحْمَةً وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فَلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهُ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَقْتَضِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحْمَةً وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا السَّحَابَةُ بِأَحْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فَلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهُ فِرْزُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۵۸: حضرت علامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی۔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا کتنا حصہ باقی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک دستہ باقی ہے۔ آپ نے فرمایا دستہ کے علاوہ باقی سب باقی۔ (ترمذی) اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ دستہ کے علاوہ باقی سب صدقہ کر دیا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ ہمارے لئے آخرت میں دستہ کے علاوہ باقی رہ گیا۔

۵۵۸ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا بَقِيَ مِنْهَا؟ قَالَتْ : مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا . قَالَ : "بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ - وَمَعْنَاهُ : تَصَدَّقُوا بِهَا إِلَّا كَتِفُهَا فَقَالَ بَقِيََتْ لَنَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَتِفُهَا.

۵۵۹: اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے حضور ﷺ نے فرمایا تو بندھن باندھ کر نہ رکھ ورنہ تم پر بھی بندھن باندھا جائے گا اور ایک روایت میں ہے تو خرچ کر اور تو گن گن کر نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تمہیں گن گن کر دیں گے اور جمع نہ کر پس اللہ بھی تمہارے لئے روک لیں گے۔

۵۵۹ : وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : "لَا تُؤْكَبِي فَيُؤْكَبِي اللَّهُ عَلَيْكَ" وَفِي رِوَايَةٍ "أَنْفِصِي أَوْ أَنْفَجِي أَوْ أَنْصَجِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِي اللَّهُ عَلَيْكَ" وَلَا تُؤْعِي فَيُؤْعِي اللَّهُ عَلَيْكَ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(بخاری و مسلم)

وَأَنْفَجِيْ ، أَنْفَجِيْ ، أَنْضَجِيْ : تو خرچ کر

”وَأَنْفَجِيْ“ بِالسَّحَاءِ الْمُهْمَلَةِ ، وَهُوَ

بِمَعْنَى : ”أَنْفَجِيْ“ وَكَذَلِكَ ”أَنْضَجِيْ“ .

۵۶۰ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن پر سینے سے لے کر ہنسی تک دو لوہے کی زرہیں ہیں۔ پس ان میں سے جو خرچ کرنے والا ہے وہ جب خرچ کرتا ہے تو زرہ اس کے جسم پر پوری آ جاتی ہے یا اس کے چمڑے پر اتنی بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ اسکے پوروں کو چھپا لیتی ہے اور وہ اسکے قدموں کے نشانات کو مٹا دیتی ہے باقی رہا بخیل وہ اس میں سے کچھ بھی خرچ نہیں کرنا چاہتا تو زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چٹ جاتا ہے وہ اس کو وسیع کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ وسیع نہیں ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

۵۶۰ . وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ”مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنْتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مَنْ تُدْبِيَهُمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا - فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَعَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ آثَرَهُ - وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا نَبَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَسْعُ“ عَلَيْهِ .

وَالْجُنَّةُ : ”الْبَدْرُغُ“ وَمَعْنَاهُ الْمُنْفِقُ كَلَّمَا أَنْفَقَ سَبَعَتْ وَطَالَتْ حَتَّى تَجْرُ وَرَأَاهُ وَتُخْفِي رَجُلِيهِ وَآثَرُ مَشِيهِ وَخَطْوَاتِهِ .

۵۶۱ : حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نے اپنی پاکیزہ کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا اور اللہ تو پابیزہ ہی کو قبول کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کر کے پھر اس کے مالک کے لئے اس کی تربیت کرتے ہیں۔ جس طرح کہ تم میں سے کوئی شخص پھیرے کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

”وَالْجُنَّةُ“ : ”الْبَدْرُغُ“ وَمَعْنَاهُ الْمُنْفِقُ كَلَّمَا أَنْفَقَ سَبَعَتْ وَطَالَتْ حَتَّى تَجْرُ وَرَأَاهُ وَتُخْفِي رَجُلِيهِ وَآثَرُ مَشِيهِ وَخَطْوَاتِهِ .

۵۶۱ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ”مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِثْلِهِ ثُمَّ يُرَبِّيَهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

الْفُلُوْ : پھیرا۔

”الْفُلُوْ“ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَضَمِّ اللَّامِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ وَيُقَالُ أَيْضًا بِكَسْرِ الْفَاءِ وَاسْكَانِ اللَّامِ وَتَخْفِيفِ الْوَاوِ : وَهُوَ الْمُهْرُ .

۵۶۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک آدمی صحرا میں جا رہا تھا اس نے ایک بادل سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغیچے کو تو سیراب کر۔ وہ بادل علیحدہ

۵۶۲ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ : اسق

ہوا اور ایک پتھر ملی زمین میں اپنا پانی برسایا۔ پھر ایک نالے نے ان نالوں میں سے اس سارے پانی کو جمع کیا۔ یہ شخص اس پانی کے پیچھے چل دیا پس اچانک اس نے ایک آدمی کو اپنے باغ میں کھڑے دیکھا جو پانی کو اپنے کدال سے اپنے باغ میں لگا رہا تھا اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا فلاں۔ نام وہی تھا جو اس نے بادل سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے بندے تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا میں نے بادل میں ایک آواز سنی جس بادل کا یہ پانی ہے کہ تو فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر دے جو تیرا ہی نام ہے۔ تو بتلا اس میں کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا اب جب تو نے یہ کہا۔ تو میں بتاتا ہوں کہ میں جو کچھ اس کی آمدنی ہے اس کو دیکھتا ہوں اور اس کے تیسرے حصے کو صدقہ کر دیتا ہوں اور میں میرے گھر والے تیسرا حصہ کھاتے ہیں اور تیسرا حصہ باغ میں دوبارہ لکھتا ہوں۔

الْحُرَّةُ: سیارچوں والی زمین۔

الشَّرْجَةُ: پانی کا نام۔

باب: بخل کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پھر جس نے بخل کیا اور بے پرواہی اختیار کی اور بھلی بات کو جھٹلایا ہم اس کے لئے تنگی کا سامان مہیا کریں گے اور اس کا مال اس کو کام نہ دے گا جب وہ ہلاک ہوگا۔“ (اللیل) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جو آدمی نفس کے بخل سے بچا لیا گیا پس وہ وہی کامیاب ہے۔“ (التغابن)

احادیث تمام سابقہ باب میں گزری۔

۵۶۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حَدِيثًا فَلَانَ فَتَسْحَى ذَلِكَ السَّحَابُ فَافْرَعَ مَاءً فِي حَرَّةٍ فَاذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاحِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَبَعَ الْمَاءَ فَاذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيثِهِ يَحْوِلُ الْمَاءَ بِمَسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ فَلَانٌ لِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاءٌ يُقَدُّ: اسْقِ حَدِيثًا فَلَانَ لِاسْمِكَ فَمَا تَضَعُ فِيهِ؟ فَقَالَ: أَمَا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَأَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلثًا وَارْزُقُ فِيهَا ثُلثًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”الْحَرَّةُ“ الْأَرْضُ الْمَلْبَسَةُ حِجَارَةً سَوْدَاءَ. ”وَالشَّرْجَةُ“ بِفَتْحِ الشَّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَأَسْكَانِ الرَّاءِ وَبِالْجِيمِ: هِيَ مَسِيلُ الْمَاءِ.

۶۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُخْلِ وَالشُّحِّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَمَّا مَنْ يَبْخُلْ وَاسْتَعْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيَرُهُ لِلْعُسْرَى وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى﴾ [الليل: ۱۷۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُؤَقِّ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [التغابن: ۱۶]

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَتَقَدَّمَتْ جُمْلَةٌ مِنْهَا فِي الْبَابِ السَّابِقِ.

۵۶۳: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے اور بخل سے بچو۔ بخل نے تم سے پہلوں کو ہلاک کیا اور ان کو خون بہانے اور حرام کو حلال قرار دینے پر آمادہ کیا۔“ (مسلم)

اللَّهِ قَالَ: "اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحْلَوْا مَحَارِمَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

باب: ایثار و ہمدردی

۶۳: بَابُ الْإِثَارِ وَالْمُوَاسَاةِ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وہ دوسروں کو اپنے پر ترجیح دیتے ہیں خواہ ان کو خود بھوک ہو۔“ (الحشر) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔“ (الانسان)..... آیات کے آخر تک۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر: ۹] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حِمْلِهِمْ مَسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ [الانسان: ۸] إِلَى الْآخِرِ الْآيَاتِ.

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آنحضرتؐ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں بھوک سے نڈھال ہوں۔ پس آپؐ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کے ہاں پیغام بھیجا، انہوں نے جواب دیا۔ قسم ہے اس ذات کے جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔ آپ نے دوسری بیوی کی طرف پیغام بھیجا۔ انہوں نے بھی اسی طرح کہا۔ اب دیا۔ یہاں تک کہ تمام نے اسی طرح کا جواب دیا کہ جس ذات نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا اس مہمان کی آج مہمانی کون کرے گا؟ ایک انصاری نے کہا میں یا رسول اللہ! پس وہ اس کو لے کر اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی کو کہا رسول اللہ کے مہمان کا اکرام کرنا اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی بیوی کو کہا کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں سوائے میرے بچوں کی خوراک کے۔ اس نے کہا ان کو کسی چیز سے بہلاؤ جب وہ رات کا کھانا مانگیں پھر ان کو سلا دو۔ جب ہمارا مہمان داخل ہو تو دیا گل کر دینا اور ظاہر یہ کرنا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ پس وہ بیٹھ گئے۔ مہمانوں

۵۶۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "مَنْ يُصِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْطَلِقْ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لَأْمُرَاتِهِ: أَكْرِمِي صَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَأْمُرَاتِهِ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا إِلَّا قُوتٌ صِبْيَانِي - قَالَ: فَعَلِّلِيهِمْ بَشِيءًا وَإِذَا أَرَادُوا الْعِشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَإِذَا دَخَلَ صَيْفُنَا فَاطْفِيءِ السَّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَا نَأْكُلُ فَقَعَدُوا وَآكَلُوا

نے کھانا کھالیا اور ان دونوں نے بھوکے رات گزاری۔ جب صبح ہوئی اور وہ نبی اکرمؐ کے پاس حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے مہمان کے ساتھ اس سلوک پر بہت خوش ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

۵۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہے اور دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہے۔“

۵۶۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک ایک آدمی اپنی سواری پر سوار ہوا اور اپنی نگاہ دائیں بائیں گھمانے لگا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اس زائد سواری ہو اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس بچا ہوا تو شہ ہو پس وہ اس کو زاد راہ دے دے جس کے پاس تو شہ نہ ہو پھر آپ نے مال کی مختلف اقسام کا جتنا تذکرہ فرمانا تھا کر دیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ زائد چیز میں ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔

(مسلم)

۵۶۷: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بنی ہوئی چادر لے کر حاضر ہوئی اور کہنے لگی یہ میں نے اپنے ہاتھ سے بنی ہے تاکہ میں یہ آپ کو پہناؤں۔ آنحضرتؐ نے اس کو ضرورت کی چیز سمجھ کر قبول فرمالیا۔ پھر آپ اس چادر کو ازار کے طور پر باندھ کر ہمارے پس تشریف لائے۔ ایک شخص نے کہا یہ چادر کس قدر خوبصورت ہے یہ آپ مجھے پہنا دیں۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا! پھر آپ مجلس میں بیٹھ گئے اور پھر

الصَّيْفُ وَبَاتَا طَوِيلَيْنِ فَلَمَّا أَصْحَحَ غَدَا عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: لَقَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بَضِيفِكُمَا اللَّيْلَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۵: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ.

۵۶۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيَّ رَاحِلَةً لَهُ فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصْرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَيَّ مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَيَّ مَنْ لَا زَادَ لَهُ“ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لَأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۷: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُرْدَةٍ مَسْجُوجَةٍ فَقَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدِي لَا كَسَوْكُهَا فَآخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَانْتَهَا إِزَارُهُ فَقَالَ فُلَانٌ: اكْسِبْنَاهَا مَا أَحْسَنَهَا فَقَالَ: ”نَعَمْ“ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى

واپس تشریف لے گئے اور اس چادر کو اتار کر لپیٹا اور اس آدمی کی طرف بھیج دیا۔ اس شخص کو لوگوں نے کہا تو نے یہ اچھا نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو اپنی ضرورت کے طور پر پہن رکھا تھا۔ پھر تو نے یہ جانتے ہوئے کہ آپ کسی سائل کو واپس نہیں کرتے آپ سے مانگ لیا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے یہ اپنے پہننے کے لئے نہیں مانگی بلکہ میں نے اس لئے مانگی ہے تاکہ یہ میرا کفن بنے۔ حضرت سہل کہتے ہیں کہ پھر یہ چادر ان کے کفن ہی کے کام آئی۔ (بخاری)

۵۶۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اشعری لوگوں کا جب جہاد میں زادراہ ختم ہو جاتا ہے یا ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے یا مدینہ میں ان کے اہل و عیال کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے ان کو ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں پھر ایک برتن کے ساتھ ان کو آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (بخاری و مسلم)

اَزْمَلُوا زَادِرَاهُ خْتَمٌ هُوَ جَانِبُ خْتَمِ قَرِيبٍ هُوَ تَابِعٌ

باب: اہل بیت کے معاملات میں باہمی مقابلہ

اور متبرک حذو کو زیادہ طلب کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اہل بیت کے بارے میں چاہئے کہ رغبت کرنے والے آپس میں ایک دوسرے کے مقابلے میں رغبت کریں“ (مطففین)

۵۶۹: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مشروب لایا گیا جہاں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا اور بائیں طرف بزرگ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو فرمایا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان کو دوے دوں۔ لڑکے نے کہا نہیں۔ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! آپ کی طرف سے ملنے والے حصے پر کسی اور کو ترجیح نہیں دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہاتھ میں پیالہ دے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَّأَهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ لِسَهْلِ لَيْسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتِاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلَتْهُ وَعَلِمَتْ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَأَلًا! فَقَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهَ لِأَلَيْسَهَا إِنَّمَا سَأَلْتُهَ لِتَكُونَ كَفَنِي - قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۶۸: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْأَشْعَرِيَّ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْعَرَبِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عَنْدهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بِالسُّوِيَّةِ فَهَمُّ مَنِي وَأَنَا مِنْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"أَرْمَلُوا" فَرَّغَ زَادَهُمْ أَوْ قَارَبَ الْفَرَاغَ.

۶۳: بَابُ التَّنَافُسِ فِي أُمُورِ

الْآخِرِ قَوْلًا لَا يُسْتَكْتَارُ مِمَّا يَتَبَرَّكُ بِهِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ

الْمُتَنَافِسُونَ﴾

[المطففين: ۲۹]

۵۶۹: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ

بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غَلَامٌ وَعَنْ

يَسَارِهِ الْأَشْيَاحُ فَقَالَ لِلْغَلَامِ: "أَتَأْذُنُ لِي أَنْ

أُعْطِيَ هَذَا؟" فَقَالَ الْغَلَامُ: لَا وَاللَّهِ يَا

رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوَثِّرُ بِنَيْبِي مِنْكَ أَحَدًا فَتَلَّهُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ

دیا۔ (بخاری و مسلم)

تَلَّهٖ: رکھ دیا۔ دے دیا۔

یہ با اعتماد لڑکے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

۵۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب ایوب علیہ السلام کپڑے اتار کر غسل فرما رہے تھے تو ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ حضرت ایوب ان کو اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے ان کے رب نے ان کو آواز دی اے ایوب! کیا میں نے تجھے غنی نہیں کر دیا ان چیزوں سے جو تو دیکھ رہا ہے؟ عرض کیا کیوں نہیں آپ کی عزت کی قسم لیکن آپ کی برکت سے تو بے نیازی نہیں ہو سکتی۔ (بخاری)

باب: شکر گزار غنی کی فضیلت

اور وہ وہ ہے جو مال کو جائز طریقے سے لے

کر مناسب مقامات پر خرچ کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مگر جس شخص نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور بھلی بات کی تصدیق دی ہم اس کو آسانی کی طرف سہولت دے دیں گے۔“ (اللیل) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”عنقریب وہ جہنم سے بچا لیا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہے جو کہ اپنا مال پاکیزگی کیلئے دیتا ہے اور کسی کا اس کے اوپر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہے صرف اپنے بزرگ رب کی رضامندی کو چاہنے کیلئے وہ خرچ کرتا ہے اور عنقریب یقیناً وہ راضی ہو جائے گا۔“ (اللیل) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم صدقات کو ظاہر کر کے دو تو یہ بہت خوب ہے اور اگر تم ان کو چھپاؤ اور فقراء کو دے دو تو وہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے وہ تم سے تمہاری برائیاں مٹا دیں گے اور اللہ تمہارے عملوں کی خبر رکھتے ہیں۔“ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”ہرگز تم کمال نیکی کو نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ اس چیز کو خرچ نہ کرو جس کو تم پسند کرتے ہو اور جو

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”تَلَّهٖ“ بِالنَّاءِ الْمُشْتَاءِ فَوْقَ: ائى وَضَعَهُ

وَهَذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

۵۷۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”بَيْنَا أَيُّوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَغْتَسِلُ غُرْبَانًا فَحَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ

فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَبِي فَبِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ

عَزَّ وَجَلَّ: يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتَكَ عَمَّا

تَرَى؟ قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلَكِنْ عَنَى بِي

عَنْ بَرَكَتِكَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۴: بَابُ فَضْلِ الْغَنِيِّ الشَّاكِرِ

وَهُوَ مَنْ أَخَذَ الْمَالَ مِنْ وَجْهِهِ

وَصَرَفَهُ فِي وُجُوهِهِ الْمَأْمُورِ بِهَا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَمَا مَنِ اعْطَى وَاتَّقَى

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيَرُهُ لِلْيُسْرَى﴾

[الليل: ۷۵] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَسَيُجَنَّبُهَا

الْآتِقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى وَمَا لِأَحَدٍ

عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ

الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى﴾ [الليل: ۱۷-۲۱]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنْ تَدُوا السَّدَقَاتِ

فَعِمَّاهِي وَإِنْ تَخَفَوْهَا وَتَوْتَوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ

خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ [البقرة: ۲۷۱] وَقَالَ

تَعَالَى: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا

تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ

چیز بھی تم خرچ کرو اللہ تعالیٰ اس کو جاننے والا ہے۔“ (آل عمران)
نیکی کے راستے میں خرچ کرنے کے متعلق آیات کریمہ بہت
معروف ہیں۔

۵۷۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو آدمیوں کے بارے میں رشک کرنا جائز ہے: ایک وہ آدمی جسکو اللہ نے مال دیا اور پھر اس کو حق کے راستے میں خرچ کرنے پر لگا دیا اور دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے حکمت و سمجھ عنایت فرمائی۔ اس کے علاوہ وہ لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم) اس کی تشریح قریب گزر چکی ہے۔

۵۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا رشک دو آدمیوں کے بارے میں جائز ہے ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے قرآن دیا ہو۔ پس وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی نمازوں میں قیام کرتا ہے یعنی تلاوت اور اس پر عمل کرتا ہے دوسرے نمبر پر آدمی جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ اس کو دن رات کے اوقات میں خرچ دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

الْأَنْاءِ: اوقات۔

۵۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فقراء و مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر کہنے لگے۔ مال والے لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے گئے۔ آپ نے فرمایا وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ وہ روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں۔ وہ صدقہ کرتے ہیں ہم صدقہ نہیں کرتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم غلام آزاد نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھا دوں جس سے تم اپنے لئے آگے جانے والوں کو پا لو اور اپنے بعد والوں سے آگے سبقت کر جاؤ اور تم سے کوئی بھی زیادہ فضیلت والا نہ ہو مگر وہ شخص جو کرے جس طرح تم نے کیا۔

عَلِيمٌ ﴿ آل عمران: ۹۲﴾

وَالْآيَاتِ فِي فَضْلِ الْإِنْفَاقِ فِي الطَّاعَاتِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

۵۷۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَسَطَهُ عَلَى هَلِكِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ قَرِيبًا.

۵۷۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْأَنْاءِ" السَّاعَاتِ.

۵۷۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالدرَجَاتِ الْعُلَى وَالسَّعِيمِ الْمُقِيمِ، فَقَالَ: "وَمَا ذَاكَ؟" فَقَالُوا: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيُصُومُونَ كَمَا نُصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتَقُونَ وَلَا نُعْتَقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَفَلَا أَعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تَدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ

انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا کرو۔ پھر فقراء مہاجرین رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے۔ ہمارے مال والے بھائیوں نے سن لیا جو ہم نے کیا۔ چنانچہ انہوں نے بھی اسی طرح کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ عنایت فرمائے۔ (بخاری و مسلم)

الدُّنُورُ: کثیر مال۔

باب: موت کی یاد اور تمناؤں میں کمی

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے بے شک تمہیں قیامت کے دن پورا پورا اجر دیا جائے گا پس جو آگ سے بچا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے۔“ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کسی نفس کو یہ معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کمائے گا اور نہ ہی یہ کسی نفس کو معلوم ہے کس زمین میں اس کی موت آئے گی۔“ (لقمان) اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جب ان کا وقت مقررہ آ جاتا ہے تو ایک گھڑی بھی اس سے نہ آگے بڑھ سکتے ہیں اور نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔“ (النحل) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا پس وہی نقصان اٹھانے والا ہے اور تم خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تم کو رزق دیا۔ اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی ایک کو موت آئے اور یوں کہنے لگے کہ اے میرے رب تو نے مجھے کیوں نہ مہلت دی۔ قریب وقت کے لئے کہ میں صدقہ کر لیتا اور نیکوں میں سے بن جاتا۔ ہرگز اللہ تعالیٰ مہلت نہیں دیں گے کسی نفس کو بھی جب کہ اس کا وقت مقرر آ جائے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خبردار ہے۔“ (المنافقون) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اللَّهِ قَالَ: ”تَسْبَحُونَ وَتُكْبِرُونَ وَتَحْمَدُونَ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً“ فَرَجَعَ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهَذَا لَفْظٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”الدُّنُورُ“ الْأَمْوَالُ الْكَثِيرَةُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

٦٥: ذِكْرُ الْمَوْتِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ رُخِّعَ عَنِ النَّارِ وَأُدْجِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْعُرُورِ﴾ [آل عمران: ١٨٥] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ [القصص: ١٣٤] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ لَا يَسْتَأْجِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ﴾ [الاعراف: ٣٤] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿بِأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ وَلَنْ يُؤَخَّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجْلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾

”یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کو موت آتی ہے تو کہتا ہے اے میرے رب تو مجھے واپس کر دے تاکہ میں نیک اعمال کروں اس زندگی میں جس کو میں پیچھے چھوڑ آیا ہوں۔ ہرگز ایسا نہیں بے شک وہ ایک بات ہے جس کو وہ کہہ رہا ہے اور ان کے آگے برزخ ہے دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک۔ پس جب صور میں پھونک مار دی جائے گی تو اس دن ان میں کوئی رشتہ دار نہیں رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے سے سوال کر سکیں گے۔ پس وہ شخص جس کے میزان بھاری ہوئے پس وہی کامیاب ہونے والا ہے اور وہ شخص جس کے میزان ہلکے ہوئے پس وہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ آگ ان کے چہروں کو جھلس ڈالے گی اور وہ اس میں بد شکل ہو جائیں گے۔ کیا میری آیات تم پر نہ چھی جاتی تھیں کہ تم ان کو جھٹلایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان حکم... کہ تم کتنا عرصہ زمین میں ٹھہرے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ ٹھہرے ہیں آپ گنتی کرنے والوں سے پوچھ لیں اللہ فرمائیں گے تم واقعتاً تھوڑا ٹھہرے ہو کاش کہ تم اس کو جان لیتے۔ کیا تم نے یہ گمان کر لیا تھا کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے اور تم ہمارے پالنے والے نہیں لوٹائے جاؤ گے۔“ (المؤمنون) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کہ کیا ایمان والوں کیلئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کیلئے جھک پڑیں اور جو کچھ حق اللہ نے نازل فرمایا ہے اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ بن جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی۔ پس ان پر زمانہ طویل ہو گیا پھر ان کے دل سخت ہو گئے اور بہت سارے ان میں سے فاسق ہیں۔ (المحید)

آیات اس سلسلے کی بہت اور معروف ہیں۔

۵۷۴: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا کہ تو دنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو ناواقف یا مسافر ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

[المنافقون: ۹-۱۱] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۚ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۚ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ تَلْعَقُوهُمْ أَسِنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَهُمْ فِيهَا كَالْحُجُونَ ۗ أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُلَٰوِنَ عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ؟ ۗ إِلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿كَمْ لَبِئْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدُوًّا سِينِينَ؟ قَالُوا : لَيْسَ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسَنَلِ الْعَادِيْنَ قَالَ : إِنَّ لَبِئْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَّوْ أَنكُم كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ أَفَحَسِبْتُمْ أَنمَّا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنْكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ؟﴾ [المومنون: ۹۹-۱۱۵] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾ [الحديد: ۱۶]

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

۵۷۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ:

”كُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَا تَكُ غَرِيبٌ أَوْ غَابِرٌ

کہا کرتے تھے جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار مت کرو اور جب تم صبح کرو تو شام کا انتظار مت کرو اور اپنی صحت میں سے بیماری کے لئے اور اپنی زندگی ہی سے موت کے لئے حصے لے لو یعنی تیاری کر لو۔ (بخاری)

سَبِيلٌ“ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّاحَ ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان شخص کے لئے کہ جس کے پاس کوئی وصیت کی چیز ہو یہ جائز نہیں کہ دو راتیں بھی وہ گزارے کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔ (بخاری و مسلم) بالفاظ بخاری۔ مسلم کی روایت میں ہے تین راتیں ایسی گزارے۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تو مجھ پر ایک رات گزارنا نہیں گزری کہ میری وصیت میرے پاس موجود نہ ہو۔

۵۷۵ : وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : "مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ بَيْنَتْ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكٍ بِمُسْلِمٍ "بَيْنَتْ ثَلَاثَ لَيَالٍ" قَالَ ابْنُ عَسَاكٍ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي.

۵۷۶: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی لکیریں کھینچیں۔ پھر فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کا مقررہ وقت ہے اس وقت وہ اسی دوران میں ہوتا ہے کہ سب سے قریب خط اس کے درمیان آتا ہے۔

۵۷۶ : وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ : "هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ" فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(بخاری)

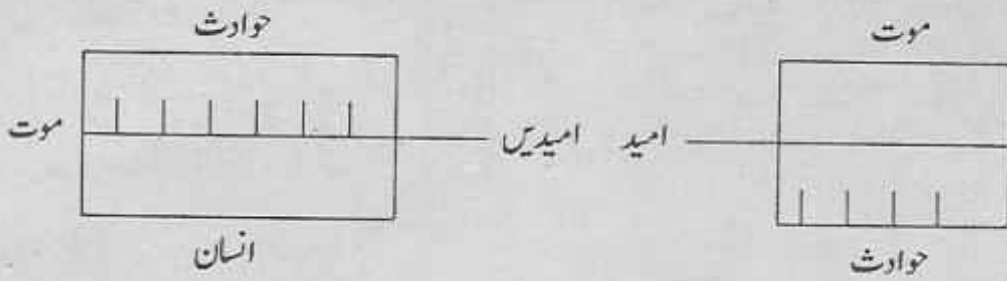
۵۷۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع شکل کا خط کھینچا اور اس کے درمیان میں ایک خط کھینچا جو اس مربع کے درمیان سے نکلنے والا تھا اور چھوٹے چھوٹے خط کھینچے جو اس وسط کے درمیان تھے پھر فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کا وقت مقررہ۔ اور یہ اس کا گھیراؤ الا ہوا ہے اور یہ باہر نکلنے والی اس کی امید ہے اور یہ چھوٹے خط یہ حوادث ہیں۔ اگر ایک حادثہ اس سے خطا کرتا ہے دوسرا آ کر دبوچ لیتا ہے اور اگر اس سے نکلتا ہے تو تیسرا آ کر دبوچ لیتا ہے۔

۵۷۷ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مَرْتَبَعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُوطًا صَغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ فَقَالَ : هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطًا بِهِ - أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمْلَسُهُ ، وَهَذِهِ الْخُطُوطُ الصَّغَارُ الْأَعْرَاضُ ، فَإِنَّ أَخْطَاءَ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(بخاری)

اس کی صورت یہ ہوگی۔

وهذه صورته۔



۵۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سات چیزوں سے پہلے اعمال میں جلدی کرو کیا تم بھلا دینے والے فقر کا انتظار کر رہے ہو یا سرکشی میں ڈالنے والی مالداری کا یا بگاڑ دینے والی بیماری کا یا سٹھیا دینے بڑھاپے کا یا تیار موت کا یا دجال کا۔ پس وہ تو بدترین غائب چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے باقیات کا۔ قیامت تو بڑی مصیبت یا تلخ ہے۔ (ترمذی)

۵۷۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ" سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا أَمْ أَوْ غَنًى مُطْعَمًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُتَأَلِّفًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوْ الدَّجَالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوْ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ أَذْهَبِي وَأَمْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لذتوں کو لٹانے والی یعنی موت کا کثرت سے انتظار کرو۔ (ترمذی)

۵۷۹: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِ هَازِمِ اللَّذَاتِ" يَعْنِي الْمَوْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۸۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب رات کا تیسرا حصہ گزر جاتا تو آپ عبادت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ لرزہ طاری کر دینے والی اور اس کے پیچھے آنے والا آ گیا۔ موت اپنی ساری ہولناکیوں سمیت آگئی موت جو کچھ اس میں ہے وہ سب کے ساتھ آگئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر اکثر درود پڑھتا ہوں میں کتنا وقت درود کے لئے مقرر کروں؟ آپ نے فرمایا جتنا تو چاہتا ہے میں نے عرض کیا چوتھائی۔ پھر فرمایا جتنا تو چاہتا ہے اگر تو نے اضافہ کیا تو وہ تیرے لئے بہت بہتر ہے۔ میں نے کہا آدھا فرمایا جتنا تو چاہتا

۵۸۰: وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثَلُثُ اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ، جَاءَتِ الرَّاحِفَةُ تَسْبِعُهَا الرَّادِفَةُ" جَاءَتِ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: "مَا شِئْتَ؟" قُلْتُ: الرَّبِيعُ؟ قَالَ: "مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ" قُلْتُ: فَالْبَيْضُ؟ قَالَ:

ہے اگر تو نے اس سے زیادہ اضافہ کیا تو وہ تیرے لئے بہت بہتر ہے میں نے کہا دو تہائی۔ فرمایا جتنا تو چاہتا ہے پس اگر تو نے بڑھا دیا تو تیرے لئے بہت بہتر ہے۔ میں نے کہا کہ میں اپنا سارا وقت آپ پر درود پڑھنے کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ تیرے غموں کے لئے کافی ہوگا اور تیرے گناہوں کو بخش دیا جائے گا (ترمذی) اور اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

باب: مردوں کے لئے قبروں کی زیارت

مستحب ہے اور زیارت کرنے والا کیا کہے؟

۵۸۱: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا۔ پس اب تم ان کی زیارت کیا کرو (مسلم) ایک روایت میں ہے کہ جو باری قبروں کی زیارت کا ارادہ کرے وہ زیارت کرے۔ پس بے شک وہ آخرت کو یاد دلانے والی ہے۔

۵۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے جب میرے ہاں باری ہوتی تو آپ رات کے آخری حصہ میں بقیع کی طرف نکل جاتے اور فرماتے: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَآتَاكُمْ مَا تَعِدُونَ غَدًا مُّوَجِّلُونَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ: اے مسلمان! گھر والو تمہیں سلام ہو تمہارے پاس آ گیا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا۔ کل جس کا وقت مقرر کیا گیا تھا اور بے شک اللہ نے چاہا تو ہم تمہیں ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقہ والوں کو بخش دے۔ (مسلم)

۵۸۳: حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ لوگوں کو سکھاتے جب وہ قبروں کی طرف جاتے وہ اس طرح کہا کرتے: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ....." اے مسلمان اور مومن گھر والو تم پر سلام ہو بے شک اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہیں ملنے والے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ

"مَا شِئْتُ فَإِن زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لِّكَ" قُلْتُ: فَالْتَّلِثْنِي؟ قَالَ: "مَا شِئْتُ فَإِن زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لِّكَ" قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: "إِذَا تَكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفِرُ لَكَ ذَنْبَكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۶: بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

لِلرِّجَالِ وَمَا يَقُولُهُ الزَّائِرُ؟

۵۸۱: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُزُّوْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ "فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ الْقُبُورَ فَلْيَزُرْ قَبَائِلَهَا فَذَكِّرْنَا الْأَجْرَةَ".

۵۸۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَآتَاكُمْ مَا تَعِدُونَ غَدًا مُّوَجِّلُونَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۳: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُولَ قَائِلُهُمْ: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ"

سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)
 ۵۸۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کی کچھ قبروں کے پاس سے گزرے آپ نے ان کی طرف چہرے کا رخ فرما کر کہا ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ، يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْآثِرِ“ سلام ہوا ہے قبروں والے تم پر اللہ ہمیں اور تمہیں بخش دے تم ہمارے آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

باب: کسی جسمانی تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا مکروہ ہے مگر دین میں فتنہ کے خوف سے کوئی حرج نہیں

۵۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بھو موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو شاید اس کی نیکیاں بڑھ جائیں اور اگر گناہگار ہے تو شاید وہ توبہ کر لے۔ (بخاری و مسلم)

یہ بخاری کے الفاظ ہیں مسلم کی روایت میں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے ہے اس میں فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص بھی موت کی تمنا نہ کرے اور آنے سے پہلے اس کے لئے دعا بھی نہ کرے کیونکہ جب وہ مر جائے گا تو اس کا عمل منقطع ہو جائے گا اور مومن کے لئے اس کی عمر بھلائی کا ذریعہ ہے۔

۵۸۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ہرگز موت کی تمنا کسی دنیاوی دکھ کی وجہ سے نہ کرے۔ اگر ایسا کرنا ضروری ہو جائے تو یوں کہے ”اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي.....“ اے اللہ جب تک زندگی میں میرے لئے بہتری ہے تو مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لئے بہتر ہے تو مجھے موت دے دے۔ (بخاری و مسلم)

”نَسَأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
 ۵۸۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورٍ بِالْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ، يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْآثِرِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۷: بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ بِسَبَبِ ضَرِّ نَزَلَ بِهِ وَلَا بِسَبَبِ لِحُوفِ الْفِتْنَةِ فِي الدِّينِ

۵۸۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِذَا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزِدَّادُ وَإِنَّمَا مُسِينًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعِيبُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ، إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ، وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرَهُ إِلَّا خَيْرًا“.

۵۸۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِضَرِّ أَصَابَهُ فَإِن كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: ”اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي“ وَتَوَقَّئِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۷: حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب بن الارت کی بیمار پرسی کے لئے ان کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے سات داغ لگوائے تھے حضرت خباب نے فرمایا کہ ہمارے وہ ساتھی جو گزر گئے اور چلے گئے دنیا نے ان کے اجر کو کم نہیں کیا اور ہم نے اتنی دولت پالی جس کے لئے ہم کوئی جگہ نہیں پاتے سوائے مٹی کے۔ اگر پیغمبر ﷺ نے موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔ پھر کچھ وقت کے بعد ہم دوسری مرتبہ حاضر ہوئے جب وہ اپنی دیوار تعمیر کر رہے تھے پس انہوں نے فرمایا کہ بے شک مسلمان کو ہر چیز کا اجر ملتا ہے جس کو وہ خرچ کرے مگر اس چیز میں جس کو وہ اس مٹی میں لگائے۔ (بخاری و مسلم) یہ بخاری کے لفظ ہیں۔

باب: پرہیزگاری اختیار کرنا

اور شبہات کا چھوڑنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم اس کو ہلکا سمجھتے ہو حالانکہ وہ اللہ کے ہاں بہت بھاری چیز تھی“ (النور) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک آپ کا رب البتہ گھٹات میں ہے“ (الفجر)

۵۸۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا بے شک حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان کے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے جو آدمی شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں مبتلا ہو گیا۔ جس طرح کہ وہ چرواہا جو چراگاہ کے ارد گرد جانور چراتا ہے قریب ہے کہ اس کا جانور اس میں چرے۔ اچھی طرح سن لو؟ بے شک ہر بادشاہ کے لئے ایک چراگاہ ہے؟ بے شک اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ بے شک جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔

۵۸۷: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَعُوذُهُ وَقَدْ انْحَوَى سَبْعَ كَيْبَاتٍ فَقَالَ : إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُضْهُمْ الدُّنْيَا ، وَأَنَا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا السُّرَابَ وَلَوْ لَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ثُمَّ آتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ : ”إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُوجِرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ نَفَقَهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يُجْعَلُهُ فِي هَذَا السُّرَابِ“ مَعْنَى عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ.

۶۸: بَابُ الْوَرَعِ وَتَرْكِ

الشُّبُهَاتِ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَتَحْسَبُونَهُ لَيَبَاسًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ﴾ [النور: ۱۵] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴾ [العنكبوت: ۱۷]

۵۸۸: وَعَنْ الثُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ”إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ، فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ ، كَمَا الرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمَى ، أَلَا وَإِنَّ جَمِيَّ اللَّهِ مَحَارِمُهُ ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا ضَلَحَتْ ضَلَحَ

خبردار وہ دل ہے۔ (بخاری و مسلم)

دونوں نے اس کو قریب قریب الفاظ سے روایت کیا۔

۵۸۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں ایک کھجور پائی۔ پھر فرمایا کہ اگر مجھے اس کے صدقہ میں سے ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس کو ضرور کھا لیتا۔ (بخاری و مسلم)

۵۹۰: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامل نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگ اس کے بارے میں مطلع ہوں۔ (مسلم)

حَاك : کھٹکے۔

۵۹۱: حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نیکی سے میں پوچھنے آئے ہو؟ تو میں نے عرض کی جی ہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے دل سے پوچھ لو۔ نیکی وہ ہے جس سے دل مطمئن ہو اور نفس مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور سینے میں اس کے متعلق تردد ہو۔ خواہ اس کے متعلق مجھے لوگ فتویٰ دیں اور فتویٰ دیں۔ حدیث حسن ہے۔ (مسند احمد، مسند دارمی)

۵۹۲: حضرت ابوسرورہ عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے شادی کی تو ان کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے عقبہ اور اس لڑکی کو جس سے اس نے شادی کی ہے دودھ پلایا ہے۔ تو عقبہ نے اس کو کہا مجھے معلوم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا اور نہ تو نے مجھے قبل ازیں اس کی

الْجَسَدُ كُلُّهُ : وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَجَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ : أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ، وَرَوَاهُ مِنْ طَرُقٍ بِالْفَاطِمِ مُتْقَارِبَةً .

۵۸۹ : وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ : "لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَا كَلَّمْتُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۹۰ : وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ" رَوَاهُ مُدَّةٌ ، "حَاكٌ" بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْكَافِ ، أَيْ تَرَدَّدَ فِيهِ .

۵۹۱ : وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : "جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟" قُلْتُ : نَعَمْ - فَقَالَ : "اسْتَفْتِ قَلْبَكَ الْبِرُّ مَا أَطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَأَطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ الْقَلْبُ ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْصَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوُوكَ" حَدِيثٌ حَسَنٌ ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ فِي مُسْنَدَيْهِمَا .

۵۹۲ : وَعَنْ أَبِي سُرُورَةَ "بِكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِهَا" عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ أَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ : إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالنَّبِيَّ قَدْ تَزَوَّجَ بِهَا ، فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ : مَا

خبر دی۔ پس وہ سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوئے اور اس کے بارے میں دریافت کیا پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ نکاح کیسے رہ سکتا ہے جبکہ اس کے بارے میں کہا جا چکا۔ پس عقبہ نے اس سے جدائی اختیار کی اور اس لڑکی نے کسی اور مرد سے شادی کر لی۔ (بخاری)

اہاب۔ عزیز

۵۹۳: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد ہے: "ذُعْ مَا يُرِيكَ إِلَى مَا لَا يُرِيكَ" تم اس چیز کو چھوڑ دو جو شک میں ڈال دے اور اس کو اختیار نہ کرو جو شک میں نہ ڈالے۔ (ترمذی) اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مشکوک کو چھوڑ دو اور اس کو اختیار کرو جو غیر مشکوک

۵۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو کمانی کر کے لاتا اور آپ اس کی کمانی سے کھاتے تھے۔ ایک دن وہ کمانی لایا۔ آپ نے اس میں کچھ کھایا۔ غلام نے کہا کیا آپ کو معلوم ہے؟ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک نجومیوں والی بیٹھین گولی کی تھی اور میں جہانم کو اچھی طرح نہ جانتا تھا صرف میں نے اسے دھوکہ دیا پس آج وہ مجھے ملا اور اس نے مجھے یہ دیا یہ وہی ہے جس سے آپ نے کھایا ہے۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ منہ میں داخل کر کے پیٹ میں جو کچھ تھاتے کر دیا۔ (بخاری)

الخراخ: وہ رقم جو آقا اپنے غلام مازون پر یومیہ مقرر کرتا ہے اور باقی غلام کا ہوتا ہے۔

اعلّمك أنك ارضعتني ولا اخبرتنني فركب
إلى رسول الله ﷺ بالمدينة فسأله فقال
رسول الله ﷺ: "كيف وقد قيل؟"
لفارقها غفبة ونكحت زوجها غيره" رواه
البخاري.

"أهات" بكسر الهمزة "وعزير"

بفتح العين وبزاي مكرورة

۵۹۳: وعن الحسن بن علي رضي الله
عنهما قال: حفظت من رسول الله ﷺ
"ذُعْ مَا يُرِيكَ إِلَى مَا لَا يُرِيكَ" رواه
الترمذي وقال: حديث حسن صحيح
مغناه: أتوك ما تشك فيه وخذ ما لا
تشك فيه.

۵۹۴: وعن عائشة رضي الله عنها قالت:
كان لابي بكر بن الصديق رضي الله عنه
غلام يخرج له الخراج وكان ابوبكر يأكل
من خراجه فجاء يوماً بشيء فأكل منه
ابوبكر فقال ابوبكر: وما هو؟ فقال:
كنت تكسنت للإنسان في الجاهلية وما
أحسن الكهانة إلا أني خدعته فلقيني
فأعطاني لذلك هذا الذي أكلت منه
فأدخل ابوبكر يده ليقا كل شيء في
بطنه" رواه البخاري.

"الخراخ" شيء يجعله السيد على
عبيده يؤدونه كل يوم وباقى كسبه يكون
للغيد.

۵۹۵: وَعَنْ نَافِعِ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ الْأَفِ وَفَرَضَ لِأَنسِهِ ثَلَاثَةَ الْأَفِ وَحَمْسَ مِائَةٍ فَيُقْبَلُ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَضْتَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبُوهُ يَقُولُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۵: حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اللہ تعالیٰ عنہ نے مہاجرین اولین کا وظیفہ چار ہزار درہم مقرر فرمایا اپنے بیٹے کے لئے تین ہزار پانچ سو مقرر فرمایا۔ ان کو کہا وہ مہاجرین میں سے ہے تو آپ ان کا حصہ کیوں کم کرتے تو آپ نے فرمایا اس کے باپ نے اس کو ہجرت کروائی مطلب یہ ہے کہ وہ ان کی طرح نہیں جنہوں نے ہجرت کی۔ (بخاری)

۵۹۶: وَعَنْ عَطِيَّةِ بْنِ عَسْرَةَ السَّعْدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: "لَا يَسْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَسُدَّ مَالًا نَاسٌ بِهِ خَدْرًا لَهَا نَاسٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۹۶: حضرت عطیہ بن عروہ سعدی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ پرہیزگاروں کے سبھی پہنچ سکتا ہے۔ جبکہ وہ ان چیزوں کو چھوڑ دے جن میں کون نہ ہو۔ اس خطرے سے کہ وہ ان میں مبتلا ہو جن میں حرام (ترمذی) یہ روایت حسن ہے۔

۶۹: بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَزْلَةِ عِنْدَ فِسَادِ النَّاسِ وَالزَّمَانِ أَوْ الْخَوْفِ مِنْ فِتْنَةٍ فِي الدِّينِ وَوُقُوعِ فِي حَرَامٍ وَشُبُهَاتٍ وَنَحْوِهَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَقَرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ﴾ [الذاريات: ۵۰]

باب: لوگوں اور زمانے کے بگاڑ دین میں فتنہ اور حرام میں مبتلا ہونے کے خوف کے وقت علیحدگی اختیار کرنا بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "پس تم اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو اور اس میں تمہارے لئے کھلا ڈرانے والا ہوں"۔ (الذاریات)

۵۹۷: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْحَفِيَّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۷: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا بے شک اللہ پرہیزگار مخلوق سے بے نیاز اور پوشیدہ رہنے والے بندے کو پسند ہے۔ (مسلم)

الْمُرَادُ "بِالْغَنِيِّ" غَنَى النَّفْسِ، كَمَا سَبَقَ فِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ.

الغنی سے یہاں مراد دل کے غنا والا ہے جیسے پچھلی صحیح حدیث گزرا ہے۔

۵۹۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَجَاهَدَ نَفْسَهُ"

۵۹۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا شخص افضل یا آپ نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنے نفس

کے ساتھ جہاد کرنے والا ہے۔ عرض کی پھر کون؟ فرمایا وہ آدمی جو کسی گھائی میں الگ تھلگ رہ کر اپنے رب کی عبادت کر رہا ہو اور ایک روایت میں ہے وہ اللہ سے ڈرتا اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہو۔ (بخاری و مسلم)

۵۹۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے جائے گا۔ (بخاری)

شَعْفُ الْجِبَالِ: پہاڑوں کی چوٹیاں۔

۶۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس پیغمبر کو بھی بھیجا اس نے بکریاں چرائیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا آپ نے بھی؟ آپ نے فرمایا جی ہاں! میں اہل مکہ کی بکریاں چند قیراط پر چرایا کرتا تھا۔ (بخاری)

۶۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سے بہتر زندگی اس آدمی کی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں لٹا دے والا ہو اور اس کی پشت پر ہوا میں اڑتا ہو۔ جب بھی کوئی خوفناک آواز یا گھبراہٹ سنتا ہے تو اس پر اڑ کر قتل ہو جانے کے لئے وہاں پہنچ جاتا ہے یا موت کے مقامات کو تلاش کرتا ہے یا پھر وہ آدمی جو اپنی بکریوں میں کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں رہ کر نماز ادا کرتا اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور موت تک اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ اور لوگوں میں سے وہ خیر یا بہتر حالت پر ہے۔ (مسلم)

يَطِيرُ: وہ تیزی کرتا ہے۔ بَطْنَةُ: اس کی پشت۔

الْهَيْعَةُ: لڑائی کے لئے پکار۔

الْفَرْعَةُ: اس کا بھی وہی مطلب ہے۔

وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ رَجُلٌ مُتَعَزِّلٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يُعْبُدُ رَبَّهُ“ وَفِي رِوَايَةٍ ”يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۹: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعْفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَقْرُؤُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

و ”شَعْفُ الْجِبَالِ“: أَغْلَاهَا.

۶۰۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ“ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطٍ لِأَهْلِ مَكَّةَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۱: وَعَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ”مَنْ خَيْرَ مِعَاشِ النَّاسِ رَجُلٌ مُنْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةَ طَارَ عَلَيْهِ يَتَّبِعِي الْقَتْلَ أَوْ الْمَوْتَ مَطَانَةً أَوْ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشُّعْفِ أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيُعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْبَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”يَطِيرُ“: أَيْ يُسْرِعُ ”وَمَتْنُهُ“: ظَهْرُهُ.

”وَالْهَيْعَةُ“: الصَّوْتُ لِلْحَرْبِ. ”وَالْفَرْعَةُ“:

نَحْوُهُ. ”وَمَطَانُ الشَّيْءِ“: الْمَوَاضِعُ الَّتِي

مَطَانُ الشَّيْءِ: جہاں کسی چیز کے ملنے کا گمان ہو۔
 الْغَنِيْمَةُ: یہ غنم کی تصغیر ہے تھوڑی بکریاں۔
 شَعْفَةُ: پہاڑ کی چوٹی۔

باب: لوگوں کے ساتھ میل جول جمعہ اور جماعتوں میں
 شرکت، ذکر اور بھلائی کے مقامات پر حاضری، بیماروں
 کی عیادت، جنازوں میں حاضر ہونا،
 محتاج کی خبر گیری، ناواقف کی راہنمائی
 اور دیگر بھلے کاموں میں شرکت کرنا
 جو آدمی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر سکتا ہے
 اور ایذا سے اپنے نفس کو روک سکتا
 اور دوسروں کی ایذا پر صبر کر سکتا ہے
 ان سب کی فضیلت

امام نووی فرماتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ میل جول اس طریقے
 سے جس کا میں نے ذکر کیا نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ
 سارے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اسی طرح خلفائے راشدین
 رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے بعد تبع تابعین اور ان کے بعد علماء
 مسلمین اور ان کے نیک لوگ سب کے ہاں پسندیدہ ہے اور اکثر
 تابعین کا یہی مسلک ہے اور اس کو امام شافعی، احمد اور اکثر فقہاء رحمہم
 اللہ نے اختیار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے سے
 تعاون کرو۔“

اس سلسلہ کی آیات بہت زیادہ اور مشہور ہیں۔

يَبْظُنُّ وُجُوْدَهُ فِيْهَا. ”وَالْغَنِيْمَةُ“ بِصَمِّ الْعَيْنِ.
 تَصْغِيْرُ الْغَنَمِ. ”وَالشَّعْفَةُ“ بِفَتْحِ الشَّيْنِ
 وَالْعَيْنِ: وَهِيَ اَعْلَى الْجَبَلِ.

۷: بَابُ فَضْلِ الْاِخْتِلَاطِ بِالنَّاسِ

وَحُضُوْرِ جَمْعِهِمْ وَجَمَاعَاتِهِمْ وَ

مَشَاهِدِ الْخَيْرِ، وَمَجَالِسِ الذِّكْرِ مَعَهُمْ

وَعِيَادَةِ مَرِيْبِيْنِهِمْ وَحُضُوْرِ جَنَائِزِهِمْ

وَمُوَاسَاةِ مُحْتَاجِيْهِمْ، وَارْتِدَادِ جَاهِلِيْهِمْ،

وَعَبْرِ ذَلِكِ مِنْ مَّصَالِحِهِمْ لَئِنْ قَدَّرَ

عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ

الْمُنْكَرِ وَقَمَعَ نَفْسَهُ عَنِ الْاِيْذَاءِ وَصَبَرَ

عَلَى الْاَذَى

أَعْلَمُ أَنَّ الْاِخْتِلَاطَ بِالنَّاسِ عَلَى الْوَجْهِ

الَّذِي ذَكَرْتُهُ هُوَ الْمُخْتَارُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَائِرُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ

اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ وَكَذَلِكَ الْخُلَفَاءُ

الرَّاشِدُونَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ

وَالْتَابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ

وَأَخْيَارِهِمْ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَكْثَرِ التَّابِعِينَ وَمَنْ

بَعْدَهُمْ وَبِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَكْثَرُ

الْفُقَهَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ.

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ

وَالْتَقَوْا﴾ [المائدة: ۲] وَالْآيَاتُ فِي مَعْنَى مَا
 ذَكَرْتُهُ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

باب: تواضع اور مومنوں کے

ساتھ نرمی کا سلوک

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تو اپنے بازو کو جھکا دے ان مومنوں کے لئے جو تیرے پیروکار ہیں۔“ (الشعراء) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر گیا اللہ عنقریب ایسی قوم کو لائیں گے جن سے وہ محبت کریں گے وہ اللہ سے محبت کریں گے۔ مومنوں کے ساتھ نرمی کرنے والے اور کافروں پر غالب اور زبردست ہوں گے۔“ (المائدہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک تم میں سب سے زیادہ عزت والے اللہ کے ہاں وہ ہیں جو اللہ سے زیادہ متقی ہیں۔“ (الحجرات) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اپنے آپ کو پاک مت قرار دو وہ خوب جانتا ہے اس کو جو بڑے تقویٰ والا ہے۔“ (النجم) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اعراف والے آوارہ ہیں گے ان آدمیوں کو جن کو وہ ان کے نشانات سے پہچانتے ہوں گے تمہاری پارٹی نے تم کو کوئی فائدہ نہ دیا اور ان چیزوں سے جن پر تم تکبر کرتے تھے۔ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں اٹھاتے تھے۔ ان کو اللہ رحمت عنایت نہیں فرمائیں گے تم داخل ہو جاؤ جنت میں نہ تم پر کوئی خوف ہو گا اور نہ تم غمگین ہو گے۔“ (اعراف)

۶۰۲: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع (عاجزی و انکساری) اختیار کرو۔ یہاں تک کہ تم میں سے کوئی بھی دوسرے پر فخر نہ کرے نہ دوسرے پر زیادتی کرے۔ (مسلم)

۶۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۷۱: بَابُ التَّوَّاضِعِ وَخَفْضِ

الْجَنَاحِ لِلْمُؤْمِنِينَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الشعراء: ۸۸] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ [المائدة: ۵۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعْرِفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَى﴾ [الحجرات: ۱۳] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلَا تَزْكُوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى﴾ [النجم: ۳۲] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِمَاتِهِمْ قَالُوا: مَا اعْنَى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تُسْتَكْبِرُونَ أَهْلَآءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ؟ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفَ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ﴾ [الاعراف: ۴۸، ۴۹]

۶۰۲: وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَتَّبِعِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور جتنا بندہ درگزر کرتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتے ہیں اور جس نے اللہ کے لئے تواضع کی اللہ نے اس کو بلند کر دیا۔ (مسلم)

۶۰۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا گزر چند بچوں کے پاس سے ہوا جن کو انہوں نے سلام کیا اور فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۶۰۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے کہ مدینہ کی باندیوں میں سے کوئی باندی نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی۔ (بخاری)

۶۰۶: حضرت اسود بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضور ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ وہ کہنے لگیں کہ آپ گھر والوں کی خدمت میں لگے رہتے جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے جاتے۔ (بخاری)

۶۰۷: حضرت ابورقاعہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے پاس وقت پہنچا جب آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مسافر آدمی اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہے اسے دین کا پتا نہیں۔ رسول اللہ میری طرف خطبہ چھوڑ کر متوجہ ہوئے یہاں تک کہ میرے پاس پہنچ گئے۔ آپ کے لئے ایک کرسی لائی گئی جس پر آپ تشریف فرما ہوئے اور مجھے وہ سکھانے لگے جو اللہ نے آپ کو سکھلایا۔ پھر اپنے خطبے کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے آخری حصے کو مکمل فرمایا۔ (مسلم)

۶۰۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو اس سے وہ مٹی کو دور کر کے اس کو کھالے اور اس کو

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَيَّ صَبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۵: وَعَنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَتْ الْأُمَّةُ مِنْ إِمَاءِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۶: وَعَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مَهَبَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۷: وَعَنْ أَبِي رِفَاعَةَ تَمِيمِ بْنِ أَسِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأَتَيْتُ بِكُرْسِيِّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ اجْرَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعَقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ: وَقَالَ: "إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ بِهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا

شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم پیالے کو چاٹ لیا کریں۔ ارشاد فرمایا تم نہیں جانتے ہو؟ کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

۶۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس پیغمبر کو بھی بھیجا اس نے بکریاں چرائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور آپ بھی؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ میں اہل مکہ کی بکریاں چند قیراط پر چراتا تھا۔ (بخاری)

۶۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے بکری کے پائے یا بازو کھانے کی دعوت دی جائے تو میں ضرور قبول کروں اور اگر میرے پاس پائے یا بازو نہ ہو تو میں بھیجے گئے تو میں ضرور قبول کروں گا۔ (بخاری)

۶۱۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصباء نامی اونٹنی تھی جس سے کوئی اونٹ سبقت نہیں کر سکتا تھا ایک دیہانی اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس سے آگے نکل گیا یہ بات مسلمانوں پر راز گزری۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گرانی کو پہچان لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ جو بھی چیز دنیا میں بلند ہے اس کو نیچا کر دے۔ (بخاری)

باب: تکبر اور خود پسندی کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یہ آخرت کا گھرانہ لوگوں کے لئے ہم مقرر کریں گے جو زمین میں بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد اور اچھا انجام متقین کا ہے۔“ (القصص) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کہ زمین میں تو اکڑ کر مت چل“ (الاسراء) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تو اپنے رخسار کو لوگوں کے لئے مت پھلا اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر متکبر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں

يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ“ وَأَمْرٌ أَنْ تُسَلِّتَ الْقِصْعَةَ قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمْ الْبُرُكَةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ" قَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطٍ لِأَهْلِ مَكَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۰: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ لَأَجِسْتُ وَلَوْ أَهْدَى إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُضْبَاءَ لَا تَسْبِقُ أَوْ لَا تَكَادُ تُسْبِقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَسَبَقَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۲: بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَالْإِعْجَابِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فِسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ [القصص: ۸۳] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرْحًا﴾ [الاسراء: ۳۷] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا

کرتے۔ (لقمان)

تُصَغِرُ خَدَّكَ لِلنَّاسِ : کا معنی ہے تکبر کی وجہ سے لوگوں سے
چہرہ پھیرنا۔
الْمَرْحُ : اکرنا اترانا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے
تھا۔ پس اس نے ان پر سرکشی کی ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے کہ
جن کی چابیاں ایک طاقتور جماعت کو بوجھل کر دیتی تھیں۔ جب اس کو
اس کی قوم نے کہا مت اتر او۔ بے شک اللہ تعالیٰ اکرنے والے کو
پسند نہیں کرتے“..... ”پس ہم نے اس کو گھر سمیت دھنسا
دیا۔“ (القصص)

۶۱۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل
میں ایک ذرہ کے برابر تکبر ہو۔ ایک شخص نے پوچھا بے شک آدمی
یہ پسند کرتا ہے کہ ان کے کپڑے خوبصورت ہوں اور اس کے جوتے
خوبصورت ہوں۔ ارشاد فرمایا بے شک اللہ جمال والے ہیں اور
جمال کو پسند کرتے ہیں۔ کبوتر کو ٹھکرانے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام
ہے۔ (مسلم)

بَطْرُ الْحَقِّ : حق کو رد کرنا۔

غَمَطُ النَّاسِ : لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

۶۱۳: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک
شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ نے
فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔ اس نے کہا میں طاقت نہیں رکھتا۔
آپ نے فرمایا: خدا کرے کہ تو طاقت نہ رکھے۔ اس کو تکبر نے اس
بات سے روکا تھا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر وہ اپنا
دایاں ہاتھ منہ کی طرف نہیں اٹھا سکا۔ (مسلم)

تَمْشُ فِي الْأَرْضِ مَرْحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿۱۸﴾ [لقمان: ۱۸] وَمَعْنَى :
”تُصَغِرُ خَدَّكَ لِلنَّاسِ“ : أَيْ تُمِيلُهُ
وَتُعْرِضُ بِهِ عَنِ النَّاسِ تَكْبُرًا عَلَيْهِمْ.
”وَالْمَرْحُ“ التَّبَخُّرُ. وَقَالَ تَعَالَى : ﴿إِنَّ
قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى فَبَغَى عَلَيْهِمْ
وَأَتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ
بِالْعُصْبَةِ أُولَى الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ
تَعَالَى : ﴿فَحَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ﴾
[القصص: ۷۶-۸۱] الْآيَاتِ .

۶۱۲ : وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ ۚ فَقَالَ
رَجُلٌ : ”إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ
حَسَنًا وَتَصَلُّهُ حَسَنَةً؟“ قَالَ : ”إِنَّ اللَّهَ
جَمِيلٌ وَيُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبَرُ بَطْرُ الْحَقِّ
وَعَمَطُ النَّاسِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”بَطْرُ الْحَقِّ“ : دَفَعُهُ وَرَدَّهُ عَلَى قَائِلِهِ .

”وَعَمَطُ النَّاسِ“ بِمَعْنَى اخْتِقَارِهِمْ .

۶۱۳ : وَعَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ : ”كُلْ بِيَمِينِكَ“
قَالَ : لَا اسْتَطِيعُ قَالَ : ”لَا اسْتَطِيعْتَ : مَا
مَنْعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ“ قَالَ : فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ“
رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۱۴: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کیا میں تم کو آگ والوں کے بارے میں نہ بتلا دوں؟ ہر سرکش، بخیل، متکبر، جہنمی ہے۔ (بخاری و مسلم) اس کی تشریح ضَعْفَةُ الْمُسْلِمِينَ روایت نمبر ۲۵۲ میں گزر چکی۔

۶۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ و جنت نے آپس میں جھگڑا کیا۔ آگ نے کہا میرے اندر سرکش اور متکبر لوگ ہیں۔ جنت نے کہا مجھ میں کمزور اور مساکین ہوں گے۔ پھر اللہ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا کہ اے جنت تو رحمت ہے تیرے ساتھ جس کو میں چاہوں گا رحم کروں گا اور آگ سے کہا کہ اے آگ تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ساتھ جس کو میں چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میری ذمہ داری ہے۔ (مسلم)

۶۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو نہیں دیکھے گا جس نے تکبر کی وجہ سے اپنی چادر کو کھینچا۔ (بخاری و مسلم)

۶۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائیں گے اور نہ انہیں پاک فرمائیں گے اور نہ ہی انہیں رحمت سے دیکھیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا: (۱) بوڑھا زانی، (۲) جھوٹا بادشاہ، (۳) متکبر فقیر۔ (مسلم)

الْعَائِلُ الْفَقِيرُ

۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں عزت میرا پہناوا ہے اور کبریائی میری چادر ہے۔ پس جو ان میں سے کسی ایک چیز کی مجھ سے کھینچا تانی کرے گا میں اس کو عذاب دوں گا۔ (مسلم)

۶۱۴: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتْلٍ جَوَاطِئِ مُتَكَبِّرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ فِي بَابِ ضَعْفَةِ الْمُسْلِمِينَ.

۶۱۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اِخْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ: فِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ" وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِي ضُعَفَاءِ النَّاسِ وَمَسَاكِينِهِمْ - فَقَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا: إِنَّكَ الْجَنَّةُ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ، وَإِنَّكَ النَّارُ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ وَيَكْفِيكَمَا عَلَيَّ مَلُوهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۷: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ: شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُتَكَبِّرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْعَائِلُ": الْفَقِيرُ.

۶۱۸: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "الْعَبْرُ إِزَارِي" وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي - فَمَنْ نَارَ عَنِي فِي وَاحِدٍ مَبْنِيهَا فَقَدْ عَذَّبْتُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۹: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "يَسْمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مَرَجَلٌ رَأْسُهُ يَخْتَالُ فِي مَشِيَّتِهِ إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"مَرَجَلٌ رَأْسُهُ" أَي مُمِيطَةٌ. "يَتَجَلَّجَلُ" بِالْحِمَمِينَ: أَي يَغُوضُ وَيَنْزِلُ.

۶۲۰: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يَخْرُجَ فِي الْجَبَارِينِ فَيَصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

"يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ" أَي يَرْتَفِعُ وَيَتَكَبَّرُ.

۷۳: بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ [ن: ۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ﴾ [آل عمران: ۱۳۴] الْآيَةُ.

۶۲۱: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۲: وَعَنْهُ قَالَ: مَا مَسَسْتُ دِينًا جَا وَلَا حَرِيرًا أَلَيْنَ مِنْ كَفَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا شَمِمْتُ رَائِحَةَ قَطِّ أَطِيبٍ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ

۶۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی اپنے ایک جوڑے میں چل رہا تھا اور اس کو اپنا آپ اچھا معلوم ہو رہا تھا اس کے سر پر کنگھی کی ہوئی تھی اپنی چال میں وہ اتر اتر رہا تھا۔ اسی وقت اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا۔ پس وہ زمین میں قیامت تک دھنستا رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

مَرَجَلٌ رَأْسُهُ: بالوں پر کنگھی کی ہوئی۔ يَتَجَلَّجَلُ: اترتا جائے گا۔

۶۲۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سرکشوں میں لکھا جاتا ہے پس اس کو وہی سزا ملے گی جو ان کو ملی۔ (ترمذی)

اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ: برائی اور تکبر کرتا ہے۔

باب: اعلیٰ اخلاق

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور بے شک آپ (ﷺ) اعلیٰ اخلاق پر ہیں۔" (نون) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور وہ جسے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔" (آل عمران)

۶۲۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ (بخاری و مسلم)

۶۲۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے میں نے کسی بڑے موٹے ریشم کو اور نہ باریک ریشم کو چھوا جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کوئی خوشبو نہیں سونگھی جو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہو۔ میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ مجھے آپ نے کبھی بھی اُف تک نہیں

فرمایا اور نہ ہی کسی کام کے متعلق جو میں نے کیا یہ فرمایا کہ یہ تم نے کیوں کیا؟ اور نہ ہی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا جو میں نے نہیں کیا کہ تو نے اس طرح کیوں نہ کیا؟

۶۲۳: حضرت صعّب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جنگلی گدھا ہدیہ کے طور پر پیش کیا۔ آپ نے مجھے واپس کر دیا اور جب میرے چہرے پر اثرات دیکھے تو فرمایا ہم نے تیرا یہ ہدیہ اس لئے واپس کیا کہ ہم احرام باندھنے والے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۶۲۳: حضرت نو اس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی اچھے اخلاق کو کہتے ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگ اس سے مطلع ہوں۔ (مسلم)

۶۲۵: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو فحش گو تھے اور نہ بتکلف فحش کہنے والے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اخلاق میں سب سے اچھے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۶۲۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن کے میزان میں قیامت کے دن حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی بھاری چیز نہ ہوگی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بدکلامی اور بے ہودہ گوئی کرنے والے کو ناپسند کرتے ہیں۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

الْبِدْئِيُّ: بے ہودہ اور ردی باتیں کرنے والا۔ ایسا شخص جو ہر وقت بے حیائی پر کمر بستہ رہے۔

فَمَا قَالَ لِي قَطُّ 'أَب' وَلَا قَالَ لَشِيءٍ فَعَلْتُهُ: لِمَ فَعَلْتُهُ؟ وَلَا لَشِيءٍ لَمْ أَفْعَلْهُ: أَلَا فَعَلْتُ كَذَا؟" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۳: وَعَنِ الصُّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِمَارًا وَحَشِيًّا فَرَدَّهُ عَنِّي 'فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِی قَالَ: 'أَنَا لَمْ نَرُدُّهُ عَلَيْكَ إِلَّا لِأَنَّا حُرْمٌ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۴: وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ: "الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا - وَكَانَ يَقُولُ: "إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۶: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبِدْئِيَّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

"الْبِدْئِيُّ" هُوَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِالْفُحْشِ وَرَدِيءِ الْكَلَامِ.

۶۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا۔ لوگوں کو جنت میں لے جانے والے اعمال کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ کا ڈراور حسن اخلاق۔ پھر آپ سے پوچھا گیا کہ کونسی چیزیں لوگوں کو زیادہ آگ میں لے جانے والی ہیں؟ فرمایا: منہ اور شرم گاہ۔ (ترمذی)

کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومنوں میں حسن اخلاق والے کامل مومن نہیں اور تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے بارے میں سب سے بہتر ہیں۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا بے شک مومن اپنے حسن اخلاق سے ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور شب بیدار کا درجہ پالیتا ہے۔ (ابوداؤد)

۶۳۰: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس شخص کے لئے جس نے حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دیا، جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں اور اس شخص کے لئے بھی جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جس نے جھوٹ کو چھوڑ دیا خواہ مزاح کے طور پر ہی ہو اور اس شخص کے لئے بھی جنت کے بلند ترین مقام میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے اپنے اخلاق کو اچھا بنا لیا۔ (ابوداؤد) حدیث صحیح ہے۔

الرَّعِيمُ: ضامن

۶۳۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ پیارا اور مجھ سے سب سے زیادہ قریب مجلس کے لحاظ سے وہ شخص ہوگا جو اخلاق میں سب سے اچھا ہوگا اور تم میں سب سے زیادہ

۶۲۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ: "تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ" وَسَبَلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ: "النَّمُ وَالْفَرْجُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۲۸: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا" وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۲۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَانِمِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۶۳۰: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَنَا رَعِيمٌ بَيْتٍ فِي رِبَاطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكُذْبَ وَإِنْ كَانَ مَارِحًا، وَبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ" حَدِيثٌ صَحِيحٌ، أَبُو دَاوُدَ.

"الرَّعِيمُ": الضامن.

۶۳۱: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا" وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ

ناپسندیدہ اور زیادہ دُور وہ لوگ ہوں گے جو بہت زیادہ باتیں کرنے والے بناوٹ کرنے والے اور تکبر سے منہ کھول کر باتیں کرنے والے ہیں۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتونی اور بناوٹ والے لوگ تو ہم سمجھ گئے مُتَفِيهِقُونَ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ متکبر ہیں۔ (ترمذی) اور اس نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

وَالشَّرْفَارُ: بہت تکلف سے بات کرنے والے۔

المُتَشَدِّقُ: اعلیٰ گفتگو کا حامل ظاہر کرنے والا جو اپنے کلام کو منہ بھر کر اور لوگوں پر اپنے کلام کی بڑائی ظاہر کرنے والا ہو۔ المُتَفِيهِقُ اس کی اہل الفہق ہے اور وہ منہ بھرنے کو کہتے ہیں، یعنی جو منہ بھر کر کلام کرتا ہے اور منہ کو وسیع کرتا ہے اور دوسروں پر بڑائی اور بلندی ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی فضیلت کو ظاہر کرنے کے لئے تکبر سے باتیں کرنا۔ (ترمذی) نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے حسن خلق کی تفسیر میں پیشانی سخاوت سے کام لینا اور ایذا نہ پہنچانا سے کی ہے۔

باب: حوصلہ نرمی اور سوج سمجھ کر کام کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وہ غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”عفو و درگزر کو لازم پکڑو اور بھلائی کا حکم کرو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔“ (الاعراف)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”نیکی اور برائی برابر نہیں۔ برائی کو اچھے طریقے سے ٹالو ہو سکتا ہے کہ وہ شخص کہ تیرے اور اس کے درمیان دشمنی ہے وہ ایسا ہو جائے گویا کہ وہ گہرا دوست ہے اور یہ توفیق انہی لوگوں کو ملتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں انہی کے حصے میں آتی ہے جو بڑے نصیب والے ہیں۔“ (فصلت)

وَابْعَدُكُمْ مِّنْ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَالشَّرْفَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفِيهِقُونَ“ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا الشَّرْفَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ فَمَا الْمُتَفِيهِقُونَ؟ قَالَ: ”الْمُتَكَبِّرُونَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”وَالشَّرْفَارُ“ هُوَ كَثِيرُ الْكَلَامِ تَكَلُّفًا.

”وَالْمُتَشَدِّقُ“ الْمُتَطَاوِلُ عَلَى النَّاسِ

بِكَلَامِهِ وَيَتَكَلَّمُ بِمَلءِ فِيهِ تَفَاصُحًا وَتَعْظِيمًا

بِكَلَامِهِ. ”وَالْمُتَفِيهِقُ“ أَضْلُهُ مِنَ الْتَهْقِيقِ وَهُوَ

الْإِمْتِلَاءُ، وَهُوَ الَّذِي يَمْلَأُ فَمَهُ بِكَلَامِهِ

وَيَتَوَسَّعُ فِيهِ وَيُغْرِبُ بِهِ تَكْبِيرًا وَارْتِفَاعًا

وَإِظْهَارًا لِلْفَضِيلَةِ عَلَى غَيْرِهِ. وَرَوَى

التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ

اللَّهُ فِي تَفْسِيرِ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ: هُوَ طَلَاقَةُ

الْوَجْهِ، وَبَدَلُ الْمَعْرُوفِ وَكَفُّ الْأَذَى.

۷۴: بَابُ الْحِلْمِ وَالْإِنَاءَةِ وَالرِّفْقِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ

وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ

الْمُحْسِنِينَ﴾ [آل عمران: ۱۳۴] وَقَالَ

تَعَالَى: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ

وَاعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ [الاعراف: ۱۹۹]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَسْتَوِ الْحَسَنَةُ وَلَا

السَّيِّئَةُ إِذْفَعُ بِالْيَتَى هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي

بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا ذُو

حِطِّ عَظِيمٍ﴾ [فصلت: ۳۴-۳۵] وَقَالَ

تَعَالَى : ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ [الشورى: ۴۳]

۶۳۲ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا شَجَّ عَبْدُ الْقَيْسِ : "إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ" : الْجَلْمُ وَالْإِنَانَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۳۳ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : "إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفِيقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۶۳۴ : وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفِيقَ ، وَيُعْطِي عَلَى الرَّفِيقِ مَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۳۵ : وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّفِيقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۳۶ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَقْعُوا فِيهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "دَعُوهُ وَأَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنَ الْمَاءِ أَوْ ذُنُوبًا مِنْ مَاءٍ ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُبَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

"السَّجْلُ" بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَأَسْكَانِ الْجِيمِ : وَهِيَ الدَّلْوُ الْمُتَمَلِّئَةُ مَاءً ، وَكَذَلِكَ الذُّنُوبُ .

۶۳۷ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”البتہ جس نے صبر کیا اور بخش دیا یقیناً یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے“۔ (الشوری)

۶۳۲ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا بے شک تم میں دو اچھی عادتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا: ایک حلم اور دوسرا سوچ سمجھ کر کام کرنا۔ (مسلم)

۶۳۳ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرم ہیں اور سارے معاملات میں نرمی کو پسند فرماتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۶۳۴ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ نرمی کرنے والے اور نرمی کو پسند کرنے والے ہیں اور نرمی پر وہ کچھ دیتے ہیں جو سختی پر نہیں دیتے اور اللہ اس کے علاوہ کسی اور چیز پر دے دیتے ہیں۔ (مسلم)

۶۳۵ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اس کو مزین کر دیتی اور جس چیز سے نرمی نکال لی جاتی ہے اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔ (مسلم)

۶۳۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اٹھے تاکہ اسے سزا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ بے شک تم تو آسانی والے بنا کر بھیجے گئے ہو سختی والے بنا کر نہیں بھیجے گئے ہو۔ (بخاری)

السَّجْلُ: پانی سے بھرا ہوا ڈول

الذُّنُوبُ: کا بھی یہی معنی ہے۔

۶۳۷ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا آسانی کرو، تنگی نہ کرو، خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ۔ (بخاری و مسلم)

عَنْهُ قَالَ: "يَسْرُوا وَلَا تَعْسَرُوا وَبَشَرُوا وَلَا تَفَرُّوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۸: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو آدمی نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔ (مسلم)

۶۳۸: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: "مَنْ يُحْرِمُ الرَّفِيقَ يُحْرِمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے کہا مجھے نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا غصہ مت کیا کرو۔ اس نے سوال کئی مرتبہ دہرایا۔ آپ نے فرمایا کہ غصہ مت کیا کرو۔ (بخاری)

۶۳۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي - قَالَ: "لَا تَغْضَبْ" فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ: "لَا تَغْضَبْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۴۰: حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر کام کو اچھے انداز کرنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ پس جب تم دشمن کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور اپنی چوہی کو خوب تیز کر لو اور اپنے ذبیحہ کو خوب راحت پہنچاؤ۔ (مسلم)

۶۴۰: وَعَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُحَدِّثْ أَحَدُكُمْ شُفْرَتَهُ وَالْيَرْحُ ذَبِيحَتَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۴۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے جو زیادہ آسان ہوا اس کو اختیار فرمایا بشرطیکہ گناہ نہ ہو اور اگر وہ گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور ہوتے۔ رسول اللہ نے اپنی ذات کی خاطر کسی سے بھی انتقام نہیں لیا مگر جب اللہ کی حرمت کو توڑا جائے تو آپ اللہ کی خاطر اس سے انتقام لیتے۔ (بخاری و مسلم)

۶۴۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَيْرٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَحَدٌ أَيْسَرُهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا أَنْتَقِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ تَعَالَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۴۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم کو میں ایسے آدمیوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو آگ پر حرام ہیں یا جن پر آگ حرام ہے۔ ہر وہ شخص جو قریب والا آسانی کرنے والا نرمی برتنے والا نرم خو۔ اس پر آگ حرام ہے (ترمذی) کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۶۴۲: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ تَحْرِمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ تَحْرِمُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ لَيْنٍ سَهْلٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب: عفو اور جہلا

سے درگزر

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”عفو کو لازم پکڑو، بھلائی کا حکم دو اور جہلاء

سے اعراض کرو۔“ (الاعراف)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”ان سے اچھا درگزر کر۔“ (الحجر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور چاہئے کہ وہ معاف کریں اور درگزر

کریں کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تمہیں معاف کرے۔“ (النور)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور وہ لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور

اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند فرمانے والے ہیں۔“ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے صبر کیا اور بخش دیا بے شک یہ

عظیمت کے کاموں میں سے ہے۔“ (الشوری)

آیات اس سلسلہ میں بہت اور معروف ہیں۔

۷۵: بَابُ الْعَفْوِ وَأَعْرَاضِ عَنِ

الْجَاهِلِينَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ

وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ [الاعراف: ۱۹۹] وَ

قَالَ تَعَالَى: ﴿فَاصْفَحْ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ﴾

[الحجر: ۹۵] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلْيَعْفُوا

وَالْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ

لَكُمْ﴾ [النور: ۲۲] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْعَافِينَ

عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [آل

عمران: ۱۳۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَمَنْ

وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾

[الشوری: ۳۴] وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ

مَعْلُومَةٌ.

۶۴۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا

قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ

أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أُحُدٍ؟ قَالَ: "لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ

قَوْمِكَ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُهُ مِنْهُمْ يَوْمَ

العُقْبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَا

لَيْلِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ،

فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مِنْهُمْ عَلَى وَجْهِِي، فَلَمْ

أَسْتَفِيقُ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الْعَعَالِبِ، فَرَفَعْتُ

رَأْسِي وَإِذَا أَنَا بِسَخَابَةِ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَنظَرْتُ

فَإِذَا فِيهَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَادَانِي فَقَالَ:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ

وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ

الْحِجَالِ لِنَامِرَةَ بِمَا بَشَتْ فِيهِمْ، فَنَادَانِي

۶۴۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی

اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ کیا آپ پر یوم احد سے زیادہ سخت دن

آیا؟ آپ نے فرمایا تمہارا قوم کی طرف سے تکالیف اٹھائیں اور

ان میں سب سے زیادہ عقبہ والوں کی پیش آئی جب میں نے اپنے

آپ کو ابن عبد یلیل بن عبد کلال پر پیش کیا۔ اس نے میری دعوت

کو جس طرح میں چاہتا تھا اس طرح قبول نہ کیا میں چل دیا اس حال

میں کہ میں بہت غمگین تھا۔ مجھے اس غم سے افاقہ نہ ہوگا مگر اس وقت کہ

جب میں قرن ثعالب کے مقام پر پہنچا پس میں نے جو نبی سراٹھایا تو

ایک بادل کو اپنے اوپر سایہ فلگن پایا۔ پھر میں نے غور سے دیکھا تو اس

میں جبرائیل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے آواز دی اور فرمایا اللہ تعالیٰ

نے تمہاری قوم کی بات کو سن لیا اور جو انہوں نے جواب دیا وہ بھی اور

اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم ان کو جو

چاہو ان کے متعلق حکم دو پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی

اور سلام کیا۔ پھر کہا اے محمد ﷺ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کی بات سن لی جو انہوں نے آپ کو کبھی اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور میرے رب نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے اپنے معاملے میں حکم دیں۔ بس آپ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں مکہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان ان کو پیس دیتا ہوں۔ نبی اکرم نے فرمایا لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ ان کی پشتوں سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائیں گے جو اللہ تعالیٰ وحدہ کی عبادت کرتے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتے ہوں گے۔ (بخاری)

الأخشبان: مکہ کے ارد گرد والے دونوں پہاڑ۔
الأخشب: سخت اور بڑے پہاڑ کو کہتے ہیں۔

۶۴۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے کسی خادم و عورت کو کبھی نہیں مارا مگر آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے اور کبھی ایسا نہیں کہ آپ کو کسی کی طرف سے عیب پہنچی ہو اور آپ نے اس کا بدلہ اس تکلیف پہنچانے والے سے لیا ہو۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کے محارم میں سے کسی چیز کی بے عزتی کی جاتی تو یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کی خاطر انتقام لیتے۔ (مسلم)

۶۴۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر موٹے کناروں والی نجرانی چادر تھی۔ پس آپ کو ایک اعرابی ملا اور اس نے آپ کی چادر کو پکڑ کر زور سے کھینچا۔ میں نے آنحضرت ﷺ کے کندھے کو دیکھا تو اس پر چادر کے موٹے کناروں کا نشان زیادہ کھینچنے کی وجہ سے پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد ﷺ میرے لئے اس مال کا حکم دو جو تمہارے پاس ہے۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہو کر مسکرا دیئے پھر اس کے لئے عطیہ کا حکم فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۶۴۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے گویا

مَلَكَ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلِكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبِّي إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ، إِنْ شِئْتَ أَطَبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلْ أَرْجُوا أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الأخشبان" الجبلان المخطان بمكة - والأخشب: هو الجبل المخط.

۶۴۴: وَعَنْهَا قَالَتْ: مَا صَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُتْهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ تَعَالَى فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ تَعَالَى، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۴۵: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَذْرَكُهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبَذَةً شَدِيدَةً، فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِئْءٍ جَبَذْتِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرُّ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَأَلْتَفْتُ إِلَيْهِ فَضَجَّكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۴۶: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ آپ ایک پیغمبر کا ذکر فرما رہے تھے کہ ان کی قوم نے ان کو مارا اور ان کو خون آلود کر دیا اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے اللہ میری قوم کو بخش دے پس وہ نہیں جانتے۔ (بخاری و مسلم)

۶۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی مضبوط نہیں جو پچھاڑ دے۔ بے شک مضبوط وہ ہے جو اپنے نفس پر کنٹرول غصے کی حالت میں کر لے۔ (بخاری)

باب: تکالیف اٹھانا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں کو صاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکوں کو پسند فرماتے ہیں“ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”البتہ جس نے صبر کیا اور بخش دیا بیشک یہ عزیمت کے کاموں میں سے ہے۔“ (الشوری)

اسی باب سے متعلق اس باب قبل باب حلة الارحام میں گزر چکی ہیں۔

۶۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میرے کچھ قرابت دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں۔ میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں ان سے حوصلہ مندی سے پیش آتا ہوں وہ مجھ سے جاہلانہ برتاؤ کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا اگر ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا تو پھر گویا تو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈالتا ہے اور جب تک تو ایسا کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرے لئے ایک مددگار رہے گا۔ (مسلم)

اس کی شرح باب صلہ الارحام میں گزر چکی روایت ۳۱۸۔

قَالَ: كَسَانِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْكِي نَيْمًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ ضَرْبَةً قَوْمُهُ فَأَذْمُوهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۴۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصَّارِعِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۶: بَابُ احْتِمَالِ الْأَلَمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالْكَاطِمِينَ أَعْيُنُهُمْ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [آل عمران: ۱۳۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ [الشورى: ۲۳]

وفى الباب: الأحاديث السابقة فى الباب قبله.

۶۴۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي قَرَابَةَ أَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأَحْسَنُ إِلَيْهِمْ وَيَسِينُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ: "لَئِنْ كُنْتُ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسْفَهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ عَلَى ذَلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهُ فِي نَابِ صَلَاةِ الْأَرْحَامِ.

باب: دین کی بے حرمتی پر غصہ

اور دین کی مدد و حمایت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی معظم چیزوں کا احترام کرتا ہے۔ پس وہ اس کیلئے اس کے رب کے ہاں بہتر ہے۔“ (محمد) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم اللہ کی مدد کرو گے وہ تمہاری مدد کریں گے اور تمہارے قدموں کو مضبوط کر دیں گے۔“ اس باب سے متعلق حدیث باب غفویں میں بروایت ۶۴۴ عائشہ رضی اللہ عنہا گزری۔

۶۴۹: حضرت ابو مسعود عقبہ ابن عمر بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ فلاں آدمی کے لمبی نماز پڑھانے کی وجہ سے میں صبح کی نماز میں پیچھے رہ جاتا ہوں۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کسی وعظ میں اس کی غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا جتنا اس وعظ میں اس دن دیکھا۔ ارشاد فرمایا اے لوگو! بعض لوگ تم میں سے نفرت دلانے والے ہیں، جو شخص تم میں سے لوگوں کی امامت کرائے وہ مختصر کر لے۔ اس لئے کہ تمہارے پیچھے بوڑھے بچے اور ضرورت مند لوگ ہوتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سفر سے تشریف لائے اور میں نے گھر کے سامنے چبوترے پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا۔ جس میں تصاویر تھیں جب آپ نے ان کو دیکھا تو ان کو بگاڑ دیا اور آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور فرمایا اے عائشہ! قیامت کے دن لوگوں میں اللہ کے ہاں زیادہ عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت اختیار کرنے والے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

السَّهْوَةُ: چبوترہ دیوڑھی۔

الْقِرَامُ: باریک پردہ۔

هَتَكَ: اس میں جو تصویر تھی اس کو بگاڑ دیا۔

۷۷: بَابُ الْغَضَبِ إِذَا اتَّهَكَتْ حُرْمَاتِ

الشَّرْعِ وَالْإِنِّصَارِ لِلدِّينِ اللَّهُ تَعَالَى

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُعْظِمِ حُرْمَاتِ اللَّهِ

فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ﴾ (الحج: ۳۰) وَقَالَ

تَعَالَى: ﴿إِنْ تَنَصَّرُوا لِلَّهِ يُضْرِكُمْ وَيُبْثِّثْ

أَفْدَامَكُمْ﴾ (محمد: ۱۷) وَفِي الْبَابِ حَدِيثٌ

عَائِشَةَ السَّابِقُ فِي بَابِ الْعَفْوِ.

۶۴۹: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَةَ ابْنِ عَمْرٍو

الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ﴿رَجُلٌ إِلَى

النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَنْ لَا تَأْخُرَ عَنِّي حِمَارَةَ

الْيُصْبَحُ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ

أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: «يَأَيُّهَا

النَّاسُ: إِنَّ مِنْكُمْ مُتَّفَرِّقِينَ فَأَيْكُمْ أُمَّ النَّاسِ

فَلْيُؤَجِّزْ فَإِنَّ مِنْ وِرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالصَّغِيرَ وَذَا

الْحَاجَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۵۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ

سَهْوَةَ لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَائِيلٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ هَتَكَهُ وَتَلَوْنَ وَجْهَهُ وَقَالَ «يَا

عَائِشَةُ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ» مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ.

«السَّهْوَةُ» كَالصَّفَةِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ

النَّبِيِّ. «وَالْقِرَامُ» بِكسْرِ الْقَافِ: سِتْرٌ رَقِيقٌ

«وَهَتَكَ» أَفْسَدَ الصُّورَةَ الَّتِي فِيهِ.

۶۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ قریش کو اس عورت کے معاملے نے پریشان کر دیا جس نے چوری کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے کہا اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کلام کرے گا؟ پھر کہنے لگے اس کی جرات تو اسامہ بن زید جو رسول اللہ ﷺ کے پیارے ہیں وہی کر سکتے ہیں۔ پس اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ سے گفتگو کی تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ اٹھے اور خطبہ دیا جس میں فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی عام آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ (بخاری)

۶۵۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبلہ والی (دیوار) میں تھوک دیکھا۔ ناراضگی کے آثار آپ کے چہرہ نمایاں ہوئے پس آپ کھڑے ہوئے اور اس کو اپنے ہاتھ سے کھرتا رہا پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب الہی سے مناجات کرتا ہے اور اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے۔ اس لئے تم میں سے کوئی بھی ہرگز قبلہ کی جانب نہ تھو کے۔ البتہ اپنی بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکنے میں حرج نہیں۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا ایک کنارہ پکڑا اور اس میں تھوکا اور اس کے بعض حصے کو دوسرے سے ملا کر فرمایا پھر اس طرح کر لے (بخاری و مسلم) امام نووی فرماتے ہیں کہ اپنے بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوکنے کا حکم مسجد کے علاوہ دوسرے مقامات پر ہے۔ جب مسجد میں ہو تو کپڑے میں ہی تھو کے۔

باب: حکام کو رعایا پر شفقت و نرمی کرنی چاہئے

ان کی خیر خواہی مد نظر ہو ان پر سختی

۶۵۱: وَعَنْهَا أَنْ قَرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: مَنْ يَخْتَرِي عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "اتَّشَفَعُ فِي حِدِّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى؟" ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: "إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوا وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَإِنَّ اللَّهَ لَوَ أَنْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُمْ يَدَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۵۲: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُحَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رَوَى فِي وَجْهِهِ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُسَاجِدُ رَبَّهُ، وَإِنْ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَلَا يَزُقُّنْ أَحَدَكُمْ قَبْلَ الْقِبْلَةِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَضَّقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ: "أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَالْأَمْرُ بِالْبِصَاقِ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ هُوَ فِيمَا إِذَا كَانَ فِي غَيْرِ الْمَسْجِدِ، فَأَمَّا فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يَبْضُقُ إِلَّا فِي نَوْبِهِ.

۷۸: بَابُ أَمْرِ وَلَاةِ الْأُمُورِ بِالرَّفْقِ

بِرِعَايَتِهِمْ وَنَصِيحَتِهِمْ وَالشَّفَقَةَ عَلَيْهِمْ

ان کے حقوق سے غفلت اور

ان کے ساتھ فریب کاری نہ کرنی چاہئے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم اپنے بازو کو اپنے پیروکار مسلمانوں کے لئے جھکاؤ“۔ (الشعراء)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ عدل و احسان اور رشتے دار کو دینے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی اور منکرات اور سرکشی سے روکتے ہیں وہ تمہیں نصیحت کرتے ہیں تاکہ تم نصیحت پکڑو“۔ (النحل)

۶۵۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم ذمہ دار ہے اور اس کے ماتحتوں کے بارے میں عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں اور ہر ایک تم میں سے ذمہ دار ہے اس کی ذمہ داری کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۴: حضرت ابو یعلیٰ معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس بندے کو اللہ تعالیٰ اپنی رعایا کا نگران بنا دے اور وہ اپنی رعایا کو دھوکہ دینے کی حالت میں ہی مر جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے اس نے ان کی خیر خواہی پوری نہیں کی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو امیر مسلمانوں کے معاملے کا ذمہ دار ہو اور پھر ان کے لئے محنت نہ کرے اور خیر خواہی نہ برتے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں

وَالنَّهْيُ عَنْ عَشِيهِمْ وَالتَّشْدِيدُ عَلَيْهِمْ
وَإِهْمَالِ مَصَالِحِهِمْ وَالْعَفْلَةُ عَنْهُمْ
وَعَنْ حَوَائِجِهِمْ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الشعراء: ۲۱۵] وَ
قَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَإِلْحْسَانٍ وَإِتْيَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ
الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُونَ﴾ [النحل: ۹۰]

۶۵۳: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
”كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ:
الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ
رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ
رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا“
وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ
رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ“
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۵۴: وَعَنْ أَبِي يَعْلَى مَقْلَبِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً
يَسُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا
حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي
رِوَايَةٍ: ”فَلَمْ يَخْطُهَا بُصْحَجِهِ لَمْ يَجِدْ رَأْيَ حَتَّى
الْجَنَّةِ“ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ”مَا مِنْ أَمِيرٍ
يَلِي أُمُورَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ

داخل نہ ہوگا۔

۶۵۵: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میرے اس گھر میں فرما رہے تھے۔

اے اللہ جو شخص بھی میری امت کا کسی معاملے کا ذمہ دار بنے اور وہ

امت کو مشقت میں ڈالے تو تو بھی اس پر سختی فرما اور جو میری امت

کے معاملات میں سے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے پھر ان میں سے کسی

معاملے میں نرمی کرے تو تو بھی اس پر نرمی فرما۔ (مسلم)

۶۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاست کیا کرتے

تھے۔ جب کوئی پیغمبر فوت ہوتا تو دوسرا پیغمبر اس کا جانشین بنتا اور

شان یہ ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور میرے بعد خلفاء ہوں گے

اور وہ کثرت سے ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!

آپ اس بارے میں ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا تم سب سے پہلے

کی بیعت کرو اور پھر ان کا حق ان کو دو اور اپنے حقوق کا سوال

اللہ سے کرو۔ اللہ تعالیٰ ان سے خود اس رعایا کے بارے میں پوچھ

لیں گے جن کا ان کو وہی نایا گیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۷: حضرت عائذ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ

عبید اللہ بن زیاد کے پاس داخل ہوئے اور اس کو فرمایا اے بیٹے میں

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بے شک بدترین حاکم وہ

ہیں جو رعایا پر ظلم کرنے والے ہوں تو اپنے آپ کو ان میں سے

بچا۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۸: حضرت ابو مریم ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے رسوا

اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے

معاملات میں سے کسی کا ذمہ دار بنادے اور پھر وہ ان کی ضروریات

اور حاجات اور فقر کے درمیان رکاوٹ ڈالے تو اللہ تعالیٰ قیام

وَيَنْصَحْ لَهُمْ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ.

۶۵۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا: "اللَّهُمَّ مَنْ وُلِيَ مِنْ أَمْرِ

أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشَقُّ عَلَيْهِ، وَمَنْ

وُلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَفَرَّقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۵۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ

كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا بَأْسَ

بِعَدِيِّ وَبِعَدِيِّ بَعْدِي خُلَفَاءُ فَيَكْتُمُونَ"

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ:

"أَوْفُوا بِيَهْدِي الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، ثُمَّ أَعْطُوهُمْ

حَقَّهُمْ، وَاسْأَلُوا اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ

سَأَلَهُمْ عَمَّا أَسْرَعَاهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۵۷: وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ لَهُ:

أَيُّ بَنِي أُمَّتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطْمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ

مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۵۸: وَعَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ وُلَّاهُ اللَّهُ شَيْئًا

مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ ذُوْنَ

حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتْهُمْ وَفَقَّرَهُمْ: احْتَجَبَ اللَّهُ

کے دن اس کی حاجات و ضروریات اور محتاجی کے درمیان رکاوٹ ڈال دے گا۔ پس اسی وقت حضرت امیر معاویہ نے ایک آدمی کو لوگوں کی حاجات کے لئے مقرر کر دیا۔ (ابوداؤد ترمذی)

باب: عادل حکمران

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کا حکم فرماتے ہیں۔“ (النحل)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم انصاف کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔“ (الحجرات)

۶۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ اپنے سایہ میں اس دن جگہ دے دیں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱) امام عادل (۲) اللہ کی عبادت پرورش پانے والا نوجوان (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے (۴) وہ آدمی جو اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرتے جمع ہوتے اور اسی خاطر جدا ہوتے ہیں۔ (۵) وہ آدمی جس کو مرتبے اور خوبصورتی والی عورت علم کی طرف دعوت دے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ دیا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو کسی پتہ نہیں جو اس نے دائیں ہاتھ سے دیا (۷) وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ (بخاری و مسلم)

۶۶۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک انصاف کرنے والے اللہ کے ہاں نور کے منبروں پر ہوں گے۔ وہ لوگ جو اپنے فیصلے میں اور گھر کے معاملے میں اور جن کے وہ ذمہ دار ہیں انصاف برتتے ہیں۔ (مسلم)

۶۶۱: حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ تمہارے سربراہوں میں وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور جو تم سے

ذُوْنَ حَاجَتِهِ وَحَلَّتِيهِ وَفَقَرَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَجْعَلْ مُعَاوِيَةَ رَجُلًا عَلِيَّ حَوَاجِحِ النَّاسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۷۹: بَابُ الْوَالِي الْعَادِلِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾ [النحل: ۹۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَقْسَطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ [الحجرات: ۹]

۶۵۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ يَتُورُ جُلَانِ تَحَابًا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

۶۶۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ: الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَاؤُلُوًّا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۶۱: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کے دن اس کی حاجات و ضروریات اور محتاجی کے درمیان رکاوٹ ڈال دے گا۔ پس اسی وقت حضرت امیر معاویہ نے ایک آدمی کو لوگوں کی حاجات کے لئے مقرر کر دیا۔ (ابوداؤد ترمذی)

باب: عادل حکمران

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کا حکم فرماتے ہیں۔“ (النحل)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم انصاف کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔“ (الحجرات)

۶۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ اپنے سایہ میں اس دن جگہ دے دیں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱) امام عادل (۲) اللہ کی عبادت پرورش پانے والا نوجوان (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے (۴) وہ آدمی جو اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرتے جمع ہوتے اور اسی خاطر جدا ہوتے ہیں۔ (۵) وہ آدمی جس کو مرتبے اور خوبصورتی والی عورت گناہ کی طرف دعوت دے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ دیا یہاں تک کہ اُس کے بائیں ہاتھ کا پتہ نہیں جو اس نے دائیں ہاتھ سے دیا (۷) وہ آدمی جس نے تہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اُس سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ (بخاری و مسلم)

۶۶۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک انصاف کرنے والے اللہ کے ہاں نور کے منبروں پر ہوں گے۔ وہ لوگ جو اپنے فیصلے میں اور گھر کے معاملے میں اور جن کے وہ ذمہ دار ہیں انصاف برتتے ہیں۔ (مسلم)

۶۶۱: حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ تمہارے سربراہوں میں وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور جو تم سے

ذُوْنَ حَاجَتِهِ وَحَلَّتْهُ وَفَقْرَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةَ رَجُلًا عَلِيَّ حَوَائِجِ النَّاسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۷۹: بَابُ الْوَالِي الْعَادِلِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾ | النحل: ۹۰ | وَقَالَ تَعَالَى:

﴿وَأَقْسَطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾

| الحجرات: ۹ |

۶۵۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ يُوْرُجُلَانِ تَحَابًّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۶۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ: الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَاؤُلُوْأ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۶۱: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

محبت کرنے والے ہوں۔ تم ان کے لئے رحمت کی دعائیں کرنے والے ہوں اور وہ تمہارے لئے رحمت کی دعائیں کرنے والے ہیں۔ بدترین حکمران وہی ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہوں اور تم ان پر لعنتیں کرتے اور وہ تم پر لعنتیں کرتے ہوں۔ عوف کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم ان کی بیعت نہ توڑ دیں؟ فرمایا نہیں جب تک کہ وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں۔ نہیں جب تک کہ وہ تم میں نماز کو قائم کرتے رہیں۔ (مسلم)

تُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ: تم ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔

وَسَلَّمَ : يَقُولُ : "خِيَارُ أَيْمَتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ ، وَشِرَارُ أَيْمَتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ" قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنَايَهُمْ؟ قَالَ : "لَا" مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ ، "لَا" مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"تُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ" : تَدْعُونَ لَهُمْ .

۶۶۲: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تین طرح کے آدمی جنتی ہیں: (۱) انصاف والا حکمران جن کو بھلائی کی توفیق ملی ہو۔ (۲) مہربان آدمی جس کا دل ہر رشتہ دار اور مسلمان کے لئے نرم ہو۔ (۳) پاک دامن جو عیال دار ہونے کے باوجود سوال سے بچنے والا ہو۔ (مسلم)

۶۶۲ : وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : "أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ : ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ ، رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَ مُسْلِمٌ ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

باب: جان کاموں میں حکام کی اطاعت کا لازم ہونا اور گناہ میں ان کی اطاعت کا حرام ہونا

۸: بَابُ وُجُوبِ طَاعَةِ وُلَاةِ الْأَمْرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِ طَاعَتِهِمْ فِي الْمَعْصِيَةِ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو حکمران ہوں ان کی"۔ (النساء)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ [النساء: ۵۹]

۶۶۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد پر سننا اور اطاعت کرنا ان سب باتوں میں ضروری ہے جو اس کو پسند ہو یا ناپسند ہو مگر یہ کہ گناہ کا حکم دیا جائے پس جب گناہ کا حکم دیا جائے گا پھر سننا اور ماننا لازم نہیں۔ (بخاری و مسلم)

۶۶۳ : وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۶۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی بیعت ہر بات سننے اور ماننے پر کرتے تو حضور ﷺ فرماتے جن میں تمہاری طاقت ہو۔ (بخاری و مسلم)

۶۶۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو آدمی اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہیں تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (مسلم) اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے جو آدمی اس حال میں فوت ہو جو جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا ہے وہ جاہلیت کی موت مرا۔

الْمِيتَةُ: میم کی زیر کے ساتھ۔

۶۶۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حکام کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو خواہ تم پر کسی حاکم حبشی غلام بنایا جائے جس کا سرکشش کے برابر ہو۔ (بخاری)

۶۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پر سننا اور اطاعت کرنا تمہاری تنگی اور خوشحالی میں بھی خوشی اور ناپسندیدگی میں بھی اور تم پر دوسروں کو ترجیح کی صورت میں بھی تم پر (ہر حال میں) ضروری ہے۔ (مسلم)

۶۶۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مقام پر قیام کیا ہم میں سے کچھ اپنے خیمے درست کر رہے تھے اور کچھ تیر اندازی میں مقابلہ کر رہے تھے اور بعض مویشیوں میں مصروف تھے تو اچانک حضور ﷺ کے منادی نے آواز دی کہ نماز تیار ہے۔ ہم حضور ﷺ کی خدمت میں اکٹھے ہو گئے۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے پہلے جو بھی پیغمبر

۶۶۴: وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: "فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۶۵: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: "وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ فَبِمَا مَوْتُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً".

"الْمِيتَةُ" بِكسْرِ الْمِيمِ.

۶۶۶: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَانَ رَأْسُهُ زَبِيئَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۶۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَآثَرَةِ عَلَيْكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۶۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَسَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خَبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَصِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَسْرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً - فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

ہو اس پر لازم تھا کہ وہ اپنی امت کو ان سب بھلائی کے کاموں کو بتلاتے جن کو وہ جانتا تھا اور جن برائی کے کاموں کو ان کے متعلق وہ جانتا تھا ان سے ان کو ڈرائے۔ بے شک یہ ہماری امت اس کی عافیت اس کے ابتدائی حصے میں ہے اور اس امت کے آخری حصے کو آزمائش پہنچے گی اور ایسے حالات پیش آئیں گے جن کو تم عجیب سمجھتے ہو اور ایسے فتنے آئیں گے کہ ایک دوسرے کو ہلکا کر دے گا اور فتنہ آئے گا جس پر مومن کہے گا کہ اس میں میری ہلاکت ہے پھر وہ چھٹ جائے گا پھر دوسرا فتنہ آئے گا پس مومن کہے گا یہی ہلاکت ہے۔ پس جس آدمی کو پسند ہو کہ وہ آگ سے دور کر دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اس کی موت ایسی حالت میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ ایسا مکر عمل برتنے والا ہو جس کے بارے میں پسند کرتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ نہ جاتا جائے اور جو آدمی کسی حاکم کی بیعت کر لے تو وہ اس کو پورا کرے اور اپنے دل کے پھل اس کو دے اور اس حاکم کی جس حد تک ہو سکتا ہے اطاعت کرے۔ پھر اگر کوئی دوسرا آ کر اس کو تابع بنانے کے لئے جھگڑا کرے تو اس کو دوسرے کی گردن مار دے۔ (مسلم)

يَنْتَضِلُّ: تیر اندازی میں مغمیا۔

الْجَسْرُ: جانوروں کو چرانا اور ان کے لئے راستہ کی جگہ بنانا۔
يُرْفِقُ بَعْضَهَا بَعْضًا: بعد والا فتنہ پہلے فتنے کو ہلکا اور چھوٹا بنا دے گا اور بعض نے کہا کہ اس کا معنی ایک فتنہ دوسرے کا شوق دلائے گا اور اس کے لئے دل میں تڑپیں پیدا کرے گا اور بعض نے کہا کہ ہر فتنہ ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہوگا (یا یہ کہ پے در پے فتنے آتے جائیں گے)

۶۶۹: حضرت ابو بیدہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلمہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ اے اللہ کے نبی ﷺ آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں اگر ہم پر ایسے امراء

فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يُدَلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرٍ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنذِرَهُمْ شَرًّا مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَاقِبَتُهَا فِي أَوْلِيهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكَرُونَ نَهَا، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي، ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ هَذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزْحَزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلَتَاتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلَيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يَجِبُ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَاعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةً يَرَاهُ وَتَمْرَةً قَلْبِهِ فَلْيُطْعَمُ إِنْ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخِرُ يُنَازِعُهُ فَاصْرَبُوا عُنُقَ الْآخِرِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ "يَنْتَضِلُّ": أَيْ يُسَاقِبُ بِالرَّمْيِ بِالنَّبْلِ وَالنُّشَابِ. "وَالْجَسْرُ" بِفَتْحِ الْجِيمِ وَالشَّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالرَّاءِ: وَهِيَ الدَّوَابُّ الَّتِي تَرْعَى وَتَبِيْتُ مَكَانَهَا. وَقَوْلُهُ "يُرْفِقُ بَعْضَهَا بَعْضًا": أَيْ يُصِيرُ بَعْضَهَا بَعْضًا رَقِيقًا: أَيْ خَفِيفًا لِعِظَمِ مَا بَعْدَهُ، فَالثَّانِي يُرْفِقُ الْأَوَّلَ - وَقِيلَ مَعْنَاهُ - يُشَوِّقُ بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ بِتَحْسِينِهَا وَتَسْوِيلِهَا، وَقِيلَ يُشْبَهُ بَعْضَهَا بَعْضًا.

۶۶۹: وَعَنْ أَبِي هُنَيْدَةَ وَأَبِي إِسْحَاقَ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ سَلْمَةَ بْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ

مسلط ہو جائیں جو اپنا حق ہم سے مانگیں مگر ہمارا حق ادا نہ کریں؟
آپ نے اس سوال سے اعراض فرمایا۔ اس نے دوبارہ سوال کیا۔
اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ان کی بات سنو اور اطاعت کړو۔
بیشک ان کے ذمہ اس کا بوجھ ان کو اٹھوایا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے
جو تم اٹھوائے گئے ہو۔ (مسلم)

۶۷۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک میرے بعد عنقریب اپنوں کو ترجیح ہوگی
اور ایسے کام پیش آئیں گے جن کو تم اوپر اخیال کرو گے۔ صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم میں سے جو اس حالت کو پائے آپ اس کو
کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جو تم پر ان کا حق بنے تم اس کو
ادا کرو اور تمہارا حق جو ان کے ذمہ ہو اس کا سوال بارگاہ الہی سے
مٹاؤ۔ (بخاری و مسلم)

۶۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی پس اس نے اللہ تعالیٰ
کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی پس اس نے اللہ تعالیٰ
کی نافرمانی کی اور جو میری اطاعت کرے گا پس اس نے گویا میری
اطاعت کی اور جو میری نافرمانی کرے گا پس گویا اس نے میری
نافرمانی کی۔ (بخاری و مسلم)

۶۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے حاکم کی کوئی بات ناپسند کرے پس وہ صبر
کرے اس لئے کہ جو شخص بالشت کے برابر حاکم کی اطاعت سے نکلا
وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (بخاری و مسلم)

۶۷۳: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ جس نے بادشاہ کی توہین کی اللہ تعالیٰ اس کی
توہین فرمائیں گے۔ (ترمذی) اور کہا حدیث حسن ہے۔

اس باب میں بہت سی احادیث صحیح ہیں۔ جن میں سے بعض مختلف

أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمُورٌ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ
وَيَمْنَعُونَنَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ
سَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "اسْمَعُوا
وَاطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حَبَلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا
حَمَلْتُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۷۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي آثَرَةٌ وَأُمُورٌ
تُنْكِرُونَهَا! قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُ
مَنْ أَدْرَكَ مِنْهَا ذَلِكَ؟ قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ
الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۷۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
"مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي
فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ
أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي"
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۷۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ
شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ
شَيْئًا مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۷۳: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: "مَنْ أَهَانَ
السُّلْطَانَ أَهَانَهُ اللَّهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
خَلِيدٌ حَسَنٌ - وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ

ابواب میں گزریں۔

باب: عہدے کا سوال ممنوع ہے جب عہدہ اسکے لئے متعین نہ ہو تو عہدہ چھوڑ دینا چاہئے اسی طرح ضرورت کے وقت بھی عہدہ چھوڑ دینا چاہئے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ آخرت والا گھر ہم ان لوگوں کو دیں گے جو زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے اور اچھا انجام تقویٰ والوں کا ہے۔“ (القصص)

۶۷۳: حضرت ابو سعید عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبد الرحمن بن سمرہ عہدے کا سوال مت کرو اور اگر تمہیں بلا سوال مل جائے تو اس پر تیری مدد کی جائے گی (اللہ کی طرف سے) اور اگر سوال سے ملا تو تمہیں عہدے کے حوازیں دیا جائے گا جب تم کسی بات کی قسم اٹھاؤ پھر تم کسی اور کام میں اس سے زیادہ بہتری پاؤ تو وہ کرو جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔ (بخاری و مسلم)

۶۷۵: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے کمزور پاتا ہوں اور میں تمہارے لئے وہ بات پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں ہرگز دو آدمیوں پر بھی حاکم مت بننا اور یتیم کے مال کا متولی نہ بننا۔ (مسلم)

۶۷۶: حضرت ابو ذر سے ہی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی جگہ کا عامل مقرر کیوں نہیں فرماتے؟ آپ نے اپنا دست اقدس میرے کندھے پر مار کر فرمایا اے ابو ذر! وہ عہدہ امانت ہے اور قیامت کے دن وہ شرمندگی اور رسوائی کا باعث بنے گا۔ البتہ وہ شخص جس نے اس کو اس کی ذمہ داری کے ساتھ لیا اور اس کے

فی الصَّحِيحِ وَقَدْ سَبَقَ بَعْضُهَا فِي ابْوَابِ.
۸۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ سُؤَالِ الْاِمَارَةِ
وَ اِخْتِيَارِ تَرْكِ الْوَلَايَاتِ اِذَا لَمْ
يَتَّعِنَنَّ عَلَيْهِ اَوْ تَدْعُ حَاجَةً اِلَيْهِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
نَجَعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ
وَلَا فِسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴾ (القصص: ۸۳)

۶۷۴: وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبْنِ
سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ : ” يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بِنِ سَمُرَةَ لَا
تَسْأَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ
مَسْأَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا ، وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ
مَسْأَلَةٍ وُكِّلْتَ اِلَيْهَا ، وَاِذَا خَلَفْتَ عَلَى يَمِيْنٍ
فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ
وَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ “ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۶۷۵ : وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ” يَا
اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ
مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ ، لَا تَأْمُرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا
تَوَلِّئَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ “ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۷۶ : وَعَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْتَعْمَلُنِيْ ؟
فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِيْ ثُمَّ قَالَ : ” يَا اَبَا ذَرٍّ
اِنَّكَ ضَعِيْفٌ ، وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ ، وَاِنَّهَا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ حِزْبِيْ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِيْقَتِهَا

بارے میں جو ذمہ داری تھی اس کو پورا کیا۔ (مسلم)

۲۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عنقریب تم حکومت اور امارت کی حرص کرو گے اور وہ قیامت کے دن شرمندگی کا باعث ہو گی۔ (بخاری)

باب: بادشاہ اور قضاة کو نیک وزیر مقرر کرنا چاہئے

اور

برے ہم مجلسوں سے بچنا چاہئے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن بن گئے سوائے تقویٰ والے لوگوں کے“۔ (الزخرف: ۶۷)

۲۷۸: حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس پیغمبر کو بھیجا اور ان کے بعد جس کو ان کا جانشین بنایا اس کے دو راز دار ساتھی ہوتے تھے۔ ایک راز دار اس کو نیکی کا حکم دیتا اور اس پر اس کو آمادہ کرتا اور دوسرا راز دار اس کو برائی کا حکم دیتا اور اس پر آمادہ کرتا اور معصوم وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے۔ (بخاری)

۲۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب اللہ کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسکو راست باز وزیر عنایت فرماتے ہیں کہ اگر وہ بھول جاتا ہے تو وہ اسکو یاد دلاتا ہے اور اسکو نیک کام یاد ہوتا ہے تو اسکی مدد کرتا ہے اور جب کسی حاکم سے دوسری بات کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کیلئے برا وزیر مقرر فرمادیتے ہیں۔ اگر وہ بھول جائے تو اسکو یاد نہیں دلاتا اور اگر اسکو یاد ہوتا ہے تو اسکی مدد نہیں کرتا۔ (ابوداؤد) نے شرط مسلم پر عمدہ سند۔

وَأَدَّى الْبَدْيَ عَلَيْهِ فِيهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۷۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّكُمْ سَتَحْرِضُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۸۲: حَبِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِي وَغَيْرِهِمَا مِنْ وِلَاةِ الْأُمُورِ عَلَى اتِّخَاذِ وَزِيرٍ صَالِحٍ وَتَحذِيرِهِمْ مِنْ قَرْنَآءِ السُّوءِ وَالْقَبُولِ لِمَنْ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الْأَخِلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ﴾ [الزخرف: ۱۷۶]

۶۷۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْحُضُهُ عَلَيْهِ، وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۶۷۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صَدِيقٍ إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ، وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يَذْكُرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنَهُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

ابواب میں گزریں۔

باب: عہدے کا سوال ممنوع ہے جب عہدہ اسکے لئے

متعین نہ ہو تو عہدہ چھوڑ دینا چاہئے اسی طرح ضرورت

کے وقت بھی عہدہ چھوڑ دینا چاہئے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وہ آخرت والا گھر ہم ان لوگوں کو دیں

گے جو زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے اور اچھا انجام تقویٰ

والوں کا ہے۔“ (القصص: ۸۳)

۶۷۴: حضرت ابوسعید عبدالرحمن بن سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمن بن سرہ عہدے

کا سوال مت کرو اور اگر تمہیں بلا سوال مل جائے تو اس پر تیری مدد کی

جائے گی (اللہ کی طرف سے) اور اگر سوال سے ملا تو تمہیں عہدے

کے لئے کر دیا جائے گا جب تم کسی بات کی قسم اٹھاؤ پھر تم کسی اور کام

میں اس سے زیادہ بہتری پاؤ تو وہ کرو جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا

کفارہ ادا کرو۔ (بخاری و مسلم)

۶۷۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے کمزور پاتا ہوں اور میں

تمہارے لئے وہ بات پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں

ہرگز دو آدمیوں پر بھی حاکم مت بننا اور یتیم کے مال کا متولی نہ

بننا۔ (مسلم)

۶۷۶: حضرت ابوذر سے ہی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول

اللہ! آپ مجھے کسی جگہ کا عامل مقرر کیوں نہیں فرماتے؟ آپ نے اپنا

دست اقدس میرے کندھے پر مار کر فرمایا اے ابوذر! وہ عہدہ امانت

ہے اور قیامت کے دن وہ شرمندگی اور رسوائی کا باعث بنے گا۔ البتہ

وہ شخص جس نے اس کو اس کی ذمہ داری کے ساتھ لیا اور اس کے

فی الصَّحِيحِ وَقَدْ سَبَقَ بَعْضُهَا فِي ابْوَابِ

۸۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ سُؤَالِ الْاِمَارَةِ

وَ اِخْتِيَارِ تَرْكِ الْوَلَايَاتِ اِذَا لَمْ

يَتَّعِنَنَّ عَلَيْهِ اَوْ تَدْعُ حَاجَةً اِلَيْهِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ

نَجَعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ غُلُوًا فِى الْاَرْضِ

وَلَا فِسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (القصص: ۸۳)

۶۷۴: وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ

سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: ”يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بِنِ سَمُرَةَ لَا

تَسْأَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ

مَسْأَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ

مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا، وَاِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِيْنِ

فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاتِ الْاِدْيِ هُوَ خَيْرٌ

وَ كَفَّرَ عَنْ يَمِيْنِكَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۷۵: وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَا

اَبَا ذَرٍّ اِنِّي اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّي اُحِبُّ لَكَ

مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي، لَا تَأْمُرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا

تَوَلِّئَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۷۶: وَعَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْتَعْمَلُنِي؟

فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ: ”يَا اَبَا ذَرٍّ

اِنَّكَ ضَعِيْفٌ، وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ، وَاِنَّهَا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ حِزْبِي وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخْلَهَا بِحَقِّهَا

باب: کسی ایسے آدمی کو حکومت و قضاء کا

عہدہ دینا ممنوع ہے جو اس کے حصول کے لئے

حرص رکھتا ہو یا تعریض کرے

۶۸۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں

اور میرے دو بیچا زاد بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے

جن علاقوں پر آپ کو والی بنایا ہے ان میں سے کسی پر ہمیں بھی حاکم

بنا دیں۔ دوسرے نے بھی اسی طرح کی بات کہی۔ پس آپ نے

ارشاد فرمایا ہم اس کام کا والی کسی ایسے کو نہیں بناتے جو اس کا سوال

کرے یا کسی ایسے کو جو اس کی حرص کرے۔ (بخاری و مسلم)

۸۳: بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَوَلِّيَةِ الْإِمَارَةِ

وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْوَلَايَاتِ لِمَنْ

سَأَلَهَا أَوْ حَرَصَ عَلَيْهَا فَعَرَضَ بِهَا

۶۸۰: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا

وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَخَذَهُمَا يَا

رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَّلَاكَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ:

إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُوَلِّي هَذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ أَوْ

أَخَذًا حَرَصَ عَلَيْهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

كِتَابُ الْأَدَبِ

باب: حیاء اور اُس کی فضیلت

اور اسے بنانے کی ترغیب

۶۸۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک انصاری شخص کے پاس سے ہوا

جو اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو چھوڑ دو! اس لئے کہ حیاء ایمان کا حصہ

ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۸۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حیاء خیر ہی اتی

ہے۔“ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ حیاء ساری کی ساری خیر ہے یا

فرمایا حیاء تمام کی تمام بھلائی ہے۔

۸۴: بَابُ الْحَيَاءِ وَفَضْلِهِ وَالْحَثِّ

عَلَى التَّخَلُّقِ بِهِ

۶۸۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى

رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸۲: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”الْحَيَاءُ

لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رَوَايَةٍ

لِمُسْلِمٍ: ”الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ“ أَوْ قَالَ:

”الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ“

۶۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایمان کے ستر یا ساٹھ سے کچھ اوپر شعبے ہیں ان میں سب سے اعلیٰ لا الہ الا اللہ ہے اور سب سے کم راستہ سے کسی تکلیف وہ چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔“ (بخاری و مسلم)

الْبِضْعُ: تین سے دس تک بولا جاتا ہے۔

الشُّعْبَةُ: ٹکڑا، عادت۔

الْإِمَاطَةُ: ازالہ۔

الْأَذَى: جو تکلیف دے مثلاً کانٹا، پتھر، مٹی، راکھ، گندگی اور اسی طرح کی چیزیں۔

۶۸۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری پردہ نشین لڑکی سے بڑھ کر حیاء دار تھے۔ اس لئے کہ جب کوئی چیز آپ دیکھتے جو ناپسند ہوتی تو ہم اس کے آثار آپ کے چہرہ مبارک سے پہچان لیتے۔ (بخاری و مسلم)

علماء نے فرمایا کہ حیاء ایک ایسی خصلت کو کہتے ہیں جو آدمی کو بری چیز کے ترک پر آمادہ کرے اور صاحب حق کے حق میں کوتاہی سے رکاوٹ بنے۔ ابوالقاسم جنید رحمہ اللہ سے ہم نے نقل کیا کہ حیاء اس حالت کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر انعامات دیکھنے اور پھر ان میں اپنی کوتاہیوں پر نظر کرنے سے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

باب: بھید کی حفاظت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم وعدہ کو پورا کرو بے شک وعدے کے متعلق پوچھا جائے گا۔“ (الاسراء)

۶۸۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ

۶۸۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَذَانُهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْبِضْعُ“ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَيَحْوِزُ فَتْحُهَا وَهُوَ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى الْعَشْرَةِ. ”وَالشُّعْبَةُ“:

الْقِطْعَةُ وَالْخِصْلَةُ. ”رِزْمَاطَةُ“:

الْإِزَالَةُ. ”وَالْأَذَى“: مَا يُؤْذِي كَالْحَجَرِ وَشَوْكٍ وَطِينٍ وَرَمَادٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ.

۶۸۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: حَقِيقَةُ الْحَيَاءِ خُلُقٌ

يَتَّبَعُ عَلَى تَرْكِ الْقَبِيحِ وَيَمْنَعُ مِنَ

التَّقْصِيرِ فِي حَقِّ ذِي الْحَقِّ وَرَوَيْنَا عَنْ أَبِي

الْقَاسِمِ الْجَنِيدِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ الْحَيَاءُ رُؤْيَةُ

الْأَلَاءِ ”أَيِ النِّعَمِ“ وَرُؤْيَةُ التَّقْصِيرِ فَيَتَوَلَّدُ

بَيْنَهُمَا حَالَةٌ تُسَمَّى حَيَاءً، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۸۵: بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ

كَانَ مَسْئُولًا﴾ [الاسراء: ۳۴]

۶۸۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّ مِنْ

میں بدتر وہ شخص ہوگا جو اپنی بیوی سے ملاپ کرے اور وہ اس سے ملاپ کرے پھر وہ مرد اس راز کو پھیلا دے۔ (یعنی دوستوں میں مزے سے بیان کرے)۔ (مسلم)

۶۸۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عمر کی صاحبزادی حفصہ بیوہ ہو گئیں تو عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا۔ پس میں نے ان کے سامنے حفصہ رضی اللہ عنہما سے نکاح کا معاملہ پیش کیا۔ میں نے کہا اگر تم پسند کرو تو حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کا نکاح میں تم سے کر دیتا ہوں۔ عثمان نے کہا میں اپنے معاملہ میں غور کروں گا۔ پس میں چند راتیں رکا رہا پھر وہ مجھے ملے اور کہا کہ میرے سامنے یہی بات آئی ہے کہ میں ان دنوں میں شادی نہ کروں۔ پھر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا۔ میں نے کہا اگر تم پسند کرو تو میں حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں؟ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا پس میں عثمان رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت ان پر زیادہ رنجیدہ ہوا۔ درمیان میں کچھ راتیں ٹھہرا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اس کے ساتھ نکاح کا پیغام بھجا میں نے آپ سے نکاح کر دیا۔ اس کے بعد مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملے اور کہنے لگا شاید تم مجھ پر ناراض ہوتے ہو گے جبکہ تم نے نکاح حفصہ رضی اللہ عنہما کا معاملہ مجھ پر پیش کیا تو میں نے تمہیں کوئی جواب نہ دیا؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا مجھے اس میں جواب دینے سے اور کسی چیز نے نہیں روکا مگر صرف اس بات نے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ نکاح کا ذکر فرمایا تھا اور میں حضور ﷺ کے راز کو افشاء کرنے والا نہ تھا۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کا ارادہ ترک فرما دیتے تو میں اس کو قبول کر لیتا۔ (بخاری)

تَأَيَّمْتُ: بیوہ ہونا۔ وَجَدْتُ: تم ناراض ہوئے۔

۶۸۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی

أَشَدَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنزِلَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ الرَّجُلُ يُقْضَىٰ إِلَى الْمَرْأَةِ وَتُقْضَىٰ إِلَيْهِ ثُمَّ يُشْرُ سِرَّهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۸۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: سَأَنْظُرُنِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ يَوْمًا ثُمَّ لَقَيْتِي فَقَالَ: قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ بِوَجْهِ هَذَا فَقُلْتُ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَّتْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْ جَدَّ مَنِيَّ عَلِيَّ عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيْلًا ثُمَّ حَطَبَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَنْكَحْتُهَا إِثَاءً. فَلَقَيْتِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: لَعَلَّكَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأَفْشَى سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ تَرَكَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَقَبَلْتُهَا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

”تَأَيَّمْتُ“ اُمِّي صَارَتْ بِلا زَوْجٍ وَكَانَ زَوْجُهَا تُوقِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ “ وَجَدْتُ“: غَضِبْتُ .

۶۸۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

اکرم ﷺ کی ازواج آپ کے پاس تھیں جبکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے ذرہ بھر مختلف نہ تھی۔ جب ان کو آپ نے دیکھا تو خوش آمدید کہی اور فرمایا مَرْحَبًا بِابْنَتِي۔ پھر ان کو اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔ پھر ان سے رازدارانہ باتیں کہیں پس وہ بہت روئیں۔ جب آپ نے ان کی گھبراہٹ دیکھی تو دوسری مرتبہ ان سے رازداری کی بات فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ پھر میں نے ان کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں رازوں کے لئے اپنی بیویوں کے درمیان خاص کیا۔ پھر تم رو دیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ تم سے رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے راز ظاہر کرنے والی نہیں ہوں۔ جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں تمہیں اپنے حق کے حوالے سے قسم دیتی ہوں تم مجھے ضرور وہ بات بتلاؤ جو رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کہی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اب میں بتلاتی ہوں۔ پھر پہلی مرتبہ جب حضور نے مجھے رازداری کی بات فرمائی کہ مجھے یہ خبر دی کہ جبرائیل میرے ساتھ قرآن پاک ہر سال میں ایک یا دو مرتبہ دور کرتے تھے اور انہوں نے اب دو مرتبہ کیا ہے اور میں نہیں خیال کرتا یہ کہ وقت مقررہ قریب آ گیا پس تو تقویٰ اختیار کرنا اور صبر کرنا۔ شان یہ ہے کہ میں تیرے لئے بہت اچھا پیش رو ہوں۔ پس میں رو پڑی جیسا کہ تم نے دیکھا۔ پھر جب آپ نے میری گھبراہٹ دیکھی تو مجھے دوسری مرتبہ رازدارانہ بات فرمائی اور فرمایا اے فاطمہ! کیا تو راضی نہیں کہ تو مؤمنوں کی عورتوں کی سردار بنے یا اس امت کی عورتوں کی سردار بنے۔ پس میں ہنس پڑی جیسا تم نے میرا ہنسا دیکھا۔ (بخاری و مسلم) یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

كُنْ أَرْوَاحُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَمْشِي مَا تَخْطِيءُ مَشِيَّتَهَا مِنْ مَشِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شِينًا فَلَمَّا رَأَاهَا رَحِبَ بِهَا وَقَالَ: "مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ - فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسَّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ؟ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَفْشِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا حَدَّثْتَنِي مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: أَمَا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَا جِئِن سَارَنِي فِي الْمَسْرَةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَأَنَّهُ عَارِضُهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ" وَإِنِّي لَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِيَ اللَّهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نَعَمْ السَّلْفُ آتَاكَ" فَبَكَتْ بُكَائِي الَّتِي رَأَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَ فِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ: "يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّتِي رَأَيْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ" وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

۶۸۸: حضرت ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں بچوں کے ساتھ

۶۸۸: وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى عَلِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا الْعَبْدُ

کھیل رہا تھا پس آپ نے ہمیں سلام کیا اور پھر مجھے اپنے کسی کام بھیج دیا جس سے مجھے اپنی والدہ کے پاس جانے میں دیر لگی۔ جب میں والدہ کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ تمہیں کس چیز نے روک دیا؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی کام بھیجا۔ وہ کیا کام تھا؟ میں نے کہا وہ راز ہے۔ میری والدہ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے راز کی خبر ہرگز کسی کو نہ دینا۔ حضرت انس نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں وہ راز کسی کو بیان کرتا تو اسے ثابت میں تمہیں بیان کرتا۔ (مسلم) بخاری نے اس کا کچھ حصہ مختصر بیان کیا ہے۔

باب : وعدہ وفا کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تم وعدے کو پورا کرو بے شک وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا“۔ (الاسراء: ۳۴) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تم وعدے کو پورا کرو جب تم وعدہ کرو“۔ (التحلل) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! تم اپنے وعدوں کو پورا کرو“۔ (المائدہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! تم وہ بات یزید کہتے ہو جو کرتے نہیں؟ اللہ کے ہاں یہ ناراضگی کے لحاظ سے بہت بڑی بات ہے تم وہ بات کہو جو تم خود نہ کرو“۔ (الصف)

۶۸۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں: (۱) جب بات کرے جھوٹ بولے۔ (۲) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے۔ (۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں خواہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور خیال کرے کہ وہ مسلمان ہے۔

۶۹۰ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ چار باتیں جس میں ہوگی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں کوئی ایک خصلت پائی جائے تو اس میں منافقت کی

مع العلم ان فسلم علينا فعتني في حاجته فابطأت علي امي فلما جئت قالت: ما حبك؟ فقلت: بعثني رسول الله ﷺ لحاجة، قالت: ما حاجتك؟ قلت: انها سر - قالت: لا تخبرن بسر رسول الله ﷺ احدا. قال انس: والله لو حدثت به احدا لحدثتكم به يا قابت، رواه مسلم وروى البخاري بعبارة مختصرة.

۸۶: بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَإِنَّمَا الْوَعْدُ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ [الاسراء: ۳۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِذَا عَاهَدْتُمْ﴾ [النحل: ۹۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ [المائدة: ۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ [الصف: ۲-۳]

۶۸۹ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "أَيُّهُ الْمُنَافِقُ" ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبًا، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا أُوْتِمِنَ خَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. زَادَ فِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ: "وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ".

۶۹۰ : وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: "أَرْبَعٌ مِمَّا كَفَرُ بِهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا: مَنَ"

ایک خصلت ہوگی جب تک وہ اس کو ترک نہ کرے: (۱) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پراتر آئے۔ (بخاری و مسلم)

۶۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آیا تو میں تجھے اس طرح اور اس طرح اور اس طرح دوں گا۔ بحرین کا مال نہ آیا یہاں تک کہ حضور ﷺ وفات پا گئے۔ جب بحرین کا مال آیا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حکم دے کر اعلان فرمایا جس کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وعدہ یا قرضہ ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے پس میں ان کی خدمت میں آیا اور میں نے ان سے کہا بے شک نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس طرح اور اس طرح فرمایا۔ پھر انہوں نے مجھے دونوں ہاتھ بھر کر مال دیا جس کو میں نے شکر کیا تو وہ پانچ سو تھے پھر مجھے فرمایا کہ اس سے دو گنا اور لے لو۔ (بخاری و مسلم)

باب جس کا رخیہ کی عادت ہو اس کا بندی کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ نعمتوں والے معاملے کو تبدیل نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ اس چیز کو تبدیل کر دیں جو ان کے دلوں میں ہے۔“ (الرعد) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم اس عورت کی طرح مت بنو جس نے اپنے سوت کو مضبوط کر لینے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔“ [الانکاث: جمع نکث] ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا دھاگہ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور نہ وہ ان لوگوں کی طرح ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی پس ان پر مدت دراز ہو گئی جس سے ان کے دل سخت ہو گئے۔“ (الحدید) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”انہوں نے حق رعایت نہ کی جیسا رعایت کرنے کا حق تھا۔“ (الحدید)

كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ
مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا: إِذَا أُوتِيَ خَانَ
وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا
خَاصَمَ فَجَرَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۱: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: "لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ
الْبَحْرَيْنِ أُعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا"
فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ
ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِدَّةٌ أَوْ ذَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا، مَاتِمًا
وَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي كَذَا
وَكَذَا، فَحَضَى لِي حَنِيئَةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ
خُمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ لِي خُذْ مِنْهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷: بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى

مَا اعْتَادَهُ مِنَ الْخَيْرِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾ [الرعد: ۱۱]
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَقَصَتْ
عَزْلُهُمْ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا﴾ [النحل: ۹۲]
"وَالْأَنْكَاثُ" جَمْعُ نَكْثٍ وَهُوَ الْعَزْلُ
الْمَنْقُوضُ، وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَكُونُوا
كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ
الْأَمَدُ فَفَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ﴾ [الحديد: ۱۶] وَقَالَ
تَعَالَى: ﴿فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾

۶۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا وہ رات کو قیام کرتا تھا پس اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

باب: ملاقات کے وقت خوش کلامی

اور خندہ پیشانی پسندیدہ ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تم اپنے بازوؤں کو مومنوں کے لئے جھکا دو“۔ (الحجر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اگر آپ تند مزاج سخت دل ہوتے تو آپ کے گرد سے (لوگ) منتشر ہو جاتے“۔ (آل عمران)

۶۹۳: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ہی ہو۔ پس جو شخص یہ بھی نہ پائے تو وہ اچھی بات کے ذریعے سے بچے۔ (بخاری و مسلم)

۶۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات صدقہ ہے (بخاری و مسلم) اس طویل حدیث کا ایک حصہ روایت نمبر ۱۲۲ میں پہلے گزر چکا۔

۶۹۵: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھلائی میں سے چھوٹی چیز کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ خواہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات ہو۔ (مسلم)

باب: مخاطب کے لئے بات کی وضاحت

اور تکرار تاکہ وہ بات سمجھ جائے

مستحب ہے

۶۹۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب

۶۹۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فَلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۸: بَابُ اسْتِحْبَابِ طَيْبِ الْكَلَامِ وَطَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْإِقَاءِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ [الحجر: ۸۸] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَدَلْنَا امْنًا مِنْ حَوْلِكَ﴾ [آل عمران: ۱۱۵۹]

۶۹۳: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهُوَ بَعْضُ حَدِيثٍ تَقَدَّمَ بِطَوِيلِهِ.

۶۹۵: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَحَاكَ بَوَّاحٍ طَلِيقًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹: بَابُ اسْتِحْبَابِ بَيَانِ الْكَلَامِ

وَإِيضًا لَهُ لِلْمُخَاطَبِ وَتَكَرُّرِهِ لِيُفْهَمَ إِذَا لَمْ يَفْهَمَ إِلَّا بِذَلِكَ

۶۹۶: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

کوئی بات فرماتے تو آپ اس کو تین دفعہ دہراتے تاکہ اچھی طرح سمجھ آ جائے۔ جب کسی قوم کے پاس تشریف لاتے تو تین مرتبہ سلام فرماتے۔ (بخاری)

۶۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو جدا جدا ہوتی تھی جس کو ہر سننے والا سمجھ لیتا۔ (ابوداؤد)

باب: ہم مجلس کی بات پر توجہ دینا جب تک کہ وہ حرام نہ ہو اور حاضرین مجلس کو عالم و واعظ کا خاموش کرانا

۶۹۸: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس وقت کہ لوگوں کو خاموش کراؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد تم کفر کی طرف مت لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (بخاری و مسلم)

باب: وعظ و نصیحت میں میانہ روی
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اپنے آپ کے راستے کی طرف بلا تے رہو دانائی اور اچھی نصیحت کے ساتھ۔“

(النحل)

۶۹۹: حضرت ابوہریرہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں ہر جمعرات کو نصیحتیں فرمایا کرتے تھے ان سے ایک شخص نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں ہر روز نصیحتیں فرمایا کریں تو اس پر انہوں نے فرمایا کہ خبردار مجھے اس بات سے یہ چیز مانع ہے کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں تمہیں اکٹھا ہٹ میں ڈالوں۔ میں وعظ و نصیحت میں تمہارا اسی طرح خیال کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھا ہٹ کے ڈر سے ہمارا خیال

كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تَفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ قَسَمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۹۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَلَامًا فَضْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ يَسْمَعُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۹۰: بَابُ إِصْغَاءِ الْجَلِيسِ لِحَدِيثِ

جَلِيسِهِ الَّذِي لَيْسَ بِحَرَامٍ وَاسْتِصْنَاتِ الْعَالِمِ وَالْوَاعِظِ حَاضِرِي الْجَلِيسِ

۶۹۸: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ”اسْتَصْنَيْتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: ”لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۱: بَابُ الْوَعْظِ وَالْإِقْتِصَادِ فِيهِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾

[النحل: ۱۲۵]

۶۹۹: وَعَنْ أَبِي وَائِلِ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَذْكَرُنَا فِي كُلِّ خَمِيسٍ مَرَّةً - فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ دِدْتُ أَنَّكَ ذَكَرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ آتِي أَمْرَهُ أَنْ أَمْلِكُكُمْ وَإِنِّي أَخْوَلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا

مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”يَتَخَوَّنَا“ : يَتَعَهَّدُنَا.

فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

يَتَخَوَّنَا: ہمارا خیال رکھتے۔

۷۰۰: حضرت ابو الیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبے کو مختصر کرنا اس کی سمجھ داری کی علامت ہے۔ پس تم نماز کو لمبا کرو اور خطبہ مختصر دو۔ (مسلم)

۷۰۰: وَعَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”إِنَّ طَوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصْرَ خُطْبَتِهِ مَسْنَةٌ مَنْ فِيقَهُ - فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مَسْنَةٌ: علامت۔ ایسی علامت جو اس کی سمجھ داری پر دال ہو۔

”مَسْنَةٌ“ بِمِيمٍ مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ هَمْزِيَّةٌ مَكْسُورَةٌ ثُمَّ نُونٌ مُشَدَّدَةٌ: عِلَامَةٌ ذَالَةٌ عَلَى فِقْهِهِ.

۷۰۱: حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا جب نمازیوں میں سے ایک شخص کو چھینک آئی پس میں نے یرحمک اللہ کہا۔ پھر نمازیوں نے مجھے گھور کر دیکھا اس پر میں نے کہا تمہاری مائیں تم کو گم پائیں۔ تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟ پس وہ اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنے لگے۔ پس جب میں نے ان کو دیکھا تو مجھے خاموش کرارہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہتر معلم نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ کے بعد۔ اللہ کی قسم نہ مجھے ڈانٹا اور نہ مجھے مارا اور نہ مجھے برا بھلا کہا۔ بلکہ فرمایا بے شک یہ نماز ہے اس میں لوگوں کی کلام میں سے کوئی چیز مناسب نہیں۔ بے شک وہ تسبیح و تقدیس اور قراءت قرآن کا نام ہے یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا جاہلیت والا زمانہ قریب ہے اور اللہ نے مجھے اسلام دیا ہے اور ہم میں سے کچھ لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے پاس مت جاؤ۔ میں نے کہا

۷۰۱: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ”بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ! فَقُلْتُ: وَاتَّكَلُ أُمَيَّاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمْتُونَ نِي لَكِنِّي سَكَتٌ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَابِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللَّهِ مَا كَهْرَبِي وَلَا ضَرْبَنِي وَلَا شَتْمَنِي قَالَ: ”إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ“ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٌ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رَجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ:

ہم میں سے کچھ لوگ فال لیتے ہیں۔ وہ ایسی چیز ہے جس کو وہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں پس ہرگز وہ شکون ان کو ان کے کام سے نہ روکے۔ (مسلم)

الشکل: ناگہانی مصیبت۔

ما کھرنی: مجھے ڈانٹنا نہیں۔

۷۰۲: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا عمدہ وعظ فرمایا کہ جس سے دل ڈر گئے اور آنکھیں بہہ پڑیں اور حدیث کو انہوں نے ذکر کیا جو مکمل باب الامر بالمحافظة على السنة نمبر ۱۵۷ میں گزری۔ ہم نے ذکر کیا کہ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: وقار و سکینہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان کو جاہلوں سے واسطہ پڑتا ہے تو وہ ان کو سلام کہہ کر گزر جاتے ہیں۔ (الفرقان)

۷۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی قہقہہ مار کر ہستے نہیں دیکھا کہ جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق کا کوا نظر آئے۔ بے شک آپ تبسم فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

اللہوات: جمع لہاف، حلق کا کوا۔ گوشت کا وہ ٹکڑا جو انتہائی حلق میں ہوتا ہے۔

باب: نماز و علم اور دیگر عبادات

کی طرف وقار و سکون سے آنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے ادب و احترام کے مقامات کی تعظیم کرتا ہے پس یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔“ (الحج)

”قَلَاتَابَهُمْ“ قُلْتُ: وَمَنَا رَجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ؟ قَالَ: ”ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ قَلَا يَصُدُّنَهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”الشکل“ بِضَمِّ النَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ: الْمُصِيبَةُ

وَالْفَجِيعَةُ - ”ما کھرنی“ ائی ما نہرنی.

۷۰۲: وَعَنِ الْعَرَبِاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْعِظَةً وَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ سَبَقَ بِهِ مَالَهُ فِي بَابِ الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَذَكَرْنَا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ قَالَ: إِنَّهُ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۲: بَابُ الْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴾ [الفرقان: ۶۳]

۷۰۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى تُرَى مِنْهُ لَهَوَاتُهُ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ مُتَفَقِّحًا عَلَيْهِ.

”اللہوات“ جَمْعُ لَهَافٍ وَهِيَ اللَّحْمَةُ

الَّتِي هِيَ فِي أَقْصَى سَقْفِ الْفَمِ.

۹۳: بَابُ النَّدْبِ إِلَى آتِيَانِ الصَّلَاةِ وَ

نَحْوَهُمَا مِنَ الْعِبَادَاتِ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُعْظَمِ شَعَائِرَ اللَّهِ

فَأَنهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ [الحج: ۳۲]

۷۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کی طرف دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ تم چلتے ہوئے آؤ اور تم پر سکون و اطمینان لازم ہے پس جتنی نماز تم پا لو اس کو پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے پس اسے پورا کر لو۔ (بخاری و مسلم)

مسلم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز کا قصد کر لیتا ہے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے۔

۷۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ عرفات کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ڈانٹ ڈپٹ اور مار پیٹ کی اپنے پیچھے آواز سنی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف مارا۔ فرما کر کہا کہ اے لوگو! سکون اختیار کرو نیکی تیزی میں نہیں۔ (بخاری)

مسلم نے یہ قصہ روایت کیا۔

الْبِرُّ: نیکی۔

الْإِنْضَاعُ: تیزی

باب: مہمان کا کرام کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کیا ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی بات تمہارے پاس آئی؟ جب وہ ان کے پاس داخل ہوئے۔ پس انہوں نے سلام کیا ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں سلام کہا۔ فرمایا اوپرے لوگ ہیں پھر وہ اپنے گھر کی طرف چلے گئے اور ایک موٹا بچھڑا لائے اور ان کے قریب کیا فرمایا تم کھاتے کیوں نہیں؟“ (الذاریات) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور ان کی قوم ان کے پاس تیزی سے دوڑتی ہوئی آئی اور اس سے پہلے وہ برے کام کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں پس اللہ سے تم ڈرو اور میرے مہمانوں کے بارے

۷۰۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "إِذَا أَقْبَمْتَ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوها وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأَتُوها وَأَنْتُمْ تَمْشَوْنَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: زَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةِ لَهُ: فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمُدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ."

۷۰۵: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ مَعَ النَّبِيِّ وَرَأَاهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا وَصَوْتًا يَبْأُ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ: "أَيْهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِنْضَاعِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ.

"الْبِرُّ": الطَّاعَةُ. "وَالْإِنْضَاعُ" بَضَادٌ مُعْجَمَةٌ قَبْلَهَا يَاءٌ وَهَمْزَةٌ مُكْسُورَةٌ وَهُوَ: الْإِسْرَاعُ.

۹۴: بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ فَرَأَى إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعَجَلٍ سَمِينٍ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَلَا تَأْكُلُونَ؟﴾ [الذاریات: ۲۴] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمَنْ قَبْلَ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ: يَقَوْمُ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزَوْنَ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

رَشِيدٌ؟ اِحْوَابُكَ اِيَّاهُ يَسْتَمِعُونَ رَسُوْلَهُ رُوِيَ - اِيَّامُ بَنِي لُؤَيٍّ بِجَهْدِ اِرَادِي نَيْسُ؟ (هود)

۷۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے پس اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو آدمی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے پس اس کو صلہ رحمی کرنی چاہئے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے پس چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)

۷۰۷: حضرت ابو شریح خویلدہ ابن عمرو الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو پس چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور اس کا جائزہ اس کو دے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا ایک دن اور رات اور اس دن اس کی مہمانی جو اس کے بعد ہے وہ صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے مہمان کے ہاں اتنا ٹھہر کر اسے گنہگار کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیسے ہی کو گنہگار کرے؟ فرمایا اس کے پاس ٹھہرے اور کوئی چیز بھی اس کے پاس نہ رہے کہ اس کے ساتھ اس کی مہمانی کر سکے۔

۷۰۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۷: وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرِو الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ، وَمَا جَاءَتْهُ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالصَّيْفَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ: أَنْ يَقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْتِمَّهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُؤْتِمُّهُ؟ قَالَ: "يَقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ".

باب: بھلائی پر مبارک باد و خوشخبری مستحب ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "پس تم میرے ان بندوں کو خوشخبری دے دو جو بات کو سن کر اس میں سب سے بہتر کی پیروی کرے۔" (الزمر) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "ان کا رب اپنی طرف سے رحمت، رضامندی اور ایسے باغات کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہوں۔" (توبہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "تمہیں اس جنت کی خوشخبری ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔"

۹۵: بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبَشِيرِ وَالتَّهْنِئَةِ بِالْخَيْرِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَبَشِّرْ عِبَادَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ﴾ [الزمر: ۱۶، ۱۷] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ﴾ [التوبة: ۲۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَبَشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴾

(فصلت) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پس ہم نے ان کو علم والے لڑکے کی خوشخبری دی“۔ (الصافات) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے قاصد ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لائے۔“ (ہود) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور ان کی بیوی کھڑی تھی پس وہ ہنس پڑی۔ پس ہم نے اس کو اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحق کے بعد یعقوب کی“۔ (ہود) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پس اس کو فرشتوں نے آواز دی جبکہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تمہیں یحییٰ کی خوشخبری دیتے ہیں“۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے مریم بے شک اللہ تمہیں اپنے ایک کلمے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام سچ ہے۔“ (آل عمران)

اس باب میں آیتیں بہت اور معروف ہیں اور باقی احادیث وہ بہت اور مشہور ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

۷۰۸: حضرت ابو ابراہیم اور بعض نے کہا ابو محمد اور بعض نے کہا ابو معاویہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں خالی موتیوں والے گھر کی خوشخبری دی کہ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ ٹکان۔ (بخاری و مسلم)

القَصْبُ: سوراخ دارموتی۔

الصَّخْبُ: شور و غوغا۔

النَّصْبُ: تھکاوٹ۔

۷۰۹: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن اپنے گھر سے وضو کر کے نکلے اور یہ کہا کہ ضرور بضرور میں آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہوں گا اور آج کا سارا دن میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ چنانچہ وہ مسجد میں آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا یہاں سے آپ تشریف لے گئے۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں آپ کے پیچھے

[فصلت: ۳۰] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَبَشِّرْهُ بِغُلْمٍ حَلِيمٍ﴾ [الصافات: ۱۰۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلَنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبَشْرَى﴾ [ہود: ۶۹] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَمْرَاتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَقَ يَعْقُوبَ﴾ [ہود: ۷۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ﴾ [آل عمران: ۳۹] الْآيَةُ وَالْآيَاتُ وَالْبَابُ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا وَهِيَ

مَشْهُورَةٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْهَا:

۷۰۸: عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَيُقَالُ أَبُو مُحَمَّدٍ وَيُقَالُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: بَشَّرَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْقَصْبُ“ هُنَا: اللَّوْلُوُّ وَالْمَجْرُوفُ.

”وَالصَّخْبُ“: الصِّيَاحُ وَاللَّفْطُ.

”وَالنَّصْبُ“: التَّعَبُ.

۷۰۹: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: لَا لَزَمَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا كُونَنَّ مَعَهُ يَرْمِي هَذَا فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: وَجَّهْ هُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلَى آثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ

آپ کے بارے میں پوچھتا ہوا نکلا یہاں تک کہ آپ بیزار ہیں کے اندر داخل ہوئے۔ میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو کیا پھر میں اٹھ کر آپ کی طرف گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ بزار ہیں پر بیٹھے ہیں اور اس کی منڈیر کو درمیان میں کر لیا اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑے کو ہٹا کر کنویں میں لٹکایا ہوا ہے۔ میں نے آپ کو سلام کیا پھر میں واپس لوٹا اور دروازے کے پاس آ بیٹھا اور میں نے دل میں کہا کہ آج ضرور رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا۔ اسی دوران ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہیں؟ انہوں نے کہا ابو بکر۔ میں نے کہا ٹھہر جائیے۔ پھر میں حضور ﷺ کی خدمت میں گیا اور کہا یا رسول اللہ۔ یہ ابو بکر آنے کی اجازت مانگتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ان کو اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔ میں نے واپس لوٹ کر ابو بکر کو کہا اور داخل ہو جاؤ رسول اللہ ﷺ تمہیں جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ پس ابو بکر داخل ہوئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے دائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے اور کنویں کے اندر اسی طرح پاؤں کو لٹکایا۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور اپنی پنڈلیوں کو بھی تنگا کر دیا۔ پھر میں لوٹ گیا اور دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے اپنے بھائی کو وضو کرتے چھوڑا تھا کہ وہ مجھے آ ملے گا۔ پس میں نے دل میں کہا کہ اگر فلاں کے ساتھ مراد میرا اپنا بھائی تھا بھلائی کا ارادہ اللہ نے کیا ہو گا تو اس کو لے آئے گا اسی لمحے ایک انسان دروازے کو حرکت دینے لگا۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ پس اس نے کہا عمر بن خطاب۔ میں نے کہا ٹھہر جائیے۔ پھر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یہ عمر اجازت مانگ رہے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا اس کو اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔ پس میں عمر کے پاس آیا اور کہا حضور ﷺ اجازت دیتے ہیں اور تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ پس وہ داخل ہوئے اور رسول

بشّر اریس فجلست عند الباب حتی قضی رسول اللہ ﷺ حاجتہ وتوضأ فقمّت الیہ فإذا هو قد جلس علی بئر اریس وتوسط ففہا وكشف عن ساقیہ ودلأهما فی البئر فسلمت علیہ ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت: لا کونن بواب رسول اللہ ﷺ الیوم فحاء ابو بکر رضی اللہ عنہ فدفع الباب فقلت: من هذا؟ فقال: ابو بکر فقلت: علی رسلک ثم ذهبت فقلت: یا رسول اللہ هذا ابو بکر یسئرن فقال: "انذرن له وبشره بالجنة فاقبلت حتی ثار لابی بکر: ادخل ورسول اللہ یشرک بالجنة فدخل ابو بکر حتی جلس عن یمین النبی ﷺ معہ فی القف ودلی رجلیہ فی البئر کما صنع رسول اللہ ﷺ وكشف عن ساقیہ ثم رجعت وجلست وقد ترکت اخی يتوضأ ینلحقنی فقلت: ان یرد اللہ بقلان یرید اخاه خیرایات بہ فإذا انسان یحرک الباب فقلت: من هذا؟ فقال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقلت علی رسلک ثم جئت الی رسول اللہ ﷺ فسلمت علیہ وقلت: هذا عمر یسئرن؟ فقال: "انذرن له وبشره بالجنة" فجئت عمر فقلت: اذن ویشرک رسول اللہ ﷺ بالجنة فدخل فجلس مع رسول اللہ ﷺ فی القف عن یساره ودلی رجلیہ

اللہ ﷺ کے پاس مندر پر بائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کو کنویں میں لٹکالیا پھر میں لوٹ کر بیٹھ گیا اور دل میں میں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں کے ساتھ یعنی میرے بھائی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہوگا تو اس کو لے آئے گا تو اسی لمحہ ایک انسان نے آ کر دروازے کو حرکت دی۔ پس میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو اس نے کہا عثمان ابن عفان۔ میں نے کہا ٹھہر جائیے۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ پس آپ نے فرمایا ان کو اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔ ایک آزمائش کے ساتھ جو ان کو پہنچے گی۔ پس میں آیا اور میں نے کہا تم داخل ہو جاؤ اور تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اس ابتلاء کے ساتھ جو تمہیں پیش آئے گا۔ پس وہ داخل ہوئے اور مندر پر آ کر بیٹھ گیا۔ پھر وہ ان کے سامنے دوسری جانب بیٹھ گئے۔ سعید ابن مسیب رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی تاویل ان کی قبروں سے کی۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دروازے کی دربانی کا حکم دیا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ تمہیں کو جب خوشخبری دی تو انہوں نے اللہ کی حمد کی اور پھر کہا کہ اللہ ہی اس کا اصل ہے کہ اس سے مدد طلب کی جائے۔

وَجَّهَ : متوجہ ہوئے۔

بِسْرٍ اَرِيْسٍ : یہ اریس کا لفظ بعض منصرف اور بعض غیر منصرف پڑھتے ہیں یہ مدینہ منورہ کے ایک کنواں کا نام ہے۔

الْقَفُّ : کنویں کے ارد گرد کی دیوار۔

عَلِي رَسِيْلِكَ : ذرار کو۔

۷۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کے ارد گرد بیٹھے تھے اور اس جماعت میں ہمارے ساتھ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے

فِي الْبَسْرِ ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ : اِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بَفُلَانٍ خَيْرًا يَغْنِيْ اِحَاةَ بَاتٍ بِهٖ ، فَجَاءَ اِنْسَانٌ فَحَرَكَ الْبَابَ فَقُلْتُ : مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ : عُمَانُ بْنُ عَفَّانٍ ، فَقُلْتُ : عَلِي رَسِيْلِكَ ، وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ : "اَنْدُنْ لَهٗ وَبَشْرُهٗ بِالْحِنَّةِ مَعَ بِلْوَى نَصِيْبَهٗ" فَجِئْتُ فَقُلْتُ : اَدْخُلْ وَيَسِّرْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالسَّحْنَةِ مَعَ بِلْوَى نَصِيْبِكَ ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقَفَّ قَدْ مَلَأَ فِجْلِسَ رِجَاهِهِمْ مِّنَ الشَّقِّ الْاٰخِرِ قَالَ لِمَيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوْلَتْهَا قُبُوْرَهُمْ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ فِي رِوَايَةٍ : "وَاَمْرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ الْبَابِ . وَفِيهَا اَنْ عُمَانُ حِيْنَ بَشْرَهٗ حَمَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ : اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ .

قَوْلُهُ "وَجَّهَ" بِفَتْحِ الْوَاوِ وَتَشْدِيْدِ الْجِيْمِ : اَيُّ تَوَجَّهَ ، وَقَوْلُهُ "بِسْرٍ اَرِيْسٍ" هُوَ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُّثَنَّةٌ مِّنْ تَحْتِ سَاكِنَةٍ ثُمَّ سِيْنٌ مُّهْمَلَةٌ وَهُوَ مَضْرُوْبٌ وَمِنْهُمْ مَنْ مَنَعَ صَرْفَهُ . "وَالْقَفُّ" بِضَمِّ الْقَافِ وَتَشْدِيْدِ الْفَاءِ : وَهُوَ الْمِنْبِيُّ حَوْلَ الْبَسْرِ قَوْلُهُ : "عَلِي رَسِيْلِكَ" بِكَسْرِ الرَّاءِ عَلَي الْمَشْهُوْرِ وَقِيْلَ بِفَتْحِهَا اَيُّ اَرْفُقُ .

۷۱۰ : وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِى نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا

درمیان سے اٹھ گئے اور پھر آپؐ نے بہت دیر فرمائی۔ ہمیں خطرہ ہوا کہ ہماری غیر موجودگی میں کہیں آپؐ کو قتل نہ کر دیا گیا ہو اور ہم گھبرا گئے۔ پھر ہم اٹھے اور میں پہلا گھبرانے والا تھا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لئے نکلا یہاں تک کہ میں بنی نجار کے ایک چار دیواری کے پاس آیا۔ میں اس کے ارد گرد گھومتا کہ اس کا کوئی دروازہ مل جائے لیکن میں نے نہ پایا۔ پھر اچانک میری نظر ایک نالی پر پڑی۔ جو احاطے کے درمیان میں بیرونی کنویں سے جاتی تھی۔ ربیع چھوٹی نالی کو کہتے ہیں۔ میں نے سکر کر یعنی سمٹ سمٹا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا۔ آپؐ نے فرمایا: ابو ہریرہ؟ تو میں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو آپؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا آپؐ ہمارے درمیان تھے پھر اچانک اٹھ کر چلے آئے پھر آپؐ نے واپسی میں بہت دیر کر دی۔ پس ہمیں خطرہ ہوا کہ ہماری غیر موجودگی میں آپؐ کو قتل نہ کر دیا ہو۔ پس ہم گھبرائے اور پہلا گھبرانے والوں میں میں سب سے پہلا تھا۔ پس میں اس احاطے کے پاس آیا اور میں اس طرح سمٹا جس طرح لومڑی سمٹتی ہے اور یہ لوگ میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ پس آپؐ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! پھر آپؐ نے مجھے نعلین مبارک عنایت فرمائے اور فرمایا کہ ان کو لے جاؤ اور جو تمہیں اس دیوار کے پیچھے سے اس حال میں ملے کہ وہ دل کے یقین کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی دیتا ہو۔ اس کو جنت کی خوشخبری دے دو اور حدیث کو طوالت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ (رواہ مسلم)

الرَّبِيعُ : چھوٹی نہر یا نالی جیسا حدیث میں اس کی تفصیل گزری ہے۔ اِخْتَفَرْتُ : میں سکر ایہاں تک کہ داخلہ ممکن ہو گیا۔

۷۱۱: حضرت ابن شماسہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس ایسے وقت میں حاضر ہوئے جب وہ قریب المرگ تھے۔ پس وہ کافی دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیا۔ اور

فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا وَحَشِينَا أَنْ يَقْطَعَ دُونََنَا وَفَرَعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَغَ فَخَرَجْتُ أَبْتَعِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى آتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَارِ فَدَرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا؟ فَلَمْ أَجِدْ فَأَذًا رُبْعٌ يَدْخُلُ فِي حَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بَسْرِ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيعُ الْحَدُولُ الصَّغِيرُ فَأَخْتَفَرْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: "مَا شَأْنُكَ؟" قُلْتُ: كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتُ فَأَبْطَأَتْ عَلَيْنَا فَحَسَبْنَا أَنْ تَقْطَعَ دُونََنَا فَفَرَعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَغَ فَآتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ فَأَخْتَفَرْتُ كَمَا يَخْتَفِرُ الثَّعْلَبُ وَهَوَاءُ النَّاسِ مِنْ وَرَائِي. فَقَالَ: "يَا أَبَا هُرَيْرَةَ" وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ: "أَذْهَبْ بِنَعْلَيْ هَاتَيْنِ فَسَنْ لَقَيْتَ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ" وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الرَّبِيعُ" النَّهْرُ الصَّغِيرُ وَهُوَ الْجَدُولُ. 'بِفَتْحِ الْجِيمِ' كَمَا فَسَّرَهُ فِي الْحَدِيثِ. وَقَوْلُهُ "اِخْتَفَرْتُ" رَوَى بِالرَّاءِ وَبِالزَّايِ وَمَعْنَاهُ بِالرَّاءِ تَضَامَمْتُ وَتَصَاغَرْتُ حَتَّى أَمَكَّنِي الدُّخُولُ.

۷۱۱: وَعَنِ ابْنِ شُمَّاسَةَ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرًا بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيلًا وَحَوْلَ وَجْهَهُ

پر ان کا بیٹا کہنے لگا اے ابا جان! کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے اس اس طرح کی خوشخبری نہیں دی؟ کیا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے یہ یہ خوشخبری نہیں دی؟ اس پر وہ متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ بیشک سب سے افضل چیز جس کو ہم شمار کرتے ہیں وہ لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ کی گواہی ہے۔ مجھ پر تین حالتیں گزری ہیں: (۱) میں نے اپنے آپ کو اس حال میں پایا کہ مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی بغض رکھنے والا نہ تھا۔ اور مجھے سب سے زیادہ محبوب یہ بات تھی کہ میں آپ پر قابو پا کر آپ کو قتل کر ڈالوں۔ اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو میں جہنم میں جاتا۔ (۲) پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو میرے دل میں ڈال دیا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ آپ اپنا دایاں ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں اس کی بیعت کروں۔ پس آپ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیلا دیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اس پر آپ نے فرمایا اے عمر تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا میں ترسنا لگتا جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو کیا شرط لگانا چاہتا ہے۔ میں نے کہا یہ مجھے بخش دیا جائے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام ما قبل کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت اپنے ما قبل کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہ تھا اور نہ ہی آپ سے بڑھ کر عظمت والا میری نگاہ میں اور کوئی تھا اور آپ کے رعب کی وجہ سے میں آپ کو نظر بھر کر نہ دیکھ سکتا تھا اور اگر مجھ سے آپ کے حلیہ مبارک بیان کرنے کو کہا جائے تو میں اس کی ہمت نہیں رکھتا کیونکہ میں نے آپ کو نظر بھر کر کبھی دیکھا ہی نہیں اگر اس حالت میں میری موت آ جاتی تو مجھے اُمید تھی کہ میں جنت میں جاتا پھر ہم بعض چیزوں پر نگران بنائے گئے مجھے معلوم نہیں کہ میرا حال ان میں کیا ہوگا۔ پس جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی عورت نہ ہو

إِلَى الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ أَمَا بَشْرَكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِكَذِّبًا؟ أَمَا بَشْرَكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِكَذِّبًا؟ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا نَعُدُّ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقِ ثَلَاثٍ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ قَدْ اسْتَمَكْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ فَلَوْ مَثُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ - فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: ابْسَطْ يَمِينَكَ فَلَا بَابِعُكَ، فَبَسَطَ يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ: "مَالِكُ يَا عَمْرُو؟" قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ: تَشْتَرِطُ مَاذَا؟ "قُلْتُ: أَنْ يَغْفِرَ لِي" قَالَ: "أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهَجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَمَا كَانَ أَحَدٌ إِلَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَجَلَ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أَطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِي مِنْهُ أَجْلًا لَكَ - وَلَوْ سُبِلْتُ أَنْ أَصْفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنِي مِنْهُ وَلَوْ مَثُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَابْنَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا؟ فَإِذَا أَنَا مَثُّ فَلَا تَصْحَبَنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشْتُوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنَا، ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ

اور نہ ہی آگ ہو۔ پھر جب تم دفن کر چکو اور مجھ پر تھوڑی تھوڑی کر کے مٹی ڈالنا۔ پھر میری قبر پر اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت بانٹا جاتا ہے تاکہ میں تم سے انس حاصل کروں اور دیکھ لوں کہ اپنے رب کے بھیجے ہوئے قاصدوں کو میں کیا دیتا ہوں۔ (مسلم)

سُنُّوْا: تھوڑی تھوڑی کر کے مٹی ڈالو۔

باب: دوست کو الوداع کرنا اور سفر کیلئے جدائی کے وقت اُس کیلئے دُعا کرنا اور اس سے دُعا کروانا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وصیت کی اس بات کی ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب (علیہ السلام) نے بھی۔ اے نبی! بیشک اللہ نے تمہارے لئے دین کو چن لیا پس ہرگز تمہیں موت نہ آئے مگر اسلام ہی کی حالت میں۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جبکہ یعقوب (علیہ السلام) کو موت آ پہنچی اور جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں کو کہا تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے کہا ہم آپ کے اور آپ کے باپ دادا ابراہیم، اسماعیل و اسحاق (علیہم السلام) کے ایک ہی معبود کی عبادت کریں گے اور ہم اسی ہی کے تابع رہیں۔“

۷۱۲: احادیث میں سے ایک روایت وہ ہے جو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی مسند سے باب اکرام اہل بیت رسول اللہ ﷺ کے باب میں گزری۔ حضرت زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا ابا بعد! خبردار! اے لوگو بے شک میں ایک انسان ہوں۔ قریب ہے کہ اللہ کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اس کا پیغام قبول کر لوں۔ میں تمہارے اندر دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں پہلی کتاب اللہ ہے اس میں ہدایت و نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامو! اور آئیے کتاب اللہ پر عمل

قَبْرِیْ قَدَرٌ مَا نُنْحَرُ جُزُورٌ وَيُقَسَّمُ لَحْمُهَا حَتَّى اسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَانظُرْ مَاذَا ارْجَعُ بِهِ رَسُلَ رَبِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ "سُنُّوْا" رُوِيَ بِالسُّنَنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْمُهْمَلَةِ: اَى صُبُوهُ قَلِيْلًا قَلِيْلًا، وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ اَعْلَمُ.

۹۶: بَابُ وَدَاعِ الصَّاحِبِ

وَوَصِيَّتِهِ عِنْدَ فِرَاقِهِ لِسَفَرٍ وَغَيْرِهِ
وَالدُّعَاءِ لَهُ وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنْهُ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَرَوَّضَىٰ بِهَا اِبْرٰهِيْمَ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبَ: يَا بَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اضْطَفٰی لَكُمْ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُوْنَ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شٰهِدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ؟ قَالُوْٓا: نَعْبُدُ الْاِلٰهَ وَالْاٰلَآءَ اَبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ﴾

۷۱۲: وَاَمَّا الْاِحَادِيْثُ فَمِنْهَا حَدِيْثُ زَيْدِ

بْنِ اَرْقَمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي سَقَى فِيْ بَابِ اِكْرَامِ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيُنَا حَظِيْبًا فَحَمَدَ اللّٰهَ وَاَتَنَى عَلَيْهِ وَوَعظَ وَذَكَرْتُمْ قَالَ: "اَمَّا بَعْدُ" اَلَا اِنَّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُّوشِكُ اَنْ يَّآتِيَّ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِيْتُ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلِيْنَ اَوْ لَهْمًا: كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا

کیلئے ابھارا اور رغبت دلائی۔ پھر ارشاد فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمہیں انکے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ یاد دلاتا ہوں (کہ ان پر کوئی زیادتی نہ کرے) (مسلم) روایت طوالت کے ساتھ گزری۔

۷۱۳: حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم ایک جیسی عمر والے نوجوان تھے۔ پس ہم نے آپ کے ہاں بیس راتیں گزاریں۔ آپ بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ پس آپ نے خیال کیا کہ ہم اپنے گھر والوں کے مشتاق ہو گئے ہیں۔ اس لئے آپ نے ہم سے پیچھے چھوڑے ہوئے اہل و عیال کے متعلق دریافت فرمایا۔ پس ہم نے آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا تم اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ اور انہیں میں قیام کرو اور ان کو تعلیم دو اور انہیں جیسی باتوں کا حکم دو اور فلاں فلاں نماز وقت میں پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو۔ جب نماز کا وقت آئے تو ایک تم میں سے اذان دے۔ تم میں سے بڑا نماز پڑھائے۔ (بخاری و مسلم) بخاری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔

رَفِيقًا كَالْفِظِ (فاء کے ساتھ) اور رَفِيقًا كَالْفِظِ (دو قافوں کے ساتھ) بھی منقول ہے دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

۷۱۴: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے عمرہ کی اجازت طلب کی۔ پس آپ نے مجھے اجازت دے کر فرمایا کہ اے ہمارے چھوٹے بھائی اپنی دعاؤں میں ہمیں نہ بھولنا۔ یہ آپ نے ایک ایسا کلمہ فرمایا جس پر مجھے اتنی خوشی ہے اگر اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا مل جائے تو اتنی خوشی نہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اے میرے چھوٹے بھائی، ہمیں اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا۔ (ابوداؤد ترمذی) اور اس نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱۵: حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

بہ، فَحَثَّ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ وَرَغَبَ فِيهِ - ثُمَّ قَالَ: "وَأَهْلُ بَيْتِي" أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي " رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَقَدْ سَبَقَ بِطَوِيلِهِ.

۷۱۳: وَعَنِ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَابَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَظَنَّ أَنَا قَدْ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا، فَأَجَابُنَا، فَقَالَ: "ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُّوهُمْ وَصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا حِينَ كَذَا وَصَلُّوا كَذَا حِينَ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْبَرُكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - زَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةِ لَهُ "وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي".

قَوْلُهُ: "رَحِيمًا رَفِيقًا" رُوِيَ بِفَاءٍ وَقَافٍ، وَرُوِيَ بِقَافَيْنِ.

۷۱۴: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَاذِنَ وَقَالَ: "لَا تَنْسِنَا يَا أَحْيَى مِنْ دُعَائِكَ" فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسْرُنِي أَنْ لِي بِهَا الدُّنْيَا - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: "أَشْرِكْنَا يَا أَحْيَى فِي دُعَائِكَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۱۵: وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

عبداللہ بن عمر اس آدمی سے جو سفر کا ارادہ کرتا، فرماتے۔ میرے قریب آؤ تا کہ میں تمہیں الوداع کہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہمیں الوداع فرمایا کرتے تھے۔ پھر فرماتے میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے عمل کے اختتام کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔ اَسْتَوْدِعُ اللہَ دِينَكَ وَامَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱۶: حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لشکر کو الوداع کرنے کا ارادہ فرماتے تو اس کو فرماتے: اَسْتَوْدِعُ اللہَ دِينَكُمْ وَامَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ اَعْمَالِكُمْ ”میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے عمل کا انجام اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔“ حدیث صحیح ہے۔

۷۱۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ سے اس آ کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میں سفر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے زاریا دیجئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تمہیں تقویٰ کا زاد راہ دے۔ اُس نے عرض کیا، اے لئے کچھ اضافہ فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تیرے گناہ کو بخشے۔ اُس نے کہا اور اضافہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تیرے لئے خیر کو آسان فرما دے جہاں بھی تو ہو۔ (ترمذی) کہا حدیث حسن ہے۔

باب: استخارہ اور مشورہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اور ان سے معاملات میں مشورہ کریں۔“ (آل عمران) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ان کے معاملات اپنے درمیان مشورے سے ہے۔“ (الشوریٰ) یعنی وہ آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔

۷۱۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے

عَبْدَ اللہِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ اِذَا ارَادَ سَفْرًا : اِذْنُ مِنِّي حَتَّى اُوَدِّعَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوَدِّعُنَا فَيَقُولُ : اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَامَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۷۱۶: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدِ الْخَطْمِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ارَادَ اَنْ يُوَدِّعَ اَلْجَيْشَ يَقُولُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ وَامَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ اَعْمَالِكُمْ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِاسْنَادٍ صَحِيحٍ .

۷۱۷: وَعَنْ اَنَسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَاءَ رَجُلًا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اُرِيدُ سَفْرًا فَرُوذْنِي فَقَالَ : ”رُوذَكَ اللّٰهُ التَّقْوَى“ قَالَ : رُوذْنِي قُل : ”رُوذَكَ ذُنُوبَكَ“ قَالَ : رُوذْنِي قَالَ : ”وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۹۷: بَابُ الْاِسْتِخَارَةِ وَالْمُشَاوَرَةِ

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ﴾ [آل عمران: ۱۵۹] وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَامْرُؤُهُمْ شُورَىٰ يَبْتَغِيهِمْ ﴾ [الشورى: ۳۸] اِنِّي يَنْشَاوِرُونَ بَيْنَهُمْ فِيهِ .

۷۱۸: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي

جب تم میں سے کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز فرض کے علاوہ ادا کرے۔ پھر کہے اے اللہ میں آپ سے بھلائی کا طالب ہوں۔ آپ کے علم کے سبب اور آپ سے قدرت طلب کرتا ہوں آپ کی قدرت کے ذریعے اور آپ سے آپ کا بڑا فضل مانگتا ہوں۔ اس لئے کہ آپ قدرت رکھتے ہیں میں قدرت نہیں رکھتا اور آپ جانتے ہیں میں نہیں جانتا اور آپ پوشیدہ باتوں کو خوب جانتے والے ہیں۔ اے اللہ اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام زیادہ بہتر ہے میرے لئے دین اور دنیا کا اعتبار سے اور میرے معاملے کے انجام کے اعتبار سے یا یوں کہا میرے معاملے کے جلدی کے اعتبار سے یا اس کے مقررہ وقت کے اعتبار سے اس کو میرے لئے مقدر فرما اور آسان فرما۔ پھر اس میں برکت فرما میرے لئے اور اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام میرے لئے دین اور دنیا کے اعتبار سے برا ہے اور معاملے کے انجام کے اعتبار سے یا فرمایا یا میرے کام کی جلدی اور مقررہ وقت کے لحاظ سے۔ پس اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی کو مقدر فرما جہاں ہوں۔ پھر مجھے اس پر راضی کر لے پھر فرمایا کہ نبی حاجت کا نام لے۔ (بخاری)

باب: عید، عیادہ، مریض، حج،

غزوہ وغیرہ کے لئے

ایک راستے سے جانا

اور

دوسرے سے لوٹنا تا کہ عبادت کے مواقع زیادہ ہوں

۷۱۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا (تو عید گاہ تشریف لے جاتے وقت)

راستہ بدلتے۔ (بخاری)

خالف الطریق: ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے

الْأُمُور كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ : يَقُولُ :
 "إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَالْيُرْسَعِ رَكْعَتَيْنِ مِنْ
 غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي
 اسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ ، وَاسْتَقْدِرُكَ
 بِقُدْرَتِكَ ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِ الْعَظِيمِ ،
 فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ ،
 وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ : اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
 أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَايِشِي
 وَعَاقِبَةِ أَمْرِي " أَوْ قَالَ : عَاجِلِ أَمْرِي وَاجِلِهِ
 فَاقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ -
 وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي
 دِينِي وَمَعَايِشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي " أَوْ قَالَ :
 "عَاجِلِ أَمْرِي وَاجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي ،
 وَاصْرِفْنِي عَنْهُ ، وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ،
 ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ " قَالَ : وَيُسَمَّى حَاجَتَهُ ، رَوَاهُ
 الْبُخَارِيُّ .

۹۸ : بَابُ اسْتِحْبَابِ الذَّهَابِ إِلَى

الْعِيدِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَالْحَجِّ

وَالغَزْوِ وَالْجَنَازَةِ وَنَحْوَهَا مِنْ

طَرِيقٍ وَالرُّجُوعِ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ

لِتَكْثِيرِ مَوَاضِعِ الْعِبَادَةِ

۷۱۹ : وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ

الطَّرِيقَ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

قَوْلُهُ "خَالَفَ الطَّرِيقَ" : وَيُعْنَى ذَهَبَ

فی الطَّرِيقِ، وَرَجَعَ فِي طَرِيقِ آخَرَ۔

لوٹے۔

۷۲۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعْرَسِ وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ النَّبِيَّةِ الْأَعْلَى وَيَخْرُجُ مِنَ النَّبِيَّةِ السُّفْلَى، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۲۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طریق شجرہ سے نکلتے اور طریق معرس سے داخل ہوتے اور جب مکہ میں داخل ہوتے تو ثنیہ علیا کی طرف سے داخل ہو کر ثنیہ سفلی کی طرف سے نکلتے۔ (بخاری و مسلم)

۹۹: بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الْيَمِينِ فِي كُلِّ مَا هُوَ مِنْ بَابِ التَّكْرِيمِ

باب: ہر معزز کام میں دائیں ہاتھ کو مقدم رکھنا

مثلاً وضوء، غسل، تیمم، کپڑا، جوتا، موزہ، شلوار پہننے اور مسجد میں داخل ہونے، مسواک کرنے، ناخن کاٹنے، مونچھیں کاٹنے، بغل کے بائیں اٹھانے، سر منڈوانے اور اس طرح نماز میں سلام پھیرنے، کھانے پینے میں مصافحہ کرنے، حجر اسود کو بوسہ دینے، بیت الخلاء سے نکلتے، کسی سے کوئی چیز لینے اور کسی کو کوئی چیز دینے وغیرہ جو اس طرح کے کام ہیں ان تمام دائیں طرف کو مقدم کرے اور ان کے برعکس کاموں میں بائیں کو مقدم رکھے مثلاً تھوکنے، ناک صاف کرنے، بیت الخلاء میں داخل ہونے، مسجد سے نکلتے، موزہ اور جوتا اتارنے، شلوار اور کپڑا اتارنے اور استنجا اور اسی طرح کی گندگی والے افعال کرنے میں بائیں کو مقدم کرنا مستحب ہے۔

كَالْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ وَالتَّيْمُمِ وَالنَّسِ الثُّوبِ وَالنَّعْلِ وَالْخُفِّ وَالسَّرَاوِيلِ وَدُخُولِ الْمَسْجِدِ وَالسُّوَاكِ وَالْاِكْتِحَالِ وَتَقْلِيمِ الْأَطْفَارِ وَقَصِّ الشَّارِبِ وَتَنْفِ الْأَبْطِ وَحَلْقِ الرَّأْسِ وَالسَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْمُصَافِحَةِ وَاسْتِئْذَانِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالْخُرُوجِ مِنَ الْخَلَاءِ الْأَسْوَدِ وَالْخُرُوجِ مِنَ الْخَلَاءِ وَالْأَخِيذِ وَالْإِعْطَاءِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا هُوَ فِي مَعْنَاهُ - وَيُسْتَحَبُّ تَقْدِيمُ الْيَمِينِ فِي ضِدِّ ذَلِكَ: كَالْمُتَخَاطَبِ وَالْبِصَاقِ عَنِ الْيَسَارِ وَدُخُولِ الْخَلَاءِ وَالْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَخَلْعِ الْخُفِّ وَالنَّعْلِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالثُّوبِ وَالِاسْتِنْجَاءِ وَفِعْلِ الْمُسْتَقْدَرَاتِ وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ -

رب ذوالجلال والاکرام نے ارشاد فرمایا: ”پھر وہ جو دائیں ہاتھ میں کتاب دیا جائے گا (سبحان اللہ) پس وہ کہے گا کہ آؤ اور میرا نام عمل پڑھو“۔ (الحاقہ)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ: هَذَا مَا أَقْرَأُ وَإِيَّا كِتَابِيهِ﴾
[الحاقہ: ۱۹ | الْآيَاتُ - وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: دائیں ہاتھ والے کیا خوب ہیں دائیں ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے کیا برے ہیں بائیں ہاتھ والے۔ (الواقعة)

۷۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں جانب اپنے کاموں میں پسند تھی۔ (جیسے) وضو کرنے میں کنگھی کرنے میں اور جوتے پہننے میں۔ (بخاری و مسلم)

۷۲۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کہا دایاں ہاتھ وضو اور کھانے کے لئے اور بایاں ہاتھ بیت الخلاء کے لئے اور جو بھی اسی طرح کے گندگی والے کام میں۔ (ابوداؤد حدیث صحیح ہے)

۷۲۳: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غسل کے سلسلے میں ہمیں دیا کہ اس کی ابتداء دائیں طرف سے کرنا اور اعضاء وضو سے کرنا۔ (بخاری و مسلم)

۷۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے بدل کرے اور جب وہ اتارے تو بائیں طرف سے ابتداء کرے تاکہ دایاں پاؤں جوتا پہننے کے وقت پہلا ہو اور جوتا اتارتے وقت آخری ہو۔ (بخاری و مسلم)

۷۲۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں کو کھانے پینے اور کپڑے پہننے کے لئے استعمال فرماتے اور بائیں کو ان کے علاوہ کاموں کے لئے استعمال فرماتے۔ (ابوداؤد ترمذی)

۷۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کپڑا پہنو اور وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے ابتداء کرو۔

۷۲۱: وَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ [الواقعة: ۸-۹].

۷۲۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيْمَنُ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ: فِي طَهْوَرِهِ، وَتَرْجُلِهِ، وَتَنْعَلِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۲۲: وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَذُرُّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِطَهْوَرِهِ وَطَعَامِهِ وَتَوَاتُ الْيَسْرَى لِخَلَاتِهِ، وَمَا كَانَ مِنْ أَدَى حَدِيثٍ صَحِيحٍ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۷۲۳: وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهْنٍ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "أَبْدَانُ بِيَمَانِهَا وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

۷۲۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا تَعَلَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ، لِنُكُونِ الْيَمْنَى أَوْ لَهَا تَتَعَلَّ، وَأَخْرَهُمَا تَنْزَعُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۲۵: وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَتِيَابِهِ، وَيَجْعَلُ يَسَارَهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ.

۷۲۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا لَبَسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَأُوا بِأَيْمَانِكُمْ، حَدِيثٌ

(ابوداؤد ترمذی صحیح اسناد کے ساتھ)
حدیث صحیح ہے۔

صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ
صَحِيحٍ.

۷۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب منیٰ میں تشریف لائے اور پھر جمرہ کے پاس آ کر اس کو نکریاں ماریں۔ پھر منیٰ میں اپنے مقام پر واپس تشریف لائے اور قربانی کی پھر سر موٹنے والے کو کہا لو اور اپنی دائیں جانب اشارہ کیا پھر بائیں جانب پھر وہ بال آپ لوگوں کو دینے لگے۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جب آپ نے جمرہ کی رمی کر لی تو اپنی قربانی ذبح کر دی اور بال منڈوانے لگے تو موٹنے والے کو سر کی دائیں جانب اس کی طرف کی پس اس نے موٹ دیا۔ پھر ابو طلحہ انصاری کو بلایا اور وہ بال ان کو دے دیئے۔ پھر بائیں جانب اس کی طرف کی اور کہا کہ موٹو۔ پس اس نے موٹا وہ بھی آپ نے ابو طلحہ کو دے دیئے اور فرمایا کہ اس کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔

۷۲۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى مِنَى فَاتَى الْجُمُرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنَى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: "خُذْ" وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ: "لَسَّامِ رَمَى الْجُمُرَةَ، وَنَحَرَ نُسْكُهُ وَحَلَّقَ، نَآوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَّقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَآوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ: "أَحْلِقْ" فَحَلَّقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ: "أَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ".

كِتَابُ آدَابِ الطَّعَامِ

باب: کھانے کے آغاز میں

بِسْمِ اللَّهِ وَأَخْرَجَ فِي آخِرِهِ

۱۰۰: بَابُ التَّسْمِيَةِ فِي

أَوَّلِهِ وَالْحَمْدُ فِي آخِرِهِ

۷۲۸: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کا نام لو۔ اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (بخاری و مسلم)

۷۲۸: عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "سَمِ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

۷۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کھانا کھانے لگے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا نام لینا شروع میں بھول جائے تو

۷۲۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ"

وہ اس طرح کہے: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ کہ میں اللہ کے نام پر اس کی ابتداء اور انتہا کرتا ہوں۔ (ابوداؤد ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۳۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو داخل ہونے اور کھانا کھانے کے وقت بھی یاد کر لیتا ہے تو شیطان اپنے دوستوں سے کہتا ہے کہ نہ تمہارے لئے رات کا قیام ہے نہ ہی رات کا کھانا اور جب داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کا قیام مل گیا جب کھانا کھانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو وہ کہتا ہے کہ تم نے رات کا قیام اور کھانا دونوں پائے۔

(مسلم)

۷۳۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم حضور ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں حاضر ہوتے تو کھانے میں ہم اُس وقت تک ہاتھ نہ ڈالتے تھے جب تک رسول اللہ ﷺ ابتداء نہ فرماتے اور ہاتھ نہ رکھتے ہم ایک مرتبہ آپ کے ساتھ ایک کھانے میں شامل ہوئے۔ ایک لڑکی اس تیزی سے آئی گویا اُس کو دھکیلا جا رہا ہے۔ وہ کھانے کے اندر اپنا ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک دیہاتی اس تیزی سے آیا گویا اُس کو دھکیلا جا رہا ہے آپ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ بے شک شیطان اس کھانے کو حلال سمجھتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ وہ اس لڑکی کو لایا تاکہ اس کھانے کو اپنے لئے حلال کرے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ اس دیہاتی کو لایا تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک شیطان کا ہاتھ بھی ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں آیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور کھانا تناول فرمایا۔ (مسلم)

اِسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ اَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ“ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۳۰ : وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ”اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰی عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لِاَصْحَابِهِ : لَا مَبِيْتٌ لَكُمْ وَلَا عَشَاءٌ“ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰی عِنْدَ دُخُوْلِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ اَذْرَكُمْ الْمَبِيْتُ“ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰی عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ : اَذْرَكُمْ الْمَبِيْتُ وَالْعَشَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۳۱ : وَعَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيْنَا حَتّٰی يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ“ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعُ يَدَهَا فِى الطَّعَامِ“ فَآخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهَا“ ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَانَتْهَا تُدْفَعُ“ فَآخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ”اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اِنْ لَا يُذَكَّرُ اِسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ“ وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةَ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَآخَذْتُ بِيَدِهَا“ فَجَاءَ بِهَذَا الْاَعْرَابِيٌّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَآخَذْتُ بِهٖ وَاللَّذِي نَفْسِيْ بِهٖ اِنَّ يَدَهُ فِىْ يَدِيْ مَعَ يَدَيْهِمَا“ ثُمَّ ذَكَرَ اِسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَكَلَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۳۲: وَعَنْ أُمِّهِ بْنِ مَخْشَبِ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ اللَّهَ حَتَّى لَمْ يَتَّقِ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةً فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَوْلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: "مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ" فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

۷۳۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا مِنْ جَمْعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَبَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلِقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَى لَكِفَّاكُمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۳۴: وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَا بَدَتْهُ قَالَتْ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُكْفِيٍّ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْهُ رَبَّنَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۳۵: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۷۳۲: حضرت امیہ بن مخشب صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا۔ پس اس نے اللہ تعالیٰ کا نام اس وقت تک نہ لیا یہاں تک کہ اس کا کھانے کا صرف ایک لقمہ رہ گیا تو اس نے جب وہ لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو اس نے کہا: بِسْمِ اللَّهِ أَوْلَهُ وَآخِرَهُ اس پر نبی اکرم ﷺ مسکرائے اور فرمایا۔ شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا۔ جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا جو کچھ پیٹ میں تھا وہ سب کچھ اس نے قے کر دیا۔ (ابوداؤد و نسائی)

۷۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے ایک دیہاتی آیا اور سارے کھانے کے دو لقمے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیردار! اگر وہ اللہ تعالیٰ کا نام لیتا تو وہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہو جاتا (ترمذی) کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۳۴: حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرتؐ کا دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپؐ یہ دعا فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا..... تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اس حال میں کہ وہ زیادہ پاکیزہ اور بابرکت ہے نہ اس سے کفایت کی گئی ہے اور نہ ہی یہ آخری کھانا ہے اور اے ہمارے رب اس سے بے نیازی بھی نہیں ہو سکتی۔ (بخاری)

۷۳۵: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے کھانا کھا کر یہ کہا: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ (تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھلایا اور مجھے میری طاقت و قوت کے بغیر رزق عنایت فرمایا) اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (ابوداؤد) ترمذی۔ حدیث حسن ہے۔

باب: کھانے کے عیب نہ نکالے
بلکہ تعریف کرے

۷۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا۔ اگر پسند ہوا تو کھالیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

۷۳۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن طلب فرمایا تو انہوں نے کہا کہ سوا سرکہ کے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تو آپ نے سرکہ ہی طلب فرمایا آپ اس کو کھاتے جاتے اور فرماتے جاتے: ”نِعْمَ الْأُذْمُ الْخَلِّ نِعْمَ الْأُذْمُ الْخَلِّ“ سرکہ تو بہت اچھا کھانا ہے۔ (مسلم)

باب: روزہ دار کے سامنے کھانا آئے
اور وہ روزہ افطار نہ کرے تو کیا کہے؟

۷۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ اس کو قبول کرے۔ اگر روزہ دار ہے تو پھر وہ دعا کرے اور اگر وہ روزہ سے نہ ہو تو وہ افطار کرے۔ (مسلم)

علماء نے فرمایا کہ فُلْيُضَلَّ کا معنی دعا کرنا اور فُلْيُطْعَمُ کا معنی ہے چاہئے کہ کھالے۔

باب: جب مدعو کے ساتھ اور آدمی (بن بلائے)
چلا جائے تو وہ کہا کہے؟

۷۳۹: حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جس میں چار آدمی آپ کے علاوہ تھے۔ پھر ایک آدمی ان کے پیچھے ہولیا۔ جب دروازے پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ آدمی ہمارے ساتھ چلا آیا اگر تم چاہو تو اس کو اجازت دو اور اگر چاہو تو وہ لوٹ جائے۔ اس نے کہا

۱۰۱: بَابُ لَا يَعْيبُ الطَّعَامَ
وَاسْتِحْبَابُ مَذْجِهِ

۷۳۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ: إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۳۷: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأَذْمُ فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَقُولُ: ”نِعْمَ الْأُذْمُ الْخَلِّ نِعْمَ الْأُذْمُ الْخَلِّ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۲: بَابُ مَا يَقُولُهُ مَنْ حَضَرَ

الطَّعَامَ وَهُوَ صَائِمٌ إِذَا لَمْ يَفْطُرْ

۷۳۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ”إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ! فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُضَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيُطْعَمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى ”فَلْيُضَلِّ“ فَلْيَدْعُ -

وَمَعْنَى ”فَلْيُطْعَمْ“ فَلْيَأْكُلْ.

۱۰۳: بَابُ مَا يَقُولُهُ مَنْ دُعِيَ

إِلَى طَعَامٍ فَتَبِعَهُ غَيْرُهُ

۷۳۹: عَنْ أَبِي مَسْعُودِ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ لَطَعَامٍ صَنَعَهُ لَهُ خَامِسٌ خَمْسَةَ فَبِعَهُمْ رَجُلٌ - فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ”إِنَّ هَذَا تَبِعْنَا: فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْتِنَ، وَإِنْ شِئْتَ رَجِعْ“

یا رسول اللہ ﷺ میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

باب: اپنے سامنے سے کھانا اور نامناسب انداز

سے کھانے والے کو تادیب و نصیحت

۷۴۰: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کی پرورش میں بچہ تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں گھومتا۔ مجھے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے اللہ کا نام لو۔ اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (بخاری و مسلم)

تَطْيِشُ: پیالے کی اطراف میں حرکت کرنا یعنی برتن کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک گھومنا۔

۷۴۱: حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ اس پر آپ نے فرمایا تم اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ! اس نے جواباً کہا میں طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے کہا پھر نہرا کرے طاقت نہ رکھے! اس کو تکبر نے آپ کا حکم ماننے سے روکا پھر پھر وہ اپنے ہاتھ کو منہ کی طرف کبھی نہ اٹھا سکا۔ (مسلم)

باب: اجتماعی کھانے میں دوسروں کی

رضامندی کے بغیر دو کھجوروں وغیرہ

کو ملا کر کھانا منع ہے

۷۴۲: حضرت جبلہ بن حکیم کہتے ہیں کہ ہم ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے زمانہ میں قحط سالی کا شکار ہو گئے۔ پھر ہمیں چند کھجوریں ملیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ ہمارے پاس سے گزر رہے تھے اور کھجوریں کھا رہے تھے۔ پس آپ فرمانے لگے دو دو کھجوریں ملا کر مت کھاؤ۔ نبی اکرم نے اس سے منع فرمایا پھر فرمایا اگر آدمی اپنے

قَالَ: بَلْ أَدْنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۰۴: بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ

وَوَعْظُهُ وَتَأْدِيبُهُ مَنْ يُسِيءُ أَكْلَهُ

۷۴۰: عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ مَا قَالَ: كُنْتُ غَلَامًا فِي حَجْرٍ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطْيِشُ فِي الصُّحْفَةِ

فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ: "يَا غَلَامُ سَمِّ اللَّهَ وَ

كُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

قَوْلُهُ: "تَطْيِشُ" بِكَسْرِ التَّاءِ وَبَعْدَهَا

يَاءٌ مُتَّاعًا مِنْ تَحْتِ مَعْنَاهُ: تَتَحَرَّكُ وَتَتَوَلَّى

إِلَى نَوَاحِي الصُّحْفَةِ.

۷۴۱: وَعَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ:

"كُلْ بِيَمِينِكَ" قَالَ: لَا اسْتَطِيعُ قَالَ:

"لَا اسْتَطِيعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ! فَمَا رَفَعَهَا

إِلَى فِيهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ بَيْنَ

تَمْرَتَيْنِ وَنَحْوِهِمَا إِذَا أَكَلَ جَمَاعَةٌ

إِلَّا بِأَدْنِ رُقَّتِهِ

۷۴۲: عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُوْحَيْمٍ قَالَ: أَصَابَنَا

عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ 'فَرَزِقْنَا تَمْرًا' وَكَانَ

عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَنَحْنُ

نَأْكُلُ فَيَقُولُ: لَا تَقَارِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ

نَهَى عَنِ الْقِرَانِ، ثُمَّ يَقُولُ "إِلَّا أَنْ يُسْتَأْذَنَ

ساتھی کو اسکی اجازت دے دے تو پھر درست ہے۔ (بخاری و مسلم)

باب: جو کھا کر سیر نہ ہوتا ہو وہ

کیا کہے اور کیا کرے؟

۷۴۳: حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کھا کر سیر نہیں ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم الگ الگ کھاتے ہو گے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا مل کر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو۔ اللہ تعالیٰ برکت عنایت فرمائیں گے۔ (ابوداؤد)

باب: پیالے کی ایک طرف سے کھانا

اور

درمیان سے کھانے کی ممانعت

اس باب میں ایک تو آنحضرت ﷺ کا ارشاد: كُلْ مِمَّا يَلِيكَ بخاری و مسلم کی روایت میں گزری ہے۔

۷۴۴: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت کمانے کے درمیان میں اترتی ہے پس تم اس کے دونوں کناروں سے کھاؤ۔ درمیان سے مت کھاؤ۔ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۵: حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ تھا جس کا نام الغراء تھا۔ اس کو چار آدمی اٹھا سکتے تھے۔ جب چاشت کا وقت ہوتا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم چاشت کی نماز پڑھ لیتے تو وہ پیالہ لایا جاتا۔ اس میں شریذ بتایا گیا ہوتا تھا۔ پس لوگ اس کے گرد جمع ہو جاتے جب کبھی لوگ زیادہ ہو جاتے تو آپ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔ ایک دن ایک دیہاتی

الرَّجُلُ أَخَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۰۶: بَابُ مَا يَقُولُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنْ

يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

۷۴۳: عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ؟ قَالَ: "فَلَعَلَّكُمْ تَقْتَرِفُونَ" قَالُوا: نَعَمْ - قَالَ: "فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ يَبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۰۷: بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَكْلِ مِنْ

جَانِبِ الْقُضْعَةِ وَالنَّهْيِ

عَنِ الْأَكْلِ مِنْ وَسْطِهَا

فِيهِ قَوْلُهُ ﷺ: "وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ"

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۷۴۴: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "الْبُرْكََةُ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۷۴۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قُضْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ، فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الصُّحْحَى أَتَى بِتِلْكَ الْقُضْعَةِ، يَعْنِي وَقَدْ نُزِدَ فِيهَا، فَالْتَفَرُّوا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ

نے کہا یہ بیٹھنا کیسا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مہربان بندہ بنایا ہے۔ مجھے جبار و سرکش نہیں بنایا۔ پھر فرمایا تم اس کے اطراف سے کھاؤ اور اس کی چوٹی کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دیں گے۔ (ابوداؤد)

عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا۔

ذرونها: اس کی چوٹی۔

باب: ٹیک لگا کر کھانا مکروہ ہے

۷۴۶: حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ٹیک لگا کر کھانا کھاتا۔ (بخاری)

امام خطابی نے فرمایا الممتکئی سے مراد وہ شخص ہے جو نیچے بچھائے ہوئے گدے پر ٹیک لگا کر بیٹھے۔ مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر یا گدا لگا کر نہ بیٹھتے۔ جس طرح زیادہ کھانے والے بیٹھتے ہیں۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پر بیٹھتے۔ گدے پر ٹیک لگا کر نہ بیٹھے اور بقدر ضرورت کھاتے۔ یہ خطابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

دیگر علماء نے فرمایا: الممتکئی کا معنی پہلو کی طرف جھکنا ہے۔

واللہ اعلم

۷۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں زانو کھڑے ہو کر کھجوریں تناول کرتے ہوئے دیکھا۔ (مسلم)

المقععی: سرین کو زمین کے ساتھ ملا کر دونوں زانوں کو کھڑا رکھنا۔

باب: تین انگلیوں سے کھانا

اور انگلیاں چاٹنا مستحب ہے

مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُوا مِنْ حَوَالِيهَا وَدَعُوا ذُرْوَتَهَا يُبَارِكُ فِيهَا، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

”ذُرْوَتُهَا“ أَغْلَاهَا: بِكَسْرِ الدَّالِ وَضَمِّهَا.

۱۰۸: بَابُ كَرَاهَةِ الْأَكْلِ مُتَكِنًا

۷۴۶: عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَا أَكُلُ مُتَكِنًا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَالَ الْخَطَّابِيُّ: ”الْمُتَكِنِي هَهُنَا: هُوَ الْجَالِسُ مُعْتَمِدًا عَلَى وِطَاءٍ تَحْتَهُ قَالَ: وَأَرَادَ أَنَّهُ لَا يَقْعُدُ عَلَى الْوِطَاءِ وَالْوَسَائِدِ كَفَعْلٍ مَنْ يُرِيدُ الْأَكْثَارَ مِنَ الطَّعَامِ، بَلْ يَقْعُدُ مُسْتَوْفِرًا لَا مُسْتَوْطِنًا، وَيَأْكُلُ بُلْغَةَ هَذَا كَلَامُ الْخَطَّابِيِّ وَأَشَارَ غَيْرُهُ إِلَى أَنَّ الْمُتَكِنِي هُوَ الْمَائِلُ عَلَى جَنْبِهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۷۴۷: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”الْمُقْعِي“: هُوَ الَّذِي يُلْصِقُ يَتِيهِ بِالْأَرْضِ وَيَنْصِبُ سَاقِيهِ.

۱۰۹: بَابُ اسْتِحْبَابِ الْأَكْلِ بِثَلَاثِ

أَصَابِعَ وَاسْتِحْبَابِ لُقُقِ الْأَصَابِعِ

اور چاٹنے سے پہلے پونچھنا مکروہ ہے
گرے ہوئے لقمے کو صاف کر کے کھانا

اور

انگلیاں چاٹنے کے بعد کلائی و قدم پر ملنا

۷۴۸: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا
کھائے وہ اپنی انگلیاں اس وقت تک نہ پونچھے یہاں تک کہ ان کو
چاٹ لے۔ (بخاری و مسلم)

۷۴۹: حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرما
تے تھے جب آپ فارغ ہوئے تو ان انگلیوں کو چاٹ لیا۔ (مسلم)
۷۵۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پیالے کو چاٹنے کا حکم دیا اور
فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت
ہے۔ (مسلم)

۷۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھا
لے اور اس کے ساتھ جو تکلیف دہ چیز لگ گئی اُسے دور کر کے اسے
کھالے اور اسے شیطان کیلئے پڑا نہ رہنے دے اور اپنے ہاتھ رومال
سے نہ پونچھے جب تک کہ اپنی انگلیوں کو چاٹ نہ لے۔ اس لئے کہ
اس کو معلوم نہیں کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

۷۵۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کام کے وقت حاضر ہوتا ہے۔
یہاں تک کہ کھانے کے موقع پر بھی حاضر ہوتا ہے جب تم میں سے کسی
کا لقمہ گر جائے پس وہ اس کو اٹھا کر اس کے ساتھ لگنے والے غبار

وَكْرَاهَةٌ مَسْحُهَا قَبْلَ لَعْفِهَا وَاسْتِحْبَابِ
لَعْفِ الْقُصْعَةِ وَآخِذِ اللَّقْمَةِ الَّتِي تَسْقُطُ
مِنْهُ وَأَكْلِهَا وَجَوَازِ مَسْحِهَا بَعْدَ اللَّعْفِ

بِالسَّاعِدِ وَالْقَدَمِ وَغَيْرِهِمَا

۷۴۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا أَكَلَ
أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسُحُ أَصَابِعَهُ حَتَّى
يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعَقَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۷۴۹: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ
بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ فَإِذَا فَرَغَ لَعَفَهَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۵۰: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِلَعْفِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ،
وَقَالَ: "إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي آيِ طَعَامِكُمْ
الْبِرْكَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۵۱: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا
وَقَعَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيَمِطْ مَا
كَانَ بِهَا مِنْ آذَى وَلَا يَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا
بِلَشَّيْطَانٍ وَلَا يَمْسُحُ يَدَهُ بِالْمُنْدِيلِ حَتَّى
يَلْعُقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي آيِ طَعَامِهِ
الْبِرْكَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۵۲: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّ
الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ
شَأْنِهِ، حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ
لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا

وغیرہ کو دور کرے پھر اس کو کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب کھانے سے فارغ ہو پس وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے۔ اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے کونسے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

۷۵۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے اور فرماتے جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو وہ اس کو اٹھالے اور اس سے لگنے والی ایذا کو دور کر لے اور کھالے اور اس کو شیطان کے لئے پڑا نہ رہنے دے اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم برتن کو چاٹ لیا کریں اور فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کونسے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

۷۵۴: حضرت سعید بن حارث سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے آگ سے پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا وضو نہیں ٹوٹتا۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس جیسے کھانے بہت کم پاتے تھے جب ہم پاتے تو ہمارے پاس رومال تھے بس ہتھیلیاں کلائیاں اور اپنے قدم (ان سے ہم ہاتھ پونچھ لیتے) ہم نماز ادا کرتے اور وضو نہ کرتے تھے۔ (بخاری)

باب: کھانے پر ہاتھوں کا اضافہ

۷۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کے لئے کافی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۷۵۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہے اور دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے

مِنْ أَدَىٰ ثُمَّ لِيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ لِلشَّيْطَانِ ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ ، فَإِنَّهُ لَا يَذْرِي فِي آيِ طَعَامِهِ الْبِرْكَةَ ” رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۷۵۳ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعَقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ : ” إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَالْيَاخُذْهَا وَلْيَمِطْ عَنْهَا الْأَدَىٰ وَلْيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ ” وَنَا أَنْ نَسَلْتُ الْقِصْعَةَ وَقَالَ : ” إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي آيِ طَعَامِكُمُ الْبِرْكَةَ ” رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۷۵۴ : وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ : لَا ، قَدْ كُنَّا زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا ، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكْفُنَا وَسَوَاعِدُنَا وَأَقْدَامُنَا ، ثُمَّ نَضَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ ” رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۱۰ : بَابُ تَكْثِيرِ الْأَيْدِي عَلَى الطَّعَامِ

۷۵۵ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ” طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ ” مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۷۵۶ : وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ” طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ ، وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي

الأربعة: وطعام الأربعة يكفى الثمانية“

رواه مسلم.

۱۱۱: بَابُ آدَبِ الشَّرْبِ

وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا

خَارِجَ الْإِنَاءِ وَكَرَاهَةَ التَّنَفُّسِ فِي

الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْإِنَاءِ

عَلَى الْاَيْمَنِ فَالْاَيْمَنِ بَعْدَ الْمُبْتَدِئِ

۷۵۷: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - يَعْنِي يَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْإِنَاءِ.

۷۵۸: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَشْرَبُوا

وَاحِدًا كَشْرَبِ الْبَعِيرِ وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَتْنِي

وَأَثَابَتْ، وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ“ رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۷۵۹: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ يَعْنِي يُتَنَفَّسَ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ.

۷۶۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ أَتَى بِلَسَنِ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ

يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ فَشَرِبَ ثُمَّ أُعْطِيَ الْأَعْرَابِيُّ وَقَالَ:

”الْاَيْمَنِ فَالْاَيْمَنِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ ”شِيبَ“: آتَى خُلِطَ.

۷۶۱: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب: پینے کے آداب برتن سے باہر تین مرتبہ

سانس لینا مستحب ہے

اور برتن میں سانس لینا مکروہ ہے

اور برتن دائیں سے شروع کر کے

دائیں ہی طرف بڑھاتے جانا

۷۵۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے۔ (بخاری و مسلم)

یعنی برتن سے باہر سانس لیتے۔

۷۵۸: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح پانی

مت پیو بلکہ دو بار تین سانس سے پیو اور جب تم پینے لگو تو اللہ تعالیٰ کا

نام لو اور جب برتن بڑھائے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرو۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۷۵۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ

نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

یعنی پیتے وقت اسی برتن میں سانس لینا۔

۷۶۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ آپ کے

دائیں جانب ایک دیہاتی تھا اور بائیں طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ۔

پس آپ نے پیا پھر دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا دایاں اور پھر

دایاں۔ (بخاری و مسلم)

شِيبَ: ملایا گیا۔

۷۶۱: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشروب لایا گیا جس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف شیوخ و معمر لوگ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو فرمایا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں ان کو دے دوں۔ پس اس لڑکے نے کہا نہیں اللہ کی قسم! میں آپ کی طرف سے ملنے والے حصے پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ (بخاری و مسلم)

تَلَّةٌ : رکھ دیا۔ یہ لڑکے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

باب : مشک وغیرہ کو منہ لگا کر پینا

مکروہ تنزیہی ہے

تحریمی نہیں

۷۶۱ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ کو موڑ کر اس سے پانی پینے کو منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۷۶۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے چھوٹی مشک یا بڑی مشک کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۷۶۴ : ام ثابت کبشہ بن ثابت ہمشیرہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لنگی ہوئی مشک سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر میں اٹھی اور مشک کے اس منہ کو کاٹ لیا (تبرک کے طور پر)..... (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ام ثابت نے اس کو اس لئے کاٹا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے لگنے والی جگہ محفوظ رہے اور اس سے برکت حاصل کریں اور ہر وقت استعمال سے اس کو محفوظ کر لیں۔ یہ حدیث

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاحٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ "أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ؟" فَقَالَ الْغُلَامُ : لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْتِرُ بِنَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا" فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . قَوْلُهُ "تَلَّهُ" أَيْ وَضَعَهُ هَذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

۱۱۳ : بَابُ كَرَاهَةِ الشُّرْبِ مِنْ قَمِّ الْقُرْبَةِ وَنَحْوِهَا وَبَيَانُ أَنَّهُ لَا رَاهَةَ تَنْزِيْهِ لَا كَرَاهَةَ تَحْرِيْمٍ

۷۶۲ : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اخْتِيَابِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا وَيُشْرَبَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۷۶۳ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السَّقَاءِ أَوْ الْقُرْبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۷۶۴ : وَعَنْ أُمِّ ثَابِتٍ كَبْشَةَ بِنْتِ ثَابِتِ أُخْتِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِي قُرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَأَنِمَا فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ - وَأَنَّمَا قَطَعْتَهَا لِتَحْفَظَ مَوْضِعَ فَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَبْرَكَ بِهِ

بین جواز کو ثابت کرتی ہے۔
اور پہلی دونوں حدیثیں افضلیت اور کمال کو بیان کرتی
ہیں۔ (واللہ اعلم)

وَتَصُونُهُ عَنِ الْإِبْتِدَالِ - وَهَذَا الْحَدِيثُ
مَحْمُولٌ عَلَى بَيَانِ الْجَوَازِ وَالْحَدِيثَانِ
السَّابِقَانِ لِبَيَانِ الْأَفْضَلِ وَالْأَكْمَلِ وَاللَّهُ
أَعْلَمُ.

باب: پانی میں پھونک مارنا مکروہ ہے

۷۶۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے والی چیز میں پھونک مارنے سے منع
فرمایا۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں برتن میں کوئی تنکا
دیکھوں تو؟ اس پر آپ نے فرمایا اس کو انڈیل دو۔ اس نے عرض کیا
میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا پھر پیالے کو
لینے منہ سے (ایک دوسانس کے بعد ہٹالو)..... (ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳: بَابُ كَرَاهَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

۷۶۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي
الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ: الْقَدَاةُ أَرَاهَا فِي
الْإِنَاءِ؟ فَقَالَ: "أَهْرِفْهَا" قَالَ ابْنُ
مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ قَالَ: "قَابِنِ الْقَدْحِ إِذَا
فِيكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَقَالَ: حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع
فرمایا۔ (ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۶۶: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ
يُنْفَخَ فِيهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَقَالَ: حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب: کھڑے ہو کر پینا جائز ہے

مگر

بیٹھ کر پینا افضل ہے

اس میں ایک روایت نمبر ۷۶۴ کوشہ والی گزری۔

۷۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زحزم پلایا تو آپ نے کھڑے ہونے کی
حالت میں پیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۴: بَابُ بَيَانِ جَوَازِ الشَّرْبِ قَائِمًا

وَبَيَانِ أَنَّ الْأَكْمَلَ وَالْأَفْضَلَ

الشَّرْبِ قَاعِدًا

فِيهِ حَدِيثٌ كَثِيرَةٌ السَّابِقُ

۷۶۷: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: سَقَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ
وَهُوَ قَائِمٌ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۶۸: حضرت نزال بن سبرة رضی اللہ عنہ
تعالیٰ عنہ باب رجبہ پر پانی کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر پانی پیا پھر

۷۶۸: وَعَنْ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَابَ الرَّجَبِ

فرمایا: بعض لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو ناپسند کرتے ہیں بے شک میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا جیسے تم نے دیکھا۔ (بخاری)

۷۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلتے چلتے کھا لیتے اور کھڑے کھڑے پانی پی لیتے۔ (ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد شعیب اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے اور بیٹھے دونوں طرح پانی پیتے دیکھا۔ (ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے منع فرمایا کہ کوئی آدمی کھڑے ہو کر پانی پیے۔ قتادہ کہنے لگے کہ ہم نے حضرت انس سے پوچھا پھر کھانے کا کیا حکم؟ تو انہوں نے فرمایا اس سے بھی زیادہ برا اور بدتر عمل ہے۔ (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے پر ڈانٹ پلائی۔

۷۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کھڑے ہو کر ہرگز پانی نہ پیے جو بھول جائے وہ تے کر ڈالے۔ (مسلم)

باب: پلانے والا سب سے
آخر میں پیے

۷۷۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قوم کا ساقی پینے میں سب سے آخر میں پیتا ہے۔ (ترمذی)

فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَمِلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَمِلْتُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۶۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْسِي وَنَشْرِبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۷۰: وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَشْرِبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۷۱: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرِبَ الرَّجُلُ قَائِمًا - قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: فَأَلَا تَأْكُلُ؟ قَالَ: ذَلِكَ أَشْرٌ - أَوْ أَحَبُّ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَسَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا.

۷۷۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا" فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۵: بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرَهُمْ شَرِبًا

۷۷۳: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ" نَعْنَمُ شَرِبًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ

حَسَنٌ صَحِيحٌ. حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶: بَابُ جَوَازِ الشُّرْبِ مِنْ جَمِيعِ
الْاَوَانِي الطَّاهِرِ غَيْرِ النَّهْبِ وَالْفِضَّةِ
وَجَوَازِ الْكُرْعِ - وَهُوَ الشُّرْبُ بِالْقَمِ
مِنَ النَّهْرِ وَعَیْرِهِ - بِغَيْرِ اِنَاءٍ وَلَا يَدٍ
وَتَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ النَّهْبِ وَالْفِضَّةِ
فِي الشُّرْبِ وَالْاَكْلِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ
وُجُوهِ الْاِسْتِعْمَالِ

۷۷۴: عَنْ اَنَسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ :
حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الْمَاءِ
الَّذِي اَهْلِهِ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ
بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَصَغَرَ الْمِخْضَبُ اَنْ
يَسُطَّ فِيهِ كَفَّهُ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ - قَالُوا :
كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ : ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً - مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ - هَذِهِ رَوَايَةُ الْبُخَارِيِّ. وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ
وَلِمُسْلِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِاِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ
فَاتَى بِقَدْحٍ رَخْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ
فَوَضَعَ اَصَابِعَهُ فِيهِ - قَالَ اَنَسٌ : فَجَعَلْتُ
اَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ
فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعَيْنِ اِلَى
الثَّمَانِيْنَ.

۷۷۵: وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ : اَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَاخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي
تَوْرٍ مِنْ صُفْرِ فَتَوَضَّأَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.
"الصُّفْرُ" بِضَمِّ الصَّادِ وَيَحْوِزُ كَسْرُهَا

باب: تمام پاک برتنوں سے

سوائے سونا چاندی کے

پینا جائز ہے اور نہر وغیرہ سے بغیر برتن کے منہ

لگا کر پینے کا جواز

اور چاندی اور سونے کے

برتن کھانے پینے اور طہارت میں استعمال

کرنا بھی حرام ہے

۷۷۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نماز کا وقت ہو
گیا قریب گھر والے تو اپنے گھروں میں چلے گئے اور کچھ لوگ باقی رہ
گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے پاس پتھر کا ایک کھلا برتن لایا گیا۔ اس
برتن میں ہتھیلی بھی نہیں پھیل سکتی تھی مگر سب لوگوں نے وضو کیا۔ لوگوں
نے پوچھا ہماری تعداد کتنی تھی؟ حضرت انس کہتے ہیں کہ اسی (۸۰)
یا اس سے زیادہ۔ بخاری و مسلم کی روایت میں ہے۔ یہ الفاظ بخاری
کے ہیں اور دوسری بخاری و مسلم کی روایت میں ہے نبی
اکرم ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا۔ آپ کے پاس ایک ایسا
پیالہ لایا گیا جس کا منہ کھلا ہوا تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا آپ نے
اس میں اپنی انگلیاں مبارک رکھ دیں۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میں
پانی کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ حضور ﷺ کی انگلیوں کے درمیان
سے پھوٹ رہا ہے پس میں نے وضو کرنے والوں کو شمار کیا تو وہ ستر
اور اسی کے درمیان تھے۔

۷۷۵: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے
تانے کے ایک پیالے میں پانی پیش کیا تو آپ نے اس سے وضو
فرمایا۔ (بخاری)

الضَّفْرُ: تانبا۔

التُّورُ: پیالے جیسا برتن

۷۷۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری آدمی کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ایک اور ساتھی بھی تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی مشکیزے میں ہو تو وہ ہمیں دو۔ ورنہ ہم منہ لگا کر پانی پی لیں گے۔ (بخاری)

الشَّنُّ: مشک

۷۷۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موٹے اور باریک ریشم سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں۔ (بخاری و مسلم)

۷۷۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں یہ لفظ ہیں جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا اور پیتا ہے۔

اور مسلم کی دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں کہ جس نے سونے اور چاندی کے برتن سے پیا۔ پس بے شک وہ اپنے پیٹ میں جہنم سے آگ بھر رہا ہے۔

وَهُوَ النُّحَاسُ "وَالتُّورُ" كَالْقَدْحِ وَهُوَ بِالنَّاءِ وَالْمُشَاةِ مِنْ فَوْقِ.

۷۷۶: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبَةٌ لَهُ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي سِنَّةٍ وَالْآ كَرْنَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"الشَّنُّ": الْقُرْبَةُ.

۷۷۷: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالذَّبَابِ وَالشَّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ: "هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۷۸: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "الَّذِي يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: "مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ."

كِتَابُ اللَّبَاسِ

باب: سفید کپڑا مستحب ہے

البتہ سرخ، سبز، زرد سیاہ رنگ کے کپڑے

۱۱۷: بَابُ اسْتِحْبَابِ الثَّوْبِ الْأَبْيَضِ

وَجَوَازِ الْأَحْمَرِ وَالْأَخْضَرِ وَالْأَصْفَرِ

جو کپاس اسی بالوں اور اون وغیرہ کے ہوں جائز ہیں

سوائے ریشم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے اولاد آدم! ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے ستر کو چھپاتا اور زینت کا باعث ہے۔ اور تقویٰ کا لباس بہت زیادہ بہتر ہے۔“ (اعراف) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اس نے تمہارے لئے کچھ قمیص ایسے بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں کچھ قمیص ایسے بنائے جو تمہیں لڑائی سے بچاتے ہیں۔“

۷۷۹: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو وہ تمہارے بہترین کپڑوں میں سے ہیں اور اس میں اپنے مردوں کو دفن کر دیا کرو۔ (ابوداؤد ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۷۸۰: حضرت سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو۔ اس لئے کہ وہ پاکیزہ، عمدہ ہے اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ (نسائی حاکم)

یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۸۱: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک میانہ تھا۔ میں نے آپ کو سرخ رنگ کے جوڑے میں دیکھا میں نے آپ سے زیادہ حسین کسی کو کبھی نہ دیکھا۔ (بخاری و مسلم)

۷۸۲: حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کے مقام ابطح میں سرخ چمڑے کے ایک خیمے میں دیکھا۔ حضرت بلال آپ کے وضو کا پانی لے کر باہر نکلے۔ پس کچھ لوگ تو وہ تھے جن کو چھیننے مل سکے اور بعض کو پانی مل گیا۔ پس نبی اکرم نکلے جبکہ آپ نے سرخ جوڑا پہنا ہوا تھا گویا اب بھی مجھے حضور کی

وَالْأَسْوَدَ وَجَوَازِهِ مِنْ قُطْنٍ وَكَنَانٍ
وَشَعْرٍ وَصُوفٍ وَغَيْرِهَا إِلَّا الْحَرِيرَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُؤَارِي سَوَاتِكُمْ وَرِيثًا وَلِبَاسَ التَّقْوَى ذَلِكُمْ خَيْرٌ﴾ [الاعراف: ۲۶] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَجَعَلْ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمْ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ﴾ [السج: ۸۱]

۷۷۹: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "الْبُسُورُ الْبَيَاضُ الْبَيَاضُ فَإِنَّهَا مِنَ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ" وَكَفَّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۸۰: وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "الْبُسُورُ الْبَيَاضُ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ" وَكَفَّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ" رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۷۸۱: وَعَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرْبُوعًا، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۸۲: وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهَبِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قَبَّةٍ لَهُ حُمْرَاءَ مِنْ آدَمَ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوئِهِ فَمِنْ نَاضِحٍ وَنَانًا فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پنڈلیوں کی سفیدی نظر آ رہی ہے۔ پھر آپؐ نے وضو کیا اور حضرت بلالؓ نے اذان دی۔ میں حضرت بلال کے ادھر ادھر منہ کرنے کو خوب جانچ رہا تھا کہ وہ دائیں اور بائیں جانب کہہ رہے تھے: حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ حَسْبِيَ عَلَى الْفَلَاحِ۔ پھر آپؐ کے لئے ایک چھوٹا نیزہ گاڑ دیا گیا پس آپؐ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ (آپؐ کے سامنے سے کتا اور گدھا گزرتا رہا جنہیں روکا نہ گیا۔) (بخاری و مسلم)

العَنْزَةُ: چھوٹا نیزہ۔

۷۸۳: حضرت ابو رمثہ رفاعہ تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپؐ کے جسم مبارک پر دو ہنز کپڑے تھے۔ (ابوداؤد ترمذی) صحیح سند کے ساتھ۔

۷۸۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپؐ کے سر مبارک پر سیاہ کپڑا تھا۔ (مسلم)

۷۸۵: حضرت ابوسعیبہ و بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں اب بھی سامنے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ آپؐ نے سیاہ پگڑی پہن رکھی ہے اور اس کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا ہے۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اس حال میں کہ آپؐ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا۔

۷۸۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحول مقام کے بنے ہوئے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ان میں نہ قمیص تھی نہ پگڑی۔ (بخاری و مسلم)

السُّحُولِيَّةُ: یمن کی ایک بستی کا نام ہے اس کی طرف منسوب کپڑے کو کہتے ہیں۔

وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقِيهِ، فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٍ، فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ فَأَهْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، يَقُولُ يَمِينًا وَشِمَالًا: حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ حَسْبِيَ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ رُكِّزَتْ لَهُ عَنْزَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَا يُمْنَعُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"العَنْزَةُ" بَفَتْحِ التَّوْنِ نَحْوِ الْعُكَازَةِ.

۷۸۳: وَعَنْ أَبِي رَمْثَةَ رِفَاعَةَ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ رَوَاهُ أَبُو إِسْحَقَ، وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۷۸۴: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۸۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَمْرٍو ابْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرَخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

۷۸۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهَا قِمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"السُّحُولِيَّةُ" بَفَتْحِ السِّينِ وَضَمِّهَا وَضَمِّ الْحَاءِ، الْمُفْعَلَاتُ: ثَبَاتٌ تَنْسَبُ إِلَى سَحُولٍ:

الْكَرْسُفُ : رُوِيَ -

۷۸۷: وَعَنْهَا قَالَتْ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرَّحَلٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

الْمِرْطُ : چادر -

۷۸۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک صبح گھر سے نکلے جبکہ آپ پر سیاہ بالوں کی بنی ہوئی کجاووں کی تصویر والی چادر تھی۔ (مسلم)

"الْمِرْطُ" بِكسر الميم : وَهُوَ كِسَاءٌ .

"وَالْمَرَّحَلُ" بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ هُوَ الَّذِي فِيهِ صُورَةُ رِحَالِ الْإِبِلِ ، وَهِيَ الْأَكْوَارُ .

۷۸۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اوٹنی یا سواری سے اتر کر چلتے رہے یہاں تک کہ رات کی سیاہی میں چھپ گئے۔ پھر تشریف لائے پس میں نے برتن سے آپ پر پانی اتار دیا۔ جس سے آپ نے اپنا چہرہ مبارک دھویا اس وقت آپ نے اون کی جگہ پہنا ہوا تھا۔ آپ کے بازو اس میں سے نہ نکل سکے۔ پھر آپ نے جگہ کی ٹخلی جانب سے نکال کر اپنے دونوں بازوؤں کو دھویا اور سر کا مسح کر لیا پھر میں جھکا تاکہ آپ کے موزے اتاروں تو آپ نے فرمایا ان کو اسی طرح رہنے دو۔ اس لئے کہ میں نے پاکیزگی کی حالت میں ان میں پاؤں کو داخل کیا اور آپ نے ان دونوں پر مسح فرمایا۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ننگ آستینوں والا شامی جبہ پہنا ہوا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ معاملہ غزوہ تبوک میں پیش آیا۔

۷۸۸: وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مَسِيرِهِ فَقَالَ لِي : "أَمَعَكَ مِرْطٌ ؟" قُلْتُ : نَعَمْ ، فَنَزَلَ عَن رِجْلَيْهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى فِي سَوَادِ النَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَعْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدْوَاءِ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوفٍ ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ ، فَعَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ حُفَّتَيْهِ فَقَالَ : "دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ" وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ : "وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ صَبِيغَةٌ الْكُمَيْنِ" وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ هَذِهِ الْقَضِيَّةَ كَانَتْ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ .

باب : قمیص کا پہننا مستحب ہے

۱۱۸: بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَمِيصِ

۷۸۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ کپڑوں میں محبوب کپڑا قمیص تھی۔ (ابوداؤد ترمذی)

۷۸۹: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمِيصُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :

یہ حدیث حسن ہے۔

حَدِيثٌ حَسَنٌ .

باب: قمیص، آستین، چادر اور پگڑی کے کنارے
کی لمبائی اور تکبر کے طور پر ان میں سے
کسی بھی چیز کو لٹکانا حرام
اور بغیر تکبر کے مکروہ

۷۹۰: حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص کے آستین گٹوں تک
تھے۔ (ابوداؤد ترمذی)
حدیث حسن ہے۔

۷۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
اکرم نے فرمایا جس نے تکبر سے اپنا کپڑا زمین میں گھسینا اللہ قیامت
میں اس پر نظر نہ فرمائیں گے۔ اس پر ابو بکر صدیق نے عرض کیا
یا رسول اللہ میرا تہبند لٹک جاتا ہے سوائے اس کے کہ میں اس کا بہت
خیال کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا اے ابو بکر بے شک تم ان
لوگوں میں سے نہیں ہو، تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔ بخاری نے
روایت کیا اور مسلم نے کچھ حصہ روایت کیا۔

۷۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر نہیں
فرمائیں گے جس نے اپنا تہبند تکبر کی وجہ سے لٹکایا۔ (بخاری و مسلم)
۷۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو گا وہ
آگ میں ہوگا۔ (بخاری)

۷۹۴: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
اکرم نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ
کلام فرمائیں گے اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ
ہی ان کو پاک فرمائیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

۱۱۹: بَابُ صِفَةِ طُولِ الْقَمِيصِ وَالْكُمِّ
وَالْإِزَارِ وَطَرَفِ الْعِمَامَةِ وَتَحْرِيمِ
إِسْبَالِ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ عَلَى سَبِيلِ
الْخِيَلَاءِ وَكَرَاهَتِهِ مِنْ غَيْرِ خِيَلَاءٍ!

۷۹۰: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدِ الْأَنْصَارِيَّةِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيصِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الرَّسْغِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۷۹۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا
يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ إِزَارِي يَسْتُرْخِي إِلَّا أَنْ
أَتَعَاهِدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَنْتَ
لَسْتَ بِمَنْ يَفْعَلُهُ خِيَلًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ.

۷۹۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۹۳: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَا
أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ"
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۹۴: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يَكْتُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُرَحِّمُهُمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ" قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ابو ذر کہتے ہیں کہ اس بات کو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا۔ ابو ذر نے کہا یہ رسوا ہوئے اور نقصان میں پڑے۔ یا رسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: چادر ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، احسان جتلانے والا، جھوٹی قسم سے سامان بیچنے والا (مسلم) مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے اپنا تہبند لٹکانے والا۔

۷۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسبال (زیادہ کپڑا لٹکانا) 'تہبند' قمیص اور پگڑی میں ہے اور جس نے بھی کوئی چیز تکبر کے طور پر گھسیٹی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نظر نہیں فرمائیں گے۔ (ابوداؤد نسائی) صحیح سند کے ساتھ۔

۷۹۶: حضرت ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہ ایک آدمی کی رائے کی طرف لوٹتے ہیں اور جو کچھ بھی کہتا ہے وہ اس کو قبول کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ ﷺ دو مرتبہ میں نے کہا۔ آپ نے فرمایا علیک السلام مت کہو بلکہ السلام تو مردوں کا سلام ہے یوں کہو۔ السلام علیکم۔ کہتے ہیں میں نے کہا یا آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں؟ آپ نے فرمایا میں اس اللہ کا رسول ہوں جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم اس کو پکارتے ہو وہ تکلیف کو دور کر دیتے ہیں اور جب تم کو کوئی قحط سالی پہنچتی ہے تو پھر تم اس کو پکارتے ہو تو وہ تمہاری فصلوں کو اگا دیتا ہے اور جب تم کسی بیابان یا جنگل میں ہوتے ہو اور تمہاری اونٹنی گم ہو جاتی ہے۔ پھر اس کو تم پکارتے ہو تو وہ تمہیں واپس کر دیتا ہے۔ میں نے کہا مجھ سے کوئی وعدہ لے لیں یا مجھے کوئی نصیحت فرما دیں۔ فرمایا ہرگز کسی کو گالی مت دو۔ جابر کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے نہ کسی آزاد اور غلام کو گالی دی بلکہ کسی اونٹ اور بکری کو بھی برا بھلا نہیں کہا اور فرمایا کسی بھی نیکی کو ہرگز حقیر مت سمجھو خواہ وہ نیکی اپنے

ثلاث مرار - قال أبو ذر حابوا وخسروا، من هم يا رسول الله ﷺ؟ قال: "المسبل، والمنان، والمنفق سلعته بالحلف الكاذب" رواه مسلم - وفي رواية له: "المسبل إزاره"

۷۹۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "الْإِسْبَالُ فِي الْأَزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ شَيْئًا خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ". وَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۷۹۶: وَعَنْ أَبِي جُرَيْبٍ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "رَأَيْتُ رَجُلًا يَصُدُّ النَّاسَ عَنْ رَأْيِهِ. لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَّرُوا عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَرَّتَيْنِ. قَالَ: "لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةَ الْمَوْتَى. قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ" قَالَ قُلْتُ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: "أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعْوَتُهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَإِذَا أَصَابَكَ عَامٌ سَنَةً فَدَعْوَتُهُ أَنْتَبَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ قَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعْوَتُهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ" قَالَ: قُلْتُ: اغْهَدْ إِلَيَّ قَالَ: "لَا تَسْبِنَنَّ أَحَدًا" قَالَ: فَمَا سَبَّيْتُ بَعْدَهُ حُرًّا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا بَعِيرًا، وَلَا شَاةً، وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَإِنْ تَكَلَّمْتَ أَحَاكَ

بھائی کے ساتھ تیرے کھلا چہرہ گفتگو کرنا ہو۔ بلاشبہ یہ بھی نیکی ہے اور فرمایا اپنی تہبند کو نصف پنڈلی تک اونچا رکھو۔ اگر ایسا نہیں کر سکتے ہو تو پھر ٹخنوں تک اور چادر لٹکانے سے اپنے آپ کو بچاؤ چونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ تکبر کو پسند نہیں کرتے اور فرمایا اگر کوئی شخص تم کو گالی دے ایسی بات سے عار دلانے جو تیرے بارے میں جانتا ہو تو تو اس کو مت عار دلا ایسی بات سے جو تو اس کے بارے میں جانتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا وبال اسی پر ہے۔ (ابوداؤد)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا جاؤ اور وضو کرو وہ گیا اور وضو کیا۔ پھر آیا۔ آپ نے پھر فرمایا جاؤ اور وضو کرو۔ اس پر ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کو وضو کرنے کا کیوں حکم دیتے ہیں؟ پھر آپ خاموش ہو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ تہبند لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ تہبند لگانے والے کی نماز کو قبول نہیں فرماتا۔ (ابوداؤد)

صحیح علی شرط مسلم۔

۷۹۸: حضرت قیس ابن بشر تغلیبی کہتے ہیں مجھے میرے والد جو حضرت ابودرداء کے ہم نشین تھے انہوں نے بتلایا کہ دمشق میں ایک آدمی حضرات صحابہ میں سے تھا جس کو بھل بن حنظلہ کہا جاتا تھا وہ الگ تھلگ رہنے والا آدمی تھا وہ عام لوگوں کے ساتھ کم ہی بیٹھتا تھا۔ وہ تو نماز کی طرف ہی متوجہ رہتا تھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو جاتے تو پھر تسبیح اور تکبیریں۔ گھر آنے تک مصروف رہتے۔ ایک دن ان کا گزر ہمارے پاس سے اس وقت ہوا جبکہ ہم ابودرداء کے پاس بیٹھے تھے تو ان حضرت کو حضرت ابودرداء نے کہا ایک ایسی بات فرمائیں جو ہمیں نفع دے اور آپ کو نقصان نہ دے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ

وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ، إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنَّ آيَةَ قَالِي الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ، وَاسْبَالِ الْإِزَارِ، فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ، وَإِنْ امْرَأٌ شَتَمَكَ أَوْ عَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تَعْبِرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّهَا وَبَالَ ذَلِكَ عَلَيْكَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۹۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلَ إِزَارِهِ، إِذْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ" فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: "اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ" فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ؟ قَالَ: "إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلَ إِزَارِهِ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۷۹۸: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ بَشْرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ. قَالَ: كَانَ بَدِمَشْقَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا فَلَمَّا يُجَالِسُ النَّاسَ، إِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ، فَمَرَّبْنَا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا پس وہ لشکر واپس آیا تو ان میں ایک ایسا آدمی آیا جو اس مجلس میں بیٹھ گیا جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کو کہا اگر تو ہمیں اس وقت دیکھتا جب ہم اور دشمن ایک دوسرے کے مقابل ہوئے (تو کیا خوب تھا) پھر فلاں آدمی نے جملہ کہا اور نیزہ اٹھایا اور کہا یہ مجھ سے لڑائی کا مزہ چکھو لو میں ایک غفاری لڑکا ہوں۔ تم بتلاؤ اس کہنے والے کی اس بات کا کیا حکم ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا کہ اس کا اجر باطل ہو گیا۔ اس بات کو دوسرے نے سن کر کہا پھر میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ پس دونوں نے آپس میں تنازعہ کیا جس کو رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا سبحان اللہ کوئی حرج نہیں کہ اسے اجر بھی دیا جائے اور اس پر تعریف بھی کی جائے۔ میں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اس سے بڑے خوش ہوئے اور اس کی طرف سر اٹھانے لگے تم نے یہ بات واقعتاً رسول اللہ ﷺ سے سنی وہ کہنے لگے جی ہاں۔ حضرت ابو درداء اس بات کو لوٹاتے رہے یہاں تک کہ میں کہنے لگا ابن عطلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں گے۔ قیس کہتے ہیں کہ ایک دن پھر ابن عطلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں ایک بات بتلائیے کہ وہ ہمیں فائدہ دے اور آپ کو نقصان نہ دے۔ کہنے لگے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جہاد کے گھوڑوں پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسا صدقہ کے لئے ہاتھ کھولنے والا جو اس کو کبھی بند نہ کہوے۔ پھر ایک اور دن ہمارے پاس سے ان کا گزر ہوا تو حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک بات فرمائیے جو ہمیں نفع دے اور آپ کو نقصان نہ دے۔ تو اس پر ابن عطلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خرمیہ اسدی بہت اچھا آدمی ہے اگر اس کے بال لمبے اور تہبند لٹکا ہوا نہ ہوتا۔ پس یہ بات خرمیہ کو پہنچی تو انہوں نے جلدی سے ایک چھری لے کر اپنے بالوں کو اپنے کانوں تک کاٹ ڈالا اور

سَرِيَّةً فَقَدِمْتُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ: لَوْ رَأَيْنَا حِينَ اتَّقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ فَحَمَلُ فُلَانٍ وَطَعَنَ فَقَالَ: خَذَهَا مِنِّي وَأَنَا الْغَلَامُ الْغَفَّارِيُّ، كَيْفَ تَرَى فِي قَوْلِهِ؟ فَقَالَ: مَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ - فَسَمِعَ بِذَلِكَ آخَرُ فَقَالَ: مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَتَنَازَعَا حَتَّى سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللَّهِ! لَا بَأْسَ أَنْ يَرْجِعَ وَيُحْمَدَ" فَرَأَيْتَ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَيَقُولُ: أَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ. فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ لِيَبْرُكَنَّ عَلَيَّ رُكْبَتَيْهِ، قَالَ: فَسَمَرْنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبُضُهَا" ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ الرَّجُلُ خَرِيمٌ الْأَسِيدِيُّ! لَوْ لَا طُولُ جُمَّتِهِ وَاسْتَبَالَ إِزَارَهُ!" فَبَلَغَ ذَلِكَ خَرِيمًا فَعَجَلَ: فَأَخَذَ شَفْرَةً فَفَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى

چادر کو نصف پنڈلی تک اونچا کر لیا۔ پھر اسی طرح ایک دن کا ہمارے پاس سے گزر ہوا تو ابورداءؓ کہنے لگے کہ ایک بات جو ہمیں نفع دے اور آپ کو نقصان نہ دے فرمائیں تو اس پر انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس جانے والے ہو۔ پس اپنے کجاووں کو درست کر لو اور اپنے لباسوں کو صحیح کر لو۔ تاکہ تم اس طرح ہو جاؤ جیسے وہ آدمی جو چہرے پر تل رکھتا ہو بے شک اللہ بری ہیئت کو اور بتکلف بد صورتی کو ناپسند کرتے ہیں۔ (ابوداؤد) اچھی سند کے ساتھ البتہ قیس بن بشر کے بارے میں ثقہ اور ضعیف ہونے پر اختلاف ہے امام مسلم نے ان سے روایت لی ہے۔

۷۹۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کا تہبند نصف پنڈلی تک اور کوئی حرج اور گناہ نہیں اگر نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو پس جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے اور جس آدمی نے اپنی چادر کو تکبر کی وجہ سے گھسیٹا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ فرمائیں گے۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۸۰۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرا گزر رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ہوا جبکہ میرا تہبند لٹکا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے عبد اللہ اپنے تہبند کو اونچا کرو۔ میں نے اونچا کیا فرمایا کچھ اور اونچا کرو تو میں نے کچھ اور اونچا کر دیا اس کے بعد میں نے ہمیشہ اس کا خیال رکھا بعض لوگوں نے پوچھا تہبند کہاں تک ہونا چاہئے؟ تو عبد اللہ نے کہا نصف پنڈلیوں تک۔ (مسلم)

۸۰۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے جس نے اپنے کپڑے کو تکبر کی وجہ سے لٹکایا۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں فرمائیں گے۔ حضرت ام سلمہ نے عرض کیا۔ عورتیں اپنے دامنوں کے بارے میں کیا کریں؟ فرمایا کہ ایک باشت

انصاف ساقیہ، ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَيَّ إِخْوَانِكُمْ: فَاصْلِحُوا رِجَالَكُمْ وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ: فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، إِلَّا قَيْسَ بْنَ بَشِيرٍ فَاخْتَلَفُوا فِي تَوْبِيقِهِ وَتَضْعِيفِهِ وَقَدْ رَوَاهُ لَهُ مُسْلِمٌ.

۷۹۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ الْمُسْلِمُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، وَلَا حَرَجَ أَوْ لَا جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَمَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۸۰۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْحَاءً، فَقَالَ: "يَا عَبْدَ اللَّهِ، ارْزُقْ إِزَارَكَ" فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ: "زِدْ" فَرِدْتُ، فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ: إِلَى انصاف الساقين" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۰۱: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَكَيْفَ تَضَعُ النِّسَاءُ بِيَدِيوَلِهِنَّ؟ قَالَ: "يُرْجِحِينَ شِبْرًا"

ڈھیلا کریں۔ ام سلمہ نے عرض کیا کہ پھر تو ان کے قدم ننگے ہو جائیں گے اس پر آپ نے فرمایا کہ وہ ایک ہاتھ لٹکالیں اس سے زائد نہ کریں۔ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: تواضع کے طور پر اعلیٰ لباس

چھوڑ دینا مستحب ہے

باب فضل الجوع من السی اخرہ۔ اس باب کے متعلق کچھ

باتیں گزر چکی ہیں۔

۸۰۲: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کے لئے ایسا لباس چھوڑا جس پر اسے قدرت حاصل ہے تو اللہ قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے اور اس کو اختیار دیں گے۔ ایمان کے جوڑوں میں سے جس جوڑے کو وہ چاہے پہن لے۔ ترمذی نے اس کو روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

باب: لباس میں میانہ روی اختیار کرنا بہتر ہے

مگر ایسا لباس بغیر کسی شرعی ضرورت کے نہ پہننے

جو اس باب دار کرے

۸۰۳: حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں کہ اس کی نعمت کا اثر دیکھا جائے۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

باب: مردوں کو ریشمی لباس اور ریشم کے گدے

پر بیٹھنا اور تکیہ لگانا حرام ہے

البتہ عورتوں کے لئے جائز ہے

۸۰۴: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَتْ: إِذَا تَنَكَّشْتُ أَقْدَامَهُنَّ. قَالَ: "فَيَسِرُّ حَيْسَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدُّنَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۰: بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ التَّرْفَعِ

فِي اللِّبَاسِ تَوَاضَعًا

قَدْ سَبَقَ فِي بَابِ فَضْلِ الْجُوعِ وَخُشُوعَةِ الْعَيْشِ

جَمَلٌ تَعَلَّقُ بِهَذَا الْكِتَابِ

۸۰۲: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ تَوَضَّعَ فِي اللِّبَاسِ

تَوَاضَعًا لِلَّهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللَّهُ بِإِم

الْقِيَمَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُحْيِيَهُ

مِنْ أَمْرِ حُلَلِ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا" رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۱: بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّوَسُّطِ فِي

اللِّبَاسِ وَلَا يَقْتَصِرُ عَلَى مَا يُزِرِّي بِهِ

لِغَيْرِ حَاجَةٍ وَلَا مَقْصُودٍ شَرْعِيٍّ

۸۰۳: عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

"إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى آثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى

عَبْدِهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ

حَسَنٌ.

۱۲۲: بَابُ تَحْرِيمِ لِبَاسِ الْحَرِيرِ عَلَى

الرِّجَالِ وَتَحْرِيمِ جُلُوسِهِمْ عَلَيْهِ

وَاسْتِنَادِهِمْ إِلَيْهِ وَجَوَارِ لُبْسِهِ لِلنِّسَاءِ

۸۰۴: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریشم مت پہنو۔ اس لئے کہ جس شخص نے اس کو دنیا میں پہنا وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔ (بخاری و مسلم)

۸۰۵: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بے شک ریشم وہ پہنتا ہے جس کا کوئی حصہ نہ ہو (یعنی آخرت میں)..... (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے جس کا کوئی حصہ آخرت میں نہ ہو۔

مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ: یعنی جس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

۸۰۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ (بخاری و مسلم)

۸۰۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونے کو پکڑ کر فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

ابوداؤد نے سند حسن سے روایت کیا ہے۔

۸۰۸: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم اور سونے کا پہننا میری امت کے مردوں پر حرام ہے اور ان کی عورتوں کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں کھانے اور پینے سے منع فرمایا۔ موٹے اور باریک ریشم کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (بخاری)

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ، فَإِنَّ مِنْ لِبْسِهِ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۰۵: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "أَمَّا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: "مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ"

قَوْلُهُ "مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ": أَي لَا نَصِيبَ لَهُ.

۸۰۶: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۰۷: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورِ أُمَّتِي" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۸۰۸: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "حَرَمٌ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَيَّ ذُكُورِ أُمَّتِي وَأَجَلٌ لَأُنَائِهِمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۰۹: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ فِي أَيْبَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبَّسِ الْحَرِيرِ وَالذَّبْيَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

باب: خارش والے کو
ریشم پہننا جائز ہے

۸۱۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خارش کی وجہ سے حضرت زبیر اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو ریشم پہننے کی اجازت دی۔ (بخاری و مسلم)

باب: چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور
اس پر سوار ہونے کی ممانعت

۸۱۱: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چیتے کی کھال اور ریشم پر مت بیٹھو۔

ابن ماجہ نے حسن کہا۔

۸۱۲: حضرت ابی بلیح اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے (استعمال سے) منع فرمایا۔ ابی داؤد، ترمذی، نسائی نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔ ترمذی کی روایت میں ہے کہ درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

باب: جب نیا کپڑے پہنے
تو کیا دعا پڑھے؟

۸۱۳: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً پگڑی، قمیص، چادر اور پھر یہ دعا پڑھتے: "اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ....." اے اللہ آپ کے لئے تمام تعریفیں ہیں آپ نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں آپ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس

۱۳۳: بَابُ جَوَازِ لُبْسِ الْحَرِيرِ
لِمَنْ بِهِ حِكَّةٌ

۸۱۰: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ.

۱۳۴: بَابُ النَّهْيِ عَنِ افْتِرَاشِ
جُلُودِ التَّمُورِ

۸۱۱: عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تَرَكِبُوا الْخَزَّ وَلَا السَّمَارَ" حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۸۱۲: وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ - وَفِي رِوَايَةٍ التِّرْمِذِيُّ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ.

۱۳۵: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ
جَدِيدًا

۸۱۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ.

کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور جس مقصد کے لئے یہ بنایا گیا اس کے شر سے بھی۔ (ابوداؤد ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

باب: پہننے میں دائیں

جانب مستحب ہے

اس باب کا مقصد و ما حاصل گزر چکا وہاں صحیح احادیث ذکر کر دی گئی ہیں۔

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۶: بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِبْتِدَاءِ

بِالْيَمِينِ فِي اللَّبَاسِ

هَذَا الْبَابُ قَدْ تَقَدَّمَ مَقْصُودُهُ وَذَكَرْنَا

الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ فِيهِ.

کتاب آداب النوم

باب: سونے، لیٹنے، بیٹھنے، مجلس،

ہم مجلس اور

خواب کے آداب

۸۱۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے بستر سونے کے لئے تشریف لاتے تو دائیں جانب لیٹ کر یوں دعا کرتے: "اللَّهُمَّ اسَلِّمْ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجْهِي وَوَجْهِي إِلَيْكَ..... اے اللہ میں نے اپنے آپ کو آپ کے سپرد کر دیا اور اپنے چہرے کو آپ کی طرف متوجہ کیا اور اپنے معاملے کو آپ کے حوالے کیا اور رغبت و خوف کے ساتھ میں نے اپنی پشت کو آپ کی پناہ میں دیا۔ کوئی پناہ کی جگہ نہیں اور کوئی چھوٹے کا مقام نہیں مگر تیری ہی طرف سے میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور اس پیغمبر پر جو تو نے بھیجا۔ بخاری نے ان الفاظ کے ساتھ کتاب الادب میں بیان کیا۔

۱۳۷: بَابُ آدَابِ النَّوْمِ

وَالْإِضْطِجَاعِ وَالْقُعُودِ وَالْمَجْلِسِ

وَالْجَلِيسِ وَالرُّوْيَا

۸۱۴: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى

إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْيَمِينِ ثُمَّ قَالَ:

"اللَّهُمَّ اسَلِّمْ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجْهِي

وَوَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ،

وَالسَّجَاتِ ظَهَرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً

إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا

إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ،

وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهَذَا

اللَّفْظِ فِي كِتَابِ الْأَدَبِ مِنْ صَحِيحِهِ.

۸۱۵: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

"إِذَا آتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ

۸۱۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو

تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرو اور پھر اپنی دائیں جانب یوں کہو اور پر والی دعا ذکر کی اور اس میں یہ بھی فرمایا ان کلمات کو اپنے آخری کلمات بناؤ۔ (بخاری و مسلم)

۸۱۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں ادا فرماتے پھر جب صبح طلوع ہو جاتی دوہلکی رکعتیں ادا فرماتے پھر اپنے دائیں پہلو پر اس وقت تک لیٹے رہتے یہاں تک کہ مؤذن آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نماز کی) اطلاع دیتا۔ (بخاری و مسلم)

۸۱۷: حضرت حذیفہ سے روایت ہے جب حضور اپنے بستر پر رات کے وقت لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنی رخسار کے نیچے رکھ کر یوں دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اے اللہ آپ کے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہے اور جب آپ بیدار ہوتے تو یوں فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی ہی طرف اٹھنا ہے۔ (بخاری)

۸۱۸: حضرت یعیش بن طخفہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد کہنے لگے کہ میں نے اس دوران میں کہ میں مسجد کے اندر پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کوئی آدمی مجھے پاؤں سے حرکت دینے لگا۔ پھر فرمایا کہ یہ لیٹنا اللہ کو ناپسند ہے جو نبی میری نگاہ پڑی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۸۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی جگہ بیٹھا اور وہاں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وبال ہوگا اور جو آدمی کسی نیند کی جگہ لیٹا اور اس جگہ میں اللہ کو یاد نہ کیا تو اس پر بھی اللہ کا وبال ہے۔ (ابوداؤد) حسن سند کے ساتھ۔

وَضُوءًا: كَلِّ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ "وَذَكَرْ نَحْوَهُ وَفِيهِ: "وَاَجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُولُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۱۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤَذِّنُهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۱۷: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا" وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاَلِيهِ الشُّكْرُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۱۸: وَعَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ أَبِي: "بَيْنَمَا اَنَا مُسْتَطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ صُجْعَةٌ يُغِصُّهَا اللّٰهُ" قَالَ: فَفَطَرْتُ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۸۱۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى تَرَةً، وَمَنْ اضْطَجَعَ مُسْتَطَجِعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَرَةً" رَوَاهُ

التَّوَرُّةُ: کمی یا دو بال یا کو تا ہی اور حسرت کے معنی بھی ہیں۔

”التَّوَرُّةُ“ بِكسْرِ التَّاءِ الْمُشْتَاةِ مِنَ فَوْقِ
وَهِيَ: النَّقْصُ، وَقِيلَ: التَّبَعَةُ.

باب: چت لیٹنا اور ٹانگ پر رکھنا ٹانگ بشرطیکہ
ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو اور چوکڑی مار کر
اور اکڑوں بیٹھ کر ٹانگوں کے گرد بازوؤں
کا حلقہ بنا کر بیٹھنا جائز ہے

۱۲۸: بَابُ جَوَازِ الْأَسْتِلْقَاءِ عَلَى الْقَفَا
وَوَضْعِ أَحَدِي الرَّجْلَيْنِ عَلَى
الْأُخْرَى إِذَا لَمْ يَخْفِ انْكَشَافُ

۸۲۰: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے اس حالت
میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ
رکھی تھی۔ (بخاری و مسلم)

الْعَوْرَةَ وَجَوَازِ الْقَعُودِ مُتْرَبِعًا وَمُحْتَبِيًا
۸۲۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي
الْمَسْجِدِ وَأَضْعَا أَحَدِي رِجْلَيْهِ عَلَى
الْأُخْرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۲۱: حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا فرمالتے تو سورج کے
اچھی طرف طلوع ہونے تک اپنی جگہ پر چوکڑی مار کر بیٹھ
جاتے۔ (ابوداؤد)

۸۲۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ
فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ
بِإِسْنَادٍ صَحِيحَةٍ.

۸۲۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے صحن میں احتباء کی حالت میں دیکھا
اور پھر عبد اللہ نے احتباء کی کیفیت ذکر کی اور قر فضاء بھی اسی حالت کا
نام ہے۔ (بخاری)

۸۲۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِفِئَاءِ الْكَعْبَةِ
مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ هَكَذَا، وَوَصَفَ بِيَدَيْهِ
الْإِحْتِبَاءَ وَهُوَ الْقُرْفُضَاءُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۲۳: حضرت قیلہ بنت مخزومہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قر فضاء کی حالت میں بیٹھے
دیکھا۔ جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھنے کی
حالت انکساری والی دیکھی تو میں خوف سے کانپ
اٹھی۔ (ابوداؤد ترمذی)

۸۲۳: وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ قَاعِدٌ
الْقُرْفُضَاءَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجَلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرْقِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۸۲۴: حضرت شرید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۸۲۴: وَعَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا جبکہ میں اس طرح بیٹھا تھا کہ میں نے بایاں ہاتھ پشت کے پیچھے رکھا ہوا تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ یہ تو ان لوگوں کی طرح کا بیٹھنا ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غصہ ہوا۔ (ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

باب: مجلس اور ہم مجلس کے آداب

۸۲۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کو ہرگز اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود پھر وہاں بیٹھ جائے۔ لیکن تم مجلس میں وسعت و فراخی کرو۔ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس سے جب کوئی شخص اٹھ جاتا تو آپ اس کی جگہ نہ بیٹھتے۔ (بخاری و مسلم)

۸۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مجلس سے اٹھ جائے پھر وہ واپس لوٹ آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔ (مسلم)

۸۲۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتے تو ہم میں ہر ایک وہیں بیٹھ جاتا جہاں مجلس ختم ہوتی۔ (ابوداؤد ترمذی) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۸۲۸: حضرت ابو عبد اللہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس حد تک ہو سکتا ہے خوب پاکیزگی حاصل کر لے اور اپنے گھر میں میسر تیل اور خوشبو استعمال کرے۔ پھر گھر سے نکل کر جائے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ ڈالے۔ پھر جو میسر ہو نماز ادا کرے اور جب امام کلام کرے تو وہ خاموش رہے تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر

عَنْهُ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ هَكَذَا، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِي الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى الْيَدِ الْيُسْرَى فَقَالَ: "اتَّقِعْدُ قَعْدَةَ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ!" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۳۹: بَابُ آدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجَلِيسِ

۸۲۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: "لَا يَقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَكَانَ تَوَسَّعُوا وَتَفَسَّحُوا، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ مِنْ رَجُلٍ مِنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۲۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۲۷: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا إِذَا آتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسْنَا أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۲۸: وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَنْظَهُرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طَيْبٍ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كَتَبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْأَمَامَ إِلَّا غَفَرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ

الأخرى“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

۸۲۹: حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی آدمی کے لئے درست نہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی مرضی کے بغیر جدائی ڈالے۔ (ترمذی، ابوداؤد) حدیث حسن ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آدمی کو دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھنا چاہئے۔

۸۲۹: وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَفْرُقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ - وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: لَا يَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا

۸۳۰: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو حلقہ کے درمیان بیٹھے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے ابوجہل کی روایت سے نقل کیا کہ ایک شخص کسی حلقہ کے درمیان میں بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا حلقہ کے درمیان میں بیٹھنے والا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے مطابق ملعون ہے یا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اس پر لعنت فرمائی ہے جو حلقہ کے درمیان میں بیٹھے۔ (ترمذی)

۸۳۰: وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسَطَ حَلْقَةٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ - أَوْ لَعَنَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۸۳۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بہترین مجالس وہ ہیں جو فراخ ہوں۔ (رواہ ابوداؤد) صحیح سند سے شرط بخاری پر روایت کیا ہے۔

۸۳۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ

۸۳۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں بہت سی فضول باتیں اس سے ہوئیں پھر اس نے مجلس سے اٹھنے سے پہلے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ پڑھ لیا تو اس مجلس کے تمام گناہ اس کے معاف کر دیئے جاتے

۸۳۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَعَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا

ہیں۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۳۳: حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو آخر میں اس طرح فرماتے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ اے اللہ تو پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں مگر تو ہی۔ میں آپ سے مغفرت طلب کرتا اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اس پر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسی بات فرمائی جو آپ نے پہلے نہیں فرمائی۔ آپ نے فرمایا یہ مجلس میں ہونے والی باتوں کا کفارہ ہے۔ (ابوداؤد)

حاکم نے اس کو مستدرک میں بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کر کے صحیح الاسناد ہے۔

۸۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے اٹھتے تو دعائیہ کلمات ضرور پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اَقْسِمُ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمَنْ طَاعَتِكَ اے اللہ ہمارے لئے اپنی خشیت کا وہ حصہ عنایت فرما جو ہمارے درمیان اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور وہ اطاعت عنایت فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچانے اور یقین میں سے وہ عنایت فرما جس سے مصائب دنیا آسان ہو جائیں۔ اے اللہ ہمیں ہمارے کانوں سے اور آنکھوں سے اور اپنی قوتوں سے فائدہ پہنچا جب تک ہماری زندگی ہے اور ان کو ہمارا وارث بنا اور جس نے ہم پر ظلم کیا تو اس سے بدلہ لے اور ہمارے ساتھ عداوت رکھنے والوں اور ہمارے ساتھ دشمنی کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما اور ہمارے دین میں کوئی مہیبت نہ ڈال اور نہ ہی دنیا کو ہمارا بڑا مقصد اور ہمارے علم کا مقصد نہ بنا اور ہم پر ان لوگوں کو مسلط نہ فرما جو

كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۳۳: وَعَنْ أَبِي بَرَزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِاخْرَجَةٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتُ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى؟ قَالَ: “ذَلِكَ كَفَّارٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ رَوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَقَالَ: صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

۸۳۴: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰهُمَّ اَقْسِمُ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمَنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلُغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَمَنْ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاَجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاَجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَاَنْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اكْبَرَ هَمِّمْنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ

اکرم ﷺ نے فرمایا جب زمانہ قریب ہو جائے گا تو مؤمن کا خواب کم و بیش ہی جھوٹا ہوگا اور مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں ہے تم میں اس کا خواب زیادہ سچا ہے جو بات میں بھی سب سے سچا ہے۔

۸۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا۔ پس وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا یا گویا کہ اس نے مجھے بیداری میں دیکھا ہے۔ شیطان میری مثالی صورت نہیں بنا سکتا۔ (بخاری و مسلم)

۸۴۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پس چاہئے کہ وہ اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور اس کو بیان کرے اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو بالکل بیان نہ کرے مگر اس کو جس کو وہ پسند کرتا ہے اور جب ایسا خواب دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے پس وہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اس کا تذکرہ نہ کرے۔ پھر وہ خواب اس کے لئے نقصان دہ نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

مسلم میں یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقادہ کی روایت سے آتی ہے۔

۸۴۲: حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نیک خواب اور ایک روایت میں ”اچھے خواب“ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور خیالات پریشان شیطان کی طرف سے ہیں۔ اگر کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو ناپسند کرتا ہے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھو کے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے۔ پس وہ خواب اس کو نقصان نہ دے گا۔ (بخاری و مسلم)

اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُرُوا الْمُؤْمِنُ تَكْذِبُ
وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ حُزْرًا مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا
مِنَ النَّبُؤَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ:
أَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا: أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا.

۸۴۰: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
”مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَيْسِرَانِي فِي الْيَقِظَةِ أَوْ
كَأَنَّمَا رَأَى فِي الْيَقِظَةِ - لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ
بِي“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۸۴۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: ”إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا
هِيَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَإِلَيْهِمْ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَلْيُحَدِّثْ بِهَا - وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَا يُحَدِّثْ
بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ - وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ
مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْعُدْ
مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ“
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَلَيْسَ هُوَ فِي مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي
سَعِيدٍ وَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ وَ
أَبِي قَتَادَةَ فِي رِوَايَتِهِ.

۸۴۲: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ وَفِي
رِوَايَةٍ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ - مِنَ اللَّهِ وَالْحَلْمُ
مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ
عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا
لَا تَضُرُّهُ“. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”النَّفْثُ“ نَفْثٌ لَطِيفٌ لَا رَيْقٌ مَعَهُ.

النَّفْثُ: ایسی لطیف پھونک جس میں تھوک نہ ہو۔

۸۴۳: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيُصِقْ عَنْ نِسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۴۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ناپسند خواب دیکھے تو اس کو چاہئے کہ وہ بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور شیطان سے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور جس پہلو پر ہے اس سے پھر جائے۔ (مسلم)

۸۴۴: وَعَنْ أَبِي الْأَسْفَعِ وَالثَّلَّةِ بْنِ الْأَسْفَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْقُرَى أَنْ يَدَّ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يَرَى عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ، وَيَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا يَقُولُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۴۴: حضرت ابواسقع وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑا افتراء یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے علاوہ اور کسی کی طرف نسبت کرے یا اپنی آنکھ کو وہ کچھ دیکھنے کی طرف منسوب کرے جو اس نے واقعہ میں نہ دیکھا ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ بات کہے جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔ (بخاری)

كِتَابُ السَّلَامِ

باب: سلام کی فضیلت

اور اس کے پھیلانے کا حکم

۱۳: بَابُ فَضْلِ السَّلَامِ وَالْأَمْرِ

بِأَفْشَائِهِ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! تم دوسروں کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک کہ ان سے تم اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو“۔ (النور) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے نفسوں کو سلام کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے مبارک اور پاکیزہ“۔ (النور) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جب تمہیں تحفہ سلام دیا جائے تو تم اس کو سلام دو اس سے بہتر یا اسی کو لوٹا دو“۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی جبکہ وہ ان کے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا﴾ [النور: ۲۸] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾ [النور: ۶۱] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنِ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ [النساء: ۸۶] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿هَلْ أَتَاكَ خَلِيفَةُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ إِذْ دَخَلُوا

پاس داخل ہوئے تو انہوں نے سلام کیا تو ابراہیم نے بھی سلام کہا (جواباً)۔“

۸۴۵: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اسلام کی کونسی بات سب سے اچھی ہے؟ آپ نے فرمایا تم کھانا کھاؤ (بھوکے کو) اور دوسروں کو سلام کرو خواہ ان کو تم پہنانتے ہو یا نہ (بخاری و مسلم)

۸۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرمایا کہ جاؤ اور فرشتوں کی ان بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو۔ پھر غور سے سنو! جو وہ تمہیں جواب دیں وہ تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہے۔ پس آدم علیہ السلام نے السَّلَامُ عَلَیْكُمْ کہا اس پر فرشتوں نے السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَوْفِرَشْتُونَ نے رَحْمَةُ اللَّهِ کے لفظ کو زیادہ کیا۔ (بخاری و مسلم)

۸۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا: (۱) مریض کی عیادت، (۲) جنازوں کے ساتھ جانا۔ (۳) چھینک کا جواب دینا، (۴) کمزور کی مدد کرنا، (۵) مظلوم کی اعانت، (۶) سلام کو کھل کر کہنا، (۷) قسم والے کی قسم کا پورا کرنا۔ (بخاری و مسلم)

۸۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان والے نہیں جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلا دوں کہ جب تم اس کو اختیار کرو تو باہمی محبت پیدا ہو جائے۔ (اور وہ اہم بات یہ ہے کہ) اپنے درمیان سلام کو پھیلایا کرو۔ (مسلم)

عَلَيْهِ فَقَالُوا: سَلَامًا، قَالَ: سَلَامٌ ﴿[الذاریات: ۲۴-۲۵]

۸۴۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: "تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۴۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَذْهَبُ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلَادِكَ مِنْ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٍ فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيُونَكَ فَأَنهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ - فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۴۷: وَعَنْ أَبِي عُمَارَةَ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَضْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ، وَافْتِشَاءِ السَّلَامِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۴۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوْ لَا أَدْلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشَرُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۳۹: حضرت ابو یوسف عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو۔ اس وقت نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵۰: حضرت طفیل بن ابی بن کعب بیان کرتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آتا پھر سویرے ہی ان کے ساتھ بازار کی طرف نکلتا۔ جب ہم بازار جاتے تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر جس کسی کباڑیے اور تاجر یا مسکین یا کسی اور کے پاس سے ہوتا تو وہ سب کو سلام کرتے۔ ایک دن میں ان کی خدمت میں آیا تو انہوں نے مجھے اپنے ساتھ بازار جانے کے لئے کہا۔ میں نے ان سے کہا آپ بازار کیا کریں گے؟ آپ نہ تو سودا فروخت کرنے والے کے پاس ٹھہرتے ہیں اور نہ ہی کسی سامان کے متعلق پوچھتے ہیں اور نہ اس کا بھاؤ کرتے ہیں اور نہ بازار کی مجالس میں بیٹھتے ہیں۔ میں تو پھر یہی عرض کرتا ہوں کہ آپ یہاں تشریف فرما ہوں کہ ہم آپس میں گفتگو کریں۔ اس پر انہوں نے مجھے فرمائیے ابو بطن (طفیل کا پیٹ کچھ بڑا تھا) ہم تو صرف سلام کی غرض سے جاتے ہیں تاکہ ہم جان پہچان والوں اور انجانے لوگوں کو سلام کریں۔ (موطأ مالک)

صحیح سند سے۔

باب: سلام کی کیفیت

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سلام کی ابتداء کرنے والے کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ جمع کے الفاظ استعمال کرے اگرچہ جس کو سلام کیا جا رہا ہے وہ اکیلا ہو اور جواب دینے والا بھی وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ جمع کے الفاظ اور واو عاطفہ کے ساتھ کہے۔

۸۴۹: وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "يَأْتِيهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطَعُمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامًا، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۵۰: وَعَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَيَعْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ قَالَ: فَإِذَا غَدُوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللَّهِ عَلَى سَقَاطٍ وَلَا مَسْكِينٍ وَلَا مُسْكِينٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مُسْلِمٍ وَلَا أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ، قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَبَعَنِي إِلَى السُّوقِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا تَضَعُ بِالسُّوقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السَّلْعِ وَلَا تَسُومُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ وَأَقُولُ: اجْلِسْ بِنَاهُنَا نَتَحَدَّثُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَطْنٍ - وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ - إِنَّمَا نَعْدُوا مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِينَا، رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۳۳: بَابُ كَيْفِيَّةِ السَّلَامِ

يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَ الْمُتَبَدِّئُ بِالسَّلَامِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ - فَيَأْتِي بِضَمِيرِ الْجَمْعِ وَإِنْ كَانَ الْمُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَاحِدًا، وَيَقُولُ الْمُجِيبُ: وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَيَأْتِي بِوَاوِ

جیسے: ”وَعَلَيْكُمْ“

الْعَطْفُ فِي قَوْلِهِ: ”وَعَلَيْكُمْ“.

۸۵۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس اس نے السَّلَامُ عَلَیْكُمْ کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا۔ پھر وہ مجلس میں بیٹھ گیا۔ تو آپ نے فرمایا دس نیکیاں۔ پھر دوسرا آیا تو اس نے السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہا۔ اس کو آپ نے جواب دیا پس وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیس نیکیاں پھر تیسرا آیا تو اس نے السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب مرحمت فرمایا پس وہ بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس نیکیاں۔ (ابوداؤد ترمذی) اور کہا حدیث حسن ہے۔

۸۵۱: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَیْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”عَشْرٌ“ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: ”عَشْرُونَ“ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: ”ثَلَاثُونَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۵۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ کہا۔ (بخاری و مسلم)

۸۵۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ“ قَالَتْ قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَكَذَا وَقَعَ فِي بَعْضِ رَوَايَاتِ الصَّحِيحَيْنِ: ”وَبَرَكَاتُهُ“ وَفِي بَعْضِهَا بِحَدْفِهَا -

اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے۔

وَزِيَادَةُ الثَّقَةِ مَقْبُولَةٌ.

۸۵۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو تین مرتبہ دہراتے تاکہ اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے جب کسی قوم کے پاس آ کر سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کہتے (بخاری) یہ مجمع کی کثرت کی صورت میں حکم ہے۔

۸۵۳: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهَذَا مَحْمُولٌ عَلَى مَا إِذَا كَانَ الْجَمْعُ كَثِيرًا.

۸۵۴: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اپنی طویل حدیث میں ذکر کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کے حصہ کا دودھ اٹھا کر رکھ دیا کرتے تھے۔ پس آپ رات کو تشریف لاتے اور اس طرح سلام

۸۵۴: وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ قَالَ: كُنَّا نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ مِنَ اللَّبَنِ فَيَجِيءُ مِنْ

کرتے کہ سوئے ہوئے کو بیدار نہ کرتے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور اسی طرح سلام کیا جس طرح سلام فرمایا کرتے تھے۔ (مسلم)

۸۵۵: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سے گزرے اور عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ پس آپ نے سلام کے لئے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے لفظ سلام اور اشارے دونوں کو جمع فرمایا اور اس کی تائید ابوداؤد کی روایت کے الفاظ قَسَلِمَ عَلَيْنَا دالالت کرتے ہیں۔

یہ روایت کسی صحیح نسخہ میں نہیں ملی۔ ۱۳۵۷ھ کا نسخہ مصری جس کا شمار ۷۸۲ سے کیا ہے اس میں بھی موجود نہیں۔

۸۵۶: حضرت ابو جریٰ جہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس میں نے کہا عَلَيْنِكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عَلَيْنِكَ السَّلَامُ مت کہو کیونکہ یہ تو مردوں کا سلام ہے۔ (ابوداؤد ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
پہلے گزر چکی۔

باب: آدابِ سلام

۸۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور پیدل بیٹھنے والے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں "چھوٹا بڑے کو سلام کرے" کے بھی الفاظ ہیں۔

۸۵۸: حضرت ابوامامہ صدیق بن عثمان باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت

الَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَنُسْمَعُ الْيَقِظَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۵۵: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُضْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ فَعَوَّذَ فَالْوَيْ بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ - وَهَذَا مَحْمُولٌ عَلَى أَنَّهُ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ السَّلَامِ وَالْإِشَارَةِ وَيُؤَيِّدُ أَنْ فِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ: قَسَلِمَ عَلَيْنَا.

۸۵۶: وَعَنْ أَبِي جُرَيْبٍ الْهَجِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: "لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْمَوْتَى" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ سَبَقَ لَفْظُهُ بِطَوِيلِهِ.

۱۳۳: بَابُ آدَابِ السَّلَامِ

۸۵۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِيِ وَالْمَاشِيِ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: "وَالصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ".

۸۵۸: وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ صَدِيقِ ابْنِ عَجَلَانَ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ آدمی ہے جو سلام میں ابتداء کرے (ابوداؤد بسند جید) ترمذی نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جب دو آدمی ملیں تو کونسا سلام میں ابتداء کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

باب: سلام کا اعادہ کرنا اس پر
جس کو ابھی مل کر اندر گیا پھر باہر آیا

یا

ان کے درمیان درخت حائل ہو اور غیرہ

۸۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کیا کہ وہ آیا پھر نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا لوٹ جا اور نماز پڑھو۔ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ پھر لوٹا اور نماز پڑھی پھر آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا یہاں تک کہ یہ تین مرتبہ کیا۔ (بخاری و مسلم)

۸۶۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ملے تو اس کو سلام کہے پھر اگر ان کے درمیان درخت حائل ہو جائے یا دیوار آ جائے یا پتھر۔ پھر اس سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرے۔ (ابوداؤد)

باب: گھر میں داخلے کے

وقت سلام مستحب ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پس جب تم گھروں میں داخل ہو پس

الْبَاهِلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ؟ قَالَ: "أَوْلَاهُمَا بِاللَّهِ تَعَالَى" قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۴: بَابُ اسْتِحْبَابِ إِعَادَةِ السَّلَامِ عَلَى مَنْ تَكَرَّرَ لِقَاؤُهُ عَلَى قُرْبٍ إِنَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَالِ، أَوْ حَالَ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ وَنَحْوُهَا

۸۵۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ الْمُسَيِّءِ ضَلَاتَهُ أَنْ جَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ: "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۶۰: وَعَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَحَاهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ خَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۳۵: بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ

إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا﴾

اپنے نفسوں کو سلام کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکیزہ مبارک تحفہ ہے۔ (النور)

۸۶۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو سلام کرو۔ یہ تیرے لئے برکت کا باعث ہوگا اور تیرے گھر والوں کے لئے بھی برکت کا باعث ہوگا۔ (ترمذی)
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: بچوں کو سلام

۸۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بچوں کے پاس سے ان کا گزر ہوا پس انہوں نے بچوں کو سلام کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

باب: بیوی اور محرم عورت کو سلام کرنا
اور

اجنبیوں کے متعلق فتنہ کا خطرہ نہ ہو
تو سلام کرنا

۸۶۳: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے خاندان میں ایک عورت تھی اور ایک روایت میں ایک بڑھیا تھی۔ وہ چقدر کی جڑیں لے کر ان کو ہانڈی میں ڈالتی اور جو کے کچھ دانے پیس کر (اس میں ڈالتی) پس جب ہم جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر لوٹتے۔ ہم اس کو سلام کرتے پس وہ یہ کھانا ہمیں پیش کرتی۔ (بخاری)
تُكْرِكِرُ: بیستی۔

۸۶۴: حضرت ام ہانی فاخنة بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح کے دن آئی جبکہ آپ غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَسْبِيحَةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبْرَكَةٌ طَيِّبَةٌ [النور: ۶۱]

۸۶۱: عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَا بَنِي! إِذَا دَخَلْتَ عَلَىٰ أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶: بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ

۸۶۲: عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْعَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۷: بَابُ سَلَامِ الرَّجُلِ عَلَى

زَوْجَتِهِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ مَّحَارِمِهِ وَعَلَىٰ أَجْنَبِيَّةٍ وَأَجْنَبِيَّاتٍ لَا يَخَافُ الْفِتْنَةَ بِهِنَّ وَسَلَامِهِنَّ بِهَذَا الشَّرْطِ

۸۶۳: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ فَيْنَا امْرَأَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أَصُولِ السَّلْقِ فَتَنْظُرُ حُهُ فِي الْقَدْرِ وَتُكْرِكِرُ حَبَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ وَأَنْصَرَفْنَا نَسَلِمُ عَلَيْهَا فَتَقْدِمُهُ إِلَيْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
قَوْلُهُ "تُكْرِكِرُ": أَي تَطَّحَنُ.

۸۶۴: وَعَنْ أُمِّ هَانِيَةَ فَسَاحَتَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ

کپڑے سے پردہ کئے ہوئے تھیں۔ پس میں نے سلام کیا اور روایت ذکر کی۔ (رواہ مسلم)

۸۶۵: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم عورتوں کے پاس سے گزر ہوا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔ (ابوداؤد) ترمذی یہ حدیث حسن ہے۔ یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔ ترمذی کے لفظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے ایک دن گزرے اور عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔

باب: کافر کو سلام میں ابتداء حرام ہے

اس کو جواب دینے کا طریقہ

اور

مشترک مجلس کو سلام

۸۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو جب تم ان کے راستے میں ملو تو اسے راستہ کے تنگ حصہ کی طرف مجبور کر دو۔ (مسلم)

۸۶۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں اہل کتاب سلام کریں پس کہو وَعَلَيْكُمْ۔ (بخاری و مسلم)

۸۶۸: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا یہی مجلس سے ہوا جس میں مسلمان اور مشرکین یہود ملے جلے تھے پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا۔ (بخاری و مسلم)

بِشَوْبٍ فَسَلَّمْتُ - وَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۶۵: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَنَا عَلَيْنَا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ - وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ، وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُضْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَالْوَيْ بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ

۱۳۸: بَابُ تَحْرِيمِ ابْتِدَاءِ الْكَاغِرِ

بِالسَّلَامِ وَكَيْفِيَةِ الرَّدِّ عَلَيْهِمْ

وَاسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ

مَجْلِسٍ فِيهِمْ مُسْلِمُونَ وَكُفَّارٌ

۸۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ، فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضِيقِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۶۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۶۸: وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ - عَبْدَةَ الْأَوْثَانَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

باب: مجلس سے اٹھتے اور احباب

سے جدائی کے وقت سلام

۸۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مجلس میں پہنچے پس وہ سلام کرے۔ جب وہ ارادہ کرے مجلس سے اٹھنے کا تو سلام کرے۔ پس پہلا سلام دوسرے سے زیادہ فوقیت والا نہیں۔ (ابوداؤد ترمذی)

حدیث حسن۔

باب: اجازت اور اس کے آداب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک کہ تم ان سے اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو“۔ (النور)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جب بچے تم میں سے بلوغت کو پہنچ جائیں تو چاہئے کہ وہ اجازت مانگ کر آئیں جس طرح ان سے پہلے لوگ اجازت مانگتے تھے“۔

۸۷۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اجازت حاصل کرنا تین مرتبہ ہے۔ پس اگر تمہیں اجازت مل جائے (تو ٹھیک) ورنہ واپس لوٹ جاؤ“۔ (بخاری و مسلم)

۸۷۱: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اجازت طلبی تو (غیر محرم پر) نگاہ نہ پڑنے کے لئے مقرر کی گئی۔ (بخاری و مسلم)

۸۷۲: حضرت ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں بنی عامر کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی جبکہ آپ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے۔ اس نے کہا آلیج؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم کو فرمایا باہر نکل کر اس کو اجازت

۱۳۹: بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ اِذَا قَامَ مِنَ

الْمَجْلِسِ وَفَارَقَ جُلَسَاءَهُ اَوْ جَلِيسَهُ

۸۶۹: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "اِذَا اَنْتَهَى اَحَدُكُمْ

اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيَسَلِّمْ، فَاِذَا ارَادَ اَنْ يَقُومَ

فَلْيَسَلِّمْ، فَلْيَسَبِّ الْاَوْلَى بِاَحَقِّ مِنَ الْاٰخِرَةِ،

رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ

حَسَنٌ.

۱۴: بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ اَدَابِهِ

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا

وَتَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا﴾ [النور: ۲۷] وَقَالَ

تَعَالَى: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ

فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ

قَبْلِهِمْ﴾ [النور: ۵۹]

۸۷۰: عَنْ اَبِي مُوسَى الْاشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

"الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَالْاِ

فَارْجِعْ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۱: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "اِنَّمَا جُعِلَ

الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصْرِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۲: وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ اَنْهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ

ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ: اَلَيْجُ؟ فَقَالَ

رَسُولُ اللهِ ﷺ لِخَادِمِهِ: اُخْرِجْ اِلَى هَذَا

کا طریقہ سکھاؤ اور اس کو یوں کہو کہ وہ کہے: السلام علیکم! اَدْخُلْ؟ آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس گفتگو کو سن لیا۔ چنانچہ اس نے یہی کیا۔ اَدْخُلْ؟ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ پس نبی اکرم ﷺ نے اجازت دی پس وہ داخل ہوا۔ ابوداؤد سند صحیح کے ساتھ۔

۸۷۳: حضرت کلاہ بن ضبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے داخل ہوتے ہوئے سلام نہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ واپس جاؤ! اور کہو السلام علیکم کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟ (ابوداؤد ترمذی) حدیث حسن ہے۔

باب: اجازت لینے والے سے

جب پوچھا جائے

تو

اس کو اپنا نام یا کنیت بتانی چاہئے

۸۷۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ اسراء کے سلسلے میں اپنی مشہور حدیث میں ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے جب جبرائیل آسمانی دن کا طرف لے کر چڑھے۔ دروازہ کھولنے کے لئے کہا گیا۔ ان سے کہا کیا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرائیل۔ پھر کہا گیا تمہارے ساتھ کون؟ کہا گیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر دوسرے آسمان کی طرف لے کر چڑھے۔ دروازہ کھولنے کے لئے کہا گیا۔ ان سے کہا گیا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرائیل۔ پھر کہا گیا تمہارے ساتھ کون؟ کہا گیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر تیسرے چوتھے اور تمام آسمانوں پر لے کر چڑھے اور ہر آسمان کے دروازے پر کہا گیا یہ کون ہے؟ جبرائیل جواب دیتے جبرائیل۔ (بخاری و مسلم)

۸۷۵: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات باہر نکلا۔ اچانک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے

فَعَلِمَهُ الْإِسْتِئْذَانُ فَقُلْ لَهُ قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! اَدْخُلْ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! اَدْخُلْ؟ فَادْنُ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۸۷۳: وَعَنْ كَلَاهِ بْنِ ضَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسْلَمْ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْجِعْ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! اَدْخُلْ؟" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۱: بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ إِذَا دُعِيَ

لِلْمُسْتَأْذِنِ مِنْ أَنْتَ أَنْ يَقُولَ: فَلَانٌ

فَيَسْمِي نَفْسَهُ بِمَا يُعْرَفُ بِهِ مِنْ اسْمٍ

أَوْ كُنْيَةٍ وَكَرَاهَةِ قَوْلِهِ "أَنَا" وَنَحْوِهَا!

۸۷۴: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الْمَشْهُورِ فِي الْإِسْرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثُمَّ صَعِدَ بِي جِبْرِيْلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ" قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ" "ثُمَّ صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ" قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ" قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ" وَالثَّلَاثَةَ وَالرَّابِعَةَ وَسَائِرَهُنَّ وَيُقَالُ فِي بَابِ كُلِّ سَمَاءٍ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُ: جِبْرِيْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۵: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي إِذَا رَسُولُ اللَّهِ

چلتے ہوئے دیکھا پس میں چاند کے سائے میں چلنے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متوجہ ہو کر مجھے دیکھ لیا اور فرمایا۔ یہ کون ہے؟ میں نے کہا ابو ذر! (بخاری و مسلم)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ
فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ ، فَالْتَفَتَ
فِرَانِي فَقَالَ : "مَنْ هَذَا؟" فَقُلْتُ أَبُو ذَرٍّ ،
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۸۷۶: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ پردہ کئے ہوئے تھیں۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا ام ہانی ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۸۷۶ : وَعَنْ أُمِّ هَانِيٍّ عَمِيصِي اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ : آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَغْتَسِلُ
وَفَاطِمَةُ تَسْرُهُ فَقَالَ : "مَنْ هَذِهِ؟" فَقُلْتُ :
أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ ءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۸۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس میں نے دروازہ کھٹکھٹایا جس پر آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا: انا گویا آپ نے انا کے لفظ کو ناپسند فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۸۷۷ : وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ آتَيْتُ
النَّبِيَّ ﷺ فَقَدْ قَفَّتْ الْبَابُ فَقَالَ : "مَنْ
هَذَا؟" فَقُلْتُ : أَنَا ، فَقَالَ : "أَنَا أَنَا؟" كَأَنَّهُ
كَرِهَهَا ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

باب: چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو

جواب میں

برحمک اللہ کہنا

چھینک و جمائی کے آداب

۸۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند اگر تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ اس پر اللہ کی حمد کرے تو ہر اس مسلمان پر جو اس کو سنے یہ حق بن جاتا ہے کہ وہ اس کے لئے بِرَحْمِكَ اللّٰهُ کہے لیکن جمائی تو شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کسی کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے وہ اس کو روکے پس جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔ (بخاری)

۱۳۲ : بَابُ اسْتِحْبَابِ تَشْمِيْتِ
الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهُ تَعَالَى
وَكَرَاهِيَةِ تَشْمِيْتِهِ اِذَا لَمْ يَحْمَدِ
اللّٰهُ تَعَالَى وَبَيَانَ آدَابِ التَّشْمِيْتِ
وَالْعُطَاسِ وَالتَّأَوُّبِ

۸۷۸ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ
وَيَكْرَهُ التَّأَوُّبَ ، فَاِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ
اللّٰهُ تَعَالَى كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ
يَقُولَ لَهُ : بِرَحْمَتِكَ اللّٰهُ - وَأَمَّا التَّأَوُّبُ
فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَاِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَسِرْهُ مَا اسْتَطَاعَ ، فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا تَنَاءَبَ
ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ اگر تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور اس کا مسلمان بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے۔ پس جب وہ یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یُہدیکم اللہ ویُصلح بالکم کہے یعنی اللہ ہدایت دے اور تمہاری حالت کو درست فرمائے۔ (بخاری)

۸۸۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے پھر وہ اس پر اللہ کی حمد کرے تو تم اس کے لئے خیر کی دعا کرو۔ اگر اس نے اللہ کی حمد نہیں کی تو مت اس کا جواب دو۔ (مسلم)

۸۸۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو ان میں سے ایک کو آپ نے چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا۔ پس جس کو چھینک کا جواب نہ دیا اس نے کہا کہ فلاں کو چھینک آئی تو آپ نے اس کا جواب دیا اور مجھے چھینک آئی مگر آپ نے اس کا جواب نہ دیا۔ آپ نے فرمایا اس نے اللہ کی حمد کی اور اللہ نے اللہ کی حمد نہیں کی۔ (بخاری و مسلم)

۸۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی تو آپ اپنے ہاتھ کا کپڑا اپنے منہ پر رکھ لیتے اور اس کے ذریعہ اپنی آواز ہلکا یا پست کرتے۔ راوی کو شک ہے کہ کونسا لفظ حضرت انس نے استعمال کیا۔ (ابوداؤد ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۳: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تکلف سے چھینکتے اور اس بات کے امیدوار ہوتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یرحمکم اللہ فرمائیں۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے یُہدیکم اللہ ویُصلح بالکم فرماتے۔ (ابوداؤد ترمذی)

کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۹: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِالْكُم" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۸۰: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِتُوهُ، فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تَشْمِتُوهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۸۱: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمِتَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُشَمِتِ الْآخَرَ، فَقَالَ الْآخَرُ لَمْ يُشَمِتْهُ: عَطَسَ فَلَانَ فَشَمِتَهُ وَعَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِتْنِي؟ فَقَالَ: "هَذَا حَمِدَ اللَّهَ، وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۸۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَحَفِضَ - أَوْ غَضَّ - بِهَا صَوْتَهُ شَكَّ الرَّاوي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۳: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَغَاطِسُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ، فَيَقُولُ: "يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِالْكُم" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے ہاتھ سے منہ کو بند کر لے اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

باب: ملاقات کے وقت مصافحہ

اور خندہ پیشانی سے پیش آنا

نیک آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینا

بچے کو چومنا اور سفر سے آنے والے

سے معانقہ جھک کر ملنے کی کراہت

۸۸۵: ابو خطاب قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا مصافحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) میں مردوں انہوں نے کہا: ہاں۔ (بخاری)

۸۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یمن کے لوگ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں اور یہ پہلے لوگ ہیں جو تمہارے پاس مصافحہ لائے ہیں۔ (ابوداؤد) سند صحیح کے ساتھ

۸۸۷: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دو مسلمان باہمی ملاقات میں مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۸۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کوئی آدمی جب اپنے بھائی یا دوست کو ملے تو کیا وہ اس کے لئے جھکے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس نے عرض کیا کیا وہ اس کو لپٹ جائے اور بوسہ دے؟ فرمایا نہیں۔ اس نے عرض کیا پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرے۔ فرمایا

۸۸۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا تَفَاءَ بَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَيَّ فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۳: باب اسْتِحْبَابِ

الْمُصَافِحَةِ عِنْدَ اللَّقَاءِ وَبَشَاشَةِ
الْوَجْهِ وَتَقْبِيلِ يَدِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ
وَتَقْبِيلِ وَلَدِهِ شَفَقَةً وَمَعَانِقَةَ الْقَادِمِ
مِنْ سَفَرٍ وَكَرَاهِيَةَ الْإِنْتِزَامِ

۸۸۵: عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ قَتَادَةَ قَالَ: فَلَمَّا
لَأَنَسَ: أَكَانَتِ الْمُصَافِحَةُ فِي أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۸۶: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا
جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَدْ
جَاءَ كُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ
بِالْمُصَافِحَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۸۸۷: وَعَنْ بَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ
يَلْتَقِيَانِ فَيُصَافِحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ
يُفْتَرِقَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۸۸۸: وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مِمَّا يَلْقَى أَخَاهُ
أَوْ صَدِيقَهُ أَيْنَحْنِي لَهُ؟ قَالَ: "لَا" قَالَ:
أَفِيَلْتَزِمُهُ وَيُقْبِلُهُ؟ قَالَ: "لَا" قَالَ: فَيَأْخُذُ
بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وقال: حديث حسن.

ہاں۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۸۸۹: وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ يَهُودِيُّ لِمُصَاحِبِهِ: أَذْهَبُ بِنَا

إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ

عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى

قَوْلِهِ: فَقَبِلْنَا بَدَنَهُ وَرَجَلَهُ وَقَالَ: نَشْهَدُ أَنَّكَ

نَبِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ

صَحِيحَةٍ.

۸۹۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قِصَّةً قَالَ فِيهَا: فَدَنَوْنَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبِلْنَا

بَدَنَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۸۹۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عَلَيْهِ ﷺ فِي بَيْتِي فَاتَاهُ فَفَرَعَ الْبَابَ فَجَاءَ إِلَيْهِ

النَّبِيُّ ﷺ يَجْرُ تَوْبَهُ فَاغْتَقَهُ وَقَبِلَهُ. رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۹۲: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "لَا تَحْقِرُونَ مِنِّي

الصُّغُرُوفَ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَلْفَى أَخَاكَ بَوَّخِيَهَ

طَلَيْقِي" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَبِلَ النَّبِيُّ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا، فَقَالَ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: إِنَّ لِي

عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا -

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا

يَرْحَمُ!" فَتَّفَقَ عَلَيْهِ.

۸۸۹: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک

یہودی نے اپنے ساتھی کو کہا کہ مجھے اس نبی (ﷺ) کے پاس لے

چلو! پس وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ

سے نو "واضح آیات" نشانیوں کے متعلق پوچھا۔ پس حدیث کو قبلاً

بگذرے تک بیان کیا کہ "ان دونوں نے آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور

پاؤں کو بوسہ دیا اور دونوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ تم نبی ہو۔

(ترمذی) اور دوسروں نے سند صحیح سے روایت کیا۔

۸۹۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے قصہ منقول ہے کہ ہم نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوئے اور ہم نے آپ کے دست

القدس کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد)

۸۹۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ

مدینہ میں آئے اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ پس انہوں

نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم ﷺ جلدی سے اس کی طرف

اٹھے اس حال میں کہ بچے کو کھینچ رہے تھے اور ان کو گلے لگا

لیا اور ان کا بوسہ لیا۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۸۹۲: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ تم ہرگز کسی نیکی کو حقیر مت سمجھو خواہ تم اپنے بھائی کو کھلے

چہرے سے ملو۔ (یعنی اس نیکی سے اس وجہ سے اعراض نہ کرنا کہ یہ

معمولی نیکی ہے بلکہ یہ بہت بڑی نیکی بن سکتی ہے)۔ (مسلم)

۸۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما (نواسہ رسول) کو بوسہ

دیا۔ اس پر اقرع بن حابس نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں۔ میں نے

ان میں کسی کا آج تک بوسہ نہیں لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔ اس پر رحم نہیں کیا

جاتا۔ (بخاری و مسلم)